اطلاع یہ کتاب فوائد مذہبی شیعہ کے غرض سے چھپی ہے اہلسنت نہ خریدیں نہ ملاحظہ کریں

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

بیمن تفضلات خالق الارضین والسموات درین زمان
سعادت آیات رسالہ شریفہ وعجالہ منیفہ متضمن جواب آیات بینات
موسوم بدفع التحریفات و رفع التلبیسات وملقب بہ

رمی الجمرات

از افادات ملکی ملکات قدسی صفات قاطع اعناق الجاحدین
قامع اساس الضالین المتعب نفسہ فی حمایۃ الدین المقتفی لآثار
آبائہ الطاہرین جناب الخال المعظم مدظلہم تصحیح المتمسک بذیل الثقلین عباد حسین

در مطبع بستان مرتضوی حسب طبع پوشید

Presented by Ziaraat.Com

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدك اللهم يا ملهم الخيرات ومجيب السؤلات ومقيل العثرات على ما وفقتنا
لدفع التحريفات ورفع التلبيسات عن الايات البينات وازاحة الشبهات
بتاويل المتشابهات الى المحكمات وانقذتنا من شفا جرف الهلكات
بركوب سفن النجاة واتباع اهلبيت نبيك خير البريات المتطهرين
عن رجس الخطيئات عليه وعليهم افضل الصلوات التامات الناميات
الفائقات واكمل التحيات الطيبات الزاكيات وعلى اصحابه الاخيار
السابقين في الخيرات المتمسكين بالثقلين في الفتن المضلات
لا المقتحمين في ورطات الضلالات الخارجين من النور
الى الظلمات المؤمنين بافواههم دون صدق النيات المتنافسين
في الدنيا الدنية وما يحويها من اللذات الموقرين ظهورهم باوزار الاثام
والتبعات ما دامت السموات حول الارضين دائرات وذرت الذاريات

امابعد حمد وثنای ایزد منعام واہدای ہدایای صلوٰۃ وسلام بحضرت
خیر الانام وآلہ الکرام اوپر منصفین اہل ایمان واسلام کی مخفی ومحتجب نرہی کہ بالفعل
ایک رسالہ آیات بینات نام تصنیف عظیم تمقام عالی مقام والاحشام
جناب سید مہدی علی صاحب ہداہ اللہ الی سبل السلام اس عبد ستہام اقل
الانام کی نظر سی گذرا دیکھا مینے کہ تمام مملو از اتہام اور مبتنی اوپر خیالات خام اور تقریرات
مختل النظام کی ہی اور ہرگز صلاحیت اسکی نہین رکھتا کہ خدام علمای کرام
متوجہ اُسکی نقض وابرام کی ہون اور کیونکر ایسا نہو حالانکہ بعد اسکی ظاہر ہوگا
کہ مصنف رسالہ فہم عبارات فارسیہ مین قاصر اور اصطلاحات علوم رسمیہ سے
مطلقا غیر ماہر ہین اور زیور علم وکمال سے بالکل عاری اور عاطل اور اپنی تئین
صاحب لیاقت منصب تصنیف سمجھنا اُنکا محض خیال خام اور ہوس باطل ہی
اور علماے فن مناظرہ وکلام اور قدمائی کملای والامقام نے فرمایا ہی
کہ ضرور ہی کہ ایسے حضرات سے مخاطبہ اور محاورہ متروک ہو چہ جاے انیکہ
مسلک مجادبہ ومناظرہ مسلوک ہو مگر چونکہ یہ رسالہ اونکا بزبان اُردو موجب
فریب عوام الناس اور ہیجان وسواس اُن لوگون کا ہی جو تفاصیل دلائل اور
اصول مسائل سی آگاہ اور ماہر نہین اور طریقی تحقیق حقائق اور تنقیب دقائق کے
اُن پر ظاہر نہین اور مقاصد کلام اور غایات مرام اور مواضع اتہام اور کجی افہام
اور تخیلات خام اور اباطیل اوہام سے بیخبر ہین لہذا ضرور ہوا کہ حقیقت حال
اور کجاہی ہر مقال سے اُنکو آگاہی دیجاوے تا قطاع الطریقان راہ دین وایمان سے
بچین اور درمیان ضالین اور مضلین اور ہادیان راہ دینکے تمیز دین اور دیگر شیاطین

مین نہ آوین اور بنادانی وہوکا نکھاوین بدین لحاظ اس خاکپای طلاب مومنین
وتراب نعال ارباب دین ویقین نے یہ چند سطرین بسعی فی اللہ واسطی کشف تمویہات
وتلبیسات وازالہ تلمیعات وتدلیسات صاحب رسالہ کے لکھین لیکن افسوس
دو امر کا ہی ایک یہ کہ معروف ومشہور ہی کہ لطف خطاب ساتھہ مخاطب صحیح کی
ہوتا ہی اور ہماری حضرت مخاطب قطع نظر عدم استقامت فہم اور اعوجاج طبع کی
مصطلحات فن میزان ومناظرہ سے بہی بالکلیہ کوری ہین اور ماہرین فن پر بخوبی
ظاہر اور روشن ہی کہ طرح مناظرہ جیساکہ مخاطب نی کی ہی جز عوام کی بتقریر عامیانہ
اہل علم سی نہین ہوسکتی دوسری اس زمانہ مین کوئی ایسا مرد میدان مباحثہ ومناظرہ
نہین نظر آتا کہ سختیان حملات ضربت حیدریہ اور صدمات بوارق موبقہ غضنفریہ
اور طعن رماح فرقہ جعفریہ اور کرسی چوٹین صمصام اور صوارم متکلمین اثنا عشریہ کی اٹہائے
اور پہر متحمل اسکا ہوجای اور واغوثاہ واغوثاہ زبان پر نہ لائی ہان صاحب رسالہ
بسبب اسکی کہ خودبادی بدرشتی ہی شاید تحمل کو کام فرمائی اور جواب ترکی بترکی
سنگریشانی شریف پر شکن نہ لائی لیکن ہم اکثر ان درشتیہای بیجا سی جو صاحب رسالہ نی
شیعون کی حق مین کی ہی چشم پوشی کرتی ہین اور بمقتضای قولا لہ قولا لینا جواب سختی
بلائمت دیتی ہین اور امید خدا سی ہی کہ انصاف کو کام فرماکی ہدایت پادی اور
راہ باطل سے پہر راہ حق پر آوی — واللہ ولی التوفیق وما علینا الا البلاغ —
من انچہ شرط بلاغ ست باتو میگویم ٭ تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال ٭ اوسمی
کیا ہمنی اس رسالہ کو ساتھہ دفع التحریفات ورفع التلبیسات کی اور ملقب کیا ساتھہ
رمی الجمرات کی وہا انا اشرع فی المقصود متوکلا علی فیض الخیر والجود

۱ اشارہ است بعادت کہ درین زمانہ حضرات درشتیہای بیجا میشوند اگر احدی از اہل تشیع بمقتضای انکہ جناب سید بزرگوار مثلہا جوابش کلمہ داد چون قوت بخش اند بر ابیمی و بسبب وبائی مظلومانہ ع لبدالت می آرند بی انصافی از بادی چشم می پوشند ۱۲

قال المخاطب القمقام ہداہ اللہ سبل السلام

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ وحبیبہ سید المرسلین محمد وآلہ واصحابہ وازواجہ وامتہ اجمعین ؕ

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

واضح رہی کہ معرکۂ مناظرہ مین قدم رکھنا اور علم کلام مین تصنیف کرنا کام اُن علمائے اعلام کا ہی جو اسکی لیاقت اور اس فن مین حذاقت رکھتی ہون نہ ہر صاحب عقل خام اور عامی عامی کالانعام کا علمای اہلسنت وجماعت سی جو اصحاب فہم وبراعت اور حاذقین فی الصناعت تھی اور جملہ اہل سنّت کو اُنکی فضائل اور کمالات کا اقرار اور اونکی افادات کا اعتبار اور اونکی تحقیقات اور تدقیقات پر افتخار ہی وہی لوگ مصنفین علم کلام ہین وعلی ہذا القیاس امامیہ اثنا عشریہ سی بھی اس فن کی متکفل اور حامل وہ علمای اعلام ہین جو علمای اہلسنت کی نزدیک صنوف علوم مین پیشوا اور امام ہین اور جمیع فنون کمال مین رئیس اور مقدام ہین جسطرح جناب سیّد مرتضیٰ علم الہدی جنکو امام یافعی فی اہلسنت کی ان الفاظ سی اپنی تاریخ مرۃ الجنان وعبرۃ الیقظان مین یاد کیا ہی — کان اماما فی علم الکلام والادب والشعر اور ابن بسام اندلسی نی کہ اعظم علمای اعلام اہلسنت سی ہین علی ما نقل عن کتابہ الذخیرۃ اُنکی شان مین لکھا ہی کہ امام ائمۃ العراق الیہ فزع علمائہا وعنہ اخذ عظمائہا — اور جناب محقق نصیر الدین طوسی علیہ الرحمہ اونکی شان رفیع مین علامہ قوشجی اہلسنت کی یہ الفاظ آغاز شرح جدید تجرید مین لکھتی ہین — المولی الاعظم والحبر المعظم قدوۃ العلماء الراسخین اسوۃ الحکماء المتالہین نصیر الحق

والدین محمد بن محمد الطوسی قدس اللہ نفسہ وروح رمسہ اور اسی طرح بیشتر اہلسنت
اونکی کمال عدیم المثال کی معترف ہین اور اونکی بحور افادات سی آجتک متعرف ہین
اور جو شخص کہ رتبۂ کمال کو نہ نہونچا ہو اور تحصیل مبادی اور بوادی ضروریہ نکر چکا ہو
اُسکو اس معرکہ مین قدم رکہنا اور مطالب کلامیہ اور فنون اصول اسلامیہ مین
بحث وکلام کرنا نہایت ممنوع ہی بلکہ غیر مشروع امام ہمام اہلسنت کی امام محمد غزالی
ربع اول احیاء العلوم مین فرماتی ہین — یحترز الخائض فی العلم فی مبدء الامر
عن الاصغاء الی اختلاف الناس سواء کان ما خاض فیہ من علوم الدنیا او من
علوم الاخرۃ فان ذلک یدہش عقلہ ویحیر ذہنہ ویفتّر رایہ ویؤیسہ من الادراک
والاطلاع الی ان قال ومنع المبتدی عن الشبہ یضاہی منع الحدیث العہد بالاسلام
عن مخالطۃ الکفار وندب القوی الی النظر فی الاختلافات یضاہی حث القوی علی
مخالطۃ الکفار ولہذا یمنع الجبان عن التہجم علی صف الکفار ویندب الشجاع الی
ان قال وتشبیہ الضعیف بالقوی فیما یری من ظاہرہ انہ ہفوۃ تضاہی اغترار
من یلقی نجاسۃ یسیرۃ فی کوز ماء ویعلل بان اضعاف ہذہ النجاسۃ قد یلقی
فی البحر والبحر اعظم من الکوز فما جاز للبحر فہو للکوز اجوز ولا یدری المسکین ان البحر
بقوتہ یحیل النجاسۃ ما فتنقلب النجاسۃ باستیلائہ علی صفتہ والقلیل من النجاسۃ
یغلب علی الکوز ویحیلہ علی صفتہا انتہی باسقاط الزوائد واقتطاف الفوائد خلاصہ ان افادات کا
باختصار واقتصار یہ ہی کہ جو شخص مبتدی ہو اُسی اختلافات مذاہب مین دخل دینا
نہ چاہئی اسلئی کہ اگر دخل دیگا تو عقل اُسکی مدہوش اور ذہن اوسکا حیران
اور رای اُسکی سست ہوجاویگی اور اُسکو یاس ہوجاویگی اطلاع وادراک

حقائق سی اور مبتدی کو جو منع کیا گیا ہی تو ویسا ہی ہی کہ جیسا نو مسلم کو کفار کی
مخالطت سی منع کرتی ہین اور قوی کو یعنی شخص کامل کو جو اجازت اختلاف مذاہب کے
دیکھنی کی دیتی ہین تو یہ مثل اسکی ہی کہ قوی شخص کو مخالطت کفار کی بھی اجازت دیجاتی ہے
اور اسی وجہ سی بُودی کو مقابلہ سی کفار کی منع کرتی ہین اور شجاع کو اُس معرکہ مین
پیش قدم کرتی ہین اور اگر کوئی یہ خیال کری کہ ضعیف العقل وکم علم اگر اختلافات
مذہبی مین دخل دی تو کیا مضائقہ ہی اسلئی کہ عالمون کو اور متبحرون اور ماہرون کو
اجازت ہی تو یہ خیال ویسا ہی ہی کہ جیسا کوئی شخص ایک آبخوری مین تھوڑی نجاست
ڈال دی اور یہ کہی کہ اس سی کئی مرتبہ زیادہ اور مضاعف نجاست دریا مین پڑتی ہے
اور دریا نجس نہین ہوتا تو اگر تھوڑی سی نجاست آبخوری مین پڑگئی تو آبخورہ کا ہی کو
نجس ہوگا یہ خیال کرنیوالا نادان اور بیمایہ یہ نہین سمجھتا کہ دریا ایسی قوی چیز ہی کہ
نجاست کو اپنی صفت پر کھینچ لاویگا اور آبخورہ بہر پانی اتنا بیمقدار ہی کہ خود نجس ہوجائیگا
یہی حال کم علم آدمی کا ہی انتہی محصلاً مخفی نرہی کہ حضرت مصنف رسالہ اگرچہ
عہدہ ہای جلیلہ انگریزی پر ممتاز ہین اور قانون فہمی کی لیاقت بدرجۂ کامل رکھتی ہین
مگر علوم اسلامیہ اور فنون کلامیہ سی اسدرجہ ابتلک دور ہین کہ خبر متواتر اور اخبار آحاد کی
معنی بھی نہین جانتی جو طالب علم تہذیب خوان بھی جانتا ہی بلکہ فارسی عقائد کی
کتابین جنہون نی پڑہی ہین وہ بھی اسی جانتی ہین جیسا کہ حدیث نجوم مین واضح ہوگا
اور جو کچھہ دقیقہ سنجی اور نکتہ شناسی اُنکی اس کتاب کی معائنہ سی واضح ہوئی ہی اُسکا بیان
بقدر ضرورت آیندہ ہوتا رہیگا ایسی بزرگوار کو ارباب کمال مبتدیون مین بھی شمار کرنیمین
تامل فرماوینگی چہ جای اینکہ اس سی زیادہ رتبہ اُنکا بڑہاوین پس حضرت نی جو اس

استعداد علمی اور لیاقت پر ارادہ کیا کہ جو نزع اور مباحثہ فیما بین اہل سنت اور امامیہ
کی ہی اسکو طی فرماکی امور متنازعہ مین احقاق حق کرین تو حضرت کا وہی حال ہوا
جو امام غزالی نی بیان کیا ہی اور کاش بعد اختیار مذہب اہلسنت کی امام غزالی کی
کلام پر عمل فرماتی تو اس آفت سی محفوظ رہتی کہ جسطرح پہلی بقول خود شیعہ سی سنی ہوئی
ویسا ہی اب بقول فحول علمای اہل اسلام جنکی فتاوی اور افادات اخبار نور الآفاق
وغیرہ مصنفات و منمقات مولوی امداد علیخان صاحب ڈپٹی کلکٹر وغیرہ مین مذکور
اور مسطور ہین دائرہ اسلام سی قدم اُٹھا کر اُس احاطہ مین رکھا ہی جسکو یہ سب علما
حظیرۃ الکفر قرار دیتی ہین بہر کیف اگر کوئی شخص شہرۂ جاہ و جلال حضرت مصنف
سنکر استبعاد اور استغراب کری کہ ایسا جلیل العہدہ کیونکر استعداد علمی سی بی بہرہ
ہوگا تو الطاف خفیہ رحمانیہ سی یہ امر ہی کہ اُس شخص کو زیادہ اس کتاب کی سیر کی احتیاج
نہین یہی خطبہ یک سطری اس رسالہ کا دیکھہ لے اور سمجھہ جاوی کہ بیان اس اسم
ضعیف البنیان کا بلا کم و کاست صحیح اور درست ہی اسلئے کہ تعمیم صلوۃ تمام امت پر
کہ جس سی متبادر کل وہ لوگ ہین جو شہادتین زبان پر جاری کرین اگرچہ مصداق
لما یدخل الایمان فی قلوبہم کی ہون اور داخل زمرۂ — یقولون بافواہہم مالیس فی
قلوبہم — کی ہون اور گو کہ اصحاب فسق و فجور اور ارباب شیطنت و زور سی ہون
یا اہل بدعت و غرور سی ایسی قباحت بکمال وضاحت رکھتی ہی کہ اگر تھوڑا سا بی علم
و فہم انسان رکھتا ہو تو سمجھے گا کہ مبتدیان طلبہ بھی جسارت تسطیر ایسی عبارت کی نکرگی
اگر تحصیل دنیا لانع تکمیل و تحصیل علوم تھی تو کاش قرآن مین فقط آیہ — ولا تصل علی
احد منہم مات ابدا — ساتھہ ضمیمہ اُس بیان مفسرین کی کہ صلوۃ سی یہان مصطلح

شرعی مراد نہین بلکہ مطلقاً دعای رحمت مراد ہی ملاحظہ فرماتے اور لفظ اجمعین جو تاکید مفید
استغراق ہے نہ لاتی اور منافقین امت کو قابل صلوۃ نہ ٹھہراتے اور اگر فوج یزید اور
قاتلان امام مظلوم شہید کو کہ سب امت رسول سے سعدود ہین اور اونہین کی شان مین
جماعۃ من امتی لا ینالھم اللہ شفاعتی وارد ہی مورد صلوۃ اور مرجع تحیات ٹھہراتا
حضرت مصنف پر کمال تسنن تازہ سے شاق نہو تو کوئی جائی استعجاب نہین ہے
اسلئے کہ امام غزالی نے بھی یزید کی بارہ مین لکھا ہی علی ما نقل عنہ فی حیوۃ الحیوان للدمیری
تحت لغۃ الفہد اما الترحم علیہ فجائز بل مستحب بل داخل فی قولنا اللھم
اغفر للمومنین والمومنات فانہ کان مومنا یعنی رحمت بھیجنا یزید پر جائز ہی بلکہ مستحب
ہی بلکہ یزید داخل ہے ہماری اس قول مین کہ خداوندا تو مغفرت کر سب مومنین اور مومنات
کی اور یہ بات محقق ہی کہ یزید مومن تھا تمام ہوا کلام امام غزالی کا حالانکہ یزید وہ پلید ہی
کہ جسکی حق مین جناب علامہ لاثانی سعد الدین تفتازانی شرح عقائد نسفیہ مین ارشاد فرماتی
ہین کہ انی لا ارضی یزید بقتل الحسین واستبشاره بذالک واھانته اھل البیت
النبی مما تواتر معناہ وان کان تفاصیلہ احادا فنحن لا نتوقف فی شانہ بل
فی ایمانہ لعنۃ اللہ علیہ وعلی انصارہ واعوانہ یعنی حق یہ ہے کہ یزید
کا خوش ہونا امام حسین کو قتل کرکے اور اس فعل پر راضی ہونا اوسکا اور اہانت کرنا اوسکا
اہلبیت نبوی کی اون امور سے ہے کہ جسکی خبر متواتر معنوی ہے اگرچہ تفاصیل احادیث
سے معلوم ہوئی ہین پس ہم نہین توقف کرتی اوسکی شان مین بلکہ اوسکے ایمان مین لعنت
خدا اوسپر اور اوسکی اعوان اور انصار پر انتہی لیکن قیامت بپا ہوئی ہی کہ قاتلان
حضرت عثمان بن عفان اور شجاع الدین ابو لؤلؤ قاتل حضرت عمر ابن الخطاب سب

Presented by Ziaraat.Com

سو رو رحمت ٹھہر گئی معلوم نہین کہ اگر حضرات مقتولین مقبولین اہل سنت زندہ ہوتے
تو اونکی قاتلون پر رحمت اور صلوۃ بھیجنی پر حضرت مصنف سی کسطرح پیش آتی غالباً
فرماتا امام غزالی کا وہ مضمون تنقیص لابی بکر الصدیق و لو رآہ لکان اول علیہ
صادق آجاتا اور تعجب یہ ہی کہ یہ فقرات معمولی ہین ہزارہا مصنفین درج کتب خطب
کرتی ہین مگر یہ ترقی و اضافہ و تعمیم صلوۃ جو حضرت نی کے ہی کسینے بھی نہین کے
حضرات اہل سنت کا عجب حال ہے کہ کبھی تو صلوۃ مین ایسا مضائقہ ہوتا ہے
کہ آل محمد پر بھی نقص بھیجنے پر اعتراض ہوتا ہی چنانچہ مناظرہ بعض علمای شیعہ کا ساتھ بعض فضلاے
اہلسنت کی کہ مدعی سیادت تھی مشہور اور بعض کتب مین بطور لطیفہ مذکور ہی کہ عالم
شیعی نے آل محمد پر صلوۃ بھیجی فاضل سنی نے فرمایا کہ کیون صلوۃ بھیجتی ہو کیا دلیل
ہی واسطی جواز صلوۃ کی غیر انبیا پر عالم شیعی نے کہا کہ دلیل آیۂ کریمہ اذا اصابتھم
مصیبۃ قالوا انا للہ و انا الیہ راجعون اولئک علیھم صلوات من ربھم و رحمۃ
ہی فاضل سنی نے از راہ کمال عناد بلا لحاظ عقوق آبا و اجداد کی کہا کہ علی ابن ابیطالب
اور اونکی اولاد کو کیا مصیبت پہونچی جو مصداق اس آیہ کی ہو سکین عالم شیعی نے ذکر
مصائب اہلبیت کو نظر بشہرت ترک کر کے واسطے زیادتی تخجیل مناظر کی فرمایا کہ اس سے
زیادہ کیا مصیبت ہو گی کہ تم سا ناخلف فرزند اونکی اولاد مین پیدا ہوا ہی کہ بعض منافقین
کو اون پر ترجیح اور تفضیل دیتا ہی اور اپنی آبا و اجداد پر صلوات بھیجنی کا بھی روا دار نہین
ہوتا ہی اہل مجلس اس لطیفی پر ہنسے اور فاضل سنی منفعل اور خفیف اور خجل ہوئی اور
بعض شعرانی جو حاضرین مجلس تھی یہ اشعار تصنیف کیی اذا العلوی تابع ناصبیا ۔ بمذہبہ
فما ہو من ابیہ ۔ و ان الکلب خیر منہ طبعا ۔ فان الکلب طبع ابیہ فیہ ۔ اور کبھی بلحاظ اسکی کہ شیعہ

صلوۃ آل محمد پر بھیجتی ہین یہ امر ایسا ناگوار خاطر ہوا کہ حضرت مصنف نی اسقدر اوسکو ارزان
اور بی حقیقت کردیا کہ قاتلان جگر گوشہای رسول خدا بلکہ کشندگان مقتدایان باغ و علا
حضرت مصنف کی بہی اوسمین داخل ہوگئی اور یہ بہی لطیفہ قابل ملاحظہ ہی کہ وہان
جو صاحب مانع تصلیہ آل رسول تہی وہ بہی مدعی سیادت تہی اور یہان جو صاحب صلوۃ
کو اس درجہ بی قدر اور ارزان کرتے ہین وہ بہی ادعای سیادت رکہتی ہین الحاصل
یہ عبارت فصیح و بلیغ جو مخاطب نی تحریر فرمائی مخدوش ہی بچند وجہ اول یہ کہ آلہ کو صحابہ
پر مقدم کرنا خلاف مذاق جمہور اہل سنت و جماعت ہی اسلئی کہ اونکی عقیدی مین تو بعد
جناب رسول خدا کی کل خلائق پر من حیث الثواب و الرتبہ تفضیل شیخین کو ہی جیسا کہ
عقائد نسفی مین جو معتبر کتاب اہل سنت کی ہی موجود ہی افضل البشر بعد نبینا ابوبکر الصدیق
ثم عمر الفاروق انتہی بلکہ ظاہر عبارت تفضیل انبیای اولی العزم پر بہی ہی فما ظنک بغیرہم
اور ہرگاہ مخاطب نی دامن آل کا چہوڑا اور اصحاب ثلثہ کا محکم پکڑا ہی تو لازم تہا کہ
لفظ آلہ کو صحابہ پر مقدم نکرتا تاکہ زبان ساتہہ قلب و جنان کی موافق اور مطابق ہوتی
یہ نہین کہ فریب عوام کی لئی دلمین کچہہ اور زبان پر کچہہ دوسری لفظ صحابہ عام ہی
شامل ہی کل صحابہ کو کسیکو استثنا نہین کیا بلکہ لفظ اجمعین سے تاکید شمول کرکی سبکو
گہیر لیا حالانکہ بعض صحاب ایسی ہین کہ جنکی حق مین جناب رسول خدا نی فرمایا کہ
من الاصحاب من لا یرانی بعد ما یفارقنی یعنی بعض اصحاب ایسی ہین کہ بعد اسکی
مجہسی مفارقت کرینگی پہر مجکو نہ دیکہین گی اور حضرت خلیفہ ثانی حضرت امسلمہ سے
پوچہتی تہے کہ آیا مین بہی اونہین مین سے ہون جیسا کہ نہایہ ابن اثیر مین کہ معتبر کتاب
اہل سنت کی ہی موجود ہے اور بہی اصحاب مین ہین وہ لوگ جنکا ذکر حدیث حوض

Presented by Ziaraat.Com

ین سے یعنی فرشتے اونکو حوض کوثر پر سی دور کردینگی جیسا کہ صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور
دیگر صحاح مین ہے اور محصل بعض طرق حدیث کا یہ ہی کہ بعض صحابہ کو ذات الشمال
یعنی فرشتگان عذاب گرفتار کرلین گے پس جناب رسول خدا اون ملائکہ سی فرمائینگے
کہ اصحابی اصحابی یا اصیحابی اصیحابی یعنے یہ اصحاب میری ہین پس ملائکہ عرض کرینگے
کہ جس روز سی آپنے انسی مفارقت کی اوسی روز سی یہ مظہر ارتداد ہوئی اور اولٹی پاؤن
راہ کفر پر پھری پس رسول خدا اون اصحاب کی حق مین سحقا سحقا فرمائینگے یعنی رحمت
خدا سے انکو دوری ہو اور یہی معنے ہین لعنت کی بالجملہ اگر ان سب صحابہ پر حضرت
مخاطب صلوات بھیجتی ہین تو اونکو اختیار ہی اور اگر کچھ لوگونکو مستثنے کرتی ہین تو یہ استثنا
کالمعنی فی بطن الشاعر ہوگا تیسری لفظ ازواجہ شامل ہی جمیع ازواج کو شیعون کو
آمین اور کچھ جای کلام نہین ہے مگر اسیقدر کہ بعض انمین سی جو مصداق آیۂ فقد صغت
قلوبکما ہین یعنی ای عائشہ وحفصہ تم دونون کی دلون نی میلان بہ بدی کیا ہی پس کوئی
خبر مثل خبر قرآنی کے اوپر حسن حال اور حسن مآل انکی قائم کرنے چاہیئی حالانکہ حسن حال
ومآل مخالفت نص قرآنی وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ سی ظاہر ہی کہ خدا نی تو حکم کیا کہ گھر سی
باہر نہ نکلو اور حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ مجتہدہ تا بصرہ کہ مدینہ سی منزلون دور
ہی تشریف لیگئین اور درمیان فوج کثیر کے معرکہ آرا ہوئین اور سگہای دنیا کی حمایت
مین حدیث تنبحہا کلاب جو آب وایاک ان تکونی یا حمیرا پر علی ما فی المواہب و کنز العمال
لحاظ نہ فرمایا اور فریب شیاطین کہایا محصل حدیث علی ما فی النہایہ یہ ہی کہ جناب رسول خدا
فرما گئی تھے کہ ایک زن میری ازواج سی لڑنی کو نکلی گے اور کتی حواب کی کہ وہ
ایک مقام ہی درمیان مدینہ اور بصرہ کی اسکو دیکھکر بھونکین گے پھر اونحضرت

نی خود حضرت عائشہ سی مخاطب ہوکر فرمایا کہ ڈر اس بات سی کہ وہ تو ہی ہوای حمیرا
لیکن باین ہمہ باغوای طلحہ و زبیر قدم معرکہ جدال و قتال مین رکھا اور نفس رسول سے
جنکی شانمین حرمت حربی مشہور و معروف ہی لڑین یہانتک کہ قیس ہزار مسلمانون کو
قتل کروا ڈالا اور بعد خرابی بصرہ مدینہ کو پھرین اور عذرات اہل سنت اسمقام پر قابل
تماشای اہل انصاف ہین کبھی کہتے ہین کہ یہ معرکہ عظیم لاعن قصد و شعور سرزد ہوا کہ جسکی
بانی صبیان تھے وھذا مما یضحک علیہ الصبیان کبھی عذر خطا فی الاجتہاد بیان فرماتے
ہین اگرچہ یہ اجتہاد مخالف نصوص قرآن و حدیث ہو کہ بالاتفاق جائز نہین اور کبھی عذر
توبہ و ندامت پیش لاتی ہین اور کلام اولاً اوسکے ثبوت مین ہے اور ثانیاً اوسکی مقبولیت
مین خصوصاً نظر بخون ناحق مسلمانان کہ متعلق بحقوق الناس ہی چوتھی لفظ امتہ جو ایجاد
طبعزاد مخاطب ہی اسمین جو قباحتین ہین پیشتر اس سے معرض بیان مین آئین کہ منافقین
امت اور قاتلین ذریت حضرت رسالت بلکہ قاتلین مقتدایان سنیان مثل قاتلان عمر و
عثمان سب اسمین داخل ہین کسیکو استثنا نہین کیا بلکہ لفظ اجمعین نے سبکو گھیر لیا اب اس
مقام پر بطور لطیفہ یہ گذارش ہوتا ہی کہ خود ہی حضرت مخاطب نی بعد چند سطرون کی
اشارہ طرف حدیث متفرق امتی کی فرمایا ہی یعنی جناب رسول خدا نے فرمایا کہ میری
امت کی تہتر فرقہ ہونگی اور جز ایک کی کلہم فی النار ہین پس جب لفظ امتہ اجمعین سے یہ
کل فرق امت مورد صلوۃ ہوی تو شیعونکو شکر گذار اسکا ہونا چاہئے کہ حضرت مخاطب
نی ہمکو بھی قابل صلوۃ جانا لیکن مقام افسوس یہ ہی کہ ہم اسکی مقابلہ مین بجز اون صلواتون
کے جو مقابل صلوۃ ہین کچھ کہہ نہین سکتے اسلئے کہ مخالف کلہم فی النار ہو جاویگا اور
ایمان بحدیث نبوے مثل مخاطب کی ہاتھ سے جائیگا پس امید یہ ہے کہ

کہ اس بارہ مین ہمارا عذر قبول ہو ۔ والعذر عند کرام الناس مقبول +
قال الخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام بعد حمد وصلوۃ کی جاننا چاہیے
کہ خدای عزوجل نی ہماری ہدایت کیواسطی اپنا محبوب پیغمبر بھیجا اور اپنا خاص کلام اوسپر
نازل کیا اور چراغ رہنمائی کا اوسکی ہاتھ مین دیا اور اپنی کمال مہربانی سی شرک اور کفر
کی تاریکی سے نکال کر ہماری دلونکو نور ایمان سی روشن کیا پس ایمان اور اسلام
ایک ایسی اوسکی نعمت ہی کہ ہم اوسکا شکر ادا نہین کرسکتی لیکن شیطان نی بعد ایمانکے
اکثر مسلمانون کو بہکایا اور اونکے دلون کو جہل عقیدون سے بہت تاریک کردیا اور
مسلمانون مین ایسا تفرقہ ڈال دیا کہ بہتر فرقے گمراہ ہوگئی جنکی نسبت ہمارے
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نی پہلی سے سی خبر دی تہی پس ہم لوگون کو فقط اسلام
کے نام پر خوش ہونا اور صرف توحید اور نبوت کی اقرار پر اپنی آپکو ناجی سمجہنا نچاہیئی
بلکہ ہر عقیدی کے تحقیق کرنا اور ہر اعتقادی مسئلہ کی تطبیق کتاب اللہ اور کتاب
الرسول سی دینا ضرور ہی اور یہ ممکن نہین ہے کہ جو شخص اپنی سچی اور صاف دل سے
صرف اپنی نجات کی امید پر خدا کی کتاب کو دیکھی اور تعصب اور عناد کو دخل نہ دے
وہ حق اور باطل مین تمیز نکر سکے اور ایسی حق کے طالب کو خدا گمراہی مین پڑا
رکھی ہان جو کوئی پہلے ہی سی سچائی کا طالب نہو اور مذہبی تعصب مین گرفتار ہو اور
سوای مجادلہ اور مکابرہ کی اوسی اور کچہہ منظور نہ ہو اور اپنی آبائی دین اور مذہب
کو تقلیدا سچ جانتا ہو اور انا وجدنا اباء علی امۃ وانا علی اثارہم مقتدون
کہتا ہو وہ بیشک اپنی گمراہی مین پڑا رہی گا اور دل کو جہل عقیدون سی کبہی پاک
وصاف نکر سکی گا بقول کمتسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

یہ بھی جاننا چاہیئے کہ جب خدا نے چراغ رہنمائی اپنے پیغمبر کے ہاتھ مین دیا تو اوس وقت
لوگ تین قسم پر ہوئے ایک تو کافر محض جنکی بصر بصیرت پر عصبیت کی پردی پڑے
ہوی تھے پس اس چراغ ہدایت سے اونکو کچھ نفع نہ ہوا اور وہ لوگ محض ضلالت
وغوایت وجہالت مین پڑے رہ گئے جیسے امثال ابوجہل وابولہب دوسری مومن
محض کہ جنہون نے اقرار باللسان اور تصدیق بالجنان بلکہ عمل بالارکان بھی کیا
اور ظاہر اور باطن اونکا از سرتا پا نور ایمان اور ضیاء ایقان سے منور ہو گیا اور چونکہ
یقین اعتقاد جازم ثابت مطابق للواقع ہے پس ممکن الزوال نہوگا تیسری وہ لوگ
کہ جنکی زبان پر کلمہ ایمان جاری ہوا لیکن تصدیق جنانی سے عاری تھی پس ظاہر
اونکا تو نور ایمان ظاہری سے منور تھا مگر باطن اونکا ظلمت کفر وشک وریب سے
تیرہ وتار رہا اور یہ لوگ مذبذبین بین ذٰلک لا الی ھؤلاء ولا الی ھؤلاء
رہگئے چنانچہ ابتدای کتاب خدا مین ان تینون قسمون کی لوگون کا ذکر ہی اور مدت
مین اس قسم ثالث کی جو مصداق فی قلوبھم مرض کی تھی جناب باری نے
نہایت مبالغہ فرمایا ہی اور اونکے تفضیح حال کی لیئے مثالین لطیف اور نادر بیان
کی ہین چنانچہ فرمایا ہی مثلھم کمثل الذی استوقد نارا فلما اضاءت ما حولہ ذھب اللہ
بنورھم وترکھم فی ظلمات لا یبصرون پھر فرمایا او
کصیب من السماء فیہ ظلمات ورعد وبرق تا اینکہ فرمایا کلما اضاء لھم
مشوا فیہ واذا اظلم علیھم قاموا الطف ان تمثیلون کی تفاسیر مین مثل بیضاوی
وغیرہ کی بوجہ احسن مذکور ہین کہ جس سے ثابت ہوتا ہی کہ ایسے لوگون کا نور ایمان
ناقص ہی کو بسبب ایمان ظاہری کے فوائد ایمانی دنیوی سے متمتع ہوی اور مال غنیمت

وزکوۃ کو پایا اور جان و مال اپنا بچایا کہ حقیقت مین ظلمات ضلالت اور غوایت
مین گرفتار رہی پس یہی اصحاب ایمان ناقص منافقین امت تہی کہ داخل زمرہ اصحاب
رسول اللہ تھی جیسا کہ بعد اسکی امام نووی سی شرح مسلم مین نقل ہوگا کہ اِنَّہُم کانوا
مَعدودِینَ فِی اَصحَابِہٖ یُجَاہِدُونَ مَعَہٗ اَلحَمِیَّۃَ اَو لِطَلَبِ الدُّنیَا یعنے منافقین
امت اصحاب رسول خدا مین معدود اور محسوب تھی اور آنحضرت کی ساتھ
جہاد و غنیمت شریک ہوتی تہی یا بحمیت یا بطلب دنیا پس ایسی ہی لوگ سردار
اور منشا کل فسادات کی ملت اسلامیہ مین ہوے اور انہین لوگون کی شبہات
شک و ریب سی ایک فرقہ کی تہتر فرقی ہوی کہ جنکی شان مین کُلُّھُم فِی النَّارِ اِلَّا
وَاحِدَۃً ہی جیسا کہ اوائل کتاب ملل و نحل مین کہ معتبر کتاب اہلسنت کی ہی بیان
شبہات ملت اسلامیہ مین مذکور ہی اِن شُبہَاتِھَا فَشَاتٌ کُلُّھَا مِن شُبہَاتِ
مُنَافِقِی زَمَنِ النَّبِیِّ اِذ لَم یَرضَوا بِحُکمِہٖ فِیمَا کَانَ یَامُرُ وَیَنہٰی یعنے کل شبہات ملت اسلامیہ
منافقین زمانہ رسول خدا سی پیدا ہوی جب وقت کہ وہ منافقین حکم جناب رسول خدا پر
راضی نہوی اور اونکی امر و نہی کو نہ مانا بعد اسکی چند مثالین ذکر کین کہ منجملہ اوسکی قصہ
اوس منافق کا ہی کہ جسنی جناب رسول خدا کو تقسیم غنائم مین عیاذاً باللہ بے انصافی
متہم کیا اور کمال وقاحت سی برروئے آنحضرت کی کہا اعدل یا محمد فانک لم تعدل
یعنی انصاف کر وای محمد کہ تمنی تقسیم مین بی انصافی کی ہے اور آنحضرت نے
کمال خلق سی جواب مین اسیقدر فرمایا وَیحَکَ اِن لَّم اَعدِل فَمَن یَعدِلُ یعنی اری وای تجھپر
اگر مجھسی بی انصافی ہوگی تو پھر دنیا مین کون انصاف کریگا صحیح مسلم و بخاری
مین ہے کہ بعض صحابہ نی اجازت چاہی کہ اوس منافق کو قتل کرین پس آنحضرت

نی فرمایا دعوہ لا یتحدث الناس ان محمدا یقتل اصحابہ یعنی چھوڑ دی اسکو تاکہ
لوگ نکہین کہ محمد اپنی اصحاب کو قتل کرتے ہین بعد ذکر اس منافق کی صاحب ملل
فرماتی ہین کہ اس منافق لعین کا معترض ہونا جناب رسول خدا پر نہ تہا مگر اس راہ سی کہ
اپنے قیاس اور استحسان عقلی کو مقابل مین نص کے جاری کیا یعنی جسطرح شیطان
نے مقابل حکم خدا بسجدہ آدم اپنی عقل کو دخل دیا اور حکم خدا نمانا اوسیطرح منافقین بہی
حکم رسول خدا پر راضی نہوتی تھے اور مقابل نصوص صریحہ اپنی عقلون کو دخل دیتے
تہی یہانتک کہ فرماتی ہین کہ فہذا ما کان فی زمانہ وہو علی شوکتہ وقوتہ وصحتہ والمنافقون
یخادعون فیظہرون الاسلام ویبطنون النفاق یعنی بس یہ تہا حال منافقین صحابہ کا آنحضرت
کی زمانہ مین جسوقتین وہ حضرت اپنی شوکت اور قوت اور صحت بدنی پر تہی کہ یہ منافقین
خدع وفریب کرتی تہی اور اسلام کو ظاہر کرتی تہے اور نفاق کو دلونمین چہپای ہوئی
تہی انتہی الحاصل جب حال منافقین کا آن حضرت کی حالت صحت اور قوت مین یہ تہا
کہ سرتابی اونکی احکام سے کرتی تہی تو قیاس کرنا چاہئی کہ حالت ضعف اور مرض مین
اور بعد اونحضرت کی بدرجہ اولی سرتابی کی ہوگی اور کیا فرق ہی درمیان ان
منافقون کی اور اون منافقون کی جو مانع کتابت وصیت نامہ ہوئی اور جب آنحضرت
نی کاغذ ودوات واسطی لکہنے وصیت نامہ کی طلب فرمایا تو لانی نہ دیا اور نسبت
ہذیان العیاذ باللہ اونکی طرف دی اور کہا کہ اس شخص پر درد نی غلبہ کیا ہے اور
کتاب خدا ہمکو کافی ہے اور اسیطرح جب اون حضرت نی فرمایا کہ جہزوا
جیش اسامۃ لعن اللہ من یتخلف عنہا یعنی سامان کرو لشکر اسامہ کی ساتھ
جانیکا خدا لعنت کری اوسپر جو لشکر اسامہ سی پیچہے رہجاے پس اس باب مین یہ

اونحضرت کی حکم کی تعمیل نہ کی اور اپنی عقل وقیاس کو مقابل نص کے جاری کیا چنانچہ صاحب
ملل نے اون مخالفتونکا بہی ذکر بعد اسکی کیا ہی اور بسبب حسن ظن کی اپنی خلفا رسی
اسکو اختلافات اجتہادی قرار دیا ہی حالانکہ یہ اجتہادات بہی مثل اجتہادات سابقہ
کی مقابل نص صریح کے تہی بہرکیف جو کچہ حضرت مخاطب اسمقام پر ارشاد فرماتی ہین کہ
مسلمان بعد ایمان کی راہ ایمانی سی منحرف ہوگئی اگر غرض یہ ہی کہ اصحاب ایمان
ناقص منحرف ہوگئی تو مسلم ہی لیکن اونکی دل تو کبہی نور ایمان سے منور ہی نہین ہوئی
تہی بلکہ ظلمت وشک وریب سی ہمیشہ تیرہ وتار تہے ہان زمانۂ اول وآخر مین اسقدر
فرق ہوا کہ حالت قوت اور شوکت اور صحت جناب رسول خدا مین مجال سرتابی کم
تہی اور بعد اونحضرت کی بالکل خلیع العذار اور گستہ مہار ہوگئی اور بی خوف وخطر
مطابق اپنی خواہشہای نفسانی کی کاربند ہوی **قولہ** لیکن شیطان نے بعد ایمان
کی اکثر مسلمانونکو بہکایا **اقول** ہم آپکی بہت تعریف کرتی ہین کہ یہ بات آپنے
خوب تحریر فرمائی ہے یہ فرمانا خیال مین رہی انشاء اللہ آگی کام آویگا ہم یہ
کہتی ہین کہ بہت لوگ ایمان لائی اور بعد اغوای شیطان منحرف ہوگئی اور انجام
منجر بارتداد ہوا اور ظاہر ہی کہ شیطان کا بہکانا مخصوص ساتہہ کسی وقت کی نہین
ہی بلکہ از عہد آدمؑ تا ایندم جاری ہی جیسا کہ سابق مین لوگ راہ ایمان سے بہکی
ویسا ہی اب بہی راہ حق چہوڑکر راہ باطل اختیار کرتے ہین **قولہ** اور صرف توحید
اور نبوت کی اقرار پر **اقول** صفحہ ۹۰ کی آخر مین آپ اپنی کتاب کی لکہتے ہین کہ
جب پیغمبر صاحب نی نبوت کا دعوا کیا اور اسلام کی دعوت فرمائی اوسوقت خدا
کی توحید اور اپنی نبوت کی تصدیق ایمان کی علامت رکہی انتہی موضع الحاجہ پس جب

Presented by Ziaraat.Com

ایمان کی علامت صرف اقرار شہادتین ٹھرا تو اس مقام پر یہ لکھنا کہ صرف توحید اور
نبوت کی اقرار پر اپنے آپکو ناجی نہ سمجھنا چاہیئے اسکی کیا معنی ہین ؎
این تناقض در تکلم کی روا ست ٭ قولہ کتاب اللہ اور کتاب الرسول
اقول کتاب اللہ تو ہم بھی مگر کتاب الرسول کی کیا معنے ہین اگر مراد وہی کتاب اللہ
ہی تو تکرار بیکار ہی اگر مراد اہلسنت کی صحاح ہین تو شیعون کے نزدیک اسقام ہین
اور اگر مراد وہ کتاب ہی کہ جسکی لکھنے سی حضرت عمر مانع ہوئی تو وہ لکھی ہی نہین
گئی اوسکو کوئی کیا دیکھی چنانچہ صحیحین وغیرہ مین بتفاوت الفاظ موجود ہی کہ آنحضرت
نے فرمایا ائتونی بدوات و قرطاس اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعدی ابدا
یعنی آنحضرت نی وقت وفات فرمایا لاؤ میری پاس دوات و کاغذ کہ لکھون مین
واسطی تمہاری ایک کتاب کہ نہ گمراہ ہو بعد میری کبھی پس حضرت عمر نی ان الرجل
لیہجر و ما فی معناہ فرمایا اور حسبنا کتاب اللہ کہا یعنی اس شخص کو معاذ اللہ ہذیان ہے
ہمکو کتاب اللہ کافی ہے آری اگر کتاب اللہ کو مقارن باقوال عترت طاہرہ کرتی
تو البتہ حدیث متفق علیہ انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی کے
مطابق ہوتا یعنی آنحضرت نی فرمایا کہ مین تم مین دو چیزین بزرگ چھوڑی جاتا ہون
ایک کتاب خدا اور دوسری اہلبیت میری ما ان تمسکتم بھما لن تضلوا بعدی
کہ اگر ان دونون کی ساتھ تم متمسک ہوگی تو بعد میری گمراہ نہوگی فانھما لن یفترقا
حتی یردا علی الحوض پس تحقیق کہ یہ دونون آپس سے جدا نہونگی یہانتک کہ میرے
پاس حوض کوثر پر آئین لیکن جب خود حضرت عمر نے حسبنا کتاب اللہ فرمایا اور عترت سے
ہاتھ اوٹھایا تو اتباع اونکی کتاب بعترت پر کب نظر کرینگی قولہ سچی اور صاف دل سی

اقول تعجب ہی کہ سچائی اور صاف دلی کو آپ واسطی اخفاق حق کے ضرور سے
سمجھتے ہین اور پہر خود اوسکی مطلقاً کاربند نہوئے اور تحریفات اور تلبیسات اور خیانت فی
نقل العبارات عمل مین لائی جیسا کہ آیندہ واضح ہوگا علاوہ اسکی محض سچائے اور
صاف دلی کافی نہین ہے بلکہ لیاقت فہم مقاصد عبارات قرآنی اور خطابات
یزدانی بہی ضرور ہی جو بمراحل آپ سی دور ہی اور اگر محض تبدیل مذہب پر مدار ہے
تو ہزارون سنی بہے شیعہ ہوجاتی ہین بلکہ بہت مسلمان کرسٹان بہی ہوجاتی ہین خدا
نکری کہ آپ بہی اونہین سی ہون قولہ تمیز نکرسکی اقول لاریب تمیز مین الحق والباطل
ہر ذی عقل کو لازم ہی ورنہ حجت خدا تمام نہو اور لِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ غلط ہوجاوے
مگر جَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ کا کیا علاج ہی قولہ آبائی دین ومذہب کو
تقلیداً سچ جانتا ہو اقول الحمد للہ فرقۂ حقۂ شیعہ اپنی مذہب کو تقلیداً سچ نہین جانتا
بلکہ تحقیقاً سچ جانتا ہی اسلئی کہ اول مسئلہ انکی کتب کلامیہ کا یہی ہی کہ تقلید مسائل
اصول دینیہ مین جائز نہین ہے اور بالاتفاق اسمین تقلید باطل ہی پس ایسے
فرقہ کی سامنے ذکر اِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا کا محض لغو اور بیکار ہی برخلاف اون لوگون
کے جنہون نی تقلید علما کی فی الاصول جائز رکہی ہی اونکی سامنے اِنَّا اَطَعْنَا سَادَتَنَا
وَكُبَرَاءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَ پڑہنا چاہئی اور اگر حضرت مخاطب کو معلوم نہو کہ
تقلید فی الاصول کسنی جائز رکہی ہی تو ہم سی سنین کہ وہ ائمۂ اہلسنت اور سلف صالح
اونکی ہین جنہون نی فرمایا ہی کہ اَلنَّظَرُ فِيْهَا مَظِنَّةُ الْوُقُوْعِ فِي الشُّبْهَةِ وَالضَّلَالِ لِاخْتِلَافِ
الْاَفْكَارِ بِخِلَافِ التَّقْلِيْدِ فَاِنَّهُ طَرِيْقٌ اٰمِنٌ فَوَجَبَ احْتِيَاطًا وَلِوُجُوْبِ الْاِحْتِرَازِ عَنْ مَظِنَّةِ
الضَّلَالِ اِجْمَاعًا یعنی اصول عقائد مین فکر وغور کرنیسی احتمال ہی کہ آدمی ضلالت وشبہہ

مین پڑجائے اسلئی کہ نظرین مختلف رہتی ہین برخلاف تقلید کی کہ وہ ایک امان کا
طریقہ ہی واضح رہی کہ یہ استدلال ان بزرگوارون کا بعینہ وبعبارۃ شرح مختصر الاصول
علامہ تفتازانی مین مذکور ہی اور اوسی سی ہمنی نقل کیا ہی اور ائمہ اربعہ اہلسنت کیطرف
یہی مذہب منسوب ہی اور اکابر محدثین اور ائمہ متقدمین سی بھی یہی الفاظ ماثور ہین بخوف
تطویل نقل اونکی عبارتونکی نہین کی گئے تفصیل اسکی ملاحظہ کتاب قواعد العقائد احیاء العلوم
امام غزالی سی معلوم ہوسکتی ہے بلکہ خود امام غزالی بھی اسیطرف مائل ہین چنانچہ احیاء العلوم
مین فرماتی ہین کہ اعتقاد العامی فی الثبات کالطود الشامخ لا تحرکہ الدواہی
والصواعق وعقیدۃ المتکلم الحارس اعتقادہ بتشبیہات الجدل کخیط مرسل فی الہواء
یصیبہ الریاح مرۃ ہکذا ومرۃ ہکذا الا من سمع منہم معتقدہ تقلیدا کما یتلقف نفس الاعتقاد
یعنی عامی جاہل کا اعتقاد ثبات مین ایسا ہی جیسا کہ ایک پہاڑ کہ جسکو کوئے ہٹا
نہین سکتا اور متکلم کا اعتقاد جیسی ہوا مین ایک ڈورا لٹک رہا ہی کہ ہوا سی اوڑکر
ادہر اودہر ہوجاتا ہی مگر یہ کہ متکلم دلیل کو تقلید سے اعتقاد کری جیسا کہ اصل مسئلہ
کو عامی نے تقلید سی اعتقاد کرلیا ہی انتہی خلاصۃ کلام الغزالی قال المخاطب
القمقام ہداہ اللہ سبل السلام بعد اس تمہید کی بندۂ گنہگار مہدی علی بن سید ضامن علی
غفر اللہ ذنوبہ اپنی بہائیون کی خدمتمین التماس کرتا ہی کہ منجملہ مذاہب مختلفہ مسلمانون
کے دو مذہب زیادہ جاری ہین ایک اہل سنت وجماعت دوسرا امامیہ دونون
اپنی مذہب کو حق اور دوسری کی مذہب کو باطل کہتے ہین اور اپنی آپکو ناجی اور دوسرے
کو ناری سمجھتے ہین ہزارون کتابین تالیف ہوگئین اور صدہا رسالی تحریر ہوئے
مگر یہ جھگڑا ابتک طی نہوا جسکا جو عقیدہ تہا وہ اوسپر قائم رہا بہت کم ایسے ہین جنہون

Presented by Ziaraat.Com

غَضِبَتْ فَاطِمَةُ وَلَمْ تُكَلِّمْ حَتّٰى مَاتَتْ اور سنا ہے اَلْفَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّي مَنْ اَغْضَبَهَا فَقَدْ
اَغْضَبَنِي وَمَنْ اَغْضَبَنِي فَقَدْ اَغْضَبَ اللّٰهَ کی کما فی البخاری وغیرہ ملا کر وہ نتیجہ نکالتے
ہین کہ جس بطلان خلافت ایکطرف بطلان ایمان ہی ہوا جاتا ہی اور بعد اسکی رکوع اول
سی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ
اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّا اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ
مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ الآیات لیکر تا من الجنۃ والناس
جتنی آیات منافقین کی شان مین ہین اوسکا راس و رئیس حضرات ثلثہ کو ثابت کرتی
ہین اور جتنی آیات مؤمنین کی شان مین ہین سبکا راس و رئیس امیر المؤمنینؑ اور اولاد
طیبین اونکی کو سمجھتی ہین تو بصورتین آپکا مخالف یا موافق سمجھنا شیعونکی کسکام آتا ہی ہان آپکی
ہم مذہب حائکین اور حلاقین اور دلالکین جنکو ہر دو برمین تمیز نہین ہی آپکی باتین سنکی
البتہ خوش ہونگی اگر آپ بڑی مدعی موافقت کتاب اللہ مین تو ایک مختصر بات قصۂ
غصب فدک ہی جو صحاح اور غیر صحاح سب مین موجود ہی آپ اوسکو مطابق آیات
کلام اللہ کر دیجیے اسلئی کہ جب جناب سیدہ صلوات اللہ علیہا طالب میراث رسول اللہ
ہوئین کہ اوسمین باغ فدک بھی تھا جیسا کہ کتاب الجہاد صحیح مسلم اور صحیح بخاری مین ہی
جبکہ موجود ہی بعد اسکے کہ اولاً دعوای ہبہ کیا تھا چنانچہ شرح مواقف مین اور صواعق محرقہ
اور دیگر کتب معتبرۂ اہلسنت مین موجود ہی کہ ابوبکر نی شہادت علیؑ و حسنینؑ و ام ایمن کو
اس بارہ مین رد کیا تب اوس معصومہ نی وراثۃً دعوی کیا اور فرمایا کہ ای ابوبکر کتاب اللہ
کے خلاف ہی کہ تو وارث ہو اپنی باپ کا اور مین نہ وارث ہون اپنی پدر بزرگوار
کی تب خلیفہ صاحب سے بجز اسکی کہ جواب مین ایک جھوٹی حدیث بنائی اور کچھ نہ بن پڑی فرمایا

Presented by Ziaraat.Com

کہ جناب رسول خدا نی ارشاد کیا ہی کہ نحن معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث یعنی ہم گروہ
انبیا نہ ورثہ لیتی ہین نہ ورثہ دیتی ہین اب آپ اس جھوٹی حدیث کو مطابق کلام اللہ کرکے
حالانکہ قرآن مجید مین خداوند تعالی نے فرمایا ہی وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ یعنی
وارث ہوئی حضرت سلیمان پیغمبر حضرت داؤد پیغمبر کی اور بیضاوی نی اپنی تفسیر مین
لکھا ہی کہ حضرت سلیمان نی ہزار گھوڑی ورثہ مین پائے تھی کیون حضرت لا نرث
ولا نورث دونون باطل ہوگئی یا نہین اور اسیطرح اور بھی آیات ہین مثل رَبِّ
هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ چنانچہ صنادید مفسرین اہلسنت
مثل ابن عباس وحسن وضحاک وسدی ومجاہد وشعبی بلکہ خود امام فخر رازی کما
فی التفسیر الکبیر قائل بوراثت مالیہ ہوئی ہین الغرض عدم وراثت انبیا محض کذب
اور دروغ بیفروغ ہے کہ کسیطرح سی مطابق کتاب اللہ نہین ہوسکتی اور لاف و
گزاف بدعویہای لسانی اور بات ہی اور اثبات اوسکا اور بات قولہ اپنی آبائے
دین کی چھوڑنے مین اقول مشیریہ امر گذارش خدمت شریف ہوا کہ آپ خود معترف
ہین کہ آبائی دین تقلیداً اختیار کیا تھا پس تقلید دینی جو مثل کفار مصداق اِنَّا وَجَدْنَا
آبَاءَنَا کی تھے ہماری نزدیک بھی قابل چھوڑنی کی تھے لیکن افسوس ہی کہ ایک تقلید
کو چھوڑکی دوسری تقلید مین پڑی کہ جس سے الفرار من المطر والوقوف تحت المیزاب
صادق آیا اور ظاہرا باعث اسکا انہماک مشاغل تحصیل دنیای دنی مین ہوا کہ بغور و
فکر و تامل صادق کلام مغالطہ فرجام شاہ عبد العزیز دہلوی اور تقریرات نوساختہ ملمع کار
مرصع نگار ملا حیدر علی فیض آبادی مین نظر نہین فرمایا اور ظاہر کلام عوام فریب انکا دیکھکر
دھوکا کھایا چنانچہ کل تقاریر مختلہ آپکے ماخوذ انہین دونوکی کتابون سے ہین بہرکیف

گو کہ دین آبائی آپنے چھوڑا اور زبان حال آپکی گویا مترنم باین مقال ہی ؎

در جہان جملہ ناخلف پسرند　　من بیچارہ ناخلف پدرم

لیکن لحاظ و پاس رتبت آبا و اجداد من حیث الدنیا بمقتضای صاحبہما فی الدنیا معروفا

لازمۂ تہذیب اخلاق تھا مگر کچھ آپنی اسکا بھی لحاظ نکیا اور شیعونکی حق مین مطلقا علاوہ

سخریہ اور استہزا کی درشت زبانی کی چنانچہ صفحہ ۲۰ مین اسی کتاب کی عبداللہ بن سبا

یہودی ملعونکو جملہ شیعون کا دادا بنایا ہی اور منجملہ شیعون کی جناب والائی والد ماجد

بھی ہین تو بدین لحاظ وہ ملعون یہودی آپکا پردادا ہوا بالجملہ مثل اسکی بہت ہی کہ اوسکی

مقامون پر ناظرین دیکھ لین گے اور انشاء اللہ جواب بھی سن لینگے افسوس ہی کہ

آپکو تو عقوق آبا کا کچھ لحاظ نرہا لیکن بعید نہین ہے کہ شفقت پدری آپکی بعض آبا کی

مقتضی اسکی ہو کہ آپکو سفینہ نوح سے کہ عبارت اتباع اہلبیت سی ہے دست بردار

دیکھکر یا بنی ارکب معنا پکارین اور خدا سی ان ابنی من اہلی کہین اور

وہان سے جواب انہ لیس من اہلک انہ عمل غیر صالح کا ملے ؎

پسر نوح با بدان بنشست　　خاندان نبوتش گم شد

بالجملہ جزای آخرت تو موقوف بر آخرت ہی لیکن پاداش اسکی کچھ دنیا مین بھی

ہمکو نظر آتی ہی کہ بسبب الاسباب فی اخبار تہذیب الاخلاق اور نور الآفاق کو آپکی آوپر آپکے

اوستاد کی فضیحتے اور رسوای کا ذریعہ از شرق تا غرب ہندوستان گردانا ہی اور شیعونکا

کیا ذکر ہی اہلسنت بھی آپکو لامذہب جاننی لگی اب وہی مثل صادق ہی کہ ازین در راند

وازان درماندہ نہ گھر کی نہ گھاٹ کی لا الی ہؤلاء ولا الی ہؤلاء وکفی اللہ المؤمنین

القتال قولہ مخالف عقائد ائمہ کرام ہی اقول اعجب کل العجب اس زمانکی سینون سے

Presented by Ziaraat.Com

کہ بلا وجہ مدعی متابعت ائمہ کرام علیہم السلام ہین اور بی حجت و دلیل امامیہ کو طریقۂ
ائمہ سی منحرف کہتی ہین اہلسنت اپنی اصول کو تو ماخوذ ابو الحسن اشعری سی اور
ابو المنصور ماتریدی وغیرہ سے کرین اور فروع کو ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد حنبل
اور امام مالک سی لین اور پھر مدعی اس بات کی ہون کہ اہلسنت پیرو آئمہ ہین
اور امامیہ کہ کل مسائل اصولیہ و فروعیہ کو بجز آئمہ علیہم السلام کی کسی دوسرے سے
ماخوذ نکرین وہ مخالف ائمہ ہین کسے عاقل کی سمجھ مین یہ بات نہین آتکتی ہے
کہ کوئی شخص کسیکا اپنی تئین تابع کہے اور پھر متبوع کی ہزارون مسائل اصولیہ
اور فروعیہ سی کسے مسئلہ پر عمل نکری برلے خدا ذرا آنکھون کو کھولکر دیکھیے کہ
صحاح اور غیر صحاح اور اصول اور فقہ اور تفسیر اہلسنت موجود ہین آیا کسی مقام مین
کسے قول پر کسی امام کے عمل کیا ہی اور کتب شیعہ بہی موجود ہین دیکھو سوائی
ائمہ معصومین کی کہین اور کسیکا قول بہی لیا ہے ایک اسی بات پر صدق و کذب
دعوی فریقین ظاہر ہوا جاتا ہی بہلا ایک بھی مسئلہ ایسا فرما دیجئی کہ جسمین اہل سنت
نے دامن ابو حنیفہ اور امثال اوسکی کا چھوڑا ہو اور کسی امام کا اتباع کیا ہو یہ
اسماعیل بخاری ہی کہ جسنی ایک حدیث بہی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی نہین
روایت کی ہی صحیح بخاری کہ اہلسنت کی نزدیک بعد بلکہ قبل کتاب باری ہے
اوسکو نکال کر ورق ورق دیکھیے کہ آیا کوئی حدیث بہی امام جعفر صادقؑ سے نقل
کی ہی حالانکہ چار ہزار راویون نی اونحضرتؑ سی اخذ احادیث کیا حافظ شمس الدین
ذہبی نی کتاب مغنی مین ذکر اونحضرتؑ کا ضعفا اور مجاہیل مین کیا ہی اور کہا ہے
لم یخرج لہ البخاری اور سیوطی کتاب میزان الاعتدال مین ترجمہ مین اونحضرتؑ کی

کہا ہے لم یحتج به البخاری وقال یحیی ابن سعید القطان شیخ البخاری اجدفی نفسی منه
شیئا وکان مالک لا یروی عن جعفر حتی یضمه الی احد یعنی بخاری نی حضرت
امام جعفر صادق سے کوئی روایت نہین کی اور اونکی روایت کو قابل احتجاج نہین
جانا بلکہ اوستاد بخاری نے کہا کہ مین اپنی دلمین اونکیطرف سی کھٹکا پاتا ہون اور
مالک نی بھی اونسے روایت نہین کی جبتک کہ کسی دوسرے کو اونکی ساتھہ منضم نکر لیا یعنی
فقط اونکی روایت کو قابل اعتبار نہ سمجھا اور امام رضا علیہ السلام کی ترجمہ مین یہ عبارت
لکھی ہے قال ابوطاہر یاتی عن ابیه العجائب یعنی ابوطاہر نی کہا ہی کہ وہ اپنے
باپ سی عجیب عجیب باتین نقل کرتے ہین اور پھر لکھا ہی کہ قال ابوالحسن الدار
قطنی اخبرنی بن حیان فی کتابه فقال ان علی بن موسی الرضا یروی عن ابیه
عجایب یتہم وتخلی یعنے کہا ابوالحسن دارقطنی نی کہ ابن حیان نی مجھی خبر دی کہ علی بن
موسی الرضا اپنی والد سی عجائب نقل کرتے تھی اور وہم کیا کرتی تھی اور خطا کیا
کرتی تھی انتہی اور مراد عجائب سی وہ باتین ہوتی ہین جو محل تعجب ہون اور قابل
اعتبار نہون اور وہم وخطا کی نسبت تو تصریح صریح ایسی امام عالیمقام کی نسبت
موجود ہی اور ابن الجوزی اور سیوطی نی اپنی تصانیف مین جو موضوعات حدیث
ہین ہین اور علی بن محمد عراق مدنی نی کتاب تنزیه الشریعه مین اور شیخ رحمه الله سندی
نے مختصر تنزیه الشریعه مین امام حسن عسکری علیه السلام کی نسبت لکھا ہی کہ لیس
بشیء یعنے العیاذ بالله وہ کچھ نہین ہین اور عقیلی نی کہ علمای اعلام اہلسنت سی ہے
امام موسی کاظم علیه السلام کو کتاب الضعفا مین ضعفای رواۃ مین داخل کیا ہے اور
اونحضرت کی تحقیر کی ہی کہ حدیثه غیر محفوظ برای خدا جای انصاف ہی کہ آیا متابعت

امامونکی کرنیوالی وہ لوگ ہین جو امامون سے کھٹکتی ہین اور اونکو متہم اور ضعیف
جانتی ہین اور لیس بشئے اونکی حق مین کہتے ہین اور اونسی روایت کرنا جائز نہین
جانتی بلکہ خوارج اور نواصب کی روایات کو تالی کتاب خدا جانتی ہین یا وہ لوگ
کہ جنکی بضاعت دین اور ایمان روایات ائمہ علیہم السلام ہین اب بیان حضرت
مصنف رسالہ اور اونکی ہم مذہبون کو مناسب ہی کہ فائدہ ملقبہ بسعادۃ الدارین
فی شرح حدیث الثقلین مین کہ جزء تحفہ اثنا عشریہ کا ہی اور ہا بین باب پنجم و ششم تحفہ
کی واقع ہی اس عبارت شاہ عبد العزیز صاحب کو جو مقتدا کل حضرات اہلسنت کی
ہین ملاحظہ فرماوین جسکو ضعف العباد یہان بالفاظہا نقل کرتا ہی اور پہر دیکہین کہ
خود بگواہی شاہ صاحب حق کس فرقہ کی جانب ہی شیعہ کی یا سنی کی اور
عبارت مشار الیہا یہ ہی آبدو انست کہ باتفاق شیعہ و سنی این حدیث ثابت
ست کہ پیغمبر فرمود انی تارک فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بہما لن تضلوا
بعدی کتاب اللہ و عترتی اہلبیتی پس معلوم شد کہ در مقدمات دینی و احکام
شرعی مارا پیغمبر حوالہ این دو چیز عظیم القدر فرمودہ ست پس مذہبی کہ مخالف این
دو باشد در امور شرعیہ عقیدۃً و عملاً باطل و نامعتبر ست و ہر کہ انکار این دو بزرگ نماید
گمراہ و خارج از دین باشد انتہی آب منصفون کو دیکہنا چاہئی کہ باعتراف شاہ عبد العزیز
صاحب کی حضرات اہلسنت جو ائمہ کرام علیہم السلام کی شان مین ایسے الفاظ لکہتی
ہین گمراہ و خارج از دین ہوئی یا امامیہ اثنا عشریہ جو اصولاً و فروعاً قرآن اور احادیث
ائمہ کو کہ مفسرین قرآن اور عالمین علوم قرآن ہین اپنا ملجا اور ماوا جانکر کل اصول و
فروع اونہین سے اخذ کرتے ہین علاوہ اسکی خود علمای اعلام اہل سنت اقرار

کرتے ہین کہ طریقہ ائمہ اہلبیت غیر طریقہ ائمہ اہلسنت وجماعت ہی چنانچہ شارح
منہاج لکھتا ہی کہ انکار قیاس مسائل دینیہ مین مذہب اہلبیت ہی جیسا کہ عمل اوپر
قیاس کی مذہب ابوحنیفہ اور شافعی وغیرہ کا ہی ملا جامی نفحات مین سمنانی سے
ناقل ہی کہ مذہب امام جعفر صادق علیہ السلام حرمت خرگوش ہی ثعلبے ناقل
ہی کہ مذہب علی عدم جواز المسح علی الخفین ہے وفی شرح الشرح عن الامدی مذہب علی
جواز بیع امہات الاولاد ولم یزل علیہ الشیعۃ علامہ تفتازانی شرح مختصر الاصول عضدیہ
مین فرماتی ہین کہ اصحاب نی اختلاف کیا ہی جواز بیع امہات الاولاد مین اور مذہب
علی جواز بیع ہی چنانچہ یہی مذہب شیعونکا ہی اور شیعہ اونحضرت کی مذہب کو
بہتر جانتی ہین آب ہم حضرات اہلسنت سی پوچھتی ہین کہ قیاس پر عمل کرنا تم جائز
جانتی ہو کہ ہم خرگوش تم کہانی ہو کہ ہم مسح علی الخفین تم جائز جانتی ہو کہ ہم جواز بیع امہات
الاولاد کی تم منکر ہو کہ ہم کہو کسنی مذہب اہلبیت کو چھوڑا ہی ملا جلال دوانی شرح
عقائد عضدیہ مین فرماتی ہین کہ فرقہ ناجیہ تہتر مین سے طائفہ اشعریہ ہی اسلئے کہ
عمل اونکا اوپر اون احادیث صحیحہ کی ہے کہ جناب رسولخدا اور اونکی اصحاب سے
منقول ہین اور ظواہر احادیث سی تجاوز اور اپنی عقول پر اعتماد نہین کرتے مثل
معتزلہ کی اور نہ احادیث غیر اصحاب پر عمل کرتے ہین مثل شیعونکی کہ متابعت
کرتے ہین اوسکی جو اپنی امامون سی روایت کرتے ہین بسبب اسکی کہ معتقد اونکی
عصمت کی ہین مولوی عبد العلی صاحب شرح مسلم الثبوت مین فرماتی ہین کہ اجماع
اہلبیت حجت نہین ہی خلافاً للشیعۃ بلکہ اہلبیت جائز الخطا ہین قد یصیبون وقد یخطون
ویجوز علیہم الزلۃ وہی وقوعہم فی الذنب من غیر تعمد کما وقع من سیدۃ النساء من ہجرانہا

خلیفہ رسول اللہ حین منعا فدک انتہی موضع الحاجہ یہ ہی اعتقاد اہلسنت کا در بارہ ائمہ اہلبیت
کہ رتبہ اماموں کا کہین کم رتبہ اصحاب سی سمجھتے ہین اور اصحاب کی قول کو قابل
اعتبار جانتی ہین اور قول اماموں کا محل اعتماد نہین تصور کرتے اور شیعون پر
طاعن ہین کہ قول پر اماموں کی عمل کرتے ہین اور اونکو معصوم سمجھتی ہین اسی سبب سی خطبہ
کتاب مین معروض ہوا کہ لفظ اصحابہ کو آلہ پر بمذاق اہلسنت مقدم کرنا ضرور ہے
اب فرمائیی کہ متمسک باہلبیت شیعہ ہین جو باعتراف تمہاری علما کی اقوال ائمہ پر
عمل کرتے ہین اور اہلبیت کو بنص آیہ تطہیر معصوم جانتی ہین اور اونکی اجماع
کو حجت سمجھتی ہین بلکہ ایک کی قول کا انکار بھی کفر جانتی ہین یا متمسک باہلبیت وہ
لوگ ہین جو اونکو خاطی سمجھتے ہین اور اونکا قول قابل اعتبار نہین جانتی اور صدور
ذنب اور معصیت اونسی عمداً ونسی جائز بلکہ واقع سمجھتے ہین اور جناب بتول بضعۂ رسول کو معاذ اللہ
دعوای فدک مین کاذب اور گنہگار کہتی ہین کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذبا
خرافات کا کتاب سیف ماسح اقطعن الرماح مین بخوبی کیا گیا ہی اس مقام پر ہمکو فقط اسقدر
بیان کرنا منظور ہے کہ باعتراف علماے سنیہ امامیہ اپنی اماموں کی مذہب
پر ہین شرح مواقف مین شریف جرجانی فرماتی ہین کانت الامامیۃ اولاً علی مذہب
ائمتہم حتی تمادی الزمان فاختلفوا اور شہرستانی بھی کتاب ملل ونحل مین ضمن ذکر امامیہ
مین لکھتی ہین کانوا فی الاصل علی مذہب ائمتہم فی الاصول ثم اختلفت الروایات عن
ائمتہم وتمادی الزمان اختار کل فرقۃ طریقۃ خلاصہ کلام یہ ہی کہ امامیہ ابتدا مین تو
اپنے اماموں کی مذہب پر تھی بعد اسکی زمانہ زیادہ گزرا پس بسبب اختلاف روایات
کی متفرق اور مختلف ہوی اس سی صاف ثابت ہی کہ شیعہ مذہب ائمہ اثنا عشریہ

Presented by Ziaraat.Com

تھے ولو فی الاجداد لیکن اہلسنت پس کبھی مذہب ائمہ پر نہ تھی ورنہ ذکر خصوصیت
ائمہ بامامیہ محض لغو ہوتا ابن اثیر کہ علمای اعلام اہلسنت سی ہے کتاب جامع الاصول
مین جسمین احادیث صحاح ستہ کے کئی ہین ذیل حدیث اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِہٰذِہِ
الْاُمَّۃِ عَلٰی رَاسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُجَدِّدُ لَہَا دِیْنَہَا یعنی خداوند تعالیٰ ہر سیکڑے کے
سر پر ایک مجددین پیدا کرتا ہی فرماتی ہین کہ ضرور نہین ہے کہ مجدد دین ایک
ہی شخص ہو وَنَحْنُ نَذْکُرُ الْاٰنَ الْمَذَاہِبَ الْمَشْہُوْرَۃَ فِی الْاِسْلَامِ الَّتِیْ عَلَیْہَا مَدَارُ
الْمُسْلِمِیْنَ فِیْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ وَہِیَ مَذْہَبُ الشَّافِعِیِّ وَاَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَمَالِکٍ وَ
ابْنِ حَنْبَلٍ وَمَذْہَبُ الْاِمَامِیَّۃِ یعنی اب ہم ذکر کرتے ہین مذاہب مشہورہ فی
الاسلام کا جسپر مدار مسلمین ہی اطراف روی زمین مین اور وہ چارون مذہب اہلسنت
کی ہین اور پانچوان مذہب امامیہ کا بعد اسکی مجددین ہر مذہب کا ذکر نام بنام
شروع کیا ہی یہانتک کہ کہا ہی کہ مائۃ ثانیہ مین مجدد مذہب امامیہ علی بن
موسی الرضا ہین اور مائۃ ثلثہ مین محمد بن یعقوب کلینی اور مائۃ رابعہ مین سید مرتضی
علم الہدی تھے اور بدیہیات جلیہ سی ہی کہ کل اہلبیتؑ کا ایک مذہب تھا پس
جس مذہب کی مروج اور مجدد علی بن موسی الرضاؑ تھی وہ ہی مذہب کل اماموں کا
تھا پس باعتراف علمای اہلسنت ثابت ہوگیا کہ مذہب امامیہ وہ مذہب ہے کہ جو کل اماموں کا
مذہب ہی نہ مذہب اہلسنت کہ وہ مذہب معاویہ اور جس بات کی خود علمار متقدمین
ومتاخرین اہلسنت معترف ہین تعجب ہی جہلا سی اس زمانہ کی کہ کیونکر انکار کرتے
ہین اور کہتی ہین کہ مذہب امامیہ برخلاف اماموں کی ہے بالجملہ اگر کل شواہد
ودلائل لکھے جائین تو ایک کتاب ضخیم ہو لہذا مشتے نمونہ از خروارے چیز تحریر مین

آیا ہی قولہ برعکس نہند نام زنگی کافور اقول وانی ہین مصداق اس مصرعہ کی اہلسنت
معاویہ ہین جنہون سے خلاف عرف وخلاف تصریحات اہل لغت مثل مجد الدین
فیروزآبادی وغیرہ اپنا نام شیعہ رکھا ہی شروع تحفہ اثنا عشریہ سے آپکو
اسکا پتہ لگا ہوگا کہ اوس مرد عزیز نے اپنا نام شیعہ اولی رکھا ہی پس اگر اول سے
مراد خلیفہ اول حضرت ابی بکر ہین تو شیعہ ابی بکر نام رکھنا مناسب تھا اور
حدیث مین شیعۃ علی ہم الفائزون ہو اور اگر مراد شیعہ علی ہی
تو وہی ع برعکس نہند نام زنگی کافور اس مقام پر صادق آتا ہی قولہ مجھی گمراہ جانتی
ہین اقول حقیقت یہ ہی کہ آپ ہمیشہ سی ایسے ہی تھی کبھی شیعہ تھی کبھی سنی اب
کرسان ہوئی آگے دیکھیئے کیا رنگ بدلتی ہین قولہ دلائل عقلی کو ظاہر کرتا ہون
اقول دلائل عقلی ونقلی آپ کی سب بنبی اوپر خلل دماغ کی ہین کما سیتضح عنقریب
انشاء اللہ قولہ اہل سنت کی مذہب کی خوبیون مین اقول مین بھی یہ رسالہ
فرقہ حقہ اثنا عشریہ کی مذہب کی خوبیون مین لکھتا ہون خدا کری کہ آپکے سنے
بھائی اسکو نظر انصاف سی دیکھین اور اپنی باطل عقیدون کو چھوڑدین اللہم آمین
ثم آمین قال المخاطب المتمام ہداہ اللہ سبل السلام تمہید یہ سب پر ظاہر
ہی کہ دونو مذہب کا اصل اختلاف فی مسئلہ معاملہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالے
کا ہی کہ اہلسنت اونکو اچھا جانتی ہین اور شیعہ اونکو برا کہتی ہین بلکہ جس طرح
اہل سنت اونکو تمام امت سی مرتبہ مین اعلی اور افضل اور ایمان اور اسلام مین
سب سی بہتر اور کامل جانتی ہین اوسیطرح پر شیعہ اونکو سب سی زیادہ تر برا اور
خراب جتی کہ کافر اور منافق سی ہین پس درحقیقت یہی مسئلہ ایسا ہی جسپر دونو مذہب

کی حقیت اور بطلان کا مدار ہی تعنے اگر موافق اصول مذہب اہلسنت کی صحابہ
کا ایمان اور اسلام مین کامل ہونا اور مرتے دم تک اونکا اوسپر ثابت قدم رہنا
ثابت ہو تو بلاشبہ سنیونکا مذہب حق اور شیعون کا مذہب باطل اور اگر خلاف
اسکی اونکا کافر اور مرتد ہونا نعوذ باللہ من ذلک معلوم ہوا تو شیعونکا مذہب سچا
اور سنیون کا مذہب جھوٹا ہی اسواسطی ہم اول صحابہ کی فضائل بیان کرتے
ہین پھر خلافت راشدہ کو ثابت کرینگی پھر جواب مطاعن کا جو صحابہ بنسبت امامیہ
کرتی ہین دینگے یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام
اصل اختلافی مسئلہ ماخذ دین وایمان ہے بعد جناب رسول خدا کی امامیہ کل
اصول وفروع کو ماخوذ کرتے ہین اہلبیت طاہرین سی بموجب حدیث متفق علیہ
مثل اہلبیتی کسفینۃ نوح سفینہ نجات ہین اور بموجب حدیث متفق علیہ
انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی اونکا حکم ہرگز جسکم
خدا سی جدا نہین ہوتا اور سابقاً شاہ عبدالعزیز صاحب کی عبارت نقل ہوئے
ہی کہ فرماتی ہین کہ در مقدمات دینی واحکام شرعی مارا پیغمبر حوالہ باین دو چیز عظیم القدر
فرمودہ است پس مذہبی کہ مخالف این دو باشد در امور شرعیہ عقیدۃً وعملاً باطل
ونامعتبر ست پس شیعونکا عمل قولاً وفعلاً اسی بات پر رہا جسکو چار وناچار
شاہ صاحب کو بھی ولو لساناً قبول کرنا پڑا ہی اور شیعون نے انہین کا دامن
تھاما اور از توحید تا معاد اور از طہارت تا دیات انہین کی قول وفعل پر عمل کیا اور
انہین کی احادیث کو اپنا دین وایمان جانا اور اہلسنت نی صحابہ اور تابعین اور
تبع تابعین کو ماخذ اپنی مسائل دین وایمان کا ٹھہرایا اگرچہ بعض بخیر سی ناصبین

عداوت اہلبیت طاہرینؑ اور قاتلین ذریت سید المرسلینؐ اور مانعین اور تعطلین
اور ناکثین سے ہون جیسا کہ ملاحظہ رواۃ صحاح اور غیر صحاح اہلسنت سی ظاہر
ہے ہر چند جہال زبانی مدعی تمسک باہلبیتؑ بھی ہوتی ہین مگر علمای اعلام
اونکی فخر کرتے ہین کہ ہم فقط منقولات صحابہ پر عامل ہین نہ مثل شیعون کے
منقولات ائمہ پر عامل ہین جیسا کہ ابھی اقوال ملا سعد تفتازانی اور سید شریف جرجانی
اور ملا جلال الدین دوانی اور حکیم شہرستانی وغیرہ سی بخوبی ظاہر کیا گیا اب ان دونون فریق کے
اختلاف پر نظر کرنا چاہئی کہ اصول مین از توحید تا معاد اختلاف کثیر ہی اور اسیطرح
فروع مین از طہارت تا دیات اختلاف کثیر ہی پس اپنے جو اصل اختلافی مسئلہ فقط معاملۂ
صحابہ ٹھرایا ہی یہ وجہ بھی اسلئے کہ اگر بفرض محال مثل شریک الباری سب صحابہ عدول
ہی ٹھر جائین اور برخلاف احادیث متواترہ مثل حدیث حوض وغیرہ کے اور
سیکڑون دلائل عقلیہ ونقلیہ کی جسمین کتب ضخیمہ تصنیف ہوئی ہین ناجی ہونا کل
صحابہ کا ثابت ہو جائے تو اس سے ماخذ مسائل اصولیہ وفروعیہ ہونا اونکا
ثابت نہوگا اسلئے کہ عدم عصمت اونکی اتفاقی بین الامۃ ہی اور شیعونکے
نزدیک بجز اہلبیتؑ معصومین کی کوئی ماخذ اصول وفروع نہین ہو سکتا پس کیونکر
ہو سکتا ہی کہ اسی ایک مسئلہ صحابہ کی طی ہونیسی رفع اختلاف لاکھون مسائل کا از تحت
تا دیات ہو جای اور اگر غرض آپکی اثبات حقیت احد المذہبین بلزوم خرق اجماع
وکذب ہی تو تخصیص مسئلہ صحابہ لغو ہی بلکہ ایک ادنی مسئلہ کا ثبوت مسائل مختلفہ
سی آپ کر دیجیی تو قصہ طی ہو جائیگا بسم اللہ ایک ترکیب وضو ہے کی
اب اسطرحسی ثابت کر دیجیی کہ آپکے خصم کو جای کلام نرہی بلکہ ایک جزہی

وضو کا ست یعنے بطلان مسح اور وجوب غسل پا تا ہی آپ ثابت ارد یجیئی تو تو
آپکے اور آپکے امثال کی کلمت یہ بات خارج ہے کہ ادنی بات کا سب
ثبوت کر سکین فیا ظنک باصول المسائل وغوامضہا یہ آپ ناحق زق زق و
بق بق کر کے اپنا سر پھراتی ہین اور دوسرونکی اوقات کو ضائع کرتے ہین قولہ
معاملہ صحابہ کرام سے کہ اہلسنت اونکو اچھا جانتی ہین اور شیعہ اونکو برا سمجھتی ہین
اقول اگر لفظ کرام صفت احترازیہ ہی اور مقصود اس سے احتراز ہی صحابہ لیام
سے تو حاشا وکلا کہ شیعہ صحابہ کرام کو برا سمجھتے ہون بلکہ اپنی نزدیک جن لوگونکو
لیام جانتی ہین اور اونکا لیام ہونا کتب فریقین سے ثابت کرتی ہین اونہین کو
برا سمجھتی ہین اور اگر لفظ کرام کو مخاطب نی صفت کاشفہ ٹھرایا ہی اور مقصود یہ ہے
کہ جملہ صحابہ کہ کلہم کرام ہین اہلسنت اونکو اچھا اور شیعہ کلہم کو برا سمجھتی ہین تو یہ
بھی غلط ہی اسلئی کہ ہر چند مذہب جمہور اہلسنت کا یہ ہی کہ صحابہ کلہم عدول ہین
جیسا کہ صاحب فتح المغیث علی ناقل فرماتی ہین کہ الصحابۃ کلہم عدول وعلیہ الجمہور
کما قال الامدی وابن الحاجب انہم عدول کلہم مطلقاً وحکی بن البر فی الاستیعاب
اجماع اہل الحق من المسلمین وہم اہل السنۃ والجماعۃ علی ان الصحابۃ کلہم عدول
انتہی ملخصاً یعنے کل صحابہ عادل ہین اور یہی مذہب جمہور اہلسنت کا ہی اور
امدی اور ابن حاجب نی بھی یہی کہا ہی کہ کلہم مطلقاً عدول ہین اور ابن برنی
استیعاب مین بھی کہا ہی کہ عدول ہونا کل صحابہ کا مجمع علیہ اہلسنت وجماعت
ہی اور صفحہ ۱۱ مین حضرت مخاطب کی کلام سی بھی سمجھا جاتا ہی یعنی سب ایمان
لانیوالی کامل الایمان سب تھی تیس یہ بات کو شیعونکی سر حرک غلط ہے

ولنعم ما قال مولانا ومقتدا الناس السید عباس الشستری ادام اللہ ظلالہ ؎

ان الصحابۃ منہم المجہول ٭ والہالکون الہلکون الغول

ومنافقون نفاقہم مقبول ٭ عجبا من الثواب کیف تقول

ان الصحابۃ کلہم لعدول ٭ مگر یہ مسلم ہی کہ یہ مذہب اہلسنت ہی

لیکن شیعہ جیسا کہ ابھی ہمنے بیان کیا کل صحابہ کو برا نہین سمجھتی بلکہ بعضے ہی کو برا جانتے ہین خدا خیر کری آپ نی ابتدای تمہید سی فریب دہی عوام شروع کی اور ایسے گول باتین کہتی ہین جس سے یہی ظاہر ہوتا ہی کہ شیعہ کل صحابہ کو برا جانتے ہین حالانکہ صفحہ ۲۷ مین اسی کتاب کی آپ خود مقر اس بات کی ہین کہ امامیہ کی نزدیک فضائل کی مصداق صرف وہی اصحاب ہین جنکو علمای شیعہ نی قبول کیا ہے پہر صفحہ ۲۷ مین فرماتی ہین کہ مابہ النزاع درمیان ہمارے اور حضرات کی صرف یہ امر رہگیا کہ مراد اس سی تمام مہاجرین اور انصار ہین یا نہین بلکہ خلفای ثلثہ اسمین داخل ہین یا نہین انتہی موضع الحاجۃ پس اسصورت مین مناسب یہ تھا کہ استمام پر بجای لفظ صحابہ کرام کی ثلثہ عظام اور خلفای نیک نام آپ فرماتی تا فریب عوام اور تطرق ابہام اور اوہام سے آپکا کلام دور رہتا قولہ تمام امت سے مرتبہ مین اعلی اور افضل اقول شیعہ بہی صحابہ مقبولین کو تمام امت ہی سی بعض الوجوہ اعلی اور افضل اور کاملتر جانتی ہین لیکن ویسا ہے بعض دیگر کو جو اہل نفاق وشقاق سی تھے یا بعد ایمان کی شیطان نی اونکو طمع ریاست اور حب دولت دنیا مین ڈالکر بمصداق آمنوا ثم کفروا ثم ازدادوا تقربا کی راہ دین وایمان سے پہیر اگو بظاہر مصلحۃً زبان سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کہتی ہے اونکو بہت برا اور بہت خراب جانتی ہین بلکہ کسی عاقل کی مجال نہوگی
کہ ایسونکو برا بھی باقی رہا کلام تعیین اور تشخیص ابرار و فجار مین تبس بھی امر معرکۃ الآرا
بین الفریقین ہے بہت سی لوگونکو اہلسنت برا جانتے ہین اور شیعون کے
نزدیک اونکی برائی ثابت نہین ہے جیسی امثال مالکِ نویرہ کہ جنکو خلیفہ اول
نے زبردستی اہل ردہ ٹھرا کر قتل کرواڈالا اور امثال سعد عبادہ جنکی حق مین حضرت
خلیفۂ ثانی قتل اللہ سعداً فانہ صاحب فتنۃ فرماتے تھی کما فی النہایہ اور بہت
سی لوگ بالعکس اسکے ہین یعنی شیعونکی نزدیک اونکی برائی ثابت ہی اور اہلسنت
اونکو اچھا جانتی ہین قولہ درحقیقت یہی ایک مسئلہ اقول درحقیقت کل مسائل
مختلفہ فی مابین الفریقین کہ ضروریات ہر ہر فرقہ سی ہون ایسے ہی ہین تخصیص
اس ایک مسئلہ کی لغو بحت ہی کما بیناسابقاً اول مسئلہ مسائل دینیہ سی توحید
ہے اسمین دیکھیئی کہ کسقدر باہم اختلاف ہی اہلسنت صفات کو زائد بذات سمجھتی
ہین اور لزوم تعدد قدما سے کچھ پروا نہین کرتی اور شیعہ اسکو عین شرک جانتی
ہین اہلسنت خلافاً للنص الصریح لاتدرکہ الابصار رویت خدا کی قائل ہین اور کہتی
ہین کہ ہم خدا کو کما نقرِ فی لیلۃِ البدرِ دیکھین گی شیعہ اسکو منافی لیس کمثلہ
شیئ کے جانتے ہین اہلسنت خالق عادل کو جابر اور بندونکو مجبور سمجھتی ہین شیعہ
اسکو ظلم قبیح جانتے ہین الغرض اصولاً و فروعاً ہزارون مسئلہ مختلف فیہ ہین کہ مدار
حقیت اور بطلان ہر ایک پر ہو سکتا ہی کل حزب بالدیہم فرحون تخصیص مسئلہ صحابہ
بیکار ہی نہ شیعہ کبھی تبعیت اہلبیت نبوی سے جنکو معصوم جانتے ہین اور اونہین
کے منقولات پر کہ ناقلین اوسکے ہر ہر طبقہ مین ہزارہا سوار ہین عمل کرتی ہین

Presented by Ziaraat.Com

دست بردار ہونگی نہ سنی تعبیت ابو الحسن اشعری اور ابو حنیفہ اور امثال اونکی سے
ہاتھہ اوٹھاوینگی حتے یظہر اللہ حجتہ المنتظر صلوات اللہ علیہ وعلی آبائہ الکرام باتیوالی
اللیالی والایام اللہم عجل ظہورہ واتمم نورہ ولو کرہ المشرکون انہم یرونہ بعیداً ونراہ
قریباً قولہ اگر موافق اصول مذہب اہلسنت کی اقول اگر غرض اس عبارت
سقیم سی یہ ہی کہ ثبوت ایمان حضرات ثلثہ بنا بر اصول مذہب اہلسنت کے
ہوجائی تو شیعہ اوس اصول کو غیر معقول اور غیر مقبول جانتی ہین اور اگر غرض
یہ نہین ہے تو عبارت کی تصحیح فرمائیے کہ ابہام خلاف مقصود اوس سے دفع
ہوجاے قولہ اسواسطی اول ہم صحابہ کی فضائل اقول بنا بر اسکی ہمکو بھی ضرور
ہوگا کہ بمقابلہ اونکے ہم حضرات ثلثہ کی رذائل بیان کرین پہر خلافت غیر راشدہ
کو باطل کرین پہر رد جواب مطاعن کا جو اہلسنت دیتی ہین کردینگے الغرض درپردہ
دوستی اہلسنت آپنے سنیونکی ساتھہ بڑا سلوک کیا کہ اونکی پیرون کو فضیحت کرنیکا
ارادہ کیا جہال تو قبل ظہور تضرآپ سی بہت خوش تہی مگر شاید عقلاے اہلسنت اسکو
پسند نہ کرتی ہونگی ؎ چو سنگ انداختی بر روی دشمن حذر کن کندرا ہا حسن نشستے
قال المخاطب اتمقام ہداہ اللہ سبل السلام دلائل عقلی صحابہ کی فضیلت مین
پہلی دلیل یہ بات سب جانتی ہین کہ جب پیغمبر خدا کو خدا نی عرب مین مبعوث کیا اور مکہ
معظمہ مین اول حضرت کو اظہار نبوت کا حکم دیا تو اوسوقت مین سب لوگ کافر اور
مشرک تہی اور آپکی عزیز اور قریب اور رشتہ دار اور بہائی بند اس خبر کو سنتی ہے
آپکی دشمن ہوگئے تہی اور آپکی تکذیب کرتے تہی کوئی مجنون کہتا تہا کوئی دیوانہ بتاتا
تہا نعوذ باللہ من ذلک اور چھہ برس تک باوجود دعوت اور اظہار معجزات کی

صرف چند آدمی جو چالیس سے کم تھے مسلمان ہوئے مگر چھ برس کے بعد کسی قدر
جماعت مسلمانونکی ہوئے اور دعوت عام اسلام کی علانیہ ہونیلگی اور ارکان دین کو
حضرت نے علی رؤس الاشہاد ظاہر کرنا شروع کیا تب اہل مکہ نے یہانتک تکلیف اور
ایذا دینی شروع کی کہ آخرکار کو چھوڑنا اور مدینہ کو ہجرت کرنا پڑا اور بعد آہستہ آہستہ
دین اسلام کی ترقی ہونی شروع ہوئی اور پھر اسقدر جلد اسلام پھیلا کہ چند سال کے
عرصہ مین سیکڑون سے ہزارونکی اور ہزارون سے لاکھونکی نوبت آگئی اور جماعت
کی جماعت اور فوج کے فوج دین خدا مین داخل ہوگئی پس غور کرنیکا مقام ہے کہ
جن لوگون نے ابتدا دعوت مین اسلام قبول کیا اور سب سے پہلے پیغمبر خدا کی کہنے کو
سچ جانا اور اول ہی اول آپکی نبوت کو تصدیق کیا اور بلا توقف اور بلا تامل کلمہ شہادت
پڑھا اور بغیر صلاح اور مشورہ اپنی عزیزون اور رشتہ دارون کی قدیمی دین کو چھوڑ دیا
اور اپنی بھائی بندونسے علیحدہ ہوکر اول ہی اول آپکا دامن رحمت پکڑا اور اپنے
دوست آشناون سے مخالفت کرکی غاشیہ اطاعت نبوی اپنی دوش پر رکھا تو
ایسے لوگون کی اسلام کا جواب نازک وقت مین اپنی باپ دادا کی دین کو چھوڑ کر
نئی دین مین آنے کوئی نہایت قوی سبب ہوگا ورنہ یہ بات سب جانتی ہین کہ
اپنے قدیم دین کا چھوڑنا اور نیا دین اختیار کرنا نہایت ہی مشکل ہوتا ہے اور اپنے
عیش و آرام کا ترک کرنا اور مصیبت اور ایذا مین پڑنا اور تکلیفین اوٹھانا بلا کسی
خاص سبب کی کسیکو گوارا نہین ہوتا پس اگر ہم اون اسباب کو سوچین جن سے
اول اول صحابہ نے دین قبول کیا تو صرف دو سبب معلوم ہونگے یا دین کی خواہش
اور نجات کی امید یا دنیا کی طمع اور مال و دولت کا لالچ اگر پہلے سبب کو ہم تسلیم کرین

اور اونکو مانین کہ صحابہ نی اپنی نجات کی امید پر دین اسلام قبول کیا تہا اور صرف
خدا کی رضامندی کے لئی اپنی گہر بار کو چہوڑا تہا تو ہماری وہم مین بہی یہ بات
نہین آتے کہ پہر ایسی لوگ کسیوقت مین اوس دین سی پہر گئی ہون اور کہے
اونہون نی اوس محبت کو جو ایمان اور اسلام کی ساتہہ تہی دل سی نکال دیا ہو بلکہ
ہم یقین کر سکتے ہین کہ جن لوگون نی صرف خدا کی رضامندی حاصل کرنیکی لئے
اسلام کو مصیبت اور تکلیف کیوقت اختیار کیا ہوگا اور برسون اوسی کی لئے
رنج اور دکہہ اوٹہائی ہونگی وہ کبہے اوس دین سے نہ پہری ہونگے بلکہ
مرتے دم تک اوسپر ویسے ہے ثابت قدم رہین
ہونگی اور اگر ہم دوسری سبب پر نظر کرین کہ وی لوگ دنیا کی طمع پر اور مال و
دولت کی لالچ سے مسلمان ہوئی ہون تو یہ اتنے بات ہی کہ جسکی نسبت ہم وہمی
خیال بہی نہین کر سکتے اور نہ کوئی شخص جسکو ایمان اور عقل اور شرم کا پاس ہوگا
اسکو خیال کر سکتا ہے اسلئی کہ ابتداء اسلام مین جو کچہ دنیا کی طمع تہی وہ ظاہر جو کچہ
دولت و مال کے حرص تہی وہ معلوم پس ثابت ہوا کہ صحابہ کا ایمان لانا اور مسلمان
ہونا صرف نجات آخرت کی امید پر تہا اور جب اوس امید پر ایمان لانا اونکا ثابت
ہوا تو پہر اوس سے پہرنا اونکا غیر ممکن تہا **یقول المتمسک بولایۃ علی بن
ابیطالب علیہ السلام** جو شخص کہ متمذہب بمذہب اشعریہ ہو کیونکر وہ متمسک
بدلائل عقلیہ ہو سکتا ہی اسلئے کہ اونکو تو حسن و قبح عقلی سی انکار بہت ہی پس اگر
آپکی عقل ناقص نے کچہ دلائل مزخرف ایجاد بہی کئے تو بنا بر اصول الہسنت قابل
صحت نہین ہو سکتی فی قطع النظر عن ذلک پس ملخص اس طول تقریر کا یہی ہے

کہ جو اصحاب اوائل زمان دعوت مین ایمان لائے ضرور ہی کہ واسطی آخرت ہی کی ایمان لائی ہون
اور جو لوگ کہ واسطی آخرت ہی کی ایمان لائی ہون ضرور ہی کہ مرتے دم تک اوسی دین پر رہین
پس اگر یہ تقریر تمام ہو تو دلالت نکریگے مگر اوپر حسن وخوبی بعض صحابہ کی ولا نیکرہ احدٌ نہ اوپر
خوبی کل صحابہ کی جیسا کہ دعویٰ اپکا ہے کہ کل صحابہ عدول ہین باقی رہے گفتگو
اسمین کہ ثلثہ اہل سنت اول زمانہ دعوت مین ایمان لانیوالون مین سے تھی پس
شیعہ اسکو مسلم ہی نہین رکھتے خصوصاً سابق الاسلامی حضرت خلیفہ اول تو کتب
شیعہ سی بالکل باطل ہے بلکہ کتب مخالفین بھی اوسکی خلاف پر شاہد ہین
شیعہ اہلبیت عصمت وطہارت سے کافی الامالی ناقل ہین کہ سات برس
تک جناب رسول خدا کی پیچھے بجز علی بن ابیطالب اور جعفر بن ابیطالب کے
کوئی نماز پڑھنے والا نتھا پھر ایمان لانیوالی سرّاً حضرت ابیطالب اور علانیۃً حضرت
حمزہ اور عبیدہ اور ابوذر غفاری اور عمر ابن عبسہ سلمی اور زید بن حارث اور حباب
ابن الارث اور خالد بن سعید وغیرہم تھے جب اسلام کو یوماً فیوماً ترقی شروع
ہوئی تب اہلسنت کی شیخین نے بھی بظاہر قبول اسلام کیا اور عقل کسی عاقل
کی اسکو مستبعد نہین جانتے کہ اگر کوئی اولوالعزم کمر اوپر اولوالعزمی کی باندھے
اور اوسکا امر یوماً فیوماً ترقی پذیر نظر آوی تو بعضے عقلا بھی بطمع حصول مدارج
دنیوی اوسکا ساتھ دیتے ہین بدین امید کہ ہرگاہ اوسکو کوئی ثروت اور دولت
ہاتھ لگی تو ہمارا بھی کچھ بھلا ہو جائیگا چنانچہ ابتدای ریاستون اور سلطنتون
مین ہمیشہ ایسا ہے واقع ہوا جیسا کہ اہل تواریخ پر مخفی نہین ہے اور
جبکہ حال عقلا کا یہ ہو فما ظنک باستفہام الفقراء کتب مخالفین کے

خلیفۂ اول وثانی سے ہی نقل ہے کہ اوسنے کہا کہ جمہور المحدثین لم یذکروا ان
ابا بکر اسلم الا بعد عدۃ من الرجال منہم علی بن ابیطالب وجعفر اخوہ وزید بن حارثہ
وابوذر الغفاری وعمر بن عبسہ السلمی وخالد بن سعید بن العاص وحباب ابن الارت
وغیرہ انتہے اب ہم بحث کرتی ہین آپکے صغریٰ اور کبریٰ دلیل ہین کہ دونون
ممنوع ہین لیکن صغریٰ پس اسوجہ سی کہ آپ فرماتے ہین کہ جو اوائل دعوت
اسلام مین ایمان لائے ضرور ہی کہ واسطی آخرت ہی کے لای ہون ہم
کہتے ہین کہ لانسلم یہ ہرگز ضرور نہین بلکہ جائز ہے کہ بعضے آخرت کی واسطے
ایمان لائے ہون اور بعضی بطمع اوس دنیا کی کہ حصول اوسکا زمانۂ آیندہ مین
مرجو تہا علی الخصوص جو لوگ کہ علاوہ قرائن حال اولوالعزمی صاحب دعوت اور
حمایت رئیسان قوم وقبیلہ مثل ابوطالب اور امیر حمزہ وغیرہ موافقین سی بلکہ بحمیت
قومیت امثال ابولہب تک مخالفین مین سے جیسا کہ شعب ابوطالب مین کل بنی
عبدالمطلب اور کل بنی ہاشم شریک حراست جناب ختمی مآب تہی کوئی امر خارجے
بہی باعث اونکی طمع اور امید کا ہو جیسا کہ شیخین اہلسنت کیواسطے ہوا کہ کاہنین
اور منجمین یہودی اونکو خبر دے تہی کہ قریب ہی کہ ایک شخص مدعی نبوت ہو اور
امر اوسکا ترقی پذیر ہو اور جو لوگ کہ اوسکا ساتہہ دین اور اوسکے دین مین در آئین
وہ معزز اور مکرم اور مخالفین اوسکے خوار اور زار ہون اور بہی حضرت شیخین کو
بشارت دی تہے کہ اگر تم دونون ایمان لاؤ گے تو تمکو ایک سلطنت مسمے
بخلافت حاصل ہوگے یہی وجہ ہوئی کہ شیخین کے ایمان ظاہرے لانیکے

[illegible] ہماری سمجھنے ہی

اوپر منع کلیت صغریٰ کے اب ہم یہ تقریر آخر کہتے ہین کہ صغریٰ مین لفظ ایمان جو
مستعمل ہوا اگر مراد اوس سے ایمان حقیقی ہے اور غرض یہ ہے کہ جو
لوگ اوائل دعوت مین ایمان حقیقے لائی وہ ضرور ہے کہ آخرت کیواسطے
لائی ہون تو یہ کلیہ مسلم ہے مگر خصوصیت اوائل دعوت کی لغو ہے بلکہ اوائل اور
اواخر سبکا حال یکسان ہے اور آپکی ثلثہ کیواسطے یہ کلیہ کچھ نفع نہین پہنچاتا اسلئی
کہ ایمان حقیقے اونکا اول بحث ہی شیعہ اونکی ایمان کو بجز ایمان ظاہر کے
کبھی ایمان حقیقے ہونیکی قائل ہی نہین ہین اور اگر کہیئے کہ ایمان ظاہری لانیکے
کیا وجہ تو ہم کہین گے وہی طمع حصول دنیا زمانہ آیندہ مین جو بقرائن حال اور تقول
کاہنین ملحوظ نظر کرامت اثر تھے جیسا کہ آپ خود حملہ حیدری سے قائل ہین ؎

دگر وعظ وارشاد برین نسق	در ابطال اصنام و اثبات حق	نمودی حبیب خدای جہان
نکردی ولی کار در مشرکان	بخواندی مدام از کلام مجید	بر آن قوم آیات وعد و وعید
نمودی اثر گفتہ اش گاہگاہ	کہ بگذاشتی یک دو کس پا براہ	ولیکن نہ جملہ ز راہ یقین
یکی بہر دنیا یکی بہر دین	نباوان رسد گر بگیرد خطا	کہ دنیا کجا بود با مصطفیٰ
چنین است دنیا نہ بود آزمان	ولی بود آیندہ منظور شان	خبر دادہ بودند چون کاہنان
کہ دین محمد بگیرد جہان	ہمہ پیروانش بعزت رسند	تمام اہل انکار ذلت کشند
یکی کردہ ایمان ازین رہ قبول	یکی شخص بہر خدا و رسول	اور اگر صغریٰ مین ایمان سی

مطلق ایمان مراد لیا ہے اعم اس سی کہ ظاہری ہو یا حقیقے تو ایسی ایمان عام کا آخرت
کی لئے ہونا ایسا بدیہی البطلان ہے کہ قابل ضحک صبیان اور نسوان ہے

Presented by Ziaraat.Com

لیکن کبریٰ آپکے دلیل کا پس آپ کہتی ہین کہ جو لوگ واسطی آخرت کے ایمان
لائے ہون ضرور ہی کہ مرتے دم تک راہ دین سے نہ پھرین ہم کہتے ہین
کہ یہی کلیہ آپکا حیز منع مین ہے کیون نہین جائز ہے کہ ایک زمانہ مین عقل اوسکی
درست اور مزاج اوسکا صحیح ہو اور ایمان للآخرۃ لایا ہو اور بعد اوسکے بوجوہ واسباب
خارجیہ یا داخلیہ مثل صحبت ہای بد یا غلبہ حرص وحسد یا مستی دولت وثروت یا طمع
حکومت وریاست یا عجب وکبر وغرور یا قلت صبر بر نوائب دہور یا غلبہ شہوات
نفسانی یا خوف وفریب شیطانی طریقہ استقامت کو چھوڑکر راہ اعوجاج اختیار کری
الغرض انسان کے ایک طریقہ پر تا دم مرگ رہنے کی لئے کوئی دلیل نہین
قایم ہوسکتے ابھی چھٹی سطر صفحہ اولے مین آپ خود ہی فرما چکی ہین لیکن شیطان
فی بعد ایمان کے اکثر مسلمانونکو بہکایا کیون حضرت کیا آپ جلد بات بھول جاتی
ہین نہین معلوم اس اختلال حواس کے کیا وجہ ہی اور اسقدر تناقض اور تہافت
کلام کا کیا باعث ہی اب ہم آپ سی پوچھتی ہین کہ آیا شیطان کا بہکانا مخصوص
آپ ہی کے سی لوگون کیواسطے ہی یا صدر اول مین بھی شیطان کو مداخلت
تھی اگر تھی تو آپ کا کلیہ باطل ہوگیا اور اگر نہ تھے تو ان لی شیطانا یعترینی
فان زغت فاستقیموا نے کی کیا معنی ہین کما اعترف بہ فضل ابن روزبہان نے
کتاب ابطال الباطل افسوس ہے کہ جسوقت حضرت صدیق اکبر بر سر منبر یہ ارشاد
فرماتے تھی کہ اوس شخص پر شیطان سوار ہوتا ہے تو اوسوقت مین کوئی
آپکے دوستدارون مین سے حاضر مجلس معلی نہ تھا کہ آپکی تحقیقات گوش گزار
خلیفہ صاحب کرتا اور دست بستہ بصد ادب عرض کرتا کہ خلیفہ صاحب آپ غلط

Presented by Ziaraat.Com

فرماتی ہین ہمارے دوست میان مہدی صاحب نی تحقیق اسکے کی ہی کہ
صدر اول کے پاس جو کلمہ فقط ایمان واسطے آخرت کی لائے ہین
شیطان کہان مداخلت ہے اور اسصورتمین فرمانا جناب رسول خدا کا
حق حضرت عائشہ مین قد جاءك شیطانك اور من هنا یطلع قرن
الشیطان کما فی صحیح مسلم محض غلط ہوا جاتا ہے اسلئی کہ شیطان کو
وہان کیا دخل تہا اور حدیث ان الشیطان یفر من ظل عمر بھی بیکار ہے
اسلئی کہ جب کسے کی پاس شیطانکو دخل نہ تہا تو تخصیص عمر کے لغو ہوگئی اور
اگر فقط عمر ہی سے شیطان ڈرتا تہا تو اور حضرات کی خدمتمین مشرف ہوتا ہوگا
تو بہی تخصیص صدر اول بعدم مداخلت شیطان باطل ہوگئی اور خدا خود
مداخلت شیطان کو صدر اول مین بیان فرماتا ہے حیث قال فی قصة
احد حین انهزموا و ترکوا الرسول ان الذین تولوا منکم یوم التقی
الجمعان انما استزلهم الشیطان ببعض ما کسبوا اور اسمین کچھ شک نہین کہ روز احد کی
فرار مین حضرت عمر بہی تہی بلکہ خود فرماتی تہے لقد رایتنی یوم احد وانا
اعدو فی الجبل منهزما مثل ارویة یعنے مین مثل مادہ بز کوہی پہاڑ ونپر اوچکتا تہا
کما فی الدر المنثور للسیوطی ونقل عن کنز العمال لما کان یوم احد هزمنا وفررت
حتی صعدت الجبل فلقد رایتنی انزو کانی اروی یعنے روز احد ہزیمت کہائی
ہمنے اور بہاگا مین یہانتک کہ پہاڑ پر چڑہ گیا مین پس پایا مینے اپنی تئین
اوچکتا ہوا مثل بز کوہے کی انتہی پس آیہ شریفہ سی کذب حدیث ان الشیطان
یفر من ظل عمر سے ثابت ہوگیا اب ہم جواب اجمالی دیچکی پس مناسب معلوم ہوا

کہ آپکی فقرات سے شکنے بہی کرین قولہ سب لوگ کافر اور مشرک تھی اقول اس
قصہ خوانی حضرت مخاطب لاثانی سے بجز اظہار تاریخ دانی اور کوئی مطلب
نہین ظاہر ہوتا خصوصًا مقام استدلال مین بے سند باتین کہنی بجز نکمارے
کی کس چیز پر محمول ہو عالیجاہا ہو سکتا ہے کہ یہ کلیہ آپکا کہ کل آدمی کافر اور مشرک
تھے کوئی منع کرے اور کہی کہ امثال جناب امیر علیہ السلام جنکو اہل سنت
کرم اللہ وجہہ فرماتی ہین سے یعنے خداوند تعالی انی اونکی وجہ مکرم کو سجدۂ اصنام سی
بچایا مثل شیوخ کبار کی نہ کافر تھی نہ مشرک تھی اور عذر خورد سالی غیر مسلم ہے
اسلئی کہ تکلیف اعتقادی غیر تکلیف اعمالی ہے اور باوجود اسکی بعض روایات
معتبرہ دال ہین اسپر کہ سن شریف اونحضرت کا پندرہ برس کا تہا اور بنا بر مذہب
حق ابوطالب بہی ویسی ہے تھے کہ وصایای انبیائی سابقین کو تفویض جناب
رسول خدا فرمایا پس علمار آل محمد نہ انکو کافر جانتے ہین نہ مشرک بلکہ احادیث مین
اونکو تشبیہ بمومن آل فرعون کہ جسکی حق مین جناب باری نے یکتم ایمانہ فرمایا
ہے دیکھئی ہی اور اسیطرح علمای نصاری جو مشرف باسلام ہوئی کہ جنکے
شان مین جناب باری نے فرمایا منهم قسيسين ورهبانا وانهم لا
يستكبرون ۝ واذا سمعوا ما انزل الى الرسول ترى اعينهم تفيض من الدمع مما عرفوا
من الحق ہم اونکو اپنے دین کا مومن سمجھتے ہین آپ چاہین کافر کہین چاہین
مشرک کہین شاید کہ حدیث سید الثقلین سے فی الجنۃ حق عم حضرت خدیجہ مین آپکے
نظر مبارک سی نہین گذرے الغرض کلیہ آپکا باطل ہے ہر چند ہمکو تعرض کرنا امثال
ایسے مقامات کا کچھ ضرور نتہا اسلئے کہ اصل مطلب سے ہماری ان قصہ خوانیونکو

کچھ علاقہ نہین ہے لیکن بنظر اسکی کہ آپکی لغو بیانی سب پر واضح ہو جاے بعض مقامات
پر ہمنے تعرض اسکا کر دیا ہی قولہ اپ کی دشمن ہو گئے اقول یہ قول بہی مثل
قول سابق کے لغو ہی ہرگز سب دشمن نہین ہوئی جناب امیر علیہ السلام مثل عمر کی
کب دشمن تہے حضرت ابوطالب جو حافظ اور حارس جناب رسول خدا تہے
کب دشمن تہے حضرت امیر حمزہ جسنے امثال ابوجہل کے موچھون مین مشیمہ ملوایا
کب دشمن تہے حضرت سلامت ذرا بہی تو شہب تیز گام زبان کو لگام دیجیے
شتر بے مہار ہونا مناسب نہین ہی اپنے خصم کی سامنی بات سمجہہ بوجہہ کے
مونہہ سی نکالیے قولہ کوئی مجنون کہتا تہا کوئی دیوانہ بناتا تہا اقول مجنون اور
دیوانہ کہنے والی خود مجنون اور دیوانے تہی عقلا اوس زمانی کی حجت ہای شافیہ
کو سنتی تہے اور معجزات کو دیکہتی تہے اور ایمان بصدق دل لاتی تہی کو لیے
لوگ قلیل ہون مثل سلمان اور ابوذر و مقداد و عمار یاسر وغیرہم کے ۔ قلیل من
عبادی اللہ کو قولہ دعوت عام اسلام کی علانیہ ہوئیگی اقول اس تقریر دلپذیر
صاف ثابت ہی کہ پیشتر اس سے دعوت علانیہ نہ تہی بلکہ باستتار من الاشرار
سیما من اشد الکفار تہے اور یہی اخفا اور استتار مثل استتار فی الغار کی قسمے
از تقیہ ہی جسکے نام سی آپ کی طبیعت جل بن کر خاک ہو جاتی ہے اور چند
نیز واچپل اوچپل کے آپ زمین پر گرتے ہین اگر یہ بات مینی سچ کہی تو برا نمانیے
کہ آپ نی مونہہ کی بہل شو کر کہائی اور اگر آپ کی سمجہہ مین خلاف واقع ہے تو
قصور معاف کیجیے کہ اپنی اپنی سمجہہ ہے قولہ بلا تامل کلمۂ شہادت پڑہا اقول
ظاہر یہ ایمان لانا اون بزرگون کا بے مثل فلتہ بیعت بکری واقع ہوا تہا

جسکے حق مین خود حضرت عمر جو بانی اس فتنہ کی تھے فرماتی ہین فمن عاد الی
مثلہا فاقتلوہ کما فی صحیح البخاری والنہایہ والملل والنحل وغیرہ ورنہ بی غور و تامل
کسے امر کا اختیار کرنا دلیل سفاہت ہی خداوند تعالی حکم فرماتا ہے کہ حقیقت
دین مین غور و فکر کرو قل انما اعظکم بواحدۃ ان تقوموا للہ مثنی و فرادی ثم
تتفکروا ما بصاحبکم من جنۃ فکر و تامل موجب ایمان تحقیقی ہی کہ وہ زوال پذیر نہین ہی
اور جو شخص کہ دین تحقیقی نہین رکھتا ہو اوسکو مثل حضور والا کی ایک دین سے
طرف دوسری دین کے بدل جانا کچھ بات نہین ہے ظاہر اصحابہ مرتدین کا
ایمان مثل آپ ہی کی ایمان کی ہوگا کہ اونہون نے بلا تامل و فکر اختیار کیا تھا ہی
وجہ سی وہ راہ دین سے بہت جلد پھر گئی کونکی تشخیص اور تعیین مین ہمارے
آپکی اختلاف ہی آپ اہل ردہ کو کہتے ہین اور ہم دوسرون ہی کو کہتے ہین
والعاقل تکفیہ الاشارہ قولہ کوئی نہایت قوی سبب ہوگا اقول قوت اور
ضعف سبب موقوف اوپر استعداد کی ہی جیسی استعداد ہے ویسا ہی اوسکی لئے
سبب چاہئی اور وہ بھی ہر شخص کیواسطی مختلف ہی کسیکو اشتیاق بہت جیسی اکثر مترفین
کو کسیکو طمع مال و منال دنیا کسیکو طمع عزت و منزلت کسیکو طمع ریاست و حکومت
کسیکو طمع آخرت پس جیسا مادہ اور جیسی استعداد قوی ہوگی ویسا ہی سبب ضعیف کافی
ہوگا اور جسقدر کم ہوگی اوسیقدر سبب قوی کی احتیاج ہوگی پس ہر شخص کی لئے
سبب قوی کی ضرورت نہین ہی یہ بھی فرمانا آپکا غلط ہوا قول نہایت ہی مشکل ہوتا ہے
اقول مگر آپکی سی متلون المزاج کو تو کچھ مشکل نہین نظر آتا ہی بہت سی سفہا کو دیکھا کہ دن
رات مثل گرگٹ کی رنگ بدلتی رہتے ہین جسطرف کچھ بھی منفعت دنیا اور خواہشات

Presented by Ziaraat.Com

نفسانی کے موافقت پائی اوسطرف تہالی کے بیگن کیطرح جہک پڑی ہرچند
زبانسی نکالنا ترک ادب ہی مگر شیعونکا گمان جو آپکی نزدیک سراپا باطل ہے
حق خلفای راشدین مین ایسا ہے ہی چنانچہ خطبۂ شقشقیہ مین کہ باقرار مجدالدین
فیروزآبادی وابن اثیر وغیرہ کلام جناب امیر علیہ السلام ہے بیان عہد عمری مین
مذکور ہی فمنی الناس لعمر اللہ بخیط وشماس وتلون واعتراض آور بہی مشکوۃ شریف
اور نہایہ ابن اثیر اور ازالۃ الخفا مین حدیثین میلان حضرت خلیفۂ ثانی کی طرف
یہودیت ونصرانیت کی مذکور ہین کبہے نسخہ من التوراۃ لاتی تہے اور جناب رسول خدا
کو پڑہکر سناتی تہے کہ جس سی رنگ چہرۂ مبارک غیظ وغضب سی متغیر ہوجاتا تہا اور
فرماتی تہی والذی نفس سدۃ لو بداء لکم موسیٰ لاتبعتموہ یعنی قسم ہے
اوسکی کہ جان محمدؐ جسکے قبضۂ قدرت مین ہی اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام تمہاری
واسطی ظاہر ہون تو ہرآئینہ تم متابعت اونکی کروگی اور کبہی خدمتِ اقدس مین
عرض کرتی تہے کہ ہمکو احادیث یہود بہت پسند آتی ہین اگر آپکی رای مبارک مین
آئی تو ہم اسمین سے کچہ لکہین اور جناب رسول خدا جواب مین فرماتی تہی امتہوکون
انتم کما تہوکت الیہود والنصاری بعد ما جئتکم بیضاء نقیۃ
ولو کان موسیٰ حیا ما وسعہ الا اتباعی فی النہایۃ التہوک کالتہور ہو الدخول
فی امر بغیر رویۃ یعنی بے سمجہی اور بی سوچی کسے باتکو اختیار کرنا وقیل التہوک
التحیر ویعضون فی تفسیر تہوک بہ تحیر کی ہے الحاصل وہ حضرت فرماتی تہی کہ تم لوگ
مثل یہود ونصاری متحیر ہو یا بی سمجہی بوجہی سے چلتے ہو آیا مین تمہاری واسطی طریقہ پاکیزہ
روشن نہین لایا ہون اور اگر حضرت موسیٰ آج زندہ ہوتی تو بجز سری اطاعت ومتابعت

Presented by Ziaraat.Com

کی اونکو چارہ نہوتا وفی النہایۃ فی حدیث آخر ان عمر اتی بصحیفۃ اخذہا من بعض اہل
الکتاب فغضب رسول اللہ وقال متہوکون فیہا یابن الخطاب بالجملہ متزلزل الایمان
ہونا خلیفہ ثانی صاحب کا اسی سبب سی تہا کہ بی فکر و تامل ایمان لای تہی اگر ایمان مین
ثابت القدمی ہوتی تو ہزار موسیٰ آتے تو اونکا قدم نہ ہٹتا حالانکہ جناب رسول خدا
بقسم شدید فرماتے ہین کہ اگر موسیٰ ظاہر ہوتی تو تم بیشک ملت اسلام بیضاء نقیہ
کو چھوڑ دیتی اور یہودیت کو اختیار کرتے علاوہ اسکی تزلزل ایمانی حضرت
خلیفہ ثانی تو ماجرای روز حدیبیہ سی علی ما فی الصحاح والتسیہ خود اونکی اقرار
سی ثابت ہی کہ فرماتی تہے کہ جیسا کہ شک آج مجکو نبوت مین ہوا ایسا کبہی
نہین ہوا اس سی صاف ظاہر ہی کہ شک ہمیشہ تہا مگر اوس روز اور بڑہ گیا تہا
کما نقل عن زاد المعاد للعلامۃ ابن القیم اور عجب تر شارح نووی سی ہے کہ قول
عمر کو نقلت است رسول اللہ فرماتی ہین کہ یہ کہنا از راہ شک نہ تہا بلکہ از راہ غیظ و
غضب بہ رد دین تہا سبحان اللہ خود قایل تو اقرار کری کہ مجکو شک ہوا اور راوی کے
محسنین فرماوین کہ شک نہین ہوا وہی مثل صادق ہی کہ مدعی سست گواہ چست
کیا دینداری ہے کہ فعل رسول اللہ موجب غیظ و غضب ہو بہر کیف اب خدا کو
حاضر و ناظر جانکی فرمائیے کہ ایسی طبیعت اور مزاج والونکو ایمان لانا اور ایمان سے
پہر جانا کون مشکل بات ہی کہ جسکی لیے سبب قوی کی آپ خواہان ہین قولہ تو صرف
دو سبب معلوم ہوتی ہین اقول کوئی دلیل عقلی اور نقلی انحصار پر قایم نہین ہوتی
کیون نہین جائز ہے کہ سفاہت اور تلون طبعی باعث اسکا ہو اور کیون نہین جائز
ہے کہ دیگر اسباب خارجیہ یا داخلیہ سبب ہون کما مر قولہ صحابہ نی اقول

اگر مراد صحابہ سی کامل الایمان مثل ابوذر و سلمان ہین تو ایمان لانا اونکا واسطی آخرت
کی مسلم مین الیقین سے ہے اور اگر مراد وہ اصحاب ہین جو ہمیشہ متزلزل الایمان تھے
اور مصداق امنوا بافواھھم ولم تؤمن قلوبھم و لما یدخل الایمان فی قلوبھم
کی تھے تو اصل ایمان ہی اونسی منتفی ہی فضلا عن کونہ للاخرۃ **قولہ** تو ہمارے
وہم مین بھی یہ بات نہین آتے **اقول** واہمہ خلاق صور باطلہ ہی اور یہ توہم آپکا
سراسر باطل ہے عقل عقلا حکم کرتی ہے اسبات کا نہ فقط حکم صحیح امکانی بلکہ حکم
وقوعی اتفاقی کہ اکثر ہوا کہ ایمان لانیوالون اور ایذائین اوٹھانیوالون نی بخواہشہای
نفسانی و باغوای شیطانی اوایمان کو چھوڑا اور طریقہ جنت سی موڑا اور
مستحق دخول نار اور وصلین دار البوار سی ہوئے ففی صحیح المسلم عن ابی ہریرۃ
ان رسول اللہ قال ان الرجل لیعمل الزمن الطویل بعمل اہل الجنۃ ثم یختم عملہ بعمل اہل
النار وان الرجل لیعمل زمن الطویل بعمل اہل النار ثم یختم عملہ بعمل الجنۃ کبھی شیاطین جن
باعث اسکی ہوئے کہ تمام عمر کی مخلصین اور متقین اور عابدین مرتے دم بی کار
ہوگئین چنانچہ قصہ برسیسا اسپر شاہد عدل ہی اور کبھی شیاطین انس باعث اسکی
ہوئے چنانچہ بنی اسرائیل کہ ایذائین اوٹھانا اونکا حضرت موسیٰ کیواسطے
او ذینا من قبل ان تاتینا و من بعد ما جئتنا سی ظاہر ہی ایک فقرہ
سامری سے کہ ہذا الھکم والہ موسیٰ فنسے دین حضرت موسیٰ سے یکبارہ دست بردار
ہوگئی اور حضرت ہارون کے قتل پر مستعد ہوگئی جیسا کہ جناب باری نی فرمایا ہے
یابن ام ان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی پس اگر اسیطرح جناب امیر
علیہ السلام کہ صاحب منزلت ہارونی تھے فرماوین یابن ام ان القوم استضعفونی

تو کونسا امر خلاف عقل و نقل لازم آتا ہے حالانکہ آپکی صحاح مین موجود ہی یکون
فی ہذہ الامۃ کلما کان فی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل والقذۃ بالقذۃ
اور صحیح مسلم اور صحیح بخاری مین یون ہے لتتبعن سنن الذین من قبلکم شبرا بشبر و
ذراعا بذراع حتی لو دخلوا فی جحر ضب لاتبعتموہم قلنا یا رسول اللہ الیہود والنصاری
قال فمن وفی النہایۃ لترکبن سنن من کان قبلکم حذو القذۃ بالقذۃ
اے کما یقدر کلتوا حدۃ من ریاش السہم علی قدر صاحبتہا وتقطع ویضرب مثلا
للشیئین یستویان لایتفاوتان انتہی خلاصہ جو بنی اسرائیل مین واقع ہوا اور جو اگلی
امتون نی کیا وہ سب یہ امت بہی کریگی یہانتک کہ اگر وہ لوگ داخل سوراخ سوسمار ہوئے
ہونگی تو یہ امت بہی داخل ہوگی الغرض اگلی امتون کے ساتھ یہ امت ایسی
مساوی ہے جسطرح ایک جوتی کے مقابل دوسرا جوتہ ہوتا ہی اور ایک پر تیر کی
برابر دوسرا پر تیر ہوتا ہے اور حذو النعل بالنعل اور حذو القذۃ بالقذۃ ایک مثل
ہی کہ دو شی مساوی مین بولے جاتی ہی جسمین کچہ تفاوت نہو اور بعض طرق حدیث
مین ہے غیر انی لا اعلم اتعبدون العجل من بعدی ام لا یعنی جو بنی اسرائیل
نی کیا وہ تم سب کروگی بجز اسکے کہ مجکو معلوم نہین کہ تم بعد میری گوسالہ پرستی بھی
کروگی یا نہین حضرت سلامت گوسالہ پرستی کا حال تو معلوم نہین مگر اسمین کچہ شک
نہین کہ اس امت نی گاو کہن سالہ پرستی کے باغوای سامری اس امت کی اور
صفوف کا لڑنا حضرت یوشع سے معروف اور مشہور اور کتب تواریخ مین مذکور ہے
مثل جنگ جمل کے کہ مفضح جمال باکمال افعال مخدرات حجال اور متبرجات علی الجمال
ہے فبتصر و تذکر قولہ اور برسون اوسکی پیچہے رنج اور دکہہ اوٹہائی اقول ان

برسونکی مدت کبھی اون برسونکی مدت سی جسمین شیطان نے رنج و تعب عبادت خدا
مین اوٹھای ہین نہین بڑہے ہوگی رنج بمشقت حضرات ثلثہ اگر بارہ برس تک
تہا تو شیطان کا رنج و تعب عبادت بارہ ہزار برس کا تہا تو یہ بات آپکی تو وہم
مین سے نہ گذرتی ہوگی کہ شیطان کبھی فرمان خالق انس و جان سی جسکے
رضامندی کیواسطی ہزارون برس کے عمر عزیز کو رنج و تعب عبادت مین ضایع
کیا ہو پھر کیا ہو قولہ مرتی دم تک ثابت قدم رہی اقول اسبات مین ہم بھی آپکے
موافقت کرسکتی ہین کہ جسقدر دین کو اونہون نے دنیا کیواسطی اختیار کیا تہا مینے
بظاہر کلمہ شہادتین پڑہنا اوسپر مرتی دم تک باقی رہی اور کیونکر نہ باقی رہتی حالانکہ
حصول سلطنت مسمی بخلافت اوسی پر موقوف تہی لیکن کلام اوس ایمان سی حقیقی
مین ہے جو موجب نجات آخرت ہو نہ اوس ایمان مین جو موجب حصول دنیا ہو
ہو بہ اتفاق مفسرین اہلسنت رئیس و رئیس تریدو عزاللہ دنیا کی حضرت
خلیفہ اول سے تھے کہ جنکی تجویز مبارک سی اسارای بدر سی فدیہ لیا گیا گو رواۃ کذابین
نے واسطی چہپانی عیب خلیفہ صاحب کی جناب رسول خدا کو بھی سمیٹ لیا ہو مگر
تمیز دینی والی نیک و بد مین جہوٹہ اور سچ کو بخوبی سمجہہ لیتے ہین پس جس شخص کی
طمع مال دنیا پر خدا گواہی دے تو اگر آپکی ایسے لوگ ہزار شہادت علی النفی
اوپر عدم طمع دنیا کی دین تو ہم کب مانین گے ومن اصدق من اللہ قیلا
قولہ فرضی خیال بھی نہین کرسکتے اقول ہم بھی ہرگز فرضی خیال نہین کرتے اور
نہ کوئی شخص جسکو ذرا بھی عقل و ایمان و شرم کا پاس ہوگا وہ فرضی خیال کرے گا
بلکہ صاحبان عقل و ایمان واقعی خیال کرتے ہین کہ ایمان حضرات ثلثہ فقط بہ طمع

Presented by Ziaraat.Com

جیفہ دنیا تہا اور جو شخص کہ فقط ماجرائی روز ثقیفہ کو بنظر انصاف صحیح بخاری وغیرہ مین دیکھی
اوسپر صبح صادق سے روشن تر ہوگا کہ یہ تخالف اور تشاجر صحابہ کا باہم تہا مگر
مگر بطمع حرص دنیا کہ ایک کہتا ہی مین امیر ہونگا دوسرا کہتا ہی کہ نہین مین امیر ہونگا
تیسرا کہتا ہی منکم امیر ومنا امیر اور کوئی کہتا ہی نحن الامرآء وانتم الوزراء کچہ لوگ
کہتے ہین کہ ہم انصار مستحق خلافت ہین کچہ لوگ کہتی ہین کہ ہم مستحق تر ہین کہ مہاجرین
اور قریشی ہین آپس مین لڑنا اور منصوص خم غدیر کا کچہ ذکر بہی نکرنا اور باوجود اوس
لیاقت اور اہلیت وعلم وفضل وزہد وورع وشجاعت اور جانفشانیونکی رواج دین
مین اونکو خبر تک نکرنا اور نعش مطہر جناب رسولخدا کو بی غسل وکفن چہوڑنا اور شریک
دفن وکفن نہونا اور قبل اسکے تخلف جیش اسامہ سی کرکے اپنی تئین مورد لعن خدا
اور رسول کرنا اور بعد اسکی غصب فدک کرنا اور بضعۂ رسول کو ستانا اور جہٹلانا جیسا
کہ اکثر کتب معتبرۂ صحاح اور غیر صحاح اہلسنت مین مذکور ہی اور کسی قدر ابتدای کتاب
ملل ونحل مین کہ کتب معتبرۂ اہلسنت سی ہے اسکا ذکر ہی الغرض یہ سب حالات
شقاوت ولالات نہ تہی مگر وہ اعلی طلب زخارف دنیویہ کی اور بطمع ریاست وحکومت
اور نہ تہا یہ مگر تکالب اور جیفۂ دنیا کی کمال حرص جیسا کہ جناب رسول خدا نی پیشتر سی خبر
اسکی دی تہے اور فرمایا تہا ستحرصون علی الامارۃ وسیکون ندامۃ یوم القیمۃ
کما فی صحیح البخاری یعنے قریب ہی کہ تم لوگ ای صحابہ حرص امارت کی کروگی اور
امر تمہاری لئی روز قیامت موجب سراسر ندامت ہوگا انتہی حال قیامت تو روز قیامت
معلوم ہوگا مگر ثمرۂ دنیاوی تو آپ خود دیکھتی ہین کہ زبان ایک خلایق کثیر کی جنکے عدد
لاکہون سی متجاوز ہین جن نفوس نے اونکی حق مین گویا ہی آپ پر مخفی نہین ہی قولہ

اسلئی کہ ابتدا اسلام مین اقول اگر یہ غرض ہے کہ ابتدای اسلام مین جمع مال و دولت
دنیای موجودہ تھے تو مسلم ہی لیکن انصار طمع کا طمع دنیای موجود دین غیر مسلم ہی جب
جناب والا حفظ قانون تحصیلداری اور ڈپٹی کلکٹری مین اوقات عمر عزیز کو ضائع
کرتے تھی اوسوقت مین نہ تحصیلداری موجود تھی نہ ڈپٹی کلکٹری اور اگر غرض یہ ہی کہ
طمع مال و دولت دنیائی مرجودہ الحصول سے ہے نہ تھی تو غیر مسلم ہی بسا ہی کہ انسان
اپنے تئین تعب اور مشقت مین ڈالتا ہی بطمع حصول دنیا زمانہ آیندہ مین کو وہ قطعی
وظنی نہو بلکہ موہوم ہو پس اس امید پر کیا کیا زحمتین اوٹھاتا ہے اور مشقتین کھینچتا ہی
فما ظنک اذا کان مظنونا بقرائن الحال ومقرونا بمقالات الکہنۃ المخبرین عن تمایطمع
فی المآل من الاموال کما مر قولہ پس ثابت ہوا کہ صحابہ کا ایمان لانا اقول
ہمنی جو تقریر رد اقوال مخاطب مین بیان کی اوس سے بخوبی ثابت ہوا کہ ایمان
ظاہری ثلثہ کا اور شہادتین زبان پر جاری کرکے بظاہر مسلمان ہونا فقط بطمع حصول
دنیا زمانہ آیندہ مین تھا جب اس امید پر ایمان ظاہری لانا ثابت ہوا تو پھر
اوس سے پھرنا اونکا غیر ممکن تھا اس لئے ایمان ظاہری نہ طرف ایمان حقیقی کی
پھری نہ طرف کفر ظاہری کے فقاتل حتی یاتیک الیقین والحمد للہ رب العالمین ۔

قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام

دوسری دلیل جبکہ ہم خلفائی راشدین اور مہاجرین و انصار کی حالات پر نظر کرتے
ہین اور اونکی چال و چلن پر خیال کرتے ہین تو اوس سے ہمکو یقین کامل ہوتا
ہے کہ وہ قدم بقدم اپنی پیغمبرؐ کے چلتی تھی اور حرص و ہوا کو کسی کام مین دخل
نہ دیتی تھے اور شب و روز خدا اور اوسکی رسولؐ کے رضا کی طالب رہتی تھی

اونکی دشمن بہی اس سے انکار نہین کرسکتی کہ اونہون نی حضرت کی رفاقت کا حق نہایت
خوبی سے ادا کیا اور اپنی جانون اور مالون کو نہایت خوشی سے حضرت پر فدا کیا
کونسی مصیبت رہگئی کہ جو کفار نی اونکو نہین دی کونسی تکلیف باقی رہگئی کہ مشرکین
نی اونکو نہین پہنچائی جب کفار نی پیغمبر خدا کو ستانا اور ایذا دینا شروع کیا اوسوقت اصحاب
نبی نے کیسی حمایت اور رفاقت کی اور دعوت اسلام مین کیسے سعی بلیغ فرمائی
سب عرب عامۃ اور قریش خاصۃ حضرت کی ایذا دہی پر مستعد ہوگئی اوسوقت یاران
خود را سپروی ساختہ از شرب عشق چہ بادہا کہ نخوردند و چہ مستیہا کہ نکردند و ہرگاہ کہ آنجناب
بہجرت و ہلو مامور شد اصحاب وی در مقابلہ کفار چہ رنجہا کہ نہ کشیدند و چہ غمہا کہ نہ چشیدند
پس اگر خدا اور اوسکی رسول کی محبت اون لوگون کو نہ تہی تو کیون اپنے جانون
اور مالون کو تلف کرتی تہے اور کیون نقصان اور مصیبتین اپنی اوپر اوٹہاتی تھی
سوچنا چاہیئے کہ مہاجرین کو کسکے عشق نے گہرون سی نکالا انصار کو کسکی محبت نی
دیوانہ کیا آخر ے رنگین کہ کرد پنجہ مژگانم انچنین + لعل و گہر کہ ریخت بدامانم انچنین +
مین حضرات شیعہ سی پوچہتا ہون کہ صحابہ کبار اور مہاجرین و انصار مصیبت اور رنج
کیوقت حضرت کی شریک ہوی یا نہین اور مال اور جان اور عزت اور آبرو کو آپ
پر نثار کیا یا نہین حضرت کی پیچہے اونہون نے اپنی عزیزون اور قریبونکو چہوڑا یا
نہین اسلام کی پہیلانی مین اونہون نی تکلیف اور ایذا پائی یا نہین پس یا ایسے
بدیہیات سی انکار کیجیے یا اقرار چونکہ انکار ہی نہین سکتی اسلئی لازم آیا کہ اقرار کرین
اور اگر اونکی محنتون اور کوششون کا اقرار کرین تو پہر ذرا انصاف بہی کرین
کہ جسکی پیچہے اونہون نے یہ تکلیفین گوارا کی ہونگی اوسکی نگاہ مین کیا کچہہ ہے

قدر و منزلت اونکی نہوئی اور جسکی خاطر اونہون نے اپنی گھر بار کو چھوڑا ہوگا اوسکے
دلمین کچھ بھی محبت اونکی نہوگئے ای یار تمکو علی مرتضی کی قسم ہے کہ اگر
مصیبت کیوقت مین کوئی تمہارا شریک ہوا اور دکھ درد کی حالت مین کوئی تمہارا
ساتھ دی اور اپنی جان سے بندونکو چھوڑ کر تمہاری ہمراہ ہوئے اور اپنے
جان و مال کو تمہاری پیچھے نثار کری تو تمہاری نگاہ مین اوسکی کچھ عزت اور
تمہاری دل مین اوسکے لئے کچھ محبت ہوگی یا نہین اگر ہوئی تو وہی مہاجرین و انصار
کی نسبت حضرت کیطرفسے سمجھو اور انصاف کرو کہ جسوقت لوگ چارو طرف سے
یا ساحر یا مجنون کہکر آپکا دل دکھاتی ہونگے اور اوسوقت جو لوگ یا رسول اللہ اور
یا حبیب اللہ کہکر آپ کو پکارتی ہونگے اور جو خویش و اقارب آپکی آپکو ستاتی
اور تکلیف دیتی ہونگے اوسوقت جو لوگ اپنا سینہ پر کرتی اور حضرت کو بچاتی
ہونگی اونکی اس اعانت کی کیا کچھ قدر و منزلت آپکی نزدیک ہوتے ہونگے
ای یار و انصاف کی آنکھ نہ کرو تو صحابہ کرام کے مرتبہ کی کوئی انتہا نہین ہی
کون شخص اس دنیا مین ایسا ہی کہ اب اونکی مرتبہ پہنچی اور اونکی سا درجہ پاسکی
کہان ہین اب رسول خدا کہ وہ دعوت کرین اور اونکی کنبہ قبیلہ کے لوگ اونکو
جھٹلاوین اور ہم مین سے کوئی سامنی آکر صدقت یا رسول اللہ کہکر آپکی دل کو
خوش کری کہان ہی وہ وقت کہ پیغمبر مدا ہجرت کرین اور غار مین جاکر چھپین اور
کوئی ہم مین سے اوسوقت ساتھ ہوئی اور یار غار کہلاوی کہان ہی وہ زمانہ
کہ فقرا مہاجرین کو لیکر حضرت مدینہ مین پہنچین اور مدینہ والی اپنے اوپر مصیبت
گوارا کرکی اونکو اپنی گھرونمین ٹھہرائین اور انصار کہلاوین کیا اب پھر وہ دن

مل سکتے ہین کہ پیغمبر خدا بدر کی لڑائی پر جاوین اور ہم لوگ حضرت کی ساتھ
ہون اور ہماری مدد کے لئے خدا ملائکہ کو بھیجے اور لقد رضی اللہ عنہم کہکر
اپنی رضامندی ظاہر فرماوی اسے بہائیوہ زمانہ گذر گیا وہ وقت باقی
نہین رہا جنکو یہ نعمت ملنے والی تھی اونکو مل گئے جنکو یہ دولت حاصل
ہونیوالی تھی وہ مہاجرین مین داخل ہوگئے جو انصار مین شامل ہونیوالے تھے
وہ انصار مین شامل ہوچکے اب ہزار جان وال کو کیسے نثار کری مگر والسابقون
الاولون من مہاجرین والانصار کی فضیلت پانہین سکتا تمام جہان کے
دولت کوئی لاوی مگر اصحاب بدر یا یاران بیعت الرضوان مین داخل نہین ہوسکتا
ان دولتون کو لینے والے لگئے ان نعمتونکو لوٹنیوالے لوٹ لی گئے ؎
حریفان باد آخورہ دور رفتند ٭ تہی خمخانہا کردند و رفتند
ہی یارو جنہون لوگون نے بلاواسطہ پیغمبر خدا سے تعلیم پائی اور جن شخصون نی خود
صاحب شریعت سی ہدایت حاصل کے کیونکر تمہاری دلمین اونکی محبت اور
تمہاری نظر مین اونکی قدر و منزلت نہین ہی کیا تمہاری عقل اسکو قبول کرتی ہی کہ
اون ہزارون لاکھون آدمیونمین جو برسون پیغمبر صاحب کی صحبت اور رفاقت
مین رہے کسیکی دل پر ایمان کامل کا اثر نہوا اور اون بیشمار آدمیون مین جو نمازون
اور جہادون مین حضرت کی شریک رہی کوئی اسلام پر ثابت قدم نرہا باوجودیکہ حضر
اور سفر مین آپکی ہمراہ رہی شب و روز اپنی کانون سے وعظ و نصیحت سنتی رہی
اپنی آنکھون سے جبرئیل کا آنا وحی کا لانا دیکھتے رہی لیکن اپنی نفاق اور کفر سی
العیاذ باللہ منہ باز نہ آئی کو کہ حضرت نی طرح طرح کے معجزے اونکو دکھلائے

انواع انواع کے دعائین اونکی حق مین فرمائین لیکن نہ کسے معجزہ کا اپنر
اثر ہوا نہ کوئی دعا اونکے حق مین مقبول ہوئی بلا انصاف کرو کہ کوئی مسلمان
ایسا عقیدہ رکھیگا اور اپنی پیغمبر کی شانمین داغ لگاوی گا اور اوسکی تمام
شاگردون اور کل مریدونکو کافر اور مرتد کہیگا ذرا تو سوچو کہ اگر کسی عالم کے
تمام شاگرد جاہل رہین اور کسے امیر کی مصاحب سب کی سب بدچلن ہون اور کسی
ولی کے مرید کلہم اجمعین فاسق و فاجر ہون تو کیا اوس سے کچھہ بدظنی اوس عالم
اور اوس امیر اور اوس ولی کی نسبت لوگونکو نہوگے بیشک ضرور ہوگی
پس اسیطرح پر تمام صحابہ کی کفر اور ارتداد پر اعتقاد رکھنا در پردہ حضرت کی نبوت
مین داغ لگانا ہے نعوذ باللہ من ذالک نقول المتمسک بولایۃ علی بن
ابیطالب یہ دلیل عجیب و غریب دلیل ہی کہ جسکا صغری و کبری و نتیجہ کا پتہ
نہین ملتا ہے تقریر عامیانہ ہی مبتنے اور اقناعیات اور دعاوی بلا دلیل کی
کاش صغری و کبری منطق کے بہی دیکھہ لی ہوتی کہ اسطرح سے تقریر مختل النظام
واقع نہوتے بعد بہت فکر و غور کے محصل تقریر یہ معلوم ہوا کہ بدیہیات سی ہے
کہ ثلثہ اور کل مہاجر و انصار تبعیت جناب رسول خدا مین کامل تہی اور نہایت
سختیان اور مشقتین راہ خدا مین اوٹہائین اور خود رسول خدا سے تعلیم پائی اور
جو ایسے ہون وہ منافق اور مرتد نہین ہوسکتی نتیجہ یہ کہ خلفای ثلثہ اور مہاجر و انصار
مرتد اور منافق نہین ہوسکتے جواب اجمالی یہ ہی کہ بداہت نہین ہے مگر بداہت
وہم کہ جسکا منشا سفاہت یا غباوت فہم ہے جس مسئلہ مین آج بارہ سو برس
سے ہزارون عقلا اختلاف کرتے چلی آتے ہین اگر وہی بدیہی ہے

Presented by Ziaraat.Com

تو پہر نظری کس جانور کا نام ہے جناب والا شیعہ کسی مقدمہ کو آپکی مقدمات دلیل
سے مسلم نہین رکھتے نہ تو اسکو مانتی ہین کہ آپکے ثلثہ متابعت جناب رسول خدا
مین کامل تھے بلکہ اونکو متابعت حرص و ہوس مین کامل سمجھتے ہین نہ اسکو
مانتی ہین کہ اونہون نے راہ خدا مین کچہ اذیتین اوٹھائین بلکہ جو اذیتین اوٹھائین
راہ طلب جیفۂ دنیا مین اوٹھائین چنانچہ جناب رسول خدا کی سامنے اموال
غنائم سے متمتع ہوئے اور بعد اونکی بے تکریمی حق اونکی اولاد کا چہینا اور نہ اونمین
تعلیم جناب رسول خدا کا کچہ اثر ہوا اور نہ اونہون نے مثل ابوجہل و ابولہب کے
معجزات کی دیکھنے سی ہدایت پائی ولنعم ما قال الجامی ؎ آنکہ او روی بہ بہبودی
نداشت ٭ دیدن روی نبی سودی نداشت ٭ اور نہ شیعونکا اعتقاد بہ نسبت کل
مہاجر و انصار کی ایسا ہے کہ کلہم موسوم بخیر و خوبی و حسن عاقبت ہین کما قال
التفتازانی فی شرح المقاصد لیس کل صحابی معصوما ولا کل من لقی النبی بخیر
موسوما اری بعض کی بہ نسبت ایسا سمجھتے ہین کہ وہ مدارج عالیۂ ایمان اور ایقان
پر فائز ہوئے ولاکن قلیل ما ہم لیس لثلاثتکم منہا نصیب پس اگر مراد موضوع کبری
سے ایسی لوگ ہین تو البتہ وہ منافق اور مرتد نہ تھے لیکن اس صورت
مین صغری غیر مسلم ہے اور اگر مراد ویسی لوگ ہین یعنے طالبین جیفۂ دنیا تو کبری
غیر مسلم ہے اور اگر محمول صغری مین ایسے اور موضوع کبری مین ویسی یا بالعکس مراد
ہین فلم یتکرر الاوسط اب ہم آپکی فقرات شکلی سے فقرات پشت اعادی اہلبیت کو
توڑتے ہین قولہ جبکہ ہم خلفائے راشدین اقول جبکہ ہم خلفائی غیر راشدین
اور اکثر انصار و مہاجرین کے حالات پر نظر کرتے ہین اور اونکی چال و چلن پر

جو خود جناب رسول خدا اور اونکی اہلبیتؑ کے ساتھ کیا خیال کرتے ہین تو اوسے
ہمکو یقین کامل ہوتا ہے کہ وہ ہر ہر قدم راہ مخالفت پر چلتے تھے اور اپنے
حرص و ہوا کو ہر ہر کام مین دخل دیتے تھی اور شب و روز خدا و رسول کے راہ
رضا سے بھاگتے اور جیفۂ دنیا کی طالب رہتے تھی اور اونکی دوست بھی جب اپنے
صحابہ کو بنظر انصاف دیکھین تو اس سے انکار نہین کر سکتی اور بہت سی آیات
اور روایات اسپر شاہد ہین بمقتضائی مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ بعض کیطرف اشارہ
کیا جاتا ہی پس مہاجرین و انصار مین سے ہین وہ طالبین دنیا جنکی شان جلالت
نشان مین تریدون عرض الدنیا واللہ یرید الآخرۃ خداوند عزوجل فرماتا ہے
یعنی اے صحابہ پیغمبر تم لوگ خواہان مال دنیا ہو اور خدا چاہتا ہی ثواب آخرت کو
کما مرت الاشارۃ الیہ آنفا اور پھر فرماتا ہے منکم من یرید الدنیا و منکم
من یرید الآخرۃ یعنی ای صحابہ تم سے بعض طالبین دنیا ہین اور بعض طالبین
آخرت ہین اب ہم آپ سی پوچھتی ہین کہ جن لوگون کے آپ مدعی کمال دیندار
ہین اونکے حق مین خدا گواہی دیتا ہے پس یا اپنی تئین آپ
سچا کہیئے یا اپنی خدا کو سچا کہیئے خدا کو تو معاذ اللہ جھوٹا کہے نہین سکتی تو لازم
ہوگا کہ اپنے تئین جھوٹا فرمائی اور دعویہاے بی سر و پا سی ہاتھ اوٹھائی
اور سنئی اونہین مہاجر و انصار مین سے ہین وہ لوگ جنکی شانمین خدا فرماتا ہے
تسرون الیہم بالمودۃ وانا اعلم بما اخفیتم وما اعلنتم ومن یفعلہ منکم
فقد ضل سواء السبیل خلاصہ یہ ہی کہ اے اصحاب پیغمبر تم لوگ دوستی
کفار و لوگون سے پہیلاتے ہو ظاہر اور باطن تمہارا ایک نہین ہے اور مین حرب

Presented by Ziaraat.Com

جانتا ہون جس چیز کو تم چھپاتے ہو یعنی کفر کو تم چھپاتے ہو اور ایمان کو ظاہر
کرتے ہو یا محبت کفار کو چھپاتے ہو اور محبت مومنین کو ظاہر کرتی ہو اور جو
شخص تم مین سے ایسا کرتا ہے تحقیق کہ وہ گمراہ ہوا راہ راست سے انتہے
محصلا کیون صاحب یہی قدم بقدم پیغمبرؐ کے چلنا اور حرص وہوا کو دخل نہ دینا اور
سب روز خدا اور رسولؐ کی رضا کے طالب رہنا ہی کہ دشمنون سے ملیے اور
خدا اور رسولؐ کے راز کو فاش کیجیے ہم نہین سمجھتے کہ اگر دینداری و دین طلبی
اسے کا نام ہی تو بیدینی کسکو کہتے ہین اور اونہین مہاجر و انصار مین سے
ہین وہ لوگ جنکی شان مین ہے واذا رأوا تجارۃ او لہوا انفضوا الیہا وترکوک
قائما قل ما عند اللہ خیر من اللہو ومن التجارۃ یعنی جب دیکھتی ہین اصحاب
کسے تجارت کو یا لہو ولعب کو تو جاتی ہین طرف اوسکی اور چھوڑ دیتی ہین
تجکو کھڑا ہوا نماز مین کہہ اے پیغمبرؐ کہ جو کچھ خدا کے نزدیک ہی وہ بہتر ہی لہو
اور تجارت سی انتہے کیون حضرت دیندارونکی سے چال اور چلن ہین کہ پیغمبرؐ
کو تنہا نماز مین چھوڑ کر نماز کو توڑ کر عبادت خدا سی مونہہ موڑ کر ڈھلی سنتی صدای
دف وطبل کے دوڑ کر جائین اور تجارت کو عبادت خدا پر مقدم جانین کاش
پیغمبرؐ کو تنہا نماز مین چھوڑ کر اکتفا کرتے یہ حضرات تو پیغمبرؐ خدا کو نرغہ
کفار مین تنہا چھوڑ کر رو بفرار ہو جاتے تھی اور مصداق فولیتم مدبرین کے
ہو جاتی تھے اگر تب مہاجر و انصار کا چلن اچھا تھا تو کیون مصداق فقد باؤ
بغضب من اللہ ومأویہ جہنم وبئس المصیر کی ہوتے کیون فرار من الزحف
کرتے اور خلفای راشدین کا بھاگنا اُحد اور حنین مین تو متفق علیہ بین الفریقین

Presented by Ziaraat.Com

ہی پس جب تک جناب رسول خدا کا فرار مین معاذ اللہ پیش قدم ہونا نہ ثابت
کیجیے گا تب تک خلفائی راشدین کا قدم بقدم چلنا نہ ثابت ہوگا اب دو
ایک حدیثین سنے سن لیجیئی کہ جس سے کامل الاتباع ہونا خلفاء کا اور کل مہاجر
و انصار کا بخوبی واضح ہو جائی صحیح مسلم مین اور تفسیر دُر منثور مین حذیفہ سے
روایت ہی واللفظ للاخیر کہ لیلۃ الاحزاب مین ہم جناب رسول خدا کی ساتھ تھی و
کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ یصلی من اللیل فی لیلۃ باردۃ لم ار قبلہ ولا
بعدہ برد اکان اشد منہ یعنی جناب رسول خدا نماز شب پڑہتی تھی اور وہ رات
ایسے سرد تھی کہ مینے کبھی ایسی سردی نہ پیشتر اسکے دیکھی تھے نہ بعد اسکے
فقال الا رجل یذہب الی ہولاء فیاتینا بخبرہم جعلہ اللہ معی یوم القیامۃ یعنی آیا کوئے
شخص ایسا ہے جو لشکر کفار کیطرف جای اور انکی خبر لای اور جو شخص ایسا کری یعنی خبر
کفار لائی تو عوض مین اسکے خداوند عزوجل اوسکو روز قیامت کی میری ساتھہ
کریگا قال فما قام منا انسان قال فسکتوا ثم عاد فسکتوا حذیفہ کہتے ہین پس ہم مین
سے کوئی شخص نہ اوٹھا اور سب نی سکوت کیا پہر حضرت نی مکرر اسی سخن کا اعادہ
فرمایا مگر کسے نی جواب نہ دیا تب اونحضرت نی فرمایا یا ابا بکر فقال استغفر
اللہ ورسولہ یعنی بالخصوص یار غار کا نام نامی لیکر پکارا تب بھی خلیفہ صاحب نہ اوٹھے
اور پڑی سے پڑی فرمانیلگے کہ خدا اور رسول خدا مجکو معاف رکھین ثم قال
ان شئت ذہبت پہر جناب رسول خدا نی فرمایا کہ اگر تو چاہتا تو جا سکتا تھا فقال یا عمر
فاستغفر اللہ ورسولہ ثم قال ان شئت ذہبت جب حضرت ابو بکر
نہ اوٹھی تب اونحضرت نی بالخصوص نام نامی خلیفہ ثانی لیکر پکارا اونھون نے بھی

پڑی ہی پڑی کہا کہ مجکو بہی معاف کیجئی اونحضرت نی فرمایا تو بہی اگر چاہتا تو جا سکتا تہا
ثم قال یا حذیفۃ فقلت لبیک فقمت حتے اتیت پہر حضرت نی فرمایا
ای حذیفہ پس مینے کہا لبیک اور اوٹہا اور حاضر خدمت بابرکت ہوا الحدیث
کیون حضرت یہی تبعیت کامل اور رضا طلبی خدا و رسول اور خدمتگزاری اور ادا
حق رفاقت تہا کہ وہ حضرت پکارا کرین اور کوئی صاحب جواب تک ندین اور
دم چرای پڑے رہین اور جب نام بنام پکارین تب بہی حاضر خدمت نہون اور
قبل اسکے کہ وہ حضرت تکلیف کسے کام کی دین پڑے پڑی ایک کہی مجہی
معاف رکہئے دوسرا کہی مجہے معاف رکہئی سبحان اللہ کیا محبت تہی اور کیا
اطاعت تہی جسپر حضرات اہلسنت کو ہزار جان سے قربان ہونا چاہئی اور اگر
کاش کہین سے مال غنیمت یا زکوۃ آیا ہوتا تو بہت جلد اوٹہکر دوڑتے کیا
خوب گنواری مثل یاد آئی ہے کام چور نوالی حاضر اور حدیث سنئی صحیح بخاری
بعد کتاب الباری نکالئے اوسمین حضرت صدیقہ فرماتے ہین کہ ایک روز
جناب رسول خدا نے بر سر منبر فرمایا من یعذرنی فی رجل قد بلغنی اذاہ فی
اہلی یعنی کون شخص ہے کہ مجکو معذور رکہی سزا دہی مین اوس شخص کے
کہ پہنچی ہے میری تئین اذیت اوسکی دربارۂ اہل میرے کی فقام سعد ابن معاذ
الانصاری فقال یا رسول اللہ انا اعذرک منہ ان کان من الاوس ضربت عنقہ و
وان کان من اخواننا من الخزرج امرتنا ففعلنا امرک قالت فقام سعد ابن
عبادۃ الانصاری وہو سید الاوس وکان قبل ذالک رجلا صالحا ولکن احتملتہ الحمیۃ
فقال لسعد کذبت لعمر اللہ لا تقتلہ ولا تقدر علی قتلہ فقام سید ابن حضیر وہو ابن عم

سعد بن معاذ فقال لسعد بن عبادة کذبت لعمر اللہ لنقتلنہ فانک منافق تجادل عن
المنافقین فتشاور الحیان الاوس والخزرج حتی ہموا ان یقتتلوا ورسول اللہ
قائم علی المنبر فلم یزل رسول اللہ یخفضہم حتی سکتوا وسکت انتہی حاصل یہ ہی کہ سعد
بن معاذ انصاری اوٹھ کہڑا ہوا اور کہا کہ مین معذور رکہتا ہون آپکو اوس
موذی سے اگر وہ قبیلہ اوس سے ہی تو مین اوسکی گردن مارونگا اور اگر
ہے ہماری برادران خزرج سے پس جو آپ اوسکی بارہ مین حکم فرمائینگے
ہم آپکی امر کے تعمیل کرینگی حضرت صدیقہ فرماتی ہین پس اوٹھا سعد بن عبادہ
انصاری اور وہ سردار اوس تہا اور قبل اسکی مرد صالح تہا لیکن برانگیختہ کیا اوسکو
حمیت جاہلیت نی پس کہا سعد بن معاذ سے قسم بخدا تو نی جہوٹ کہا تو اوسکو نہین
قتل کرسکتا ہے اور نہ تیری مجال اوسکی قتل کرنے کی ہے پس اوٹھا اسید بن
حضیر ابن عم سعد معاذ اور کہا سعد عبادہ سے قسم خدا کی تو جہوٹ کہتا ہی ہر آئینہ ہم اوسکو
قتل کرینگے اور تو خود منافق ہی کہ منافقونکی جانب داری کرتا ہی پس جوش و
خروش مین آئے دونو قبیلی اوس اور خزرج اور قصد کیا باہم قتال کرنے کا
درحالیکہ رسول خدا منبر پر کہڑی ہوئے ہین پس آنحضرت نی دونونکی شور و
شغب کو پست کیا یہانتک کہ اونہون نے سکوت کیا اور حضرت بہی ساکت
ہوئے انتہی اب ملاحظہ فرمایی اس حدیث صحیح بخاری کو کہ اس سی صاف
ظاہر ہی کہ بعض صحابہ کس قدر بی باکے اور بی اعتنائی اور وقاحت اور بیحیائی
مین کامل تہے کہ جنکو جناب رسول خدا کا مطلق پاس ادب نہ تہا اور کسقدر
نفسانیت اونپر غالب تہی کہ دین و ایمان کا کچہ لحاظ نہ تہا اور موذیان رسول خدا کے

جانب داری پر کمر باندھتی تھے کیون حضرت صحابہ کا روز و شب طالب فنائی
خدا اور رسول ہونا اسے نام ہی اور اپنی ہوا و ہوس کو مداخلت نہ دینا اسے کہ
کہتے ہین او قدم بقدم پیغمبر کے راہ پر چلنی کے یہی معنی ہین یہ تھا حال اون
صحابہ کا جو بشہادت صادقہ صدیقہ صالحین مین سے تھی فما ظنك بالطالحين
منهم و لاكن اذا لم تستحي فقل ما شئت اور حمیدی نی جمع بین الصحیحین مین روایت
کی ہے ان اناسا من الانصار قالوا یوم حنین حیث افاء الله علی رسوله من اموال
ہوازن ما افاء وطفق رسول الله یعطی رجالا من القریش المائة من الابل فقالوا
یغفر الله الرسول یعطی قریشا ویترکنا وسیوفنا تقطر من دمائهم وقال الحمیدی عن
انس ان الانصار قالت اذا کانت الشدة فنحن ندعی ویعطی الغنائم غیرنا خلاصہ
روز حنین خدا نے غنیمت مال ہوازن عنایت کی تو جناب رسول خدا نی اوسمین سے
کچھ قریشیون کو سو سو شتر دی پس کہا انصار نے کہ خدا مغفرت کری رسول کی کہ وہ
قریش کو دیتی ہین اور ہمکو نہین دیتے حالانکہ ہماری تلوارون سی خون قریش
ٹپکتا ہے حمیدی کہتا ہی کہ انس نے یہ بہی روایت کی ہے کہ انصار نی کہا کہ جب
وقت شدت ہوتا ہی تو ہم پکاری جاتے ہین اور اموال غنایم ہمارے غیرون کو
دیئی جاتے ہین انتہی اس حدیث سی کہ دنیا طلبی صحابہ کے معلوم ہوتی ہی
نہ جناب رسول خدا کو معاذ الله متہم بخیانت اور عدم عدالت کرتی تھی بلکہ جیسا کہ صحیح بخاری
اور بیضاوی مین ہے بعضی کمال وقاحت سی بر رو اون حضرت کی کہتے تھی
اعدل یا محمد اور وہ حضرت اپنے خلق عظیم سے جواب مین اسیقدر ارشاد
فرماتی تھے ویحك ان لم اعدل فمن یعدل الارض جو بین ہوا طالبین دنیا کے

جب حیات رسول خدا مین باین مرتبہ ہو کہ موجب ان بی باکیونکی ہو یہانتک کہ خدا
بہی اونکی شان مین فرمائے منهم من یلمزك فی الصدقات فان اعطوا
منها رضوا وان لم یعطوا منها اذا هم یسخطون پس اسی پر قیاس کرنا چاہیے
کہ بعد وفات اونحضرت کی حرص و ہوا سے کیا کیا نہ اونسی سرزد ہوا ہوگا یہ تہا
مختصر حال حضرات ثلثہ اور اکثر مہاجرین اور انصار کا جو سامنے جناب رسول خدا
کے تہا کہ اگر تفصیل لکہا جائے تو ایک دفتر طویل بہی گنجایش نکری لیکن
حال مابعد کا اونحضرت کی پس اوسکا احصا تو ممکن ہے نہین ہی اور کیونکر ایسا
نہوتا حالانکہ خود جناب رسول خدا فرما گئے تہی انی لست اخشی علیکم
ان تشرکوا ولکن اخشی علیکم الدنیا ان تنافسوها کما فی البخاری یعنے
بعد اپنی تم سے اسبات کا ڈر مجہی نہین ہے کہ تم لا الہ الا اللہ چہوڑ کر پہر مشرک
ہو جاؤگے لیکن مین ڈرتا ہون اسبات سی کہ حرص دنیا تمکو گمراہ کریگی اور تم
بالکلیہ طالب دنیا ہو جاؤگے جیسا کہ یہ حدیث صحیح بخاری مین موجود ہے
اور یہ بہی اوسی صحیح بخاری مین ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا انکم ستحرصون
علی الامارۃ وستکون ندامۃ یوم القیامۃ یعنی قریب ہی کہ تم حرص امارت
و ریاست کروگی اور یہ امر تمہاری لئے روز قیامت موجب ندامت ہوگا قولہ
اور اپنی جانون اور مالونکو نہایت خوشی سے حضرت پر فدا کیا اقول حضرات
ثلثہ کے مال فدا کرنیکا حال جان آپنے ایمان کو زبردستی اونکی گلی منڈہا ہے
علی التفصیل معرض بیان مین آویگا بالاجمال یہ ہے کہ ہمیشہ اباعن جد مفلس
مفلوک اور قلندر صعلوک تہے جب صاحب ذوالفقار حیدر کرار کی جوتیون کے

صدقہ سنی کہ استطاعت بہم پہنچانی تو طنت و بخل اس قدر دامنگیر ہوا کہ روز نزول
آیہ نجوی اتفاق سی ایک درہم کے بہی مونہہ چرایا یہانتک کہ حضرت ابی ذر
عثمان جنبی کو دیکہکر آیہ یوم تکوی بہا جباہہم وجنوبہم پڑہتی تھی جیسا کہ
علامہ قوشجی نے کہا ہی اور فی الجملہ اسکے پڑہنی کی شاہ جی دہلوی نے
اثبات خرافت ابی ذر مین مقرہین اور یہی سبب ہوا اونکی اخراج بلد کرنی کا
حالانکہ یہ وہ بزرگ ہی جسکے حق مین جناب رسول خدا نی فرمایا ما اقلت الغبراء
وما اظلت الخضراء علی اصدق لہجۃ من ابی ذر یعنی نہین اوٹہایا زمین
نے اور نہین سایہ ڈالا آسمان نے کسی پر کہ صادق اللہجہ تر ہو ابی ذر سے
باقی رہا جانون کا فدا کرنا پس ثم ولیتم مدبرین سی بہت ظاہر ہے
حالانکہ خداوند عزوجل نے کس تاکید سی فرمایا تہا فلا تولوہم الادبار ومن
یولہم یومئذ دبرہ الی ان قال فقد باء بغضب من اللہ ماواہ
جہنم وبئس المصیر یعنی اے مسلمانو جب صف جنگ مین کفار سی
ملاقات کرو تو اونکو پشت نہ دو اور جو شخص کہ پشت دیگا وہ گرفتار غضب خدا ہوگا اور
جگہہ اوسکی جہنم ہی اور کیا بری بازگشت ہی مگر صحابہ کبار و یاران جان نثار کو بروقت کار
ہمیشہ جز فرار کے کچہہ نہ سوجہتا تہا بہلا فرمائیے تو کس شخص کو کفار نابکار سی آپکے
خلفاء عالی وقار نی زیر شمشیر آبدار کیا اور جز فرار کی کہان ثبات قدم اختیار کیا ہے
رسول خدا باعلای ندا فرماتے تہی الی این یا معشر المسلمین مگر کوئی صاحب مسلمانون
مین سے نہ سنتی تہی کبہی فرماتی تہی یا اصحاب البقرۃ مگر اونکو جرگا و تازی اور
دغابازی کے کچہہ نہ سوجہتا تہا یار غار نہین معلوم کہ کس غار تیرہ و تار مین چہپ جاتی تہی

کہ مورد ارتکاب بھی اونکا پتا نہ پاتی ہے حضرت آقای نامدار افخم شہسوار خود
اپنی تعریف فرارمین زبان گہربار سے اقرار فرماتی ہین کہ لما کان یوم احد ہزمنا فضرت
ہے صعدت جبل فقد رایتنی انزو کانی ارویۃ کما رواہ السیوطی فی الدر المنثور
یعنی بھاگا مین اور پہاڑ پر چڑھ گیا اور اسطرح اوچکتا تھا جیسے ماوہ بز کوہی اوچکتے
ہے حضرت عثمان ایسا بھاگتی ہے کہ تین تین روز اونکا پتا نہ ملتا تھا اور جناب
رسول خدا فرماتی ہے کہ لقد ذھبت عریضا یا عثمان کما فی الاستیعاب
توبیخ کیا جاتا تھا اور کیا رفاقت شعار تھی کہ رسول ایزد غفار کو مجمع کفار نابکار
مین تن تنہا چھوڑ کر راہ فرار اختیار کرتی تھی آپ اگر اس فرار کا انکار کیجئی تو انکار کلام اللہ
ہوگا پس لاریب کہ اقرار کیجئی اور غایت اعتذار اپکا یہ ہوگا کہ ایزد کردگار نے بخش دیا تو ہم کہین گی
کہ اگر کسی بار بخشش دیا تو بخش دینا کار ایزد غفار تھا آپکی خلفا کا اوسمین کیا کردار تھا
اور بار بار بخشدینی کا بھی ثبوت کہان سے ہو سکتا ہی احد مین خیبر مین حنین مین
ہمیشہ انکی یہی اطوار رہی ایک خطا دو خطا تیسری خطا تو آپ جانتی ہی ہونگی کہ
کون خطا ہی قولہ اوسوقت یاران وی خود را سپر ساختہ از شرب عشق اقول
ابھی تو آپ ہندی مین باتین کرتے تھی دور از حال کو فنا اختلال فراجی موت
زوال اعتدال ہوا کہ موجب تبدیل مقال ہوگیا اور آپ فارسی چھانٹنی لگے شاید
زبان پر لفظ مشرب کی جاری ہونے نی ہم مشربونکی یاد دلائی اور از خود رفتگی
غالب آئی حالت صحو سے عالم سہو و محو مین جاتی رہے اور عالم سکر و مستی
مین عشق اللہ پاک ذات اللہ پکارنے لگی حالانکہ اطلاق عشق عرف قرآن و
حدیث مین خارج اور مفہوم لغوی مین خروج اوسکا از حد اعتدال داخل ہی اسی سبب سے

حکما نے اسکو قسمی از جنون و مالخولیا ٹہرایا ہی اور بقول ابن جوزی اطلاق اسکا
عرف و لغت مین علی ما الصحیح بہ انجماع کی آیا ہے آری آپکے اولیاء اللہ نے
کہ احادیث مفتعلہ اس باب مین بنا کے المجاز مقنطرۃ الحقیقۃ ٹہرایا ہی لیکن مشرب
متکلمین اونکی مشرب سی جداگانہ ہی آپ کہان سے کہان جاتی ہین ذرا ہوش
مین آئیے اور سنیئے کہ سپر جناب رسول خدا کی حقیقت مین حفظ حافظ حقیقی تھا
معقبات من بین یدیہ و من خلفہ یحفظونہ اور ظاہر مین حفظ و حمایت
کرنیوالی اونکی اجلاے قوم تہی مثل ابیطالب اور علی بن ابیطالب اور جعفر بن ابیطالب
اور حمزہ اور عبیدہ و امثالہم نہ اذلای قوم پرانی جوتیان کہانیوالی ابن ربیعہ کے
کہ ایسے لوگون کے جان تو خود اونحضرت کی نعلین مبارک کی صدقہ سی بچتے
تہی پس وہ حضرت بخلق عظیم خود سپر انکی تہے نہ الکس کما ستعلم عنقریب قولہ چہ بادہا
کہ نخورند و چہ مستے ہا کہ نکردند اقول ذکر مستی و بادہ خواری در امثال این مقامات
مشعر از رندی و بے باکی است و یا دوہ از شرب و نوش پیر مغان شماست کہ شراب
تہیندی نوش می نمود و اضرب بہ الشیطانہ بالما میفرمود اگر پیر و صادق او ہستید
البتہ در عالم مستے و بیہوشی و حالت نوشانوشی و گرم جوشے و ہوای ہم آغوشی ساقی
ساغر کشے لذت چشی ترکمان وشی اخلاص منشے بہم رسانیدہ باشید کہ پاے گردن
صراحی و پیالہ و آبدوکلس سالہ را حوالہ کند و نخون ارغوانی لعل گون تا زیر دامن رنگین
و دامان تنے را بواقیت و لآلے سنی گہر آگین سازد آنوقت در عالم از خود رفتگی
میگفتہ باشید ؎ رنگین کہ گرد دامن تنبانم ہمچنین بعل و گہر کہ ریخت بدامانم ہمچنین
قولہ من حضرات شیعہ سی پوچہتا ہون اقول مین حضرات اہلسنت سی پوچہتا ہون

Presented by Ziaraat.Com

کہ آپکے ثلثہ کبار اور اکثر مہاجر اور انصار بہت بڑی - بچ و مصیبت کیوقتونمین
جب جان و آبرو پر آنی اور رسول ایزد کردگار نرغہ کفار مین گھر گئے بلکہ زخمی
بہی ہوئے تب تنہا اوس جان جہان کو چہوڑ کر اپنی اپنے جان بچا کر بہاگی یا
نہین اور بجز معدودی چند کے جنکو آپ صغار بلکہ نسر جہا مین سمجہتے ہین آپکی
کبار بہی شریک ہوئے یا نہین اور مال اور عزت و آبرو کو اپنی جان عزیز پر نثار
کیا یا نہین اور اپنی جان اور اپنی زن و فرزند کی دہیان مین اور محبت زندگانی
دنیای فانی کی پیچہے اونحضرت کو بلکہ دین و ایمان کو چہوڑا یا نہین اور ایسی
نازک وقتون مین اور ایسے معرکہ ہای مردانہ مین نام اسلام کی مٹا دینی مین کچہہ
کوتاہی کی یا نہین پس یا ایسے بدیہیات کا انکار کیجئے یا اقرار چونکہ انکار کہی
نہین سکتے اسلئی لازم آیا کہ اقرار کرین اور اگر اونکی دغا بازیون اور مکر امیون کا
اقرار کرین تو پہر ذرا انصاف بہی کرین کہ جسکے ساتہہ انہون نے ایسی برے
وقتونمین دغا کی ہو گے اور ایسی تکلیفونمین اوسکا ساتہہ چہوڑا ہوگا اوسکے نگاہ
مین کیا کچہہ بہی بیدینے اور بی ایمانی اونکے نہ ثابت ہوئی ہو گے ای یارو تمکو
اپنی عمر عزیز ہی کے قسم ہی کہ اگر کوئے تمہاری نوالے پیالی مین حاضر اور وقت
مصیبت کی تمہارا شریک نہوا اور دکہہ درد کی حالت مین تمہارا ساتہہ ندی اور بدروغ
واسطی حصول دنیا کی اپنے تئین تمہارا فدائی کہے اور باطن مین اپنے بہائی
بندون سے جو تمہاری دشمن ہون ملا رہی اور اپنی جان یا مال کو بری وقتونمین
تمسے عزیز کری تو تمہاری نگاہ مین کچہہ کو رتبہ اوسکے اور ذلت و خواری اور
تمہاری دل مین کچہہ اوسکی بیدینی اور بے اعتباری ہو گے یا نہین اگر ہوئی تو

وہی مہاجرین فارین اور انصار بے اعتبار کی نسبت حضرت صلعم کیطرف سی
سمجھو اور انصاف کرو کہ جسوقت لوگ چارونطرف سے ہزار در ہزار کفار ستم شعار
اقتلوا الساحر والمجنون کہکر آپکا دل دکھاتے ہونگی اور درپی قتل وجرح ہونگے
پس جب اون لوگون نے جنسے امید ایسی وقت مین ساتھ دینی کے تھی ساتھ
ندیا ہوگا اور کچھ ادای حق رفاقت نکیا ہوگا بلکہ اپنے اپنی جان بچا کر بھاگ کھڑے ہوئے
ہونگی اور اونحضرت کو تنہا درمیان تشنگان خون کے چھوڑ دیا ہوگا تو اونحضرت
کے دلمین ایسی کمینون کے کیا قدر و منزلت رہی ہوگے یہ اطوار تو اونحضرت
کی سامنی کی تھی اور بعد اونحضرت کے جو کچھ کیا وہ عیان ہی کہ نعش مطہر کو بیگور و
کفن چھوڑا اور تجہیز و دفن بادشاہ دین و دنیا سے مونھہ موڑا اور خود مثل نادرشاہ
کے بادشاہ بن بیٹھے اور اسپر بھی راضی نہوئی فدک تک چھین لیا اور اونکی
اولاد کو نان شبینہ کا محتاج کر دیا اور ایسی حالت ذلت و خواری مین چھوڑ دیا
کہ ہر ایک حجر اور مدر کی نیچے اونکا خون بہایا گیا فالی اللہ المشتکے اور بفرض محال
مثل شریک الباری اگر اونحضرت نی روز غدیر اور بمقامات کثیر نص اوپر خلافت
کسی کے نکی ہوتی اور اونکی اہلبیت مین معاذ اللہ کسیکو لیاقت خلافت بھی
نہوتے تو مقتضای نمک حلالی و وفاشعاری یہ تھا کہ خلافت کو خاندان نبوت
سے نہ نکالتی کو انتظام کار اپنے قبضۂ اقتدار مین رکھتے مگر خلافت کو مخصوص
باہلبیت کرتے تب بھی اونحضرت کی اولاد کو ایک عزت و وقعت رہتے
اور ہر سفلہ و دون کو ادعای خلافت نہوتا اور ہر فاسق و فاجر مثل بنی امیہ
اور بنی عباس کے طمع خلافت نکرتے اور گرمند خلافت بیعت چند اجلاف نکرتی

Presented by Ziaraat.Com

تعاہل تمام معاویہ اور یزید کی متابعت کرنے مین مختار نہوتی اور نوبت اسکی نہ
پہنچتی کہ معرکہ کربلا مین کل بہتر دیندار اور لاکھون بنام مسلمان اور درحقیقت بدتر از
کفار بہم پہونچتی اور یہ خرابیان جو بسبب بدم بنیان ایمان و اسلام ہوئین نہ پڑتین آی
یارو اگر انصاف کی آنکھ بند نکرو تو صحابہ لیام کی شقاوت کی انتہا نہین ہی کہ اونہون
نے خاندان نبوت کو مٹا دیا قولہ صدقت یا رسول اللہ کہکر آپ کی دلکو خوش
کری اقول جن لوگون نے صدقت بتصدیق جنابی کہا اونکی دست تعریفین
ہین جو آپ اشقیا کی سکلے مٹدیتی ہین اور جن لوگون نے فقط لسانی کہا وہ
لوگ مصداق قالوا نشہد انک لرسول اللہ یعلم انک لرسولہ واللہ یشہد ان
المنافقین لکاذبون — کی ہین قولہ یار غار کہلاوی اقول ؎

بس کن حدیث غار کہ عارست نزد عقل آن حزن و بیقرار ے شیخ مسمم ؛

یار غار سے عوا دیتین اونحضرت کو پہنچین اوسیکا چرچا آبتک زبانون پر ہے
اہلسنت سیکڑون تاویلین کرکے چھپاتی ہین اور بی سرفہ باتین بناتی ہین ولاکن
لا یصلح العطار ما افسدہ الدہر حقیقت مین بجای یار غار اگر کوئی مار زہردار
ہوتا تو خلیفہ صاحب کی زہر بونے سی اوسکا ضرر کم ہی ہوتا ولنعلم ما قال السعدی ؎

ترا از دہا گر بود یار غار ازان بہ کہ جاہل بود غمگسار

قولہ لقد رضی اللہ عنہم کہکر اپنے رضامندی ظاہر کری اقول یہ بات کبھی
گوش زد ہماری نہین ہوئے کہ بالخصوص اہل بدر کی شان مین خدا نے
کہین لقد رضی اللہ عنہم فرمایا ہے بلکہ اس کلام اللہ مین جو اہلسنت وہابی پڑہنے
تراویحون کے ازبر کرتے ہین اوسمین تو کہین لقد رضی اللہ عنہم موجود ہے

Presented by Ziaraat.Com

نہین ہے آری اون قرانون مین جنکو حضرت عثمان محرق القرآن نے جلایا
شاید کہین موجود ہو اور آپکو شاید کوئی نسخہ جلا بنا اونمین سے مل گیا ہو لیکن
مشکل یہ ہی کہ کوئے مفسر اور محدث بھی تو نہین لکھتا ہے کہ لقد رضی اللہ عنہم
اہل بدر کی شان مین نازل ہوا خباب والا جو سابقین اہلسنت نی اہل بدر کے
شان مین بنایا تہا وہ خود کیا کم تہا کہ آپکو نے تصنیفونکی احتیاج اونکی شانمین
پڑی اس سے بڑہکر کیا ہوگا کہ خدا نی اونکو بقول اہلسنت اجازت تامہ عامہ
کل فسق و فجور کے علی کرالہ ہو رو مرا لشہور دی ہی اور فرمایا کہ اعملوا ما شئتم فانی
قد غفرت لکم بعد از بدر کی جو اونکا جی چاہتا زنا اور لواطہ اور شرب خمر اور
قتل نفوس کرتے اور خلیع العذار اور گستہ مہار رہتی اس سے بڑہکر اور کیا فضیلت ہوگی
کہ اپنی زاد نعمۃ علی الطنبور کیا اور لقد رضی اللہ عنہم بھی اوسپر رکھہ دیا آری مومنین کی
شان مین رضی اللہ عنہم مثل لقد رضے اللہ عن المومنین کی وارد ہی پس وہ مخصوص
مومنین ہے آپکی ثلثہ کو جنکا ایمان ہی ثابت نہین اور اسیطرح منافقین اور مرتدین
کو اس سے کچہہ بہرہ نہین ہے فاسئل بہ خبیرا لعلک ما کنت بہ
بصیرا اولیضحک قلیلا و لیبک کثیرا **قولہ** والسابقون الاولون
من المہاجرین والانصار **اقول** یہ آیہ شریفہ مثل آیہ سابقہ المتبہ باخصوص فضیلت پر
اون مومنین کے دلالت کرتا ہی جو سابقین اولین مین سے تھی خواہ مہاجرین
مین ہون خواہ انصار مین سے نہ منافقین مہاجرین اور انصار خواہ سابقین سی
ہون خواہ لاحقین سے اسلئی کہ اونکی مذمت پر ہزارون آیتین اور حدیثین دلالت
کرتے ہین بالجملہ تعریف اونمین مہاجرین اور انصار کے ہی حو شنی اللہ ایمان لائے

اور اوس ایمان پر مرتے دم تک قایم رہی آپ تا حق منافقین اور مرتدین کو انمین
داخل کرتے ہین آپ اپنی تلمہ کی خبر لیجیے اور اونکا ایمان ثابت کیجیئی آپکو مومنین
مہاجرین اور انصار سے بحث کرنا لغو ہی اسلئے کہ شیعہ جملہ مومنین خالص الایمان
کو خواہ سابقین سے ہون خواہ لاحقین سے خواہ مہاجرین سی ہون خواہ
انصار سی اچھا سمجھتی ہین ولو قل عددھم وقلیل من عبادی الشکور قولہ
اصحاب بدر یا یاران بیعت رضوان اقول اصحاب بدر اور بیعت رضوان مین بھی
تعریف مومنین سے ہے کی ہی نہ منافقین کے وسیظہر علیك نبئھم بعد
حین فکن من المنتظرین قولہ ان دولتونکی لینے والی لیگئے اقول جس طرح
دولت دین کے لینی والی اوسکو لیگئے اوسیطرح دولت دنیا کی لینے والی
ہے دنیا کی فری لوٹ لیگئی یا یران بے وفا اور حریفان پر دغا نی جس تمنا مین
ایک عمر صرف کی تھے اور جسکی واسطی محنتین اور مشقتین اور اذیتین اوٹھائین
تھین بعد جناب رسول خدا کی اوسکا موقع ملا اور نفاق باطنے کا راز پوشیدہ کھلا
حریفون نے بیخوف وخطر نزد دغا کھیلے اور حسب خواہش دلے می مقصود اصلے
پی لی سے حریفان باد ما خوردند ورفتند لیکن جب زمانہ مین آپ ایسے لوگ
سڑی مردونکی جلانے والی اور سنت خلفای جور کی تہا منے والی موجود ہین
تو کہہ سکتے ہین سے ہست محفل بران قرار کہ بود ہست مطرب بران ترانہ
ہنوز قولہ ای یاروجن لوگون نے بلا واسطہ پیغمبر خدا سی تعلیم پائی اقول
جن لوگون نے تعلیم پائی باین معنے کہ تعلیم پذیر ہوئے اور ہدایت پائی اور
اوس ہدایت پر باقی بھے رہی ہماری دلونمین اونکے نہایت محبت ہے

اور ہماری نظرونمین اونکی بڑی قدر و منزلت ہی مگر جن لوگونمین باوجود تعلیم اور
ہدایت کی کچہ اوسکا اثر نہین ہوا ہم اونہین کو برا سمجھتے ہین اور مہتدی نہونا اونکا
نقص تعلیم اور نقص ہدایت نہین ہے بلکہ نقص قابلیت اور نقص لیاقت بسبب
سوء اختیار غیر مہتدین کی ہے جیساکہ عدم تاثیر قدرت قادر علی الاطلاق ایجاد
شریک الباری مین نقص قدرت نہین ہے بلکہ نقص اس ماہیت کا ہی کہ
قابلیت اور لیاقت خلعت وجود ہی نہین رکھتے اسیطرح نہ مہتدی ہونا فرعون
اور ہامان کا نقص ہدایت و تعلیم حضرت موسیٰ و ہارون نہین ہی اور نہ مہتدی
ہونا ابوجہل اور ابولہب کا اور فرعون اور ہامان اس امت کا نقص تعلیم و ہدایت
جناب رسولخدا نہین ہی ولنعم ما قیل ؎ ہرکہ او روی بہبودی نداشت دیدن
روی نبی سودی نداشت ۔ وکذا قال الآخر ؎ دون شود از قرب بزرگان خراب
جیفہ و ہدہدی بد از افتاب ۔ قولہ ان ہزارون لاکھون آدمیونمین الی قولہ کسیکی دل پر
ایمان کامل کا اثر نہوا اقول اس اضطراب کلام کا باعث جز فریب وہی عوام
کالانعام اور کچہ نہین معلوم ہوتا ہی کبہی مدعی حسن و خوبی مطلق صحابہ ہوتی ہین کبہے
تخصیص صحابہ کبار کرتی ہین کبہے مطلق مہاجر اور انصار کہتی ہین ایک صفحہ مین
آپ کتنی بدنگ بوقلمونی بدلتی ہین آپ یہ ان پوچہتی ہین کہ کیا کسیکی دل پر ایمان کامل
کا اثر نہوا کون کہتا ہی کہ دنیا مین کوئی مومن کامل نتہا ہماری آپکی فرق اسیقدر ہی
کہ آپ کل کو مومن کامل ٹہراتی ہین بدین طمع کہ سبکی صدقہ مین کچہ آپکی ثلثہ کو بھی حصہ
ملجائیگا ہیہات ہیہات یہ تمنای محال ہی آپ خود صفحہ اولی مین لکھ چکے ہین
کہ تہتر مین سی ایک ناجی ہی پس وہی ایک کامل الایمان تہا اور شیعونکی نزدیک وہ ایک نہیں ہے

مگر علی و شیعتہ فانھم ھم الفائزون نہ ابوبکر و اہل سنت فانھم ھم الخاسرون قولہ
جو نمازونمین اور جہادونمین حضرت کی شریک ہے اقول منافقین کا نمازونمین شریک ہونا
مصداق یراؤن الناس تھا یعنی بریا و سمعہ تھا اور جہادونمین طمع مال غنیمت تھا
پس ایسی نمازین اور ایسی جہاد کہان موجب ثبات قدم ہوسکتی ہین قولہ لیکن اپنے
نفاق اور کفر سے باز نہ آئے اقول کفار اور منافقین تو کبھی معتقد الوہیت اور نبوت
نہ تھے سفر اور حضر مین ساتھ رہنا اور شب و روز وعظ و نصیحت سنا اگر اونکو مفید نہوا اور
معجزات کو اونہون نے سحر پر محمول کیا اور ان ھذا الا سحر یوثر کہا اور جبرئیل
کی تشریف لانیکو اور وحی پہنچانیکو افتری علی اللہ کذبا ام بہ جنۃ سمجھا تو یہ کچھ جائے
تعجب نہین ہے کہ یہ سنت قدیمہ کفار اور منافقین کی بہ نسبت انبیای سابقین
کی چلی آتی ہے آری کسیقدر آپکو تعجب کرنا ہی تو اس سے کیجیئے کہ جو لوگ کسی
زمانی مین ایمان بخدا اور رسولؐ لائے تھے پہر وہ کیونکر ثابت قدم نرہی اور مصداق
ثم قست قلوبکم بعد ذلک فھی کالحجارۃ او اشد قسوۃ الآیہ کی ہوئے
لیکن یہ بات بھی چندان جائی تعجب نہین ہے آپنی خود صفحۂ اولی مین فرمایا ہے
لیکن شیطان نی بعد ایمان کے اکثر مسلمانون کو بہکایا انتہی جناب والا شیعہ بہی
یہی کہتے ہین کہ اکثر کو بہکایا تو قلت ہے ایمان پر باقی رہی اور اکثر نے اون اقل
کو ایسا ضعیف کردیا کہ احقاق حق اور ابطال باطل کما ینبغی نکرسکتے فصار اھل
الحق مستضعفین مشارکۃ الارض و معاریبھا و اھل الباطل تملکوا مداخلھا
و مناھلھا و مشاربھا قولہ کسی معجزہ کا اثر اونپر نہوا اور نہ کوئی دعا اونکے حق
مین مقبول ہوئے اقول آری منافقین اور کفار کی حق مین ایسا ہی ہی کہ نہ کسی

Presented by Ziaraat.Com

معجزہ کا اثر ہوا نہ کوئے دعا کا اثر ہوا اور یہ بھی ایک سنت قدیمہ ہی اہلسنت
کیون نہین نظر کرتے کہ تسع آیات موسوی کو کب فرعونیون مین اثر ہوا اور دعاے
ابراہیمی کو مغفرت آذر مین بقولہ واغفر لابی انہ کان من الضالین کب اثر ہوا اور
دعای حضرت نوحؑ کو نجات مین اپنے بیٹی کی بقولہ ان ابنی من اہلی کب اثر
ہوا اور اسیطرح دعای جناب رسولخداؐ کو کفار اور منافقین کے بارہ مین بمقتضاے
ان تستغفر لھم سبعین مرۃ لن یغفر اللہ لھم اگر اثر نہوا تو کیا جای تعجب ہی
قولہ کوئے مسلمان ایسا عقیدہ رکھیگا اقول سوای آپکی سے مسلمان کے
کہ جسنی مسلمانی کو چھوڑ کر تنفر اختیار کیا ہی سب مسلمانونکا یہی عقیدہ ہی کہ کفار اور
منافقین مین معجزات کی اثر نہونے سے کسی کسی پیغمبر کے پیغمبری مین داغ نہین
لگتا ہی بعثت پیغمبران اور تعیین حافظان شرع واسطی اتمام حجت خدا کی ہی تا کہ اہل
دنیا یہ نکہین کہ لولا ارسلت الینا رسولا پس اگر اہل دنیا سی کوئی شخص
ایمان نہ لاوی تو پیغمبر کے پیغمبری اور وصی کا وصی ہونا نہین باطل ہوتا ہے
حجت خدا بمقتضای وللہ الحجۃ البالغۃ تمام ہو جاتی چنانچہ کتب سیر مین
منقول ہے کہ حنظلہ پیغمبر نے بمجرد اسکی کہ اظہار نبوت کیا اشقیای لیام نے
اونکو قتل کیا تو اس سے کچھ داغ اونکی نبوت مین نہین لگ گیا مگر متنصرین داغ
لگانیکی کیواسطی اسلام مین جو چاہین سو کہین قولہ اوسکی تمام شاگردون اور کل مریدون
کو کافر اور مرتد کہیگا اقول اگر تمام اور کل سے معنی حقیقی اوسکے مراد ہین یعنے
کل الافراد بحیث لا یشذ منہ فرد تو یہ کذب محض اور افترے بحت ہی اسلئے کہ
باتفاق امت شیعہ علیؑ و صحابہ کسی زمانہ مین از ابتدا تا انتہا کافر و مرتد نہ تھی

آری امت مین اختلاف ہی تو اہل سنۃ ابی بکر و عمر و اجزا ہم مین ہی کہ بعضے اونکو کافر
اور منافق سمجھتے ہین مثل شیعونکی اور بعضی اونکو مومن سمجھتے ہین مثل اہل سنت
کی اور اگر تمام اور کل سے معنی مجازی اوسکی مراد ہین یعنے اکثر تو خود آپ صفحۂ
اولی مین فرما چکے ہین کہ شیطان نے بعد ایمان کی اکثر مسلمانونکو بہکایا پس
اگر اتنا ہی امر آپکے لئی موجب بدظنی اور پیغمبری مین داغ لگنے کا ہوا ہے تو
آپکی ایمان کا خدا حافظ ہے اور شاید یہی بدظنی موجب آپکی تنفر کی ہوئی لیکن اسکو
خوب جانئی گا کہ اگر مثل آپکے اور آپکی اوستاد کے ہزار در ہزار بگڑ جائین اور
گردن مروڑی مرغیان کہائین تو دین اسلام مین کچھ خلل نہ پڑی گا بلکہ آپ خود
اسلام سی خارج ہو جائین گے **قولہ** اگر کسی عالم کی تمام شاگرد جاہل **اقول** علم
عالم او۔ ولایت ولی اور امیری امیر اگر بحیث شاگردون اور مریدون اور مصاحبونکی
ہی جیسا کہ مشہور ہی کہ پیران نمے پرند مریدان می پرانند تو البتہ شاگردونکے
جہالت اور مریدون اور مصاحبونکی نالائق اور فاجر و فاسق ہونی سی عالمیت
اور ولایت اور امارت مین سے بے شک بٹہ لگیگا اور اگر علم او۔ ولایت او امارت
اوسکی فی نفسہ ہی اور صفت ذاتی اوسکی ہے اور بمقتضای آنکہ مشک آنست
کہ خود ببوید نکہ عطار گوید شاگردون اور مریدونپر موقوف نہین ہی تو اگر تمام
شاگرد جاہل ہوئے اور تمام مرید مرتد ہوئے اور تمام مصاحب فاسق
ہوئے تو اوس عالم اور ولی اور امیر کو کیا ضرر ہی **قولہ** پس اسیطرح تمام صحابہ
کی کفر اور ارتداد پر اعتقاد رکہنا **اقول** کفر اور ارتداد قوم حضرت موسیٰ سے بگوسالہ
پرستے آپکی نزدیک حضرت موسےٰ کی نبوت مین کیا داغ لگ گیا

نعوذ باللہ من ذلک الاعتقاد الفاسد اور درحقیقت حضرت موسیٰ کی نبوت
مین داغ لگانا جناب رسول خدا کے نبوت مین داغ لگانا ہی اسلئے کہ
وہ حضرت مصدق اونکی تھے فنعوذ باللہ من ذلک بلکہ اسی تقریر سی حضرت
عیسےٰ کی نبوت مین بھی داغ لگے گا کہ وہ بھی مصدق حضرت موسیٰ
کی تھی تو آپکو کوئی مفرطرف تنصر کی بھی نرہے گا بلکہ نبوت کل انبیاء مین داغ
لگ جائیگا لان کلھم مصدقون لمن مضی ومبشرون بمن یاتی فنعوذ
باللہ من ذلک اور اگر کوئی کہے کہ داغ نبوت حضرت موسی بسبب رجوع قوم
کی اسے الحق مٹ گیا تو ہم کہین گے کہ اسیطرح جب قوم نی رجوع طرف
جناب امیر علیہ السلام کے کی تو داغ نبوت جناب رسول خدا بھی مٹ گیا یہ تقریر
بنا بر آپکی تخیل فاسد کی ہے ورنہ ہمنی سابق مین بیان کیا کہ مومنین کاملین اپنی
ایمان پر آجتک باقی ہین اور چند منافقین امت نی دنیا طلبونکو بطمع مال و دولت
اور بوعدہ ہای حکومت وریاست فراہم کرکی مومنین مومنین کو بقہر و تعلا تضعف
کردیا تو اوس سی نبی کی نبوت اور امام کی امامت مین کچھ داغ نہین لگتا اسلئی
کہ ثبوت نبوت اور امامت بدلائل باہرہ ومعجزات قاہرہ متواترہ ہوتا ہی کہنی سی
چند دنیا طلبونکی جنکے کفر وایمان ہے مین مابین اہل الاسلام جھگڑتی پڑے
ہوئے ہین پس اونکی حسن وخوبی سی نہ نبوت اونکی مخالفین ملت کے
نزدیک ثابت جاتے ہی اور نہ اونکی بگڑنی سی بگڑ جاتے ہی الغرض کفر اور ارتداد
حضرات ثلاثہ واخراہم سے داغ نبوت جناب رسول خدا مین لگانا آپ ہے
کی منہ سے باایمانون کا کام ہے فنعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ من ذلک

قال المخاطب لقمقام ہداہ اللہ سبل السلام تیسری دلیل اسکا کوئی انکار نہین
کرسکتا ہی کہ پیغمبر خدا ایسے وقت مین مبعوث ہوئی کہ لوگ توحید سی منکر ہوگئی تھی
عبادت اور استعانت مین شرک کرنیلگی تھے معاد پر یقین نرکھتی تھے عبادت
کی طریقونکو بھول گئے تھی دین ابراہیمی مین تحریفین کرنیلگی تھے جانورونکی
طرح آپسمین لڑتی اور وحشیونکی مانند باہم جھگڑتے تھی علم اور حکمت سی بی بہرہ ہوگئے
تھے اخلاق حسنہ کو چھوڑکر جاہلانہ رسمونکی پابند ہوگئے تھی چنانچہ اللہ جلشانہ نے
توحید کی تبلانے شرک کی چھوڑانی عبادت کی طریقی سکھلانی دین ابراہیمی کی
جاری کرنے اخلاق حسنہ کی تعلیم دینے کی لئی حضرت کو نبوت اور رسالت کا
مرتبہ دیا اور تمام بنی آدم کی ہدایت کا بار آپکی اوپر رکھا اور چونکہ بعد حضرت کے
خدا کو دوسرا نبی بھیجنا منظور نہ تھا اور سلسلہ نبوت کا آپکی ذات پر ختم کرنا منظور
تھا اسلئے جو فضائل اور کمالات اور معجزات جدا جدا اور انبیا علیہم السلام کو
دئی گئے تھی وہ سب حضرت کو دئی گئے اور جو طریقی ہدایت اور تعلیم کی علیحدہ
علیحدہ اور پیغمبرونکو سکھلائے گئی تھی وہ سب حضرت کو سکھلائی گئے بلکہ اس نظر
سی کہ کوئے فرقہ کوئی گروہ آپکے فیضان نبوت سی محروم نرہی اور آپکے
ہدایت اور تعلیم مثل بعض اور نبیونکے بی اثر نہوجای اور کسیکو کوئی عذر ایمان اور
اسلام لانی پر باقی نرہی اور کسیکو موقع آپکی نبوت کی انکار کرنیکا نہ ملی وہ معجزات حضرت
کو دئی گئے جو اور کسی نبی کو نہین دئے گئی اور اون باتون کی اجازت آپکو
دیگئی کہ اور کسی پیغمبر کو نہین دیگئے اسیواسطی آپکے ہدایت کا اثر جلد اور کامل ہوا
اور کچھ ایک ہی ذریعہ سی نہین بلکہ مختلف ذریعون سے لوگون نی ایمانکو قبول کیا

جو لوگ فصحا اور بلغا مشہور تھی وہ قرآن مجید کی فصاحت دیکھ کر قائل ہوگئی اور جو لوگ
علم اور حکمت کا دعوی کرتے تھی وہ آپکی تعلیم حکیمانہ دیکھکر معتقد ہوگئی جو شخص معجزہ
کی طالب تھی وہ معجزات دیکھکر ایمان لائے جو لوگ شجاعت و مردانگی مین مشہور
تھی وہ میدان جنگ مین مقابلہ کی تاب نلاسکی آخر مغلوب ہوکر مطیع بن گئے
اور جو غرض اللہ جل شانہ کی آپکے نبوت سی تھے کہ دین اسلام تمام دنیا مین
پھیل جاوی اور سب باطل دینون پر غالب ہوجاوی وہ حاصل ہوگئی لیکن یہ فائدہ
جو بعثت نبوی سے ہوا صرف اہل سنت کی اصول کی مطابق ثابت ہوتا ہی
اور موافق اصول مذہب شیعہ کی ہرگز ثابت نہین ہوتا اسلئی کہ جو لوگ حضرت کی
سامنی ایمان لائے جب اونکی نسبت یہ اعتقاد کیا جاوی کہ وہ ایمان اور اسلام مین
کامل تھے اور دل سے حضرت کی نبوت کی معتقد تھی اور مرتے دم تک اوسپر
ثابت قدم رہی تو یہ امر البتہ تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ حضرت کی ہدایت سی جو غرض
تھی وہ حاصل ہوگئی مگر جبکہ اون لوگون کے نسبت یہ گمان کیا جائی کہ وہ ظاہر
مین مسلمان تھے اور باطن مین عیاذاً باللہ کافر یا حضرت کی وفات کی بعد ہی
مرتد ہوگئی تو کسکے منہہ سی یہ بات نکل سکتی ہی کہ حضرت کی ہدایت سی کچھ فائدہ
ہوا حقیقت یہ ہی کہ جو اعتقاد شیعونکا بہ نسبت صحابہ کی ہی اوسی الزام آپکے
نبوت پر آتا ہی اور شیعوں کے کو مذہب اسلام پر شبہہ ہوتا ہی اسلئی کہ جب کوئی
اس امر پر یقین کری کہ جو لوگ حضرت پر ایمان لائے اونکی دلون پر کچھ اثر ایمان
اور اسلام کا نہ تھا اور وہ صرف ظاہر مین مسلمان اور عیاذاً باللہ باطن مین کافر تھی یا
حضرت کی انتقال کرتے ہی وہ اوس سے پھر گئی وہ حضرت کی نبوت کے

تصدیق کرنہین سکتا ہی اور کہہ سکتا ہی کہ اگر حضرت سچی ہی نہوتے تو کچہ نہ کچہ اونکے
ہدایت مین تاثیر ہوتے اور کوئی نہ کوئی دل سے اونپر ایمان لایا ہوتا اور منجملہ ہزارون
لاکہون آدمیونکی جو اونپر ایمان لائے سو دو سو آدمی تو ایمان پر ثابت قدم رہتی
اگر صحابۂ کرام تمہاری عقائد باطلہ کے موافق اسلام اور ایمان مین کامل نہ تہے
تو پہر وہ لوگ کونسے ہین جن پر حضرت کی ہدایت کا اثر ہوا اور وہی لوگ کتنی
ہین جنکو حضرت کی نبوت سی فائدہ ہوا اگر اصحاب نبوی سوای معدودی چند کی
بقول تمہاری سبکے سب عیاذاً باللہ منافق اور مرتد تہی تو دین اسلام کو کسنی قبول
کیا اور پیغمبر صاحب کی تعلیم اور تلقین سے کسکو نفع پہنچا کن لوگون نے حضرت
کی کہنے سی شرک چہوڑکر توحید پر اعتقاد کیا کن شخصون نے عبادت کی طریقون
کو سیکہا کس گروہ نی دین محمدی کو جاری کیا کس فرقہ نے ایمان کو پہیلایا اے
یارو تمکو تو اسلام کا نام لینا اور پیغمبر صاحب کی نبوت کا اقرار ظاہری سے کرنا
نہ چاہیے اگر پیغمبر صاحب کی ایمان لانیوالون مین سے سو دو سو ہزار دو ہزار کو
تم کافر کہتے یا اون لوگون کو جو بعد غلبۂ اسلام کی مسلمان ہوئے تم منافق جانتی تو
صبر آتا مگر افسوس تو اسی بات پر آتا ہے کہ تم اونہین لوگون پر اعتراض کرتے ہو
جو سب سی پہلے ایمان لائی اور اونہین کو منافق بتاتے ہو جنہون نے خدا
کی دین کو جاری کیا اور اون ہزارون لاکہون آدمیون مین سی جو حضرت پر ایمان
لائے تہی سوای چار چہہ شخصونکی کسے کو اچہا نہین کہتے ہو بہلا کیونکر ایسے
عقیدہ پر تعجب نہ آوے اور کیونکر تمہاری اس گمراہی پر افسوس نہ ہووے
یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام اس تیسری دلیل کا

محصل بعد از قصہ خوانی کو یا کرسٹانے کی نشانی ہے یہ معلوم ہوا کہ غرض خدا
کی مبعوث کرنے سی خاتم الانبیا کی تہے تہی کہ کل بنے آدم ہدایت پاوین اور
ایمان لاوین پس اگر کل صحابہ بظاہر ایمان لانیوالے مرتی دم تک کامل الایمان
ٹہر جاوین جیسا کہ مذہب اہل سنت ہی تو غرض خدا کی حاصل ہوگی اور پیغمبر بہے
سچے پیغمبر ہونگی بلکہ اگر سو دو سو بہے ایمان پر باقی رہجائین گی تو بہے
مخاطب کو صبر آجائیگا اور آنسو پونچہہ جائینگی لیکن غضب تو یہ ہی کہ بنا بر مذہب شیعہ
کی کل چار ہی پانچ مومن کامل رہتے ہین تو خدا کی غرض بالکل نہ حاصل ہوئے
اور پیغمبر کا بہیجنا بالکلیہ لغو ہوگیا پس ایسے پیغمبر کے بہیجنی سے کیا حاصل کہ جسکی
ہدایت کا کچہ اثر ہے دنیا مین نہ پایا گیا سبحان اللہ ہی فہم و ذہی دانش و خہی
حدت ذہن رسا ہزار حکمای یونان اس طریقہ برہان پر قربان آور جان بوعلی سینا
بلاگردان ایسے دلیلین سوای مخاطب کی بہلا کسے کو کب سوجہتی ہین اہل علم
کو نہایت افسوس ہوتا ہی کہ ایسی دلیلہائی لاجواب کی جو ہمین اپنے عمر عزیز چند روزہ کو ضایع
کرین سے آنست جوابش کہ جوابش ندہی لیکن کیا سے کہیے کہ عوام
کالانعام نہین سمجہتی اور ترک جواب کو محمول عجز پر کرتے ہین لہذا بالاجمال کچہ
گزارش خدمت شریف کیا جاتا ہے کہ یہ دلیل نامربوط آپکی از قسم تخییل اوہام
اور اضغاث احلام ہی اسلئے کہ لاریب کہ خداوند عزوجل نے اپنی فضل و کرم
اور مقتضای مصالح و حکم سی بنی آدم کو جس جس چیز کے حاجت واسطی اصلاح حال
اور حسن مآل کے ضروری تہے سب عنایت فرمائی پہلے عقل ممیزین الخیر
و الشر عطا کی فالہمہا فجورہا و تقویٰہا کہ یہ حجت باطنی خدا ہی

بعد اوسکی حجت ظاہری باسال رسل وانزال کتب اور نصب اولیاء تمام کے تاکہ
ممکن ہو کہ کافۃ الناس ہدایت پاوین اور راہ راستی پر آوین پس جو کچھ بمقتضای فیض
ازلی اور جود لم یزلی تہا اوسکی طرف سی وہ سب عمل مین آیا اور یہ سخن قابل انکار
نہین اور اسیطرح انبیاء اور اوصیاء پر جن جن باتونکو خدا نے دربارہ صلاح احوال
عباد واجب کیا تہا حتی المقدور وہ بہی عمل مین لائے وما ارید الا الاصلاح
ما استطعت کی کاربند رہے اور انتہای درجی کے کوشش اور محنتین اور
مشقتین ہدایت ناس مین کین اور اونتین اجرای دین مین صابر اور محتسبا اور ثابتین
اور اونکی ثبات قدم مین کبہی لغزش نہین آئے اور یہ امر بہی الطاف جلیلہ
جناب باری سے تہا کہ اہلسنت اسکو امر تفضلی بحت کہتی ہین اور شیعہ نظر اوسکی
غنای ذاتی کے تفضلی اور نظر حکم و مصالح کے معبر بواجب کرتی ہین پس
بعد اسکی کہ خداوند عز وجل نے تکمیل مدارج لطف ممکن و مقرب فرمایا بعضی لوگون
نے بحسن اختیار بمقتضای عقل و نقل پر عمل کیا اور اونہون نے ہدایت پائے
وما ہم الا قلیل وقلیل من عبادی الشکور اور اکثر لوگ بمقتضای واکثرہم
لا یعقلون ولتجدن اکثرہم فاسقین بخواہشہای نفسانی اور اغوای شیطانی
بمقتضای عقل و نقل سی بسوء اختیار دست بردار ہو کر راہ دین سی درگذرے
اور متاع عاجل دنیای فانی کو بعوض ثواب آخرت باقی کے خرید کیا اور
حکمت اور مصلحت خدا مقتضی اسکی نہین ہوئے کہ ایسی لوگون کو بہ مشیت الہی
بجبر و اکراہ راہ دین پر لاوے ولو شاء ربک لآمن من فی الارض کلہم جمیعا

ربی یہ نسخہ

ولو شاء الله لهدى الناس جميعاً پس بندونکو لاختیار اوپر حال اختیار کی
چھوڑا چنانچہ خود فرمایا لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی اور فرمایا
من شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر پس اگر فرض کیا جاوی کہ کل بنی آدم
کافر ہو جاوین تو جب خدا اور رسولؐ نے جو انپر لازم تھا وہ عمل مین لا چکی ہین تو نہ
خدا پر کوئے الزام عائد ہو سکتا ہی نہ اوسکی رسولؐ پر آری چونکہ حجت خدا تمام
ہو چکی ہے پس سراپا الزام عائد طرف عباد کے ہوگا اسلئی کہ اونپر لازم تھا
طلب اتقیاد انبیاء اور اونہون نے نکیا نابرا سکے اب ضرورت ترتب
ہونے اشہدایت کی نرہی اور اگر کوئی خوش فہم مثل مخاطب کے کہے کہ
جب اثر ہدایت مترتب ہونا ضرور نہوا تو ایسے نبی کا بھیجنا عبث اور بیکار ہوا ہم
جواب دینگی کہ ہرگز عبث نہین ہے اسلئی کہ حجت خدا بسبب مبعوث کرنے
نبی کے تمام ہو گئی اور کسیکو مجال اسکے نرہی کہ کہی لولا ارسلت الینا
رسولاً فنتبع آیاتک من قبل ان نذل ونخزی اب آئی ما نحن فیہ پس اد
فرمائیے کہ اگر سو دو سو صحابہ سے ایمان پر باقی نرہی اور دس ہی پانچ ایمان پر
باقی رہگئے گو یہ معتقد شیعہ نہین ہے جیسا کہ عنقریب معلوم ہوگا مگر اسمین کیا
قباحت لازم آئے اوپر پیغمبر کی پیغمبری اور خدا کی خدائی مین کیا خلل پڑا اگر خدا
اسباب ہدایت کی پیدا کرنے اور نبیؐ ادای رسالت اور تحمل بار نبوت مین کچھ
کوتاہی فرماتا تو آپ کا جو جی چاہتا سو فرماتے تو اب اہل انصاف ذرا انصاف
کرین کہ خداوند تعالی کے اسباب ہدایت پیدا کرنیسے اور نبیؐ کی ادای رسالت
کرنیسے اور اکثر صحابہ کی منافق رہنی اور مرتد ہو جانے سی کیا علاقہ ہے اور

کیون تناقض پایا گیا ہے کہ ایک کا وضع مستلزم رفع آخر ہوا گر اسباب ہدایت اور
ادای رسالت خواہی نخواہی مستلزم ایمان ہوتے تو امثال ابولہب اور ابوجہل
کیون کافر رہتے اور منافق اپنی نفاق پر کیون باقی رہتے اور اہل ردہ کیون
مرتد ہوجاتے پس اسیطرح کیون نہین جایز ہے کہ مثل قوم حضرت موسےٰ
ایک زمانہ مین اکثر صحابہ مرتد ہوجاوین گو پھر بعد چندے راہ پر آوین اور جب
خود ایمان لازم ہدایت نہو تو بقا علی الایمان کب ضرور ہوگی آپ نی خود صفحہ اولی
مین فرمایا ہے کہ اکثر مسلمانون کو شیطان نے بعد ایمان کی بہکایا ہے اور
اونکی دلونکو عقائد باطلہ سے بہر دیا اگر تقریر آپکی کو مے کہی کہ خدا اور رسول
کی اہتمام نے کچہ فائدہ نہ بخشا کہ تہتر فرقونمین سے بہتر فی النار ہوئے
اور فقط ایک ہی فرقہ ناجی ٹہرا تو پیغمبر کے ہدایت اور خدا کی کفالت کا کیا اثر ہوا
اگر کاش دس پانچ بہشتی ہوتے تو کچھ صبر آتا نہ یہ کہ فقط ایک ہی
بہشتی ہو تو آپ کیا جواب دیجیگا فما ھو جوابکم فھو جوابنا قولہ اسکا کوئی
انکار نہین کرسکتا اقول لفظ اسکا مشار الیہ اگر کل کلام مختل النظام ہے
تو آپکا خصم اوسکا منکر ہے اور اگر بعض کلام دون بعض مراد ہے تو اوسکے
تشخیص کرنے ضرور تہے اور اگر فقط فقرہ اولی مراد ہے تو ایک کلام
کے تحت مین کل کلام کو لکہنا عوام کو دام فریب مین لانا ہی تا لوگ سمجہین کہ
کل کلام مسلم الثبوت مین الفریقین ہے قولہ لوگ توحید سی منکر
ہوگئی تہے اقول اگر مراد لوگ سی امثال آپکی ثلاثہ واحدہ ملہم ہین تو
مسلم ہے کہ وہ بت پرست تہے پس بت پرستی سی طرف خود پہرتے

کی رجوع کرنے مین کچہ استبعاد نچاہئی افرایت من اتخذ الہہ ہواہ اور اگر مراد کل دنیا
کی لوگ ہین فلا نسلم والمدعی مطالب بالبرہان اور یہی حال فقرات مابعد سمجہنا چاہئی
قولہ تمام بنی آدم کی ہدایت کا بار آپکے اوپر رکہا اقول مراد ہدایت سی اگر
ارادۃ الطریق ہے تو مسلم ہی کہ وہ حضرت اسی لئے بہیجے گئی تہی اور آنحضرت
نے اس بار کو باحسن ماکان فی خیر الامکان اپنے سری اوتارا اور صدق
قد ابلغوا رسالات ربہم کی ہوئے لیکن اس ارادۃ الطریق کو ایصال
الی المطلوب لازم نہین ہے وہو بین ومبین نے فواتح کتب المیزان پس
ایمان لانا اسکو لازم نہوا فما ظنک بالبقاء علی الایمان اور اگر مراد ہدایت سے
ایصال الی المطلوب ہی فیکذبہ قولہ تعالی انک لا تہدی من احببت فما ظنک
بالاغیار ولو کان صاحب الغار قولہ آپکے فیضان ہدایت سی محروم نرہی
اقول لاریب کہ جناب رسول خدا کی موصوف ہونے سی باین صفات
جلیلہ امکان فیضان ہدایت واسطی کل بنے آدم کی ہوا لیکن ہر
ممکن الوقوع کے لئی وقوع لازم نہین ورنہ ہزارون لاکہون بلکہ کرورون
کفار اس فیض سے محروم نرہتی بلکہ خود حضرت کی قوم وقبیلہ کی لوگ مثل
ابوجہل وابولہب کی بلکہ حضرت کی ہر وقت کی صحبت مین رہنی والی اور ایمان
ظاہر کرنیوالی اور کفر چہپانیوالی اسعنے منافقین تو البتہ محروم نرہتے بالجملہ
فیض یابی ہدایت فقط وجود ہادی سے نہین ہی بلکہ موقوف ہی اسپر
کہ لوگ بہی بحسن اختیار ہادی کے ہدایت کو مانین اور اوسکی ہدایت پر چلین
پس جو لوگ شدوسے فی اللہ راہ ہدایت پر چلی وہ فیضیاب ہوئی وقلیل

اور جن لوگون نے اونحضرت کے کہنی کی تصدیق نکی اور اونکو معاذ اللہ ساحر
اور کاہن اور مجنون اور شاعر سمجھا کئے یا زبان سے فقط صدقت یا رسول اللہ
صدقت یا رسول اللہ کہتے رہے اور دل مین سنکر رہے اور ہمیشہ
اسکی فکر مین رہے کہ وہ حضرت جلد وفات پاوین تو مطالب دلی برآوین
اور ہمیشہ محروم فیض ہدایت سے رہے **قولہ** اور آپکی ہدایت اور تعلیم مثل
بعض اور نبیونکی سے بے اثر نہو جائے **اقول** آپکا آخر کا جملہ دلیل نبوتی کا دلالت کرتا
ہے اس بات کے اوپر کہ جس نبی کی تعلیم اور ہدایت اور صحبت اور رفاقت
اور معجزات اور دعوات مین اثر نہو اسکے نبوت ہے مین داغ لگتا اور اسی دلیل
مین آپ بعد چند سطر کے فرماتے ہین کہ اگر حضرت سچے نبی ہوتے تو کچھ نکچھ اونکی
ہدایت مین تاثیر ہوتے اب عرض خدمت شریف مین یہہ ہے کہ یہان
جن نبیونکی بہ نسبت آپ فرماتے ہین کہ اونکے تعلیم اور ہدایت بے اثر ہوگئی
کھلی داغ اونکے نبوت مین لگا یا نہین وہ جھوٹے بنابر اپکے افادہ کے
ٹھہری یا نہین پس یہ عقیدہ اپ ہی کی ایسے متنصرین کا ہوگا ورنہ کل
اہل اسلام خواہ شیعہ خواہ سنی سب نبیون کو برحق سمجھتے ہین
اور بسبب نہ پائے جانے اثر ہدایت کے کہ حکما منشا سوء اختیار
عباد ہی ہے اون پیغمبرون کے پیغمبری مین داغ لگاتے ہین نہ اونکو
معاذ اللہ جھوٹا سمجھتی ہین اور اگر فرمائی کہ ہماری غرض نفی اثر تعلیم
اور ہدایت سی بہ نسبت بعض انبیاء کے نفی بقاے اثر ہے تو ما نحن فیہ
مین بھی ہم ایسا ہی کہین گے کہ فی الجملہ اثر ہدایت اور تعلیم کا مرتدین

Presented by Ziaraat.Com

کو ہوا تھا مگر باقی نرہا بلکہ یہان فی الجملہ باقی بھی رہگیا کہ ارتداد من حیث الاسلام
بعد جناب رسول خدا کے واقع ہے نہین ہوا یا ہوا تو شاذ و نادر ہوا بلکہ جو واقع
بکثرت ہوا وہ ارتداد من حیث الایمان و ارتداد من حیث الاعمال تھا
چنانچہ خود آپ نے صفحہ اولے مین فرمایا ہے کہ اکثر مسلمانونکو شیطان نے
بعد ایمان کے بہکایا اور اونکی دلونکو انعقاد باطل سے بھر دیا اور ہمارے
نزدیک اصل اصول اون عقائد باطلہ کا یہہ تھا کہ لوگون نے اعتقاد اسکا کیا
کہ متابعت اہلبیت کچھ ضروری امر نہین ہے اور کتاب خدا ہمکو کافی ہے
اور حدیث ثقلین کو بالائے طاق رکھ دیا اور حسبنا کتاب اللہ
پکارنے لگے یہانتک کہ پیغمبر کو لیھجر کہا اور وصیت نامہ تک جسکی شان میں
لن تضلوا بعدی تھا نہ لکھنے دیا ہرچند بادی اسکے منافقین ہوئے مگر اثر
اوسکا مرتدین مین ہوا کہ راہ سفینہ نجات سے پھرے اور مآل کار اوسکا یہ ہوا
کہ ذریت رسول مقبول تحت کل شجر و حجر مقتول ہوئے فجزاھم اللہ شر الجزاء یہہ تھا حال
منافقین اور مرتدین کا لیکن کاملین فی الایمان اپنے ایمان پر باقی رہے ولو
کانو اقلیلین مستضعفین فی الارض قولہ کوئی عذر اور اسلام لانے پر باقی
نرہے اقول واقع مین خدا اور رسول نے ایسا ہے اتمام حجت
کیا کہ کوئی عذر باقی نرہا مگر نفس امارہ نے بمقتضائے
وکذلک زین لکثیر من المشرکین قتل اولادھم شرکاؤھم اور
شیطان نے بمقتضائے لاغوینھم اجمعین الا عبادک منھم
المخلصین یون سامریان امت کو گمراہ کیا کہ لوگون سے بجای گوسالہ پرستی

Presented by Ziaraat.Com

کی گاو کہن سالہ پرستی کرائی ولقد صدق علیہم ابلیس ظنہ فاتبعوہ الا
فریقا من المومنین قولہ اور جو غرض اللہ جلشانہ کی آپکی نبوت سی تھے
کہ دین اسلام تمام دنیا مین پھیل جاوے اقول اولاً سابق مین بیان ہوچکا ہی
کہ غرض خدا کے تمام کرنا حجت کا کل اہل دنیا پر تھا وہ مبعوث کرنے نبی
سی اور موید کرنے اوسکی سی آیات بینات باہرہ اور معجزات قاہرہ بجوبے
عمل مین آیا اور حجت خدا کل مخلوقات پر تمام ہوگئی خواہ اسلام ساری دنیا
مین پھیلتا یا نہ پھیلتا لیکن آپکے نزدیک تصدیق حقیت نبوت اسلام کی
پھیلنی پر موقوف ہی پس یہ عجب تحقیق ہے کہ جس سی تصدیق نبوت مصدقین
اولین مین خلل آتا ہے آپکی کہ جنکو آپ مصدقین اولین سمجھتے ہین اور اونکی
بلا تامل صدقت یا رسول اللہ کہنی پر فخر کرتے ہین اونکو بجز تصدیق لسانی
کے تصدیق جنانی نہ حاصل ہوئے اور کیونکر حاصل ہوتی حالانکہ اوسوقت
تک تو دین اسلام قبیلہ بنی ہاشم مین سے بہی نہین پھیلا تھا فضلاً عن القبائل
الآخر اور بقول آپکی تصدیق حقیت بغیر پھیلنے اسلام کی ہوتی ہے نہین
یہ کیا تحقیق آپکی ہے کہ جس سی آپ اثبات ایمان ثلاثہ کیا چاہتی ہے تھے
اوسی سے اونکا ایمان ہی باطل ہوا جاتا ہے ثانیاً اسلام کا پھیلنا مستلزم
ایمان کے پھیلنی کو نہین ہے اسلئی کہ اسلام فقط اقرار بشہادتین ہی بقولہ
تعالیٰ قالت الاعراب امنا قل لم تومنوا ولکن قولوا اسلمنا
ولما یدخل الایمان فی قلوبکم ثانیاً اسلمنا کہ اسلام وایمان سب پھیلا لیکن پھیلنی
کی لئے بقا علے الایمان سے فی کل عہد وفی کل آن کچھ ضرور

نہین جائز ہی کہ ایک وقت خاص مین اکثر لوگ ایمان سے پھر جائین گو بعد
چندی پھر راہ راست پر آوین کما دفع فی قوم موسیٰ ویؤیدہ قولہ
علیہ السلام لتترکبن سنن بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل
والقذۃ بالقذۃ بعدی کما مر من صاحکم قولہ او رب اہل دینوں پر غالب
ہو جائی اقول مراد غلبہ سی اگر من حیث الحجۃ ہے تو مسلم ہی ولن یجعل اللہ
للکافرین علی المومنین سبیلا وقال البیضاوی المراد بالسبیل الحجۃ
قال السدی والزجاج والنخعی لن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلا بالحجۃ وان
جاز ان یغلبوہم بالقوۃ لکن المومنین منصورون
بالدلالۃ والحجۃ انتہی لیکن اسکو پھیلنی اور نہ پھیلنے دین
سے کچھ علاقہ نہین ہے اور اگر مراد غلبہ سی تسلط تام ہی پس حصول اوسکا
ابتک محل کلام ہے قال الضحاک تحت قولہ تعالی لیظہرہ علی
الدین کلہ اراد عند نزول عیسیٰ بن مریم لا یبقی اہل دین الا اسلم
او ادی الجزیۃ وقال السدی ذلک یکون عند خروج المہدی من آل محمد فلا
یبقی احد الا اقر بمحمد وہو المروی عن الباقر وقال الکلبی لا یبقی دین الا یظہر
علیہ السلام ویکون ذلک ولم یکن بعد ولا یقوم الساعۃ حتی یکون ذلک
محصل سب اقوال مفسرین کا یہی ہی کہ تسلط تام اسلام کا جو مصداق
لیظہرہ علی الدین کلہ ہو ہنوز ظہور مین نہین آیا بلکہ اسکا ظہور زمانہ صاحب الامر
علیہ السلام مین ہوگا باقی رہا تسلط فی الجملہ پس لاریب جائے کلام
نہین ہے کہ عہد جناب رسالت مآب مین حاصل ہوا لیکن یہ مستلزم عدم نفاق

بعض صحابہ اور بقای علی الایمان فی کل الاحیان کل صحابہ کا نہین ہے
فلا یتم التقریب قولہ جو لوگ حضرتؐ کے سامنے ایمان لائی اقول متفق علیہ
بین الفریقین ہے بلکہ صدہا آیات اور احادیث صحاح اور غیر صحاح کے اسپر
دلالت کرتی ہین کہ حضرت کی سامنی ایمان لانیوالے دو قسم کے لوگ
تھی ایک وہ جو للہ فی اللہ حقیقت مین ایمان لائی اور دوسرے وہ جو
بطمع دنیا بظاہر ایمان لائے امنوا بافواھھم و لم تومن قلوبھم
پس اگر ان سبکو آپ ایمان و اسلام مین کامل کہتی ہین تو فائدہ بعثت نبویؐ
مطابق اصول اہلسنت بہت درست ہوگیا ہمکو کچھ جای بحث نہین ہے
لکم دینکم ولی دین ہ قولہ اور دل سی حضرت کی نبوت کے معتقد تھی
اقول منافقین صحابی کی دل و زبان کا باہم مختلف ہونا اجلّا سے بدیہیات
سی ہے گو آپ اسمقام مین لسانا کل ایمان لانیوالونکو مصدق نبوت فرماتی ہین
مگر لاریب کہ قلب آپکا مکذب اسکا ہی یقولون بافواھھم ما لیس فی قلوبھم
قولہ مرتی دم تک اوسپر ثابت قدم رہے اقول کل کا ثابت قدم رہنا
بھی اتفاقیات سی ہے اسلئے کہ اہلسنت بھی مرتدین صحابہ کو ثابت قدم نہین
کہتے اگر اختلاف ہی تو اونکی تعیین اور تشخیص مین ہے کہ ما زالوا مرتدین
منذ فارقتھم کے مصداق کون صحابہ ہین بہر کیف ہمکو اس
سی انکار نہین ہے کہ حقیقت مین مومنین اور ظاہر مین منافقین
بھی تا عہد حیات جناب رسالتمآب اوس دین پر جسکو جناب
ختمی مآب نی پھیلایا تھا قایم رہے لیکن بعد اونحضرت کی منافقین

امت نی وہ فتنہ وفساد برپا کیا کہ جس سی اکثر مومنین کو جادۂ ایمان سی لغزش
ہوئی گو اسلام مین باقی رہے اسلئے کہ شہادتین کا زبان سے انکار نہین
کیا اور مصدق اسکا خود آپکا فرمانا ہے کہ اکثر مسلمانون کو شیطان نے بعد
ایمان کے بہکایا اب فرمائی کہ اس بہکانے نے دین اسلام کو باطل کر دیا
یا قائم رکہا اگر رکہا تو بنا بر مذہب شیعہ کے بھی دین اسلام قایم رہگیا اور اگر باطل ہوگیا
تو بنا بر مذہبین کے باطل ہوگیا پہر آپکا ارشاد کہ سنیون کے اصول کی موافق
یہ ہے اور شیعونکی اصول کے موافق یہ ہے محض غلط ہوا **قولہ**
حضرت کے ہدایت سے جو غرض تہے وہ حاصل ہوگئی **اقول** مرارًا
گزارش ہوا کہ غرض ہدایت خلق سے تمام کرنا حجت خدا کا تمام خلق پر تہا
وہ غرض جب حضرت نے ادائے رسالت فرمائی تو بہر کیف حاصل ہوگئی
خواہ کفار و منافقین کفر و نفاق پر باقی رہین یا نہین خواہ اکثر مومنین بطمع
زخارف دنیویہ و بفریب شیاطین جن و انس ایک زمانہ مین راہ ارتداد
عن الایمان پر جاوین یا نہین علاوہ اسکے جب نفاق بعض صحابہ کا اور ارتداد
بعض دیگر کا مختلف فیہ نہین ہی گو اونکے تعیین و تشخیص مین اختلاف
ہو تو اگر تقریر آپکے تمام ہی تو اعتراض مشترک الورود علے الفریقین ہوگا
فما ہو جوابکم فہو جوابنا غایت الاعتذار آپکا یہ ہوگا کہ شیعہ اکثر کو اہل نفاق اور
ارتداد سی جانتی ہین اور ہم اقل کو تو ہم کہین گے کہ قرآن اور حدیث اور
تواریخ سی بہی ثابت ہوتا ہے کہ از عہد آدمؑ تا خاتمؐ ہر ہر زمانے مین کاملین
فی الایمان اقل قلیل ہین اور دنیا طلب اور کفار و فجار اسے یومنا ہذا

کثیر مین یہانتک کہ کئی ہزار بلکہ بنا بر بعض روایات کی گئے لاکھ مین جناب
سید الشہداؑ کا ساتھہ دینی والی بہتر سے نکلی قولہ تو کس مونہہ سے یہ بات
نکل سکتے ہی کہ حضرتؐ کی ہدایت سی کچہ فائدہ ہوا اقول آپکی مونہہ سے
یہ بات نکل سکتی ہے کہ موذیان عترت رسولؐ اور قاتلان ذریت بتولؑ
فائدہ مند ہدایت خدا اور رسولؐ خدا سے تھی ہم کیونکر کہین قولہ حقیقت
یہ ہی اقول حق حقیق فوق کل حقیقۃ کے یہ ہی کہ جو اعتقاد سنیون کا لسانے
بہ نسبت کل صحابہ اور اونکی اولاد کے ہی جنکو تابعین اور تبع تابعین کہتے ہین اور
جنکی حق مین حدیث خیر القرون بنائی گئے ہی جب کوئی اونکی شنائع اعمال اور
قبائح افعال پر بہ نسبت ذریت رسولؐ رب متعال کی صحاح اور غیر صحاح و نیز
و تواریخ اہلسنت سی نظر کری اور غصب حقوق اور قتل نفوس بناحق کو دیکھی
اور جانی کہ ایسے ظالمین بے مسلمانون کی نزدیک خدا اور رسولؐ کے
ہدایت سی بہرہ یاب ہین تو الزام اونحضرتؐ کی نبوت پر بلکہ خدا کی خدائی پر دیگا
کہ یہ کیسا فائدہ ہدایت ساری دنیا مین پہیلایا کہ جسکا نتیجہ یہ فساد فی الارض ہوا
اور البتہ سنی والیکو شبہ مذہب اسلام کی حقیت پر ہوگا کہ جب اسلام مین ایسی
مفسدین فی الارض اچہی کہلاتے ہین تو ایسی اسلام سی کفر ہی بہتر ہے
پہر حضرت کی نبوت کی تصدیق کیونکر کر سکتا ہے قولہ کہہ سکتا ہی کہ اگر حضرتؐ
سچے نبی ہوتی تو کچہ نہ کچہ اونکی ہدایت مین تاثیر ہوتے اقول اولاً سابق
مین بتوضیح بیان ہو چکا ہے کہ ہدایت واسطی اتمام حجت خدا کی ہے تاثیر
ہو یا نہو ثانیاً اگر تاثیر ہونا ضرور ہے تو اگر ایک آدمی مین تاثیر ہو تو وہ بھی

تاثیر ہی کیا حدیث صحیح مسلم کے آپکی نظر سے نہین گذری ومن الانبیاء من
لایصدقه الا رجل واحد چہ جای اینکہ ہزارونمین تاثیر ہوئی ہو گو بقول
آپکی نزدیک شیعونکی بقای تاثیر ایکوقت خاص مین چار سے ہے پانچ مین رہگئی
ہو اس سے انتفای تاثیر فی کل حین نہین لازم آتا ہے ثالثاً عدم تبای
تاثیر بہتر فرقونمین مسلم بین الفریقین ہے پس اگر ایک فرقہ مین تاثیر کا باقی
رہنا کافی فی تصدیق النبوة ہے فذاک علی المذہبین والا فالاعتراض
مشترک اور اسکا مدعی ہونا کہ ضرور ہی کہ قرن اولی مین تاثیر کل مین باقی
رہی اور قرن ثانی مین اسکی ضرورت نہین ہے یہ بعینہ وہی دعوی ہی
کہ شیطان کو صدر اولی مین مداخلت نہ تھی وقد منعناہ اشد المنع
فھو محتاج الی البیان والمدعی مطالب بالبرہان رابعاً آنحضرت کی
ہدایت ہی کا یہ اثر ہے کہ آپکی سے لوگ باوجود میلان سب قلبی کے
الی التفرقہ اتباک اور ظاہری لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کا کرتے ہین خامساً آنحضرت کی ہدایت ہی کی تاثیر ہی کہ سب سنے
الی الایمان اقرار آنحضرت کے نبوت کا کرتی ہین گو اونکے اثبات
خطا وفیہ خطیئة الانبیاء کہتے ہین اور اونکی طرف ایسی رزائل کی نسبت
کرتے ہین کہ سنی والے کو معاذ اللہ موجب تنفر ہوتا ہی مثل اسکے کہ بی بی
کو کاندھے پر چڑھا کی ناچ دکھلایا کا سیجے انشاء اللہ سادساً آنحضرت
کی ہدایت ہی کا یہ اثر ہے کہ ہر ہر دیار وامصار مین ہزارون بلکہ لاکھون
شیعہ عقائد حقہ پر ثابت اور قایم ہین اور آنحضرت کو منزہ جمیع عیوب اور

رزائل سے بچتی ہین رابعاً تاثیر کے لئے ضرور ہے لیاقت
موثر بالفتح جیسے آگ کی تاثیر جلانا ہی مگر گیلے لکڑی نہین جلتے پانی کا کام
ڈبونا ہے مگر سوکھی لکڑی نہین ڈوبتے اسمین موثر اور تاثیر کا عدم تاثیر مین کچھ
نقص نہین ہے پس اگر بسبب عدم لیاقت فریق من الصحابہ کی اونمین ہدایت
کی تاثیر نہ پائی جائے یا بقا اوس تاثیر کے لئی نرہی تو موثر کا کیا قصور ہی
ثامناً تاثیر کا اطلاق تاثیر ناقص اور کامل دونو پر ہوتا ہی پس مطلق تاثیر سی
شیعونکو انکار نہین ہے اور شیعہ بھی یہی کہتے ہین کہ ہزارون مین تاثیر
ہوئی مگر حسب لیاقت اور استعداد کی ہر شخص بہرہ یاب ہوا لیکن اکثر مین تاثیر
ناقص ہوئی کہ فقط لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی قائل رہی گو منافقین
لسانا سب سہی اور قلب مین تاثیر کامل ہوئی کہ وہ طالب جیفۂ دنیا نہوئے
اور راہ دیانت پر قایم اور ثابت قدم رہی اور ادای حقوق اہلبیت رسالت
مین بقدور قاصر نہین ہوئے وانکانوا اقل قلیل وقلیل من عبادی
الشکور تاسعاً جب وہ حضرت خود اسکی خبر دیگئی ہون کہ تاثیر کلی میرے
ہدایت کی بعد میری باقی نرہیگی اور اکثر صحابہ بعد میری طالب جیفۂ دنیا
ہونگی اور حرص طرف ریاست اور امارت کی ہونگی اور مال زکوۃ اور غنیمت
کہا جائینگے طمع دنیا مین ایک دوسری کی گردن پر سوار ہوگا تو اگر ایسا
نہوا ہو اور کل ایمان لانیوالی اثر تامہ ہدایت پر باقی رہگئے ہون جیسا کہ مذہب
اہلسنت کا ہی تو تصدیق نبوت اونحضرت کی ہو ہی نہین سکتے اور کوئی کہہ
سکتا ہے کہ اگر سچی نبی ہوتی تو کچھ نہ کچھ اونکی کلام کا اثر پایا جاتا

Presented by Ziaraat.Com

بخلاف مذہب معتقد شیعہ کی کہ جب کوئی منافقین اور مرتدین کی حالات
کو دیکھی گا تو کہیگا کہ وہ بیشک نبی برحق تھے کہ جیسی جسے خبر غیب دیگئی
تھی ویسا ہی واقع ہوا باقی رہا اخبار آنحضرت کا پس اہلسنت
کے صحاح اور غیر صحاح سے بخوبی ثابت ہی ففی الصحیح البخاری انکم
ستحرصون علی الامارۃ وستکون ندامۃ یوم القیامۃ فنعمت المرضعۃ وبئست
الفاطمۃ وقد قرتینی اے صحابہ عنقریب تم حرص امارت کروگی اور امیر تمہاری لئے
بروز قیامت موجب ندامت ہوگا وفی المشکوۃ عن ابی ذر قال قال
رسول اللہ کیف انتم وائمۃ بعدی یستاثرون بذا الفی قلت اما والذی
بعثک بالحق اضع سیفی علی عاتقی ثم اضرب حتی القاک
قال افلا ادلک علی خیر من ذالک تصبر حتی تلقانی رواہ ابوداؤد انتہی
یعنے ای ابوذر کیا کروگے تم جسوقت کہ بعد میری ائمہ جور ہونگے اور
اور مال زکوۃ کو اپنی واسطے اختیار کرینگے کہا اسنے قسم ہے
خدا کی کہ مین اپنے تلوار کو کندھی پر رکھونگا اور اون اشقیا کو مارونگا یہانتک
کہ آپ سی ملاقات کرون فرمایا آنحضرت نے کہ مین تمکو اس سے بہتر
بات بتلاتا ہون تم صبر کرو یہانتک کہ مجھسی ملاقات کرو اور شیخ عبدالحق دہلوی
نے ترجمہ مشکوۃ مین تصریح کے ہی کہ انتقال ابوذر زمانہ عثمان مین ہوا
پس غور کرنا چاہیئے کہ وہ کون ائمہ جور تھے جدا بوذر مین کہ جناب
رسول خدا نے جنکی ظلم پر صبر کرنے کو ابوذر سی حکم فرمایا تھا وفی
صحیح المسلم عن حذیفۃ قال قلت یا رسول اللہ انا کنا بشر فجاء اللہ بخیر

فنحن فیہ فہل من وراء ہذا الخیر شر قال نعم قلت ہل وراء ذلک الخیر
شر قال نعم قلت قال تکون بعدی ائمۃ لا یہتدون بہداے ولا یستنون بسنتی و
سیقوم فیہم رجال قلوبہم قلوب الشیاطین فی جسمان انس
قال قلت کیف اصنع یا رسول اللہ ان ادرکت ذلک قال تسمع وتطیع وان ضرب
ظہرک واخذ مالک فاسمع واطع صحیح مسلم مین حذیفہ سی منقول ہی کہ مینے
عرض کے خدمت رسول خدا مین کہ ہم لوگ ایک شر مین تھی کہ خداوند
تعالی بعد اوسکے ایک خیر لایا یعنی ضلالت سے راہ ہدایت دکھلائی
اب آیا بعد اس خیر کے پھر کوئی شر ہی حضرت نی فرمایا کہ ہان پس
حذیفہ نی تعجبانہ یہ سوال تین دفعہ کیا اور اونحضرت نی ہر مرتبہ یہی
فرمایا کہ ہان بعد اس خیر کے شر ہی پس پوچھا حذیفہ نے کہ کیونکر ہوگی وہ
شر فرمایا اونحضرت نی کہ ہونگی بعد میری ائمہ ضلالت کہ میری ہدایت
پر نہین گے اور میری سنت پر نچلین گے اور قریب ہی کہ قائم ہون
بحکومت بیچ مسلمانون کے ایسی آدمی کہ دل اونکے شیاطین کی
ہونگی اور صورت اونکے آدمیون کی ہوگے کہا حذیفہ نی کہ عرض کی
مینی کہ اوسوقت مین کیا کرون یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ مناسب
یہ ہے کہ تو اونکی بات سنے اور اونکے اطاعت کری اور اگر تجکو
مارین اور اگر تیرا مال چھین لین تب بھی تو سن اور اطاعت کر پھر
حدیثین اسیطرح سے خلفای جور کے ضلالت پر دلالت کرتی ہین اسیطرح
اوپر حکم بہ تقیہ کی بھی دلالت کرتے ہین فلا تغفل عاشر الاریب کچھ نکچھ

اثر ہدایت اونحضرت کا ہوا مگر یہ امر مستلزم عصمت مہتدین نہین ہے ولا
معصوم الا من عصمہ اللہ پس ممکن ہے کہ مہتدین بعد ہدایت گمراہ ہوجائین
خصوصًا بعض عقائد مین مثل عقیدہ لزوم اتباع اہلبیت مین اور گمراہی اگر بعد
ہدایت ممکن نہوتی تو خدا کیونکر فرماتا افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم ومن
ینقلب علی عقبیہ فلن یضر اللہ شیئًا اور کیونکر فرماتا فمن نکث فانما
ینکث علی نفسہ اسلئے کہ اگر انقلاب اور نکث ممکن نہ تہا تو ذکر کرنا امر محال
کا ایک امر لغو اور باطل تہا تعالی اللہ عن ذلک پس لاریب کہ ممکن بہت اور
ممکن وہی ہے جسکی فرض وقوع سے کوئی محال نہ لازم آوی اور بنا بر تقریر
مخاطب کی اسکے فرض وقوع مین پیغمبر کی پیغمبری سے بلکہ خدا کی خدائی
باطل ہوئی جاتے ہی کہ جسنی معاذ اللہ ایسا پیغمبر بکار بہیجا پس اس سے
محال تر کون امر ہوگا اور جب ممکن کی وقوع سے محال لازم آیا تو ممکن ممکن
نرہا نہا خلف فقلک عشرۃ کاملۃ **قولہ** اور کوئے نکوئی دل سے
اونپر ایمان لایا ہوتا **اقول** صاحبان انصاف اس تہافت اور تخبط تقریر مخاطب
کو ملاحظہ فرماوین کہ خود بعد دو سطر کے ارشاد فرماتی ہین حکایۃ عن اعتقاد
الشیعۃ علی زعمہ کہ سوائی معدودی چند کی سب کی سب منافق اور مرتد
تھی انتہے پس آیا یہ معدودی چند مصداق اون کوئی نکوئے کی کہ جو دلسے
ایمان لائے تہی نہ تہی اور جب یہ معدودی چند بقول تمہارے نزدیک
شیعون کی دلسے ایمان لائے تہی تو پہر یہ کہنا تمہارا کہ کوئی نکوئے
دلسے ایمان لایا ہوتا تمہاری ہے زبان سی باطل ہوگیا یا نہین **قولہ** سو دو سو

آدمی تو ایمان پر ثابت قدم رہتی اقول شیعون کے نزدیک سو دو سو سے
زیادہ اصحاب مقبولین سے ہین کو انمین کامل اور اکمل اور اکمل در اکمل ہین
مگر دو سو دو سو درمیان ہزارون دنیا طلب کی ویسے ہی مغلوب ہوئے
جیسی کہ بہتر اصحاب جناب سید الشہدا کے لاکھون مین ہان فرق اتنا ہی ہے
کہ بنا بر عقیدہ شیعہ انکو مقتضای مصلحت وقت خدا اور رسول کیطرف سے
اجازت جہاد فی سبیل اللہ ملی تھے اور اونکو حکم صبر و تقیہ ملا تھا جیسا کہ حدیث
ابی ذر مین گزرا تصبر حتی تلقانی اور حدیث حذیفہ مین گزرا تسمع وتطع وان
ضرب ظہرک فاسمع واطع اور تصدیق اسبات کی کہ شیعہ سو دو سو کو
صحابہ مین مقبول کہتے ہین کتب رجال شیعہ کی طبقہ اصحاب مین نظر کرنی
سے معلوم ہو جاتی ہے اگر اور کوئی کتاب کتب رجال سی نہ ملے تو
فقط مجالس المومنین جو زمانہ مین ہمارے سائر ہی اسے کی طبقہ صحابہ کو دیکھیے
کہ سو دو سو کا پتا اوسے سی لگ جائیگا قولہ تو پھر وہ لوگ کونسے ہین جن
پر حضرت کی ہدایت کا اثر ہوا اقول وہ لوگ تو ہزارون ہی ہین کہ جن پر
ہدایت کا اثر ہوا مگر اوس ہدایت پر باقی بروجہ کمال رہنی والی فقط وہی
سو دو سو ہین اور اونکو خدا نی اثر پر اسلئی باقی رکھا کہ آپ ایسی لوگون کو
کچھ عذر تصدیق نبوت جناب رسول خدا مین نرہے اور عند اللہ اس تصور پر
بنا بر مذہب شیعہ کی سب آپ محجوج رہین قولہ اور وہی لوگ کتنے ہین
اقول وہی سو دو سو قولہ تو دین اسلام کو کسنے قبول کیا اقول قبول
کرنیوالی بہت ہین مگر اوسکے مقتضا پر باقی رہنے والی ایکوقت خاص مین

وہی سو دو سو تھی کو بعد مراجعت کرنیکی طرف جناب امیر علیہ السلام کی پہر ہزارون
ہوگئی قولہ کسکو نفع پہونچا اقول الجواب الجواب قولہ کن لوگون نے قولہ
کن شخصون نے اقول الجواب ہو الجواب قولہ کس گروہ نی دین محمدؐ سے
کو جاری کیا اقول اعتقاد شیعہ مین دین محمدؐ سے کسی گروہ کی جاری کرنی
سے جاری نہین ہوا بلکہ خود خدا نے اوس دین کو بقوت ید الٰہی جاری
کیا قال امیر المومنینؑ ان ہذا الامر لم یکن نصرہ ولا خذلانہ بکثرۃ ولا بقلۃ
وہو دین اللہ الذی اظہرہ اور آپکے عقیدہ مین یہ ہی کہ دین محمدؐ سے چند
نالایقون بزدلونکی جاری کرنیسے جاری ہوا شیعہ ایسی عقیدہ سی پرہیز
کرتے ہین قولہ ای یارو تمکو تو اسلام کا نام لینا اقول ای یارو تمکو تو اسلام
کا نام لینا نچاہیے اسلئی کہ تمنے منافقین اور مرتدین کو اپنا پیشوا بنایا ہے اور
کلاب جیفۂ دنیا کو اپنا امام ٹہرایا ہی کیون نام اسلام کو ایسے اماموں سے
ہنسواتی ہو اور ظلمہ بنی امیہ اور بنی عباس سے بیعت کرکی اونکو خلیفۃ اللہ
بناتے ہو یہ جتنی خلفا و جور ہین اونکو خدا نے خلیفہ بنایا تھا یا رسول نے یا
بیچاری شیعون نے بنایا تھا تمہین نے اسلام مین خرابیان ڈالین
جس فاسق و فاجر کو جانا کہ اوس سے کچہ دنیا حاصل ہوگے اوسی سے
بیعت کرکی اوسکو خلیفہ بنالیا شیعون نے بجز ائمۂ اہلبیتؑ کی کسکو امام اور خلیفۂ
برحق سمجہا اور شیعونکی کس امام کی ذات سے خرابیان دنیا مین پیدا ہوئین
کہ جس سے زبان طعن یہود اور نصاریٰ حسن و خوبی اسلام پر دراز ہوئی
قولہ نبوت کا اقرار ظاہری سب بھی نکرنا چاہیے اقول سوای منافقین

Presented by Ziaraat.Com

کے ہم سب مسلمانونکو جناب رسول خدا کی نبوت کا مقر ظاہری اور باطنے
سمجھتی ہین گو بعضے عرفان مدارج نبوت مین قاصر ہین مگر اس زمانہ کے
مسلمانان متضرین کو البتہ مثل منافقین صحابہ کی فقط اقرار ظاہری پر جانتے
ہین ہم نہین سمجھتے کہ کس جرم پر شیعونکو آپ حکم انکار نبوت دیتی ہین فقط اتنی
ہے جرم پر کہ ثلاثہ کو دوست نہین رکھتے آپ کیون اسقدر برہم ہوتی
ہین مثل وجوب ولای اہلبیت کی بالخصوص دوستے ثلاثہ کے
واسطی کوئے آیت یا حدیث نکالتے یا خلافت کو مثل شیعون کے
اصول دین سے کہتی تو البتہ شیعون پر کسی قدر برہمے بجا تھے و
ان لیس فلیس سچ پوچھئے تو سنیونکو مناسب ہے کہ جناب رسول خدا کی
نبوت کا انکار کرین اسلئی کہ جو نبی پناہ بخدا ایسا مبتذل ہو کہ بی بی کو کندہی
پر چڑھا کے ناچ دکھلاتا پھری اور احکام شریعت مین ٹھوکرین کھاوے
اور خطائین کرے اور حضرت عمر کے اتالیقی سے اوسکا کام چلے
تو ایسی نبی کی نبوت کا اقرار کرنا کیا ضرور ہی بلکہ مناسب ہی کہ حضرت
عمر کی نبوت کا اقرار کرین **قولہ** سو دو سو ہزار دو ہزار کو تم کافر کہتی **اقول**
ہم نہ ایک کو نہ سو کو نہ ہزار کو بکفر اسلامے کافر کہتے ہین یہانتک کہ کفر
نفاقے والون کو بھی بکفر اسلامی نہین کافر کہتے آری بعد جناب رسول خدا
کے اکثر کو بکفر ایمانے اور بکفر طاعتے کافر کہتے ہین لیکن تاہم سو دو سو
کو آپکی سے لوگون کے تسکین خاطر کیواسطے مومن بھی کہتے ہین
قولہ بعد غلبۂ اسلام کے مسلمان ہوئی **اقول** محبت دنیا مین جو بعد غلبۂ

اسلام کے اور جو قبل غلبۂ اسلام کی مسلمان ہوئے سب مساوی تھے اور
ہوای نفسانی اور اغوای شیطانی کو سب مین مداخلت تھی الاّ من عصمہ اللہ
وانما ہم اقل قلیل فی کل عہد وفی کل عصر یہ آپکا زعم باطل ہے
کہ صدر اولی مین طمع دنیا اور ہوائی نفسانی اور اغوای شیطانی کو
دخل ہی نہ تھا ہم سابق مین تریدون عرض الدنیا اور انما استزلھما
الشیطان سی ہم آپکی مزعوم کو باطل کر چکے ہین فتذکر قولہ تو صبر آتا اقول
جب جناب والا کے خواہش درونی کے مطابق شیعہ عمل کرتی تو
بیشک آپکو صبر آتا اور آپکی جگر مین ٹھنڈک پڑتے لیکن حق تابع خواہشہای
نفسانی نہین ہے کیونکر آپکی خوشنودی کے لئی کوئی حق کو ناحق اور
ناحق کو حق کرے قال اللہ تعالیٰ ولو اتبع الحق اھوائھم لفسدت
السموات والارض ومن فیھن پس شیعہ بیچارونکو آپ معاف رکھئی
کہ بجز سیدھی کے ٹیڑھی بات نکرینگی قولہ جو سب سی پہلے ایمان لائے
اقول کچھ ضرور نہین ہے کہ جسکو آپ سب سی پہلے ایمان لانیوالا جانین
ہم بھی اوسیکو جانین شیعیان علی ابن ابیطالب سب سی پہلی ایمان لانیوالا
بروایات فریقین علے ابن ابیطالب کو جانتی ہین اور اونپر کوئے اعتراض
نہین کرتے بلکہ معترض کو خارجی کہتے ہین قولہ جنہون نے دین کو جاری
کیا اقول بفرض تنزلی اگر کسے منافق سے بھی دین خدا جاری کیا ہو تو
مصداق ان اللہ یؤید ہذا الدین برجل فاجر کی ہوگا کما فی الصحیح البخاری
حقیقت یہ ہی کہ جو لوگ فقط آپکے عقیدہ مین مجرے دین ہین وہ شیعہ کی

اعتقاد مین مخرب دین ہین ورنہ شیعونکو اونکی برا سمجھنے سی کیا حاصل تھا اور
ظاہر ہی کہ باعث اسکا درد دین ہے نہ کوئی غرض دنیاوی برخلاف اہلسنت
کی کہ اونہون نے ہمیشہ اہل ظلم وجور کو خلیفہ بنا کی اور اونکے مدح وثنا
کر کے کیسی کیسے فری دنیا کی لوٹے **قولہ** سوای چار چہہ شخصون کے
کسیکو اچھا نہین کہتے **اقول** یہ عوام فریبی اور افترا سازی شاہ جی دہلوی کی
ہی آپ ناحق اونکی دہوکے مین آتے ہین کتب رجال شیعہ تو موجود ہین
طبقہ صحابہ مین دیکھیے کہ شیعہ کتنونکو اچھا کہتے ہین اور جن چار چہہ کو اپنی
نمنون خاطر عاطر کیا ہی البتہ شیعہ اونکو ایسے درجی مین اکمل الکملا جانتے
ہین کہ طرفہ عین جادۂ ایمان کامل سے اونکو لغزش نہین ہوئی اور ایک
آن بہی ذہن اونکا مسبوق بہ شبہ نہین ہوا یہانتک کہ درجۂ عالیۂ مبنا
اہل البیت تک اونہون نے ترقی کی اس سے لازم نہین آتا کہ جو مدارج
کمال ایمانی مین اونسے کم ہون ہم اونکو برا سمجھین اور واضح ہو کہ جسطرح کفر
کی لیے معانی مختلفہ ہین مثل کفر اسلامی اور کفر ایمانی اور کفر طاعتی اور کفر نعمتی
اوسیطرح ارتداد کی لیے بہی معانی مختلفہ ہین کہ وہ سب معنی تحت معنی لغوی
مندرج ہین کہ مودی جسکا پہر جانا ایک حال سے طرف دوسری حال
کے ہی پس جو شخص شہادتین سی پہرا وہ بہی مرتد ہی جیسا کہ یہی معنے مشہور
ہین اور طبقہ صحابہ مین ایسے لوگ شاذ ونادر ہین جیسے روایت در حق
کاتب الوحی صحاح اہلسنت مین ہے اسیطرح جو شخص اصول ایمان سی
پہر جاوی اوسپر بہی اطلاق ارتداد کیا جاتا ہی وہذا کثیر فی الصحابۃ بلکہ جو ضروریات

اور مقتضیات اوسکی سی پہر یا درجہ یقین کامل سی مدارج ناقصہ کی طرف رجوع کری
یا ذہن اوسکا کسی وقت مین مسبوق بشک و شبہ ہو جای وہ بہی مصداق
اسکا ہی اور اسیطرح سے جو حسن حال اور محاسن افعال سی پہری اور حال
زہد و تقوی سے طرف حال فسق و فجور اور طمع اور حرص دنیا کی جاوے
ان سب پر اطلاق ارتداد کا کر سکتی ہین پس کفر اور ارتداد کا اطلاق نسبت
صحابہ کی جہان کلمات علمای امامیہ یا اونکی احادیث مین پایا گیا ہے
کہین مراد اوس سے معنی اولین کفر اور ارتداد کی نہین ہین بلکہ کوئی معنے
معانی دیگر سی حسب قرائن مقام مراد ہوتے ہین اور اسیطرح سے ایمان
اور اسلام کبہی مترادف ہین اور کبہی آپسمین نسبت عموم و خصوص ہے
اور فسق و کفر مین بہی نسبت عموم و خصوص ہے پس چاہیے کہ اسبات کا
مومنین کو خیال رہے کہ رفع تلبیسات عامہ مین بکار آمد ہی **قولہ** کیونکر ایسی
عقیدہ پر تعجب نہ آوی **اقول** جای تعجب عقائد اہلسنت ہین کہ نیک کو بہی
تمیز نہین دیتی اور سب صحابہ کو عدول کہتی ہین حالانکہ خود ہی اونکی فسق و فجور
کی تصریحات کرتے ہین کہ فلان صحابی پر فلان خلیفہ نے حد زنا جاری
کی اور فلان پر حد شرب خمر جاری کی کتاب احیاء العلوم مین آپکے
امام غزالی فرماتے ہین ماترک الناس الزنا باجمعہم کما لم یترکوا شرب الخمر
وسائر المعاصی حتی روی ان بعض اصحاب النبی باع الخمر فقال عمر لعن اللہ
فلانا ہو اول من سن بیع الخمر اور شاہ ولی اللہ ازالۃ الخفا مین فرماتے ہین
عن ابن عباس ذکر لعمر ابن خطاب ان سمرۃ باع خمرا فقال قاتل اللہ

سمرة ان رسول اللہ قال لعن اللہ الیہود حرمت علیہم الشحوم فجملوہا وباعوہا انتہے
محصل یہ ہی کہ لوگون نے ریا نہین چہوڑا جسطرح شرب خمر اوسائر معاصی کو
نہین چہوڑا یہانتک کہ بعض اصحاب نبی نے شراب بیچی پس کہا عمر نے خدا
لعنت کری فلان پر کہ وہ اول جاری کرنیوالا طریقہ بیع خمر کا ہی اور ابن عباس
نے روایت کی ہی کہ عمر ابن خطاب سی کسی نے کہا کہ سمرہ نی شراب بیچی
عمر نی کہا قاتل اللہ سمرة قاتل بمعنی لعن کے ہی کما صرح بہ اہل اللغة الحاصل
با این ہمہ فسق وفجور پر کل صحابہ عدول ہین اے حضرات اہلسنت تمہاری
ایسے عقیدون پر کیونکر تعجب نہ آوی اور کیونکر تمہاری اس گمراہے پر افسوس نہو
اور واقفان رموز اسرار کہ چشم ابروسی سے بحقیقت کار لیجاتی ہین بمقتضای
ان العیون لتبدی ما فی قلبہا ما فی الضمائر من ود ومن حنق خوب
جانتے ہین کہ اصل غرض قایل ہونی عدالت کل صحابہ سی نہین ہی مگر حفظ
حریم ثلاثہ ارتداد ونفاق سے پس جو ثلاثہ کو اچھا کہی تو اگر کل صحابہ کی فسق وفجور
کو ثابت کری تو اہلسنت بطیب خاطر اوس سے راضی ہین بلکہ اوسکو اپنا امام
اور پیشوا بناتے ہین ای حضرات ذرا تو غور کرو اور کچہ تو خدا سے ڈرو کہ
اون ہزارون لاکہون کرورون درکرورون آدمیون سے جو حضرت پر
ایمان لائے سوای تین شخصون کے دلمین تم کسیکو اچھا نہین سمجہتی ہو بلا کیونکر
ایسے عقیدۂ باطنی تمہاری پر تعجب نہ آوے اور کیونکر تمہاری اس گمراہے
پر افسوس نہو **قال المخاطب القمقام ہداہ اللہ سبل السلام**
چوتہے دلیل ہم لوگ کیا شیعہ اور کیا سنی پیغمبر صاحب کی زیارت کو افضل ترین

سعادات اور بہترین قربات سی سمجھتی ہین اور چونکہ اب زمانہ آپکی حیات کا نہین
ہے اسلئی آپکی قبر مبارک کی دیکھنے کو اور آپکی روضۂ انور کی خاک آنکھون مین
لگانیکو غنیمت جانتی ہین اور اسیکو بہترین سعادات سمجھتے ہین اور اگر کوئے
شخص خواب مین آپکے زیارت سی مشرف ہوجاتا ہی تو وہ بڑے
بزرگون مین شمار کیا جاتا ہی اور حقیقت مین جبتک کوئی شخص نہایت ہی نیک اور
مخلص اور پرہیزگار نہین ہوتا وہ خواب مین بہی سعادت زیارت سی مشرف
نہین ہوسکتا ہے پس نہایت افسوس کا مقام ہی کہ ہم اون لوگون کے
بزرگے اور فضیلت کا کچہ بہی اعتقاد نکرین جو برسون حضرت کی زیارت کرتی
رہی اور رات دن آپکی صحبت مین حاضر رہے اور ہر لحظہ اور ہر ساعت
آپکے دیدار سی مشرف ہوئے اور ہمیشہ آپسے ہمکلام رہی اور نہ صرف
زیارت اور صحبت کی سعادت پائی بلکہ حضرت کی غم اور خوشی مین شریک
رہے اور آپکی یاری اور مددگاری اعلاء کلمۃ اللہ مین کرتے رہی ؎

از وطنہا مہاجرت کردند　　بر الہا مصابرت کردند　　در سفر ہمرکاب او بودند
در حضر ہمخطاب او بودند　　ہمہ آثار وحی دیدہ ازو　　ہمہ اسرار دین شنیدہ ازو
با نبی در شدائد و اہوال　　بذل ارواح کردہ و اموال　　پایۂ دین بلند از ایشان شد
کار شرع ارجمند از ایشان شد　　رضی اللہ عنہم از سوی حق　　بہر ایشان بشارت مطلق

غرضکہ صرف زیارت اور صحبت ہی حضرت سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثنا کے
ایسی فضیلت ہی کہ کوئے بزرگی اوسکو نہین پاتی نہ کہ جب اوسکی ساتہہ اور
فضایل ذاتی سے بہے صحابہ مین موجود ہون تو پہر اونکی مراتب اور مدارج کی کیا انتہا ہی

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

تو دلیل اول دلیل ہے اور اجنبیت مخاطب کی طریقہ استدلال سے چاہتا
ہے کہ ثواب زیارت وزائرین سے عدم نفاق اور عدم ارتداد منافقین اور
مرتدین صحابہ ثابت کرے ہو نفاق سے کہ ثواب کل اعمال مشروط بایمان ہے
شاید آپ نے کلام خدا میں مثالیں اعمال کفار کے نہیں دیکھیں قال اللہ
تعالیٰ والذین کفروا اعمالھم کسراب بقیعۃ یحسبہ الظمان ماء حتی اذا
جاءہ لم یجدہ شیئا الایہ پھر فرماتا ہے مثل الذین کفروا بربھم اعمالھم
کرماد اشتدت بہ الریح فی یوم عاصف خلاصہ اعمال
کفار کے مثل سراب بیابان کی ہیں کہ پیاسا اور پانی گمان کرتا ہے یہانتک
کہ جب اوسکے پاس آیا پایا اوسکو کوئی شے اور مثل تودہ خاکستر کی ہیں کہ ہوا
نے اوسکو اڑا دیا پس جب بسبب کفر نفاق اور کفر ارتداد کے ایمان
نہیں ہے تو اعمال بھی آتے ہیں ہی تو آپ نے ایمان حضرات
ثلاثہ ثابت ہی نہیں کیا ہے شرف اسلام - نیکی کی ثابت کرنے کا آپ
یہ نہیں سمجھتے کہ اگر آپ اونکی حسن اعمال - اونکا ایمان اور اونکے
بزرگی ثابت کرینگے تو پہلے ہم اہل نفاق کے اعمال کو بنیت خالص
ہونا مسلم ہے نکرینگے اور مرتدین کے اعمال کو باطل ہونا اعمال اونکا کہیں
گے اور حبط - اول دین داخل کرنیا اور ثانیاً اونکی فضائل اعمال
اور شایع افعال کو بیان اونکے اخلاق - اور اعتقاد - نہایت سے
کرو انہیں کی چونکہ سے فی الجملہ تفصیل حالات مخالفین - واقوال مابعدیں

مناسب ہر مقام کی آویگے لہذا بیان بالاجمال اشارہ طرف بعض کے
بموجب ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ مناسب معلوم ہوا پس وہ اوصاف جمیلہ
اس قسم کے ہین طالب دنیا بموجب ترید ون عرض الدنیا ہونا
نبوت مین ہمیشہ شک کرنا اور روز حدیبیہ اوسکا ظاہر کر دینا افعال جناب
رسول خدا پر معترض رہنا ترک ادب رسالت کرنا یہانتک کہ دامن شریف کو
مثل کتون کے پکڑ کر کھینچنا اور آنحضرت کا دیکھنا نا گوارا ہونا تنہا
کو تنہا چھوڑ دینا اور اپنی جان بچا کر بھاگ کھڑی ہونا نا لائق نسبت وصیت سے
ہونا نسبت بدیان طرف آنحضرت کی دیکران اجلاف بجا اونکی طالب دنیا
دنیوی کے سقیفہ بندی کرنا نعش مطہر کو غسل و کفن چھوڑنا غصب
خلافت کرنا غصب فدک کرنا بضعہ رسول کو آزار دینا دنیا دنیا تک دم تک اونکو
غضبناک رکھنا قصد احراق خانہ نبوت کرنا بکثرت دروازہ جلانا بضعہ رسول
پر بعض اشقیا کا تبت یدہ ہاتھ اوٹھانا مال خمس و زکوۃ بغیر حق کھانا یا اہل بیت
کا خزانہ جمع کرنا مطرود دین رسول اللہ کو بلا مال خدا اونکو کھلانا آن کو
جلانا اصحاب خاص رسول اللہ کو مارنا نا سے عزت کرنا جلاوطن کر دینا
الغرض بیان حسن و خوبی حضرات ثلاثہ کی لئے دفاتر طوال چاہئی کتب
کلامیہ فرقہ حقہ اونکی مطاعن سے بھری ہوئے ہین طرفہ یہی کہ یہ حالات
شرافت دلالات حضرات اہلسنت کی کتب سی لکھی گئے ہین من شاء
فلیرجع الی تشئید المطاعن وغیرہ من کتب الکلام قولہ پس نہایت افسوس
کا مقام ہے کہ ہم اون لوگون کے بزرگی اور فضیلت کا کچھ بھی نہ اعتقاد

کرین اقول آپکو اپنے اعتقاد کا اختیار ہے مگر شیعہ تو مومنین کے نہایت
فضیلت اور بزرگی کا اعتقاد کرتے ہین آری منافقین اور مرتدین کو البتہ
کافر بکفر ایمانے سمجھتی ہین قولہ جو برسون حضرت کی زیارت کرتے رہی
اقول برسون کفار بھی مثل ابولہب و ابوجہل کے زیارت کرتے
رہی اور راتدن منافقین بھی صحبت مین حاضر رہی اور ہر لحظہ و ہر ساعت دیدار
سے مشرف رہی مگر ہمیشہ مذبذبین بین ذلک لا الی ھؤلاء ولا
الی ھؤلاء رہے اور باوجود انتہاے سلوکات کی جو خاندان رسالت سی
اونکی حق مین عمل مین آئے وہ اپنی مقتضای بدطینتی سے باز نہ آئے
اور وہ نمکحرامیان کین کہ تا قیامت یادگار زمانہ رہگئین ولنعم ما قیل ؎ درختی
کہ تلخ ست ویرا سرشت گرش بر نشانی بباغ بہشت وگر باغبانش شود جبرئیل
دہد آبش از چشمہ سلسبیل ؛ سرانجام نخی بکار آورد ؛ ہمان میوہ تلخ بار آورد
قولہ غم اور خوشی مین شریک رہی اقول منافقین صحابہ خوشی مین
تو البتہ شریک رہی کہ تر حلوے زہر مار کرنیکو ملے مال غنیمت بمصداق مغنم راحہ
گفت ہاتھ لگا لیکن وقت غم پس شراکت آپکی امثال ثلاثہ کی غیر مسلم ہی اسلئے
کہ قرآن اور احادیث اور سیر اور تواریخ سے ظاہر ہی کہ یہ لوگ ہر مقام تنگی
اور ترشی مین بھاگ کھڑی ہوتے تھی اور وقت ضیق اور شدت جان
بچا جاتی تھے پس جو ایسے تھی وہ آپکی یارے اور مددگارے
کیا کرتے تھے وفاداری اور جان نثاری کام اور ہی لوگون کا تھا جنکو شیعہ
اپنا پیشوا سمجھتی ہین نہ پیشوایان سنیان کہ کل کام اونکی مکر و خدع و فریب

تھی اور غرض اصلی اونکے تحصیل حیفہ دنیا تھی قال اللہ عز من قائلہ ومن
الناس من یقول امنا باللہ و بالیوم الاخر وما ھم بمومنین یخادعون
اللہ والذین امنوا وما یخدعون الا انفسھم وما یشعرون فی قلوبھم
مرض فزادھم اللہ مرضا ولھم عذاب الیم بما کانوا
یکذبون الآیات الی اثنا عشر آیات من اول البقرۃ اور یہی بارہ آیتین آپکی
بارہ مصرع کے جواب مین کافی اور وافی ہین اور شعریات کو کہ تخییلات
بحت ہین برہانیات سی کچھ علاقہ نہین ہے خصوصًا ایسی اشعار کہ آیات
قرآنی جسکے مکذب ہین اگر حقیقت واقعی بیان کیجاتے تو مناسب تھا کہ
اشعار آپکی باین الفاظ ہوتے کما قال بعض الاحبار الظرفاء الاذکیاء

الاصفیاء	از وطنہا مہاجرت کردند	سوی دنیا مبادرت کردند
ہمہ دم در رکاب او بودند	چون مگس گرد قاب او بودند	ہمہ آثار وحی دیدہ ازو
وقت نصرت مگر رسیدہ ازو	از نبی در شدائد و اہوال	جستہ مانند ارویہ بجبال
پست دین بلند از ایشان شد	کافری ارجمند از ایشان شد	بعد خیر الوری حکایتہاست
از ثلاثہ بسی شکایتہاست	طمع ملک داشتند آنان	مصطفی را گذاشتند آنان
بکفن بدہنوز خیر ورا	منعقد گشت صحبت شورا	آن یکی غاصب خلافت شد
رخنہ در دین فتاد و آفت شد	آفت و فتنہ و فساد از انست	روز آغاز ارتداد از انست
این خلافت اگر بگویم راست	سبب قتل سید الشہداست	پس از ان بر دو حق زہرا را
بہ ستم خورد حق زہرا را	داد رنج و الم بہ بنت رسول	بخدا از جہان گذشت ملول
وان دگر با رسول رب جہان	بخدا داد نسبت ہذیان	مصطفی خواست چون کند تحریر

یک کتابی بحکم رب قدیر تا نہ است شود دگر گمراہ گفت او حسبنا کتاب اللہ
دید چون ہر دو را دلیر چنان سوش سوخت مصحف یزدان ہست بئس المصیر از سوی حق
بہر ایشان بشارت مطلق قولہ غرضکہ صرف زیارت اور صحبت ہی ایسے
فضیلت ہی کہ کوئے بزرگی اوسکو نہین پاتے اقول حال زیارت اور
صحبت پیشتر گذارش ہوا کہ بدون ایمان مفید نہین ورنہ ابوجہل اور ابولہب
اور کل منافقین صاحبان بزرگے ہو جائین اب یہ عرض ہی کہ یہ صحبت
کفری اور نفاقی اون لوگونکی سے لئے موجب زیادتی وبال وعذاب ونکال ہوئی
فضلاً عن الفضیلۃ ونعم ما قیل ؎ دون شود از قرب بزرگان خراب
حیفہ دہد بوی بد از آفتاب + اور ظاہر ہی کہ جو صحبتین خلوات اور جلوات کے
تہین جیسے صاحبات صحابیات کی اونکے بدونکی حق مین تو خدا نے
یضاعف لہا العذاب ضعفین فرمایا پس مصاحبین بدکیواسطی لا اقل ایک
ضعف کا ہونا تو ضرور ہی پس ثبوت اس فضیلت اور بزرگی کا کہ عذاب
اونکا المضاعف ہی کلام اللہ سے واجب التسلیم ٹہرا باقی دیگر فضائل ذاتی
کا حال سے آپ سن چکی تو پہر ترقی معکوس کے مراتب اور مدارج کی کیا
انتہا ہے قال الخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام پانچوین
دلیل اس امر کو سب مسلمان تسلیم کرتے ہین کہ مکہ اور مدینہ اسلام کی ابتدا اور
ترقی کی مقام ہین اور انہین دو جگہونکو سب دنیا سی بڑہ کر عزت ہی
ایک خدا کا گہر اور رسول کا مولد ہی دوسرا حضرت کا شہر اور آپکا مدفن ہی
مکہ معظمہ مین بنیاد اسلام کی قایم ہوئے اور مدینہ منورہ مین اوسکی ترقی ہوئی

اور ان دونون جگہونکی بزرگے ایسی ہے کہ کبہی کوئی مذہب باطل
انمین پہر جاری نہوگا اور دجال ملعون کا بہی گذر اونمین نہوگا پس ہمکو غور کرنا
چاہیئے کہ ان دونون شہرونکی رہنے والی اتبک صحابہ کی نسبت کیسا
اعتقاد رکھتے ہین جو کچہ اونکا اعتقاد ہو اوسیکو اصل ایمان سمجہنا چاہیئے
پس خدا کے فضل سی اون دونون شہرونکی رہنے والی بلکہ تمام عرب
کی باشندون کا جو اعتقاد صحابہ کے نسبت ہی وہ ظاہر ہی اگر ہم موافق
شیعونکی یہ کہین کہ وہ سبکے سب گمراہ ہین اور باطل اعتقاد پر اب تک
قایم ہین تو اس سے اصل مذہب اسلام پر بڑا الزام آتا ہی کیونکہ خداوند
عالم نے جہان سے اپنے نبیؐ کو پیدا کیا اور جہان سے اپنے پیغمبرؐ کا مدفن بنایا
اور جن جگہون کو عرش و کرسی کے برابر رتبہ دیا اور جہانسی اسلام
اور ایمان جاری کیا اونہین جگہونکے رہنی والونکو خدا نی اتبک باطل
اعتقاد پر قایم رکہا اور اون لاکہون کرورون آدمیونکو جو اس بارہ سو
برس کے عرصہ مین وہان پیدا ہوئے اور وہان رہی گمراہ رکہا اور گمراہی
پر اونکا خاتمہ کیا اور ایک مومن کا گذر بہی وہان نہونے دیا اور اتبک خدای
عزوجل کو وہی اصرار ہی کہ اونہین بد اعتقادون سے مکہ اور مدینہ بہرا ہوا ہی
اور وہی گمراہی ہے اور ضلالت اتبک تمام عرب مین پہیلے ہوئی ہے اور
باوجود گذر جانے اسقدر عرصہ دراز کے اب بہی کوئے مومن پاک بغیر
تقیہ کے وہان جانی نہین پاتا اور اپنے ایمان اور اعتقاد کو بخوف اپنے
عزت اور جان کے ظاہر نہین کر سکتا قیامت تو قریب آگئے اس دنیا

کے ختم ہونیکی دن نزدیک ہوگئے لیکن خدا اون ظالمون اور بداعتقادون
سے اپنی گھر اور اپنی رسول کے گھر کو پاک نہین کرتا اور مومنین سی اون
شہرونکو آباد نہین فرماتا اور گمراہون کو ایسے پاک جگہون سے نہین نکالتا
اگرچہ جسقدر زمانہ نبوت کا دور ہوتا گیا اور اسلام مین ضعف آتا گیا مذہب شیعون
کا ترقی پاتا گیا اور اونکی حق و باطلہ کو رواج ہوتا گیا اور اکثر شہرون اور
ملکونمین اونکی حکومت بھی ہوگئے اور پادشاہت اور سلطنت بھی نصیب ہوئے
لیکن باینہمہ مکہ اور مدینہ اور عرب مین جو دین پیغمبر خدا کے وقت مین تھا وہی
جاری ہے اور جو مذہب رسول مقبول کی سامنی تھا وہی اب بھی ہی ؎
ہست محفل بر آن قرار کہ بود ٭ ہست مطرب بر آن ترانہ ہنوز
ہم حیران ہین کہ جب مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین اس تیرہ سو برس کے
عرصہ مین ایک مسلمان پاک اعتقاد نہوا اور ایسے پاک جگہ مین کسی مومن
پاک کا گذر نہوا تو پھر کونسا مقام ہوگا جہانکے رہنی والی مومن اور مسلمان
ہونگے اور خدا کی گھر کو اور رسول کے گھر کو چھوڑکر کسکے گھر مین ایمان والے
رہتی ہونگے ای بھائیو بغیر اسکے کہ یہ امر قبول کیا جاوی کہ اصل دین اور مذہب
وہی ہی جو مکہ اور مدینہ کے رہنی والون کا ہے کوئی دوسرا علاج نہین ہے
یقول لتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام
یہ دلیل عقلی آپکی نہایت معقول ہے کہ حسن و خوبی صحابہ بلکہ ثلاثہ اعتقاد اہل
مکہ و مدینہ سے ثابت ہی کہ وہ لوگ اونکو اچھا سمجھتی ہین اور چونکہ اہل مکہ و مدینہ
کا اعتقاد باطل پر ہونا محال ہے پس ضرور ہی کہ صحابہ اچھے ہون کیون

حضرت کیا خود صحابہ منافقین اور مرتدین بلکہ آپکے ثلاثہ اہل مکہ اور مدینہ سی
سنتے پس جب شیعہ خود اونہین کے ضلالت وگمراہی بدلائل عقلیہ ونقلیہ
آپ ہی کے کتابون سے ثابت کرتی ہین تو اونکی اخلاف اور اذناب
کو بدرجۂ اولیٰ فاسد الاعتقاد کہینگے اور خدمت شریف مین کمال عجز وانکسار
اس مثل وائر وسائر کو عرض کرینگے کہ مارضینا بالشیطان فکیف بذراریہ
ایک بات ہی دوسری بات یہ ہی کہ جہان اپنے صفحۂ اولیٰ مین فرمایا تھا
کہ شیطان نی بعد ایمان لانیکے اکثر مسلمانونکو بہکایا اور اونکی دلون کو
باطل عقیدون سے بہر دیا وہان اپنی اہل مکہ ومدینہ کو مستثنے نہین کیا تھا
کہ اونکو کبھی شیطان نے نہین بہکایا اور اونکی دلون تک اعتقاد باطلہ کا گذر
نہین ہوا اور جبکہ ہمنی مداخلت شیطان کی قرن اولیٰ مین بیشتر آیات وروایات بجزمی
ثابت کی اور لاریب وہ لوگ بھی اہل مکہ ومدینہ ہی سے تھی پس قرون مابعد
مین کہ بقول آپکے اسلام مین ضعف آیا بدرجۂ اولیٰ شیطان نی عقائد
باطلہ کا القا کیا ہوگا تیسری بات یہ ہی کہ اپنے صحاح اہلسنت مین ملاحظہ فرمایا
ہوگا کہ جناب رسول خدا نے فرمایا سیعود الدین غریبا کما بدء غریبا
اور نہایہ ابن اثیر مین باین لفظ ہے ان الاسلام بدء غریبا وسیعود
کما بدء فطوبے للغرباء اور اوسکے معنون مین فرمایا ہے یعنی جیسا
کہ اسلام اول امر مین مثل اوس غریب اور وحید کے تھا کہ جسکے
اہل ذوات بسبب قلت مسلمین کے اوسیطرح قریب ہی کہ پھر ہو جاے گا
اور مسلمان کم رہجائین گے پس بنابرین معنے کے کہ بڑی محقق اہلسنت

نے فرمایا ہی البتہ خلو مدینہ از دین حق اسلام لازم ہے اور سیوطی مین
چونکہ سین قرب و قوع پر دلالت کرتا ہی اور بلا ضرورت معنی حقیقی سی معنی مجازی کیطرف
جانا نچاہئی پس ضرور ہی کہ محمول کیا جاوی اوس ارتداد پر جو بعد عہد رسول خدا کی واقع
ہوا اور تائید بلکہ تخصیص اسکی حدیث لازالوا مرتدین منذ فارقتہم کرتی ہی اسلئی کہ مدمنہ
واسطی ابتدای مدت کی ہی یا واسطی جمیع مدت کی بنا بر اولی و ثانی مدت ارتداد کی ابتداء
روز مفارقت رسول خدا ہوگا اسلئے کہ جمیع مدت ارتداد ابتدا سی انتہا
تک جمیع مدت مفارقت رسول اللہ ہوگے اگرچہ من حیث النحو
یہان جمیع مدت کی معنے نہین ہوسکتے مخفی نرہے کہ دین اور اسلام
سے مراد یہان دین اور اسلام خاص ہے کہ ہم معنی ایمان ہے جیسا کہ
ایمان کبھی ہم معنی اسلام ہوتا ہی چنانچہ ایمان منافقین کا بے معنی اسلام
ہے جیسا کہ ہمنے سابق مین اشعار کیا کہ دونو کبھی مترادف بھی آتے
ہین قولہ انہین دو جگہون کو سب دنیا سے بڑھکر عزت ہی اقول ہر شے
کے عزت اور حرمت کی لئے وجوہ مختلفہ ہین جائز ہی کہ بعض کی عزت
بعض وجوہ سے ہو اور بعض دیگر کے بہ بعض وجوہ دیگر مثلاً مکہ معظمہ باین
جہت کہ ہمیشہ سے عبادتخانہ خدا اور مولد محمد مصطفی ہے
مدینہ سے افضل ہی اور مدینہ اس راہ سی کہ ہجرتگاہ خاتم انبیاء اور مدفن اشرف
مخلوقات خدا ہے مکہ سے رتبہ مین فضیلت رکھتا ہی الغرض وجوہ فضائل
پر نظر کرنے سی معلوم ہوتا ہے کہ مراد ایسے مقامونمین فضیلت من جمیع الوجوہ
نہین ہوسکتے پس کیون نہین جائز ہی کہ بعض وجوہ سے زمین کربلا کو زمین

بیان تفضیل کربلا بر مکہ

مکہ پر ترجیح ہو بلکہ خود زمین کعبہ پر ترجیح ہو چنانچہ بعض احادیث ائمہ اہلبیت مین
اسطرحکا مضمون صداقت مشحون وارد ہوا ہے لیکن آپکے امثال تو
ایسی باتونکو سنکر کمال سخریہ اور استہزا شروع کرینگے اور ستم ظریفیان کرینگے
اور کیونکر نہو کہ اگر ایسا نہو تو قول خداوند جل وعلا اتخذناھم سخریا ام زاغت
عنھم الابصار محض غلط ہو جائے لیکن چونکہ خدا نے مومنین کو
کافرین پر بحجت غالب کیا ہی اسلئے ضرور ہوا کہ ہم ترجیح ارض کربلا کو ارض
کعبہ پر ایسے حجت قاہرہ سی ثابت کردین کہ ہر منکر عرق خجالت مین نہاے
اور ہر حاسد کی دانتون تک پسینہ آجائی بیان اوسکا بمقدمات جلیہ بدیہیہ یون ہے
کہ اسمین کسے شخص کو اہل اسلام مین سے جای کلام نہین کہ سرور کائنات
اور مفخر موجودات اشرف ممکنات و افضل مخلوقات من الارض والسموات
ہین اور اس امر بھی کو کچھ ضرورت نہین ہے کہ باشال لولاک لما خلقت
الافلاک سے مستدل کرین اور اسمین سے کچھ شک نہین ہی کہ ابعاض
جسم شریف اور ہر پارہ جسد منیف شرف و عزت مین مثل کل کے ہے
جیسے ہر ہر پارہ قرآن مجید عزت و احترام مین بعینہ حکم قرآن مجید رکھتا
ہے اور کافہ علماء کا انعقاد اجماع ہے اسبات پر کہ جو موضع قبر شریف
آنحضرت کا ہے جمیع بقعہ ہائے دنیا پر ترجیح رکھتا ہے چنانچہ تصریح
اسکی شاہ عبد الحق دہلوی نے کتاب جذب القلوب مین بیان حال
مکہ و مدینہ مین کے ہی حیث قال در ترجیح یکے ازین دو بلدہ معظمہ بر دیگری
اختلاف واقع شدہ بعد از انعقاد اجماع کافہ علما بر تفضیل انچہ ضمیم

Presented by Ziaraat.Com

اعضای شریفہ سید کائنات کردہ از موضع قبر شریف بر سائر اجزای ارض حتی الکعبۃ
المنیفہ و بعض علما گفتہ اند بلکہ بسائر سموات حتی العرش العظیم انتہی اور بعد اثبات
ترجیح کے سائر سموات پر فرماتی ہین پس محصل کلام چنان آید کہ قبر شریف حضرت
سید کائنات علیہ افضل الصلوات و اکمل التحیات افضل و اکرم بود علی الاطلاق
و العموم چہ بر بلدۂ مکرمۂ مکہ و چہ بر خانہ کعبہ مشرفہ انتہی موضع الحاجۃ اور ہمین سے
کوئی مسلمان سوای یزیدیونکی شک نہین کرسکتا کہ جناب سید الشہدا شہید کربلا
روحی لہ الفدا پارۂ جگر حضرت رسول اللہ ہین اور بہت سے حدیثین مثل حدیث حسین منی اسپر
گواہ ہین اور گوشت اور خون اونکا ایک جزو ہی گوشت و خون آنحضرت صلعم سی
و ہو بعض منہ و بضعۃ من جسدہ الشریف فان الفاطمۃ بضعۃ منہ کما فی الصحیح البخاری و بضعۃ
بضعۃ اور مقدمۂ ثانیہ مین بیان ہو چکا کہ عزت اور توقیر مین بعض کل کی ساتھہ مساوی ہی پس
ثابت ہوگیا کہ ارض کربلا بجہت موضع قبر شریف حضرت سید الشہدا کہ بعض من رسول اللہ ہین
ارض مکہ پر بلکہ کعبہ پر بلکہ سموات پر ترجیح رکھتی ہی حتی العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین
واضح ہو کہ یہ تقریر بنا بر مذاق اہلسنت کی ہے ورنہ وجوہ ترجیح بنا بر مذاق
اہل عرفان اور صاحبان ایقان کے دیگر ہین کہ اگر مخاطب کی سامنے
بیان کئے جاوین تو خلاف کلموا الناس علی قدر عقولہم کی ہوگا حکمت کا
تا اہلونسے نہ بیان کرنا مصایا ہی حکما سے ہی قولہ ان دونو گروہونکے
بزرگی ایسے ہی کہ کبھی کوئی مذہب باطل انمین پھر جاری نہوگا اقول یہ بات
ہے یا از قبیل خرافات ہی دعواہای باطل بی حجت و دلیل کرنا اور
تحت مسلمات کلمات کل مسلمین بکذب و خدع اوسکو داخل کردینا کام

مخاطب عالی مقام کا ہے اگر اس دعوی مین سچا تہا تو کوئی جہوٹے سی
سنے دلیل اوسپر قایم کے ہوتی کہ مقتضای شرافت مکانی یہ ہی کہ کعبہ
وہانکی مکین نالایق نہو سکین اور مکینون کے نالائق ہونیسے شرف
مکانے باطل ہو جائیگا کیون حضرت یہ بات آپکو معلوم ہی یا نہین کہ شرف
کعبہ عہد قدیم سے ہی از آدمؑ تا خاتمؐ ہمیشہ یہ مکان معزز رہا اور حرمت
اسکی عہد ابراہیمیؑ سے تو منصوص علیہ مصحف مجید ہی کہ جسمین کسے مسلمان
کو جای گفتگو نہین ہو سکتے اور حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ کے حلج یا متعمر
ہونیکی حدیثین جذب القلوب مین موجود ہین بہر کیف ایسی مکان عزز اور محترم
مین جسکی شان مین خدا اطهرا بیتی للطائفین و العاکفین و الرکع
السجود فرماوی مشرکین نجس لعین رجس اوثان کو داخل کرین اور تین سو
ساٹہہ بت اوسمین رکہین اور کل اہل مکہ الا من عصمہ اللہ اوسکو پرستش کرین
پس اگر عزت مکانے باعث عدم مداخلت اہل باطل ہوتی تو چاہئے تہا
کہ کعبہ مین کبہی بت پرستی نہوتے فضلا عن المکانیہ تہا ذکر قبل اسلام کا اب آئیے
بعد اسلام کے ابہی چند سطر پیشتر اس سے آخر دلیل ثالث مین آپ خود ہی
فرما چکی ہین کہ اگر اون لوگون کو جو بعد غلبۂ اسلام کی مسلمان ہوئے تم
منافق جانتے تو صبر آتا انتہی پس ظاہر ہی کہ اہل مکہ نہین ایمان لائے مگر
روز فتح مکہ اور وہ روز لاریب روز غلبۂ اسلام تہا پس اگر شیعہ ایمان اہل مکہ
کو ایمان نفاقی کہین تو آپکو حسب اپنی اقرار کے ضرور ہی کہ اسپر اول
خواستہ یا ناخواستہ صبر کیجئے اور پہر ایمین کچہ چون و چرا زبان پر نہ لائیے ورنہ

اقوار صبر کی خدمت ہو جائیگا اور جب آپ قرن اولی کے بی دینی اور
نفاق پر راضی ہوگئے تو ضرور ہی کہ اس قرن کے لوگونکی بیدینے
پر بدرجۂ اولی راضی ہوجائے اسلئے کہ بعد گذرنے قرون متطاولہ کے
البتہ بقول آپ ہی کے اسلام ضعیف ہوگیا اور شیطان نے بعد ایمان کی مسلمانونکو
بہکایا اور انکے دلون کو عقائد باطلہ سے بھر دیا پھر اگر اس زمانہ کے لوگونکو آپ
بیدینی سے بری گردانیں تو ترجیح بلا مرجح بلکہ ترجیح مرجوح لازم آویگا اور جب
حال اہل مکہ یہ ہے کہ انکی بیدینی پر آپکو حسب اقرار اپنے طوعاً و کرہاً
راضی ہونا پڑا تو حال اہل مدینہ بھی اسے پر قیاس کر لیجئے کہ اصل شرف
و عزت مین دونو مکان مساوی ہین گو بعض کو من بعض بوجوہ اشرفیت ہو
اور اگر اس مساوات پر آپکو صبر نہ آوے تو آئیے بیدینی اہل مدینہ کے ہم
بالخصوص سب سے آپکی لئے ثابت کر دین اور وہ اسطرح پر ہی کہ کتب سیر مثل
روضۃ الاحباب وغیرہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بدمعاشان
چند اہل مصر سے کہ جنکی افسر بڑی خلیفہ صاحب کی صاحبزادی محمد ابی بکر
تھی واسطے قتل حضرت قتیل الدار کے جمع ہوئی اور چھوٹی صاحبزادی سب سے
بڑی خلیفہ صاحب کی بآواز بلند فرمانے لگے کہ اقتلوا نعثلاً قتل اللہ نعثلاً
کما فی نہایۃ ابن الاثیر و فی السیر ایضاً اور سوقت اہل شہر مدینہ نے کہ اونمین
مہاجر اور انصار اور بدریین اور صاحبان بیعت رضوان بھی تھے سب یک
بدمعاشونکی ہوگئے آری بعض اعیان مہاجر اور انصار نے اپنے دروازونکو
بند کر کے بیٹھ رہے لیکن تاہم اجماع سکوتی مین تو سب شریک ہوئی

ولا اقل اجماع کل صحابہ بلکہ کل است اور عدم نصرت کی تو بیشک وشبہ
ہوا اسلئے کہ مقتول ہونا حضرت قتیل الدار کا مثل فلتہ بیعت بکری ایک
امر ناگہانی نہ تھا کہ وقتی اللہ میں بہتیرا ایسین پایا جاتا اور مثل شہادت
عمری کے بھی چوری چھپے سی نہ تھا کہ شجاع الدین ابولولوء نی دھوکے
دیکر میں مشکوۃ مبارک چھپا دیا بلکہ علانیہ علی رؤس الاشہاد بہتا
یہانتک کہ باتفاق مورخین بیس دن سے زیادہ تک محاصرہ رہا اور
آب ودانہ بند کیا گیا تھا مگر باوجود فتوت ومردمی پسران ساقی کوثر کہ اپنے
دشمن کو بھی پانی سیراب کرتے تھے بہرکیف اس مدت دراز میں
کوئی ایسا مسلمان نہ ہوا کہ جسکو خلیفہ صاحب کی محصور ہونیکی خبر نہ پہونچے
ہوگئے مگر کسی نے خلیفۃ اللہ کے اعانت پر کمر نہ باندھی یہ ہزاروں
صحابہ اور مہاجر اور انصار خصوصاً اہل مدینہ کہ چند بدمعاشوں کی دفع پر طاقت
نہ رکھتے تھے بیشک کہتے تھے مگر بنا بر اصول اہلسنت کلہم لی محض بیدینے
اختیار کے اور خلیفۃ اللہ کو مارا اور وہ پایا یہانتک کہ لاش مبارک کی
پاؤں میں رسی باندھ کی ہر ایک کوچہ اور گلی میں پھرایا آخر کار ایک ذلیل
پھینکدیا اہلسنت کی لئی مقام کمال رقت تو یہ ہی کہ تین روز تک لاش مطہر
اوس موضع نجاست میں پڑے رہی یہانتک کہ کتوں نے اور شغالوں
نے نہایت گستاخی کے اور ایک ٹانگ کھا گئی کچھ لوگ یہاں گوشت
خسر دندان سگ کہتی ہیں لیکن ہمکو اس سے کیا مطلب ہمارا ایمان
اسے تمدنی کہ اگر اوسوقت میں اہل مدینہ عدم نصرت خلیفۃ اللہ میں مذہب

حق پرستے تو نہ ہوری کہ اب مذہب باطل پر ہون اسلئے کہ اب تو انکا برہمجہا کفر
جانتے ہین چہ جائیکہ اونکی قتل اور غارت پر راضی ہون اور عدم
نصرت اونکی سباح جانین اور اگر اوسوقت مین مذہب باطل پرستے اور
اجماع اوپر عدم نصرت کی اجماع باطل تہا تو اسیطرح اجماع خلافت بکری
بہی اجماع علی الباطل ہوسکتا ہے گو متقدمین اوس اجماع کا ابتک
باقی رہے وکیف ماکان کبہی جاری نہوا مذہب باطل کا اہل بیت مین
بہر تقدیر باطل ہوگیا اور اگر مخاطب کو اسپر بہی تسکین نہوا و صبر نہ آوی اور دوسرے
دین باطل سے تناولین لاوے تو ہم ایک دیگر مذہب باطل کی جاری
ہونیکا نشان سبہے مخاطب کو دیتی ہین کہ اسمین کچہ شک نہین ہی کہ کل
مسلمانان ہند سوا وہابیون اور افغانیون کے کہ بہ تقلید امام غزالی
لعنت مکرر بر یزید کہتے ہین سب یزید پلید ماجن ولد الزنا دمن الخمر کو
اکفر کفرہ وافجر فجرہ دانستہ ہین پس اس سے باطل تر اور کون مذہب ہوگا
کہ سوائی اہلبیت نبوی کی کل اہل مکہ اور مدینہ نی ایسی شقی ترین اولین و آخرین سی
بیعت کی اور اوس لعین کو امام اور پیشوا اپنا سمجہی اور از انجملہ خلیفہ زادہ صاحب
عبداللہ بن عمر تہے کہ ایک رات بہی سنے بیعت ایسی امامونکی رہنا
اونکو گوارا نہ تہا اور سے بے بیعت کی مرنا موت جاہلیت سمجہتی تہے کما
فی شرح ابن ابی الحدید اور جبکہ بعض اہل مدینہ نے بعد شہادت
خامس آل عبا کے نقض بیعت یزیدی کرنا چاہا تو خلیفہ زادہ صاحب کو
بہت ناگوار گزرا چنانچہ اصح الکتب بعد کتاب الباری صحیح بخاری کی

کتاب الفتن میں مذکور ہے لما خلع اہل المدینۃ یزید بن معویۃ جمع ابن
عمر حشمہ وولدہ فقال انی سمعت النبی یقول ینصب لکل غادر
لواء یوم القیامۃ وانا قد بایعنا ہذا الرجل علی بیعۃ اللہ ورسولہ
وانی لا اعلم غدرا اعظم من ان یبایع رجل علی بیعۃ اللہ ورسولہ
ثم ینصب لہ القتال وانی لا اعلم احدا منکم خلعہ ولا تابعہ فی
ہذا الامر الا کانت الفیصل بینی وبینہ کا حاصل یہ ہے کہ جب اہل
مدینہ یزید ابن معویہ کو خلافت سے معزول کر چکے تب ابن عمر نے
اپنے اولاد اور اقربا کو جمع کیا اور کہا کہ میں نے سنا ہے جناب رسول خدا
کو کہ فرماتے تھے کہ روز قیامت ہر غادر کیواسطے ایک جھنڈا کھڑا کیا
جائے گا اور بدرستیکہ ہم نے بیعت کی ہے اس شخص کے یعنی یزید
بن معویہ کے بیعت خدا اور رسول پر اور میں نہیں جانتا کوئی
غدر اس سے زیادہ کہ جس سے ہم نے بیعت خدا اور رسول پر
بیعت کی ہو پھر اوس سے قتال وجدال برپا کریں پس جو شخص
تم میں سے بیعت یزید کو خلع کریگا پس درمیان ہمارے اور اوسکے
جدائی اور جھگڑا پڑیگا اور صاحب فصل الخطاب صحیح مسلم سے ناقل ہے کہ لما
خلع الناس یزید اجتمعوا الی عبد اللہ بن مطیع اتاہ ابن عمر فقال لہ عبد اللہ
بن مطیع اطرحوا لابی عبد الرحمن وسادۃ فقال لہ ما جئتک لاجلس
انی اتیتک لاحدثک حدیثا سمعتہ من رسول اللہ یقول من خلع یدا
من طاعۃ لقی اللہ یوم القیامۃ ولا حجۃ لہ ومن مات ولیس فی

عقبہ میتۃ مات میتۃ جاہلیۃ یعنے جبکہ لوگون نے بیعت یزید سے کو
خلع کیا اور ابن مطیع پر مجتمع ہوئے تو خلیفہ زادہ صاحب ابن عمر نزدیک
ابن مطیع کے تشریف لائی اوسنے کہا کہ مسند لاؤ اور خلیفہ زادہ
کے لئی بچھاؤ اور باعزاز و احترام اوسپر بٹھاؤ یہ سنکر حضرت سلالہ خلافت
نے فرمایا کہ مین مسند پر بیٹھنے کے لئی نہین آیا ہون بلکہ تیری وعظ
و نصیحت کی لئے آیا ہون اور جو حدیث جناب رسول خدا سے سنی
ہی اوسکی بیان کرنیکو آیا ہون جناب رسول خدا نے فرمایا کہ جو
شخص ہاتھ کے کی بیعت سی اوٹھاوی اور اطاعت خلیفہ سے
باہر جاوے تو ملاقات کریگا خدا سی درحالیکہ کوئی حجت پیش
خدا نرکھتا ہوگا اور جو شخص کہ مری اور اوسکی گردن مین پٹہ کے خانہ
کے بیعت کا نہو تو وہ موت کفر اور جاہلیت پر مرا ہوگا فقط انتہی
اس کلام بلاغت نظام سی یہ تھا کہ لوگ خلع بیعت یزید پلید
کرین لیکن ہرچند نصیحت کے مگر اکثرون نے وعظ و پند کو اونحضرت
کے نمانا اور اوسکے سزا اسطرح سے پائی کہ یزید نے بسرداری
مسلم بن عقبہ ایک لشکر واسطے قتل و غارت اہل مکہ و مدینہ کی بھیجا کہ
اونہون نے تین روز تک تیغ بیدریغ اہل مدینہ پر جاری کی
چنانچہ شاہ عبدالحق دہلوی کتاب جذب القلوب مین لکھتے ہین کہ
لشکر یزید نے اس واقعہ مین کہ موسوم بواقعہ حرہ ہی ایک ہزار
سات سو شخصون کو جو بقایا سے مہاجر اور انصار اور علماء تابعین اخیار سی

واقع ہوا
اس کی تفاصیل
اس سے قبل
بیان کیا جا چکا
ہے
خلافت زادی
سکا رای سے
خلاف تھا اور
وہ بیعت
قبول نہ کرتے
تھے

سے تھے قتل کیا اور عامۃ الناس سے سوای عورتون اور اطفال
بے کے دس ہزار آدمی کو مارا اور سات سو حاملان قران مجید اور تابعین
نیکوکارونکو قدیم قریش سے تہ تیغ بیدریغ کیا اور فسق اور فساد اور زنا کو مباح
کر دیا یہانتک کہ ہزار عورتون نے بعد اس واقعہ کے اولاد زنا کو جنا
اور گھوڑونکو مسجد پیغمبر مین جولان کیا اور روضۂ شریف مین کہ نام ایک
مقام کا ہے درمیان قبر آنحضرت کے کہ جسکی حقمین آنحضرت نے
ما بین قبری و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ فرمایا تھا
گھوڑون نے پیشاب کیا اور لوٹا اور اگلون سے بیعت یزید پلید پر عہد
عبودیت لیا اسطرح پر کہ جو چاہی یزید تو بیچ ڈالے اور جو چاہی آزاد کرے اور جو چاہی
طاعت خدا کرے اور جو چاہی معصیت خدا کرے اور جو نام طاعت
خدا کا زبان پر لایا اوسکو فوراً قتل کیا اور اہل اخبار نے لکھا ہے
کہ اوس زمانہ مین مدینہ منورہ بالکل آدمیونسے خالی ہو گیا تھا اور فواکہ
اور ثمرات اوسکی نصیب وحوش و دواب ہوتی تھی اور کلاب اور
دیگر حیوانات نے مسجد شریف مین آرامگاہ اپنا قرار دیا تھا انتہی محصل
بعض العبارۃ ومن شاء التفصیل فلیرجع الیہ ولیرجع ما کنا بصددہ جناب
مخاطب نے جو فرمایا کہ اہل مدینہ مین کسی مذہب باطل جاری نہین ہوا
ہم پوچھتے ہین کہ یہ تعینات جو بعض برضا و رغبت اور بعض بجبر و قہر
اہل مدینہ مین جاری ہوئین اگر کلہا مذہب حق تھا پس باوجود قتل
باجتماع الفریقین کے دنیا مین کوئی مذہب باطل نہین ہو سکتا اور اگر

عقد بیعۃ مات میتۃ جاہلیۃ یعنے جبکہ لوگوں نے بیعت یزید سے کو
خلع کیا اور ابن مطیع پر مجتمع ہوئے تو خلیفہ زادہ صاحب ابن عمر نزدیک
ابن مطیع کے تشریف لائے اوسنے کہا کہ مسند لاؤ اور خلیفہ زادہ
کے لئے بچھاؤ اور باعزاز و احترام اوسپر بٹھاؤ یہ سنکر حضرت سلالہ خلافت
نے فرمایا کہ مین مسند پر بیٹھنے کے لئے نہین آیا ہون بلکہ تیری وعظ
و نصیحت کی لئے آیا ہون اور جو حدیث جناب رسول خدا سے سنی
ہی اوسکی بیان کرنیکو آیا ہون جناب رسول خدا نے فرمایا کہ جو
شخص ہاتھ کسے کی بیعت سی اوٹھاوی اور اطاعت خلیفہ سے
باہر جاوے تو ملاقات کریگا خدا سی درحالیکہ کوئی حجت پیش
خدا نرکھتا ہوگا اور جو شخص کہ مری اور اوسکی گردن مین پٹہ کسے خلیفہ
کے بیعت کا نہو تو وہ موت کفر اور جاہلیت پر مرا ہوگا فقط مقصود
اس کلام بلاغت نظام سی یہ تھا کہ لوگ خلع بیعت یزید پلید
کرین لیکن ہرچند نصیحت کے مگر اکثرون نے وعظ و پند کو اونحضرت
کے نمانا اور اوسکے سزا اسطرح سے پائی کہ یزید نے بسرداری
مسلم بن عقبہ ایک لشکر واسطے قتل و غارت اہل مکہ و مدینہ کی بھیجا کہ
اونہون نے تین روز تک تیغ بیدریغ اہل مدینہ پر جاری رکھے
چنانچہ شاہ عبدالحق دہلوی کتاب جذب القلوب مین لکھتے ہین کہ
لشکر یزید نے اس واقعہ مین کہ موسوم بواقعہ حرہ ہی ایک ہزار
سات سو شخصون کو جو بقایاے مہاجر اور انصار اور علماء تابعین اخیار سی

سے قتل کیا اور عامۃ الناس سے سوای عورتون اور اطفال
بے کے دس ہزار آدمی کو مارا اور سات سو حاملان قران مجید اور ستانوے
بزرگوارونکو قدم قریش سے تہ تیغ بیدریغ کیا اور فسق اور فساد اور زنا کو مباح
کر دیا یہانتک کہ ہزار عورتون نے بعد اس واقعہ کے اولاد زنا کو جنا
اور گھوڑونکو مسجد پیغمبر مین جولان کیا اور روضۂ شریف مین کہ نام ایک
مقام کا ہے درمیان قبر پیغمبر کے کہ جسکی حقمین آنحضرت نے
ما بین قبری و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ فرمایا تھا
اونٹونکو سونے سے ہگا اور موتا اور اگر ان سے بیعت یزید پلید پر عہد
عبودیت نہ لیا اسطرح پر کہ اگر چاہی زنا کرے اور اگر چاہی
طاعت خدا کرے اور چاہی معصیت خدا کرے اور جو نام طاعت
خدا کا زبان پر لایا اوسکو فوراً قتل کیا اور اہل اخبار نے لکھا ہے
کہ اوس زمانہ مین مدینہ منورہ باطل آدمیونسے خالی ہو گیا تھا اور فواکہ
اور ثمرات اوسکی نصیب وحوش و بہائم ہوتی تھی اور کلاب اور
دیگر حیوانات نے مسجد شریف مین آرامگاہ اپنا قرار دیا تھا انتہی محصل
بعض العبارۃ ومن شاء التفصیل فلیرجع الیہ ولیرجع ما کنا بصددہ جناب
مخاطب نی جو فرمایا کہ اہل مدینہ مین کبھی مذہب باطل جاری نہین ہوا
ہم پوچھتے ہین کہ یہ معنی جو بعض برضا و رغبت اور بعض بجبر و قہر
اہل مدینہ مین جاری ہوئین اگر کلہا مذہب حق تھا پس باوجود قتل
باجماع الفریقین کے دنیا مین کوئے مذہب باطل نہین ہو سکتا اور اگر

بجنہا مذہب باطل تہا تو قول اپکا عدم ابتدائی باطل سرمین مین باطل ہوگیا
بلکہ اگر سچ پوچہئے تو اوسی باطل کا نمونہ اہل مکہ و مدینہ مین اب تک باقی
ہے کہ روز عاشورہ کو روز عید سمجہتی ہین اور کس کس خوشیون
سی حرمین مین گاتے اور بجاتی ہین اس سے باطل تر مذہب
کیا ہوگا اور کیونکر اسطرح چرنکرین کہ پیر دستگیر غوث الاعظم اونکی فی کتاب
غنیۃ الطالبین مین عید کرنے روز عاشورہ کا حکم کس شدومد سے
دیا ہی اور پوشاک بدلنا اور سرمہ لگانا اور توسعۂ طعام کرنا مستحبات سی
جانا ہے کو بقول ابن حجر کے صواعق مین ایسا کرنیوالی نواصب
سی ہون لیکن حضرت غوث الاعظم کو نواصب سی ہون مگر پیر شے
اونکی ضرور ہے جیسا کہ بقول اونہین حضرت کی گو ابو حنیفہ مرجیہ ہین
سے ہو مگر تقلید اونکی لازم ہے سابق مین اہلسنت انکار ان مضامین
کا غنیۃ الطالبین سے کرتی تہی مگر الحمد للہ کہ مطبوع ہوجانی غنیۃ الطالبین
نے زبان درازی اہلسنت کو قطع کردیا خلاصۃ الکلام جسطرح سے
زمانہ سابق مین مذہب باطل نفاق کا منافقین اہل مدینہ مین جاری تہا
ومن اہل المدینۃ مردوا علی النفاق لا تعلمہم نحن نعلمہم اور درمیان
مین سے بدولت اہل نفاق کے بہت سی بیتین مذاہب باطلہ
کی اوسمین جاری ہوئین اور بقول ابن حجر کی صواعق مین اب سے
مذہب باطل نواصب کا یعنے عید عاشورہ اوسمین جاری ہے اسیطرح
اگر اب بہی مذہب باطل حسن و خوشی بعض منافقین صحابہ کا اوس مین

جاری ہو تو ہرگز خلاف عقل و نقل نہین ہے و تطلع علی زیادۃ توضیح
فی المقال الآتی بعد التی و للاتی قولہ ورود جال ملعون کا بھی
گذرا و نہین ہوگا اقول سے نفسہ اس خبر کی اقرار و انکار مین مذہب
اہل حق کا کچھ ضرر نہین لیکن آپکو مناسب تھا کہ مقابل خصم مین اسے خصم
سے کی کتب معتبرہ سے نقل اس مضمون کی کرتے کہ اقرب بقبول
ہوتا لیکن ہمکو اصل کلام مین بحث کرنے سی کچھ حاصل نہین ہی آگے
کلام اوس غرض مین ہے کہ جسکی واسطی یہ کلام آپنے اس مقام پر وارد
کیا ہے پس اگر غرض آپکے یہ ہی کہ عدم مداخلت دجال سے ثابت
ہوتا ہی کہ اہل باطل کا استیلا اسمین کبھی نہوگا تو یہ باطل اور غلط بحث
ہی اسلئی کہ گو بفرض و تسلیم آپکے کلام کی دجال کو اسمین دخل نہوگا مگر
بہت سی برادران دجال کو اوسمین دخل ہو چکا ہے از انجملہ
بدمعاشان مصر کہ جنہون نے خلیفہ ثالث کو جام رحیق سرشار
شہادت سی سیراب کیا و از انجملہ معاویہ بن ابی سفیان کہ جسکی بیعت
کو جابر ابن عبد اللہ بیعت ضلالت سمجھتی تھے کما فی جذب القلوب اور
اہلبیت نبوت اسکو ایسا گمراہ سمجھتی تھے کہ قابل قتل جانتے تھے
و کفانی ضلالہ قولہ علیہ السلام یا علی حربک حربی و یا علی من فارقنی فقد
فارق اللہ و من فارقک فقد فارقنی کما فی ازالۃ الخفا
و از انجملہ یزید بن معویہ و قد مر من جذب القلوب و از انجملہ قرامطہ لعنہم اللہ
کہ جنہون نے بنیاد کعبہ مٹادی اور حجر الاسود اوکھاڑ لائی چنانچہ باتفاق

مورخین مین برس تک حجر اسود مسجد کوفہ مین رہا وازانجملہ وہابیان نجد کہ
جنہون نے کل حجاز پر تسلط کیا اور سلطان روم سے کچھ بھی نہو سکا
آخر والی مصر غفر اللہ نے اونکی شر کو دفع کیا اور اگر فرض آپکے عدم
گمراہی باشندگان وہانکے ہی تو گو دجال کا گذر نہوگا مگر شیطان اور
اخوان الشیاطین کا گذر تو بی شبہ اسلام کے لئی کافی
ہی اور اگر دجال وہان نجائیگا تو وہ لوگ خود خدمت دجال مین مشرف
ہوسکتی ہین پھر دجال کے وہان جانیکی کیا ضرورت رہیگی اور بعید نہین
کہ یہ کلام اس اقل الانام کا کوئے صاحب محمول بر ظرافت کرین اسلئی
ضرور ہی کہ ہم سند اسکے بعض کتب معتبرہ اہلسنت سی دین کہ پھر کسیکو
جای کلام نرہے شاہ عبد الحق دہلوی کتاب جذب القلوب مین فرماتی
ہین کہ حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے کہ ایک روز جناب رسولخدا نی
یوم الخلاص کو یاد فرمایا اور ذکر اوسکا مکرر زبان معجز بیان پر آیا صحابہ نی
پوچھا کہ یا حضرت یوم الخلاص کیا ہی فرمایا کہ وہ روز ہے کہ دجال آویگا
اور کوہ احد پر چڑھکی نگاہ کرے گا اور اپنی اصحاب سی کہیگا کہ جانتے ہو
یہ قصر سفید کیا ہے یہ مسجد احمد ہے بعد اسکے قصد داخل ہونی مدینہ کا
کریگا لیکن ہر سر راہ پر ایک فرشتہ موکل پاویگا کہ اوسکی حفظ و حراست مین ہوگا
پس نواے وادی مین کہ جانب شمع سیول ہے خیمہ کھڑا کریگا اور مدینہ
مین تین مرتبہ زلزلہ آویگا پس جو شخص اوسمین جنس کافر اور منافق اور
فاسق سے ہوگا وہ دجال کیطرف جاویگا اور مدینہ ہر خبث اور نجاست سے

مطہر اور منزہ ہو جاویگا یہ ہے یوم الخلاص پہنچے کیون حضرت ابھی تو
یوم الخلاص نہین آیا انتہے کیون ہم اہل مدینہ کیونکر نجاست کفر و نفاق اور
فسوق سے پاک ہوئے پس اگر وہی اہل کفر و نفاق و فسوق شامین
صحابہ کو بمقتضائے الجنس الی الجنس میل اچھا سمجھے تو حقیقت اونکی
کہان سے ثابت ہوئی والحمد للہ کہ آجتک تو ملوث ہونا مدینہ کا اہل کفر و
نفاق و فسوق سے روایت صحیحہ اہل سنت سے ثابت ہو گیا ثم الحمد للہ
علی ذلک قولہ پس ہمکو غور کرنا چاہیے کہ ان دونون شہرونکے
سنی والے اتنک صحابہ کی نسبت کیسا اعتقاد رکھتے ہین اقول
اہل کفر و نفاق و فسوق ویسا ہے اعتقاد رکھتی ہین جیسا اونکا سابق
مین اعتقاد تہا قولہ جو کچھ اونکا اعتقاد ہو اوسکو اصل ایمان سمجھنا چاہیے
اقول دعوائے بی دلیل مسموع نہین ہے خصوصاً جب ثابت ہو گیا
کہ اوسکے باشندی اتنک کفر و نفاق و فسوق پر باقی ہین اور عید عاشورہ
اونکی ثبوت ناصبیت کی لئے کافی ہی کما مر قولہ پس خدا کی فضل سی
اقول خدا کے فضل سی کوئی جگہہ شیعیان علی ابن ابیطالب سی
خالی نہین ہے مکہ مین محلہ غزارہ اور جبل اعلی اور مدینہ مین محلہ
بنی نخاولہ اور محلہ مسجد قبا اور مسجد ذو الشمس اور مشربہ ام ابراہیم اور عوالی
مین بنی حسین سادات فاطمی ہزارون شیعہ ہین کہ اونکین نے
نام کو بے نہین ہے کہ اہل کفر اونکو بقتل لئے اینکہ کافر ہمہ را
کیش خود میداند اہل کفر سے جہین اگر مخاطب کو کشف حقیقت حال

Presented by Ziaraat.Com

منظور نظر ہے تو ہماری ساتھ چلی بشرطیکہ دو چار روز اپنے تئین
متمذہب بمذہب شیعہ کری تقیہ کا نام تو آپکی سامنے لی نہین سکتی کہ
آپکے تلوون سے لگی گے اور سر نہ بچھی گے مگر ریاکاری تو یہ
چندی دو چار کلمہ جو شیعہ کہتی ہین اونکو زبان پر لائے تو پھر آپکو
دکھلائے دی کہ کتنی شیعہ ہین کہ تقیہ صورت اہلسنت مین ہین
اور کتنے سنی حقیقی ہین قولہ بلکہ تمام عرب کی باشندونکا اقول
جن لوگون نے کبھی گھر سے قدم باہر نہین نکالا ہے اونکو ایسے
ہی پندار باطل ہوا کرتے ہین کبتک دام تحصیل دنیا مین پھنسے رہی گا
ذرا قدم باہر نکالے سیر قری و بلدان عراقین کیجیے سیر ملک یمن کیجیے
ملک شام مین جبل عامل کے قری اور بلاد کو دیکھیے ملک حجاز مین
ابو الفضلا کی سیر کیجیے صحراؤن مین بنے اسد اور بنی خزاعہ کو دیکھیے تو
بخوبی واضح ہو کہ تمام ممالک عرب مین کتنے کرور شیعہ ہین
قولہ سہل مذہب اسلام پر بڑا الزام آتا ہے اقول سہل مذہب
اسلام پر سوای لرشانے کے تمہارے نزدیک کچھ الزام نہین آتا ہے سر بسر
آپکی غلط آنے ہی مسلمانون کا یہی اعتقاد ہی کہ اگر کل اہل دنیا کافر ہو جائین
جب بھی مذہب حق مذہب اسلام ہی وَمَن ینقلب علی
عقبیہ فلن یضر اللہ شیئاً

قولہ جہان اپنے نبی کو پیدا کیا اقول ہو سکتا ہے کہ
کوئی کہے کہ بدترین خلایق اور کافرترین دنیا وہ ہے لوگ تھی جاہل

نبی کے پیدا کرنیکی اور نبی کی مبعوث کرنیکی احتیاج پڑی اور وہ
اسلیے کافر تھی کہ اگر نبی اور کہین مبعوث ہوتے تو وہ ظاہری
ایمان سے بے نیاز تھے اور سابق مین بیان ہوچکا کہ شرف مکان
کی لیے شرافت مکین لازم نہین ہے اور شرافت اضافی کی لیے
بھی ایمان شرط ہے ورنہ ابوجہل اور ابولہب کو بقول آپکی اپنے
سے بہتر سمجھئی ولعلہ لا یرضی لہذا قولہ جن جگہونکو خدا نے عرش و
کرسی کے برابر رتبہ دیا اقول واقع مین منافقین امت نی ایسے
ایسے مقاماتہاے متبرک کی عزت اور حرمت کچھ نہ سمجھی خانۂ رسول کو
ناریون نے جلا دیا مسجد رسول کو ارجاس و انجاس نے جای
کلاب بنا دیا خانۂ خدا کو منجنیقون سے گرا دیا اور اوسمین آگ لگا دی
جن جگہونکا صغیرہ کبیرہ تھا کما فی جذب القلوب بیشک وہانکا کبیرہ
کفر تھا مگر ظالمان او عاصیان امت نی کچھ خوف خدا نکیا اور خود جناب
رسول خدا نے ان فتنونکی خبر دی تھی اور فرمایا تھا ادرؤا بالاعمال
فتنا کقطع اللیل المظلم الخ بل مومن اوسی کافر
اوسی مومنا و یصبح کافرا یبیع احدہم دینہ بعرض من الدنیا کما
ازالۃ الخفا کیون حضرت یہ دین کو ساتھ دنیا کے بیچنے والی سوای
اہل مکہ اور مدینہ کے کسی اور جگہہ کی لوگ تھے اور یہ واقعات
بلکہ سوائے مقامات متبرکہ کے کسی اور جگہہ پر واقع ہوئی تھے
یا اور مخاطبین باین خطابات سوای صحابہ کے اور کوئی لوگ تھے

منظور نظر ہے تو ہماری ساتھ چلی بشرطیکہ دو چار روز اپنے تئین
متمذہب بمذہب شیعہ کری تقیہ کا نام تو آپکی سامنے لی نہین سکتی کہ
آپکے تلوؤن سے لگی گے اور سر نہ بچھی گے مگر ریاکاری تو یہ
چندی دو چار کلمہ جو شیعہ کہتی ہین اونکو زبان پر لائے تو پھر آپکو
دکھلائے دی کہ کتنی شیعہ ہین کہ تقیہ صورت اہلسنت مین ہین
اور کتنے سنی حقیقی ہین قولہ بلکہ تمام عرب کی باشندونکا اقول
جن لوگون نے کبھی گھر سے قدم باہر نہین نکالا ہے اونکو ایسے
ہی پندار باطل ہوا کرتے ہین کبتک دام تحصیل دنیا مین پھنسے رہیگا
ذرا قدم باہر نکالے سیر قری و بلدان عراقین کیجیے سیر ملک یمن کیجیے
ملک شام مین جبل عامل کے قری اور بلاد کو دیکھیے ملک حجاز مین
ابوالصفا کی سیر کیجیے بصحراؤن بنی اسد اور بنی خزاعہ کو دیکھیے تو
بخوبی واضح ہو کہ تمام ممالک عرب مین کتنے کرور شیعہ ہین
قولہ سبل مذہب اسلام پر بڑا الزام آتا ہے اقول اہل مذہب
اسلام پر سوای لڑنے کے تمہارے نزدیک کچھ الزام نہین آتا ہے سر بسر
آپکی غلط آنے ہی مسلمانون کا یہی اعتقاد ہی کہ اگر کل اہل دنیا کافر ہو جائین
جب بھی مذہب حق مذہب اسلام ہی وَمَن ینقلب علی
عقبیہ فلن یضر اللہ شیئاً

قولہ جہان اپنے نبی کو پیدا کیا اقول ہو سکتا ہے کہ
کوئی کہے کہ بدترین خلائق اور کافرترین دنیا وہ ہے لوگ تھی جاہ

نبی کے پیدا کرنیکی اور نبی کی مبعوث کرنیکی احتیاج پڑی اور وہ
اسلیے کافر تھی کہ اگر نبی اور کہین مبعوث ہوتے تو وہ ظاہری
ایمان سے بے نیاز تے اور سابق مین بیان ہوچکا کہ شرف مکان
کی لیے شرافت مکین لازم نہین ہے اور شرافت اضافی کی لیے
بھی ایمان شرط ہے ورنہ ابوجہل اور ابولہب کو بقول آپکی اپنے
سے بہتر سمجھئی ولعلہ لا یرضی لہذا قولہ جن جگہونکو خدا نے عرش و
کرسی کے برابر رتبہ دیا اقول واقع مین منافقین امت نی ایسے
ایسے مقامہاے متبرک کی عزت اور حرمت کچھ نہ سمجھی خانۂ رسول کو
ناریون نے جلادیا مسجد رسول کو ارجاس و انجاس نے جای
کلاب بنادیا خانۂ خدا کو منجنیقون سے گرادیا اور اوسمین آگ لگادی
جن جگہونکا صغیرہ کبیرہ تھا کما فی جذب القلوب بیشک وہانکا کبیرہ
کفر تھا مگر ظالمان اور عاصیان امت نی کچھ خوف خدا نکیا اور خود جناب
رسول خدا نے ان فتنون کی خبر دی تھی اور فرمایا تھا بادروا بالاعمال
فتنا کقطع اللیل المظلم الخ بل مومن اوسی کافر ا
اوسی مومنا ویصبح کافرا ویمسی مومنا ویصبح کافرا یبیع احدہم دینہ بعرض من الدنیا کما
ازالۃ الخفا کیون حضرت یہ دین کو ساتھ دنیا کے بیچنے والی سوای
اہل مکہ اور مدینہ کے کسی اور جگہ کی لوگ تے اور یہ واقعات
ہائلہ سوائے مقامات متبرکہ کے کسی اور جگہہ پر واقع ہوئی تھے
یا اور مخاطبین باین خطابات سوای صحابہ کے اور کوئی لوگ تھے

رکھتا ہے اور بعد اس جبر کی بظلم و جور عذاب بھی کرتا ہی چنانچہ
صاحب مسلم الثبوت اعتقاد اشاعرہ مین تصریح کرتا ہی کہ الحق انہ کفور للجبر
لیکن بنا بر مسلک حق پس خدا نہ اعتقاد باطل کسیکو دیتا ہی نہ اوسپر
قایم رکھتا ہی بلکہ معتقدین باطل خود اعتقاد باطل بسوء اختیار اختیار
کرتے ہین اور خود اوسپر قایم رہتے ہین آری خداوند عالم اونپر جبر
نہین کرتا ہی کہ بمشیت الجائی عقیدہ باطل کو اونکے دل سی نکالدی
اسلئے کہ خلاف حکمت اعتبار و امتحان ہے بلکہ بعد ہدایت اور
رہنمائی کے اور اتمام حجت کے اونکو اونکے حال پر چھوڑ دیتا ہی
کما ہو مفاد قولہ تعالی ترکھم فی ظلمات لا یبصرون و ذرھم فی طغیانھم
یعمھون - پس اس ترک کرنیکو تعبیر کرنا ساتھ قایم رکھنے کی اوپر اعتقاد
باطل کے کہ مشعر جبر ہے سراسر جہالت اور غوایت ہے قولہ گمراہ
رکھا اور گمراہی پر اونکا خاتمہ کیا اقول بنا بر مذہب اشاعرہ جبر کہ مجوس
ہذہ الامۃ ہین یہ سب ٹھیک ہی کما سبق لیکن بنا بر مذہب اہل حق پس
نہ خدا کسیکو گمراہ کرتا ہے نہ گمراہی پر رکھتا ہے نہ کسیکا خاتمہ گمراہی
پر کرتا ہے گمراہ کرنا کار شیاطین جن و انس ہی قال اللہ تعالی
فی ذکر الشیطان ولقد اضل منکم جبلاً کثیرا وقال
اضلھم السامری وقال اضل فرعون قومہ وما ھدی پس گمراہ کرنا جو کار
شیطان اور سامری اور فرعون ہے معاذ اللہ وہ فعل خدا کا
نہین ہو سکتا اور جہان کہین نقلیات مین نسبت اضلال کی طرف

خداوند ذوالجلال کے وارد ہوئی ہے وہان ہرگز معنے گمراہی نہین مراد
ہین بلکہ معنیٔ دیگر مراد ہین کما فسرہ اہل الحق نے کتبہم اور معنیٔ گمراہی
ہر جگہہ پر سمجھنا عین گمراہی ہی قولہ ایک مومن کا گزر بھی وہان نہو نیدیا
اقول لاکھون مومن کا گزر ہوا اگر آپ سے جھوٹونکا گزر وہین ہوگا
جہان جھوٹونکا مقر ہے قولہ وہی اصرار ہے اقول کیونکر اصرار نہو
کہ عادت قدیمہ حضرت احدیت اسی پر جاری ہوئی ہے کہ کفار اور
منافقین کو اونکی حال پر چھوڑ دیتا ہی اور اونپر جبر نہین کرتا ولن
تجد لسنۃ اللہ تبدیلا ولن تجد لسنۃ اللہ تحویلا قولہ
کوئے مومن پاک بی تقیہ کے اقول اگر مومن نجس مشرکین کو
پاک سمجھنی والا نے تقیہ کیا اور کوئی مومن پاک مشرکین کو نجس
سمجھنے والا با تقیہ کیا تو نہ اوسکی نجاست و خباست مین کچھ گھٹ گیا و نعم
ما قیل ؎ خر عیسیٰ اگر بمکہ رود چون بیاید ہنوز خر باشد
سگ بدریای ہفت گانہ بشوی چونکہ تر شد پلید تر باشد
اور نہ اوسکی طہارت ظاہری اور باطنے مین کچھ خلل آگیا اگر صحیح بخاری
کو بلکہ کتاب الباری کو بسنیت عثمانے جلا دیجیئی تو البتہ التقیۃ الی
یوم القیامۃ اور الا ان تتقوا منہم تقاۃ اویتیۃ کا نشان نرہے
غرض ذکر تقیہ سے اگر تعریض بحال مومنین ہے تو تعمیل حکم خدا
و رسول مین کوئے قباحت مومنین کے لئی نہین ہے
بلکہ حقیقت مین یہ توہین و تذلیل اون فساق و فجار کی ہی جنکے

ظلم و ستم سی مومنین کو احتیاج بتقیہ ہوتے ہی اون مسلمانون
سے بخدا کہ صاحبان انصاف انصاری ہزار درجہ بہتر ہین کہ کسیکو
بتعصب مذہبی ایذا اور آزار نہین دیتے ہین برخلاف اون
نامسلمانونکے جو طمع دنیا مسلمانونکو لوٹتے ہین اور بحیلہ تعصب
مذہبی ایذائین پہنچاتے ہین پس حقیقت مین ذلت و خواری دنیا و
آخرت کی اونہین ظالمونکے لئی ہے نہ مظلومون کی لیئے قال
امیر المومنین علیہ السلام فی جواب کتاب معاویۃ علی ما نقلہ الطبری
وابن ابی الحدید قلت انی کنت اقاد کما یقاد الجمل المخشوش
حتی ابایع ولعمر اللہ لقد اردت ان تذم فمدحت وان تفضح فافتضحت
وما علی المسلم من غضاضۃ فی ان یکون مظلوما ما لم یکن شاکا فی
دینہ ولا مرتابا فی یقینہ یعنی اے معاویہ تو نی کہا مجھی کہ مین بیعت
ابوبکر کیواسطی اسطرح کہینچکر گیا جیسے بینی شتر مین لکڑے ڈالکر
کہینچتی ہین قسم ہی خدائے عمر و حیات بخشندہ کی کہ اس کلمہ سے
مذمت میری چاہے تو نی لاکن درحقیقت مدح میری کی تو نی اور
مجھے فضیحت کرنیکو چاہا اور درحقیقت تو خود فضیحت ہوا مرد مسلمانکی لیئی
کیا عیب اور نقصان ہے اس بات سی کہ وہ مظلوم ہو اور اوسپر ظالمین ظلم و ستم
کرین چاہیئے کہ مومن اپنے دین مین شک رکھنی والا اور اپنے
یقین مین شبہ لانیوالا نہو قولہ قیامت تو قریب آگئی اے قولہ گھر کو
پاک نہین کرتا اقول قیامت کی قریب ہونیمین شک نہین

اشراطها اور ایکا وجود ہی شاید نہین اشراط مین سے
ہو لیکن ابھی گہر کے پاک کرنیکا وقت نہین آیا اسلئے کہ پاک ہونا مدینہ
کا ارجاس اور انجاس سے آپ سن چکی ہین کہ یوم الخلاص مین ہوگا اور
یوم الخلاص بقول رسول اللہ بعد از خروج دجال ہوگا پس اگر آپسے
ہوسکی تو الی یوم الوقت المعلوم صبر کیجئے اور اگر صبر نہین ہوسکتا ہے
اور آپکو نہایت تعجیل طہارت خانہ رسول کے منظور نظر ہے تو
اور کوئی تدبیر ہمارے خیال مین نہین آتے بجز اسکی کہ اپنے حاکم
سی چند روز کی رخصت لیکر کوئی جہاز دخانی پر جزیرہ دجال تک
جائیے اور اگر نشان معلوم نہو تو احادیث جامع الاصول سے جسمین
ذکر اون لوگون کا ہے جنہون نے دجال سی ملاقات کی ہے
اور حدیث جساسہ سی جو کتاب الفتن صحیح مسلم مین ہے اور اوس مین
ایک مہینی کے راہ جزیرہ دجال تک لکھی ہے اور پتہ بانب
مشرق کا دیا ہے پتہ لگائیے اور اوس پتہ سی وہان جاکی اوس فتنہ
خوابیدہ کو کسی تدبیر سی جگائیے اور اوسکو اپنی ہمراہ لائیے پس
وقت یوم الخلاص بہی آجائیگا اور امام مہدی ہادی عجل اللہ ظہورہ بہی خود
بخود واسطے دفع دجال اور ہمراہیون اوسکی کے ظاہر ہوجائینگی اس سی
بہتر کوئی تدبیر واسطی جلد ظاہر ہونی مدینہ کی ارجاس اور انجاس سے
نہین ہے آیندہ آپکو اختیار ہے قولہ جسقدر زمانہ نبوت کا اقول حقیقت
حال یہ ہے کہ جسقدر زمانہ نبوت کو قرب تہا اور خزان علم نبوت اور معادن

وحی والہام موجود تھے اشقیاء امت نی اوسیقدر خاندان نبوت کے
مٹادینی مین سعی وکوشش کی یہانتک کہ کربلا مین خاتمہ اوسکا کردیا مگر
خداوند تعالی نے ذات واحد آدم آل عبا علیہ الآف التحیۃ والثنا سے پھر
اوس خاندان کو ترقی دینی شروع کے اور دین حق رسول خدا تمام عالم مین
پھیلنا شروع ہوا یہانتک کہ آج لاکھون ہر ہر قریہ اور ہر ہر بلدہ مین اوس
دین حقہ کی کلمہ پڑھنے والی موجود ہین پس زمانہ ضعف اسلام حقیقی قریب
انقضای زمانہ نبوت تھا اور ترقی مذہب باطلہ اہل جور مین ہوئی تھی بعد
اوسکی چونکہ ظلم کی لئے بقا قلیل ہی خانوادہای ظلم کو خدا نی ایسا غارت کیا کہ
آج نشان اونکی قبرون تک کا دنیا مین پیدا نہین ہے اور مشاہد خاندان
نبوت خانہای عبادت خدا ہوگئی ہین یأتوک رجالاً وعلی کل ضامر
یأتین من کل فج عمیق فاعتبروا یا اولی الابصار **قولہ** اور پادشاہت وسلطنت
بھی نصیب ہوئی **اقول** الحمد للہ دشمنونکی آنکھونمین خاک **قولہ** بانیمہ مکہ اور
مدینہ مین **اقول** سابق مین بیان ہوچکا ہی کہ مشیت خدا مقتضے اسکی نہین ہوئی
کہ قبل یوم الخلاص مکہ اور مدینہ کو ارجاس سی پاک کیجیی لیکن وسطی رغم انا ف
مخالفین کے خدا نی جھنڈا ایمان کا دست سلاطین سادات مغربیہ سی مکہ
اور مدینہ مین گاڑدیا کہ ہر ہر در ودیوار خانہای ارجاس بہ نقش ونگار تبرا فرین
ہوچکا ہی کافی تاریخ طبقاتہم **قولہ** جو دین پیغمبر خدا کی وقت مین تھا **اقول** غلط
محض اور کذب بحت ہی جناب رسول خدا کی وقت مین ہرگز دین یزیدی جاری
نہ تھا اور اب مکہ اور مدینہ مین دین یزیدی جاری ہی اور عید عاشورہ منائی

Presented by Ziaraat.Com

جاتی ہی آپ سنی کہتے ہین ہم دیکھی سے شنیدہ کی بود مانند دیدہ الغرض بلا
لحاظ حرمت حرمین اعمال فسق و فجور عمل مین لاتے ہین روز عاشورہ گاتی
بجاتی ہین ہر ہر مقام پر محفل نشاط جماتی ہین یزید کی ہڈیان تک سڑ گئین مگر
اوسکی خوشی کا طریقہ ابتک یزیدیون نے جاری رکھا ہی سے ہست محفل
بران قرار کہ بود ہست مطرب بران ترانہ ہنوز فاسئل بہ خبیر العلک ما کنت
بہ بصیر اقولہ ایک مسلمان پاک اعتقاد نہوا اقول ایک یا سو یا ہزار مومن
پاک اعتقاد کی ہونیسے خلود نیہ ارجاس اور انجاس کفار و منافقین اور اہل
فسوق سے نہین ہو سکتا ہی جب تک یوم الخلاص نہ آوی کما و قولہ پر کونسا
مقام ہوگا جہانکی رہنے والی مومن اور مسلمان ہونگی اقول وہ مقامات
اس زمانہ مین کربلا اور نجف اور کاظمین اور مشہد طوس اور ہزارون قری
اور بلاد عرب اور عجم ہین گو لرکے کیڑی کو کیا معلوم کہ دنیا کیا چیز ہی قولہ
خدا کی گھر اور رسول کی گھر اقول مکرر گزارش ہو کہ جب اشقیاء امت نی
بیت خدا کو جلا دیا اور بیت رسول مین آگ لگا دی تب اہلبیت خدا و رسول
سراسیمہ اور متفرق ہوئے پس جہان جہان وہ پہنچی آور نور ہدایت اونکا رتو
افگن ہوا دین و ایمان بہی وہان چلا گیا اور بعض اہلبیت جو اوس خرابہ خانہ
سوختہ مین بضرورت خاکنشین ہوئی آجتک اونکی مرقد ہای مطہرہ پر کوئی
چراغ جلانی والا نہین ہے کیا عداوت ہی ارجاس اور انجاس کو اہلبیت
نبوت سی حیف ہی کہ عبد القادر جیلانی کہ بافادات ابن حجر مکی صواعق مین
نامہ بیت اوسکی غنیۃ الطالبین سی ثابت ہی قبر اوسکی بغداد یہود مین بطلاو

نقرہ بنائی جاوی اوسمیں کافوری جلائی جاوی اور قبور اہلبیت نبوت پر
ایک ضریح چوبی کا بھی مضائقہ ہو اور کوئی ایک تیل کا چراغ بھی نہ جلائی
پاوی ؎ این چہ شوریست کہ در دور قمر می بینم + طوق زرین ہمہ گردن خر
می بینم یہ ہی دین اور ایمان اہل مدینہ کا عجل اللہ ظہورہا من الارجاس اظہور
اشرف الناس قایم آل محمد علیہم السلام قولہ ای بہائیو اقول ای مخاطب
سنی بہائیو اگر اسلام کی کچھ عزت اور حرمت رکھنا چاہتی ہو تو اون اہل
مکہ اور مدینہ سی جنہون نے بطمع دنیای چند روزہ خاندان نبوت کو
مٹاوی یا خصوصا وہ لوگ جو مصداق اول من اسس اساس الظلم والجور
ہین اونسے بیزاری کرو تاکہ یہود و نصاری تمہارے دین اور ایمان پر نہ ہنسین
اسکے سوا کوئی دوسرا علاج نہین ہے قال المخاطب العمقام
ہداہ اللہ سبل السلام شواہد نقلی صحابہ کی فضیلت مین ہم صحابہ کرام
رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کی فضائل کی ثبوت مین تین قسم کی نقلی شہادتین
بیان کرتے ہین اول وہ شہادتین جو توریت اور انجیل مین مذکور ہین
دوم وہ شہادتین جو قرآن مجید مین مذکور ہین سوم وہ شہادتین جو ائمہ کرام
علیہم السلام سی کتب امامیہ مین منقول ہین توریت و انجیل کی شہادتین
صحابہ کی فضیلت مین اتنی بات تو امامیہ مذہب والی بھی جانتے ہین
کہ بطرح پر اللہ جلشانہ نی کتب سماوی مین ذکر پیغمبر خدا کا بطور پیشین گوئی کی
کیا ہی اوسیطرح حضرت کی یارونکا بھی تذکرہ فرمایا ہی اور اونکی صفات اور
حالات کو مثالونمین بیان کیا ہے اور اوس سی انکار ہٹی نہین کرتی

کہ خدا نے خود فرمایا ہے کہ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء
علی الکفار رحماء بینہم ترٰکہم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا
سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود ذلک مثلہم فی التوریۃ ومثلہم
فی الانجیل کزرع اخرج شطأہ فآزرہ فاستغلظ فاستوی
علی سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بہم الکفار ...

معنی محمد رسول اللہ کا ہی اور جو لوگ ساتھ اونکی ہین سخت ہین اوپر کفار
کی رحم دل ہین درمیان اپنی دیکھتا ہی تو اونکو رکوع کرنیوالی سجدہ کرنیوالے
چاہتی ہین فضل خدا کا اور رضامندی اوسکی نشانی اونکی اونکے
چہرہ پر ہی اثر سے سجدہ کی یہ ہی صفت اونکی بیچ توریت کے اور
اور صفت اونکی بیچ انجیل کے جیسی کھیتی نکالے اکھوا اپنا پس قوی
کری اوسکو پس موٹی ہو جائین پس کھڑی ہو جائین اوپر چہڑی اپنے
کی خوش لگتی ہے کھیتی کرنیوالی کو تو کہ غصہ مین لاوی اللہ بسبب
اون مسلمانونکی کافرونکو اب ہم اون شانونکو جو توریت و انجیل مین
مذکور ہین اور جنکی خبر خدای جلشانہ نی اس آیت مین دی ہی بیان
کرتی ہین یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام
سابق مین سے بیان ہو چکا ہی اب بہی ابتدای دلائل نقلیہ مین بیان
ہوتا ہی کہ غرض اہلسنت کی کل صحابہ کی بیان حسن و خوبی سی اثبات حسن و
خوبی حضرات ثلاثہ و اتباعہم کی ہی اور شیعہ اسکی منکر ہین اور حضرات ثلاثہ و اتباعہم کو
اچہا نہین سمجہتے بلکہ اصل ایمان سی بے بہرہ جانتی ہین اور اونکے

Presented by Ziaraat.Com

ایمان کو ایمان نفاقی ثابت کرتے ہین پس یہی امر محل نزاع درمیان اہل
حق اور اہل باطل کے ہی چنانچہ صفحہ ۱۰ مین خود مخاطب فرماتی ہین کہ ان
فضائل کے مصداق صرف وہی اصحاب ہین جنکو علمای شیعہ اچھا
جانتی ہین اور اکثر مہاجر و انصار خصوصا خلفاء ثلاثہ اس سی خارج ہین سو
اسکا دعوی کل علمای شیعہ نی کیا ہی اور پھر صفحہ ۲۰ مین فرماتی ہین کہ
ما بہ النزاع درمیان ہماری اور حضرات کی صرف یہ اور رہگیا کہ مراد اس سی
تمام مہاجرین اور انصار ہین یا نہین بلکہ اصل تصفیہ منحصر اس امر پر رہا کہ خلفای ثلاثہ
بھی اسمین داخل ہین یا نہین انتہی بنا بر اسکی شہادتین عقلی یا نقلی مطلق صحابہ
کی فضائل مین بیان کرنا محض لغو ہی اسلئے کہ مطلق صحابہ کو شیعہ کب برا
کہتے ہین خود آپ معترف ہین کہ کل علمای شیعہ نی اسکا دعوی کیا ہے
کہ مصداق فضائل وہی اصحاب ہین جنکو شیعہ اچھا جانتی ہین پس ذکر
کل شواہد عام کا واسطی اثبات دعوای خاص کی بیکار ہی وقد تقرر فی المیزان
ان لا دلالۃ للعام علی الخاص باحدی الدلالات الثلث جو فضیلت عام آپ
ذکر کرینگی ہم جواب مین کہینگے کہ مراد اس سے علی ابن ابیطالبؑ اور
اصحاب اونکی امثال سلمان و بوذر و عمار و مقداد ہین نہ آپکی ثلاثہ اور اتباع
اونکی امثال ابو عبیدہ و عبد الرحمن و سعد و خالد پس یہی ایک جواب
اجمالی شواہد عامہ مین کافی اور وافی ہے اور جب آپ تطبیق کسی
فضیلت کے ثلاثہ پر کرینگے تو ہم کہینگے کہ لاریب باتفاق فریقین فضائل
اسکی مصداق نہین ہین پس ضروری کہ پہلی ایمان ثلاثہ کا ثابت کرو اور

اونکو زمرۂ منافقین سے خارج کرو تب ہم نظر کرینگی کہ یہ فضیلت اوسپر منطبق
ہی یا نہین اب ہم جواب تفصیلی مزخرفات مخاطب بیان کرتی ہین قولہ اول
وہ شہادتین جو توریت اور انجیل مین مذکور ہین اقول بزعم باطل اپنے
ایک شہادت توریت کی بیان کی اور ایک شہادت انجیل کی یا کی اونکا نام
شہادتین توریت کی اور شہادتین انجیل کی رکھا ہی ایک ایک شہادت پر اطلاق
شہادتین بلفظ جمع معلوم نہین آکس رادسی کیا سوائے خدع اور فریب
کی جو کاذبین غادرین خائنین سے علی ما فی صحیح المسلم ہاتھ آیا ہی کس بات
پر محمول کیا جاوی قولہ دوم وہ شہادتین قولہ سوم وہ شہادتین اقول اول و
دوم و سوم تینون مثل ثلاثہ کے باطل ہین اور مشہود لہم پر غیر منطبق کما سیظہر
عنقریب ان شاء اللہ تعالی قولہ اتنی بات تو امامیہ مذہب والی بھی اقول
اتنی بات تو سنی مذہب والی بھی جانتے ہین کہ سطرح پر اللہ جل شانہ نے
کتب سماوی مین ذکر غیر خدا کا اور اونکی یاران و فادارکا بطور پیشگوئی
کی کیا ہے اسیطرح اونحضرت کی یارون نابکارون بدشعارون غاکردارون
دنیا طلبونکا بھی تذکرہ فرمایا ہی اور اونکی رذائل صفات اور حالات
شقاوت سمات کو کتب سماوی قدیم مین بالتصریح بیان کیا ہی اور اہلسنت
اس سی انکار اسلئے نہین کرتی کہ خدا نی خود فرمایا ہے قد افلح من
تزکی و ذکر اسم ربہ فصلی ٥ بل تؤثرون الحیوۃ الدنیا والاخرۃ خیر
وابقی ٥ ان ھذا لفی الصحف الاولی ٥ صحف ابراھیم وموسی
ذکر صلوۃ اور زکوۃ سی ثابت ہوا کہ مخاطب امثال ابوجہل اور ابولہب نہین ہین

بعد ان

تنقیح

اسلئی کہ اونکو صلوٰۃ اور زکوٰۃ سی کیا واسطہ اور اسیطرح روی خطاب طرف
مومنین مخلصین کے بہی نہین ہی اسلئے کہ اونکی شان سی نہین ہی کہ
دنیا کو آخرت پر اختیار کرین پس مخاطب تو ترون الحیوۃ الدنیا کی نہین
ہین مگر منافقین صحابہ کہ انکی شان مین دوسری جگہ فرماتا ہی ارضیتم
بالحیوۃ الدنیا من الآخرۃ فما متاع الحیوۃ الدنیا فی الآخرۃ الا قلیل
مگر جب ایسی خطابونکو ساتھہ خطاب تریدون عرض الدنیا کی آئیے
تو صاف معلوم ہوتا ہی کہ مراد منافقین مہاجرین و انصار ہین سب کے
راس و رئیس خلیفۂ اول ہین کما مر ذکرہ و سیاتی پس محصل کلام خداوند علام
اتمام پر بانضمام قرائن آیات دیگر یہ ہوا کہ بدرستیکہ رستگار ہوئی وہ لوگ
کہ جنہون نے صلوٰۃ اور زکوٰۃ بہ نیت خالص ادا کی لیکن ای منافقین صحابہ
تم ایسی نہین ہو بلکہ تم دنیا کو آخرت پر اختیار کرتے ہو حالانکہ آخرت بہتر
ہی اور باقی تر ہی اور یہ وہ باتین ہین جسکا ذکر پیشتر صحف ابراہیم و موسیٰ مین
مین بہی ہو چکا ہے پس اگر توریت اور انجیل سی بقول آپکی بعض صحابہ کی
فضیلت نکلی تو صحف ابراہیم اور موسیٰ سی بعض دیگر کی رزیلت بہی نکلی قولہ
اسیطرح حضرت کی یارونکا بہی تذکرہ فرمایا ہی اقول آیۂ وافی ہدایہ مین تصریح
یاران و اصحاب کی نہین ہی بلکہ خدائی والذین معہ فرمایا ہی پس اگر
معیت سی صحابت مراد لیجاوی تو اسمین شک نہین ہی کہ یہ صحابت لغوی
ہوگی نہ اصطلاحی اہلسنت یعنی من رای النبی مومنا ولو لحظۃ اور ظاہر ہے
کہ کمال اس صحابت لغویکا اہلبیت رسالت مین ہی و از ینجاست کہ حدیث

نجوم مین لفظ اصحاب مفسر باہلبیت ہوئی ہے گو کل اونکی مصداق اصحاب
اصطلاحی اہلسنت نہون لیکن خدا ورسول پر واجب نہین ہی کہ اطلاق الفاظ
مین تابع اصطلاح اہلسنت ہون جیساکہ عنقریب جواب حدیث نجوم مین
آویگا پس جسطرح اصحاب سی جناب رسول خدا نی مراد اہلبیت لئی اوسیطرح
سی کیون نہین جائز ہی کہ خدا نی والذین معہ سی اہلبیت رسالت کو مراد
لیا ہو اسلئی کہ معیت سی یا معیت ایمانی مراد ہی جیساکہ بعض مفسرین نے
والذین معہ کی تفسیر بہ والذین آمنوا معہ کی ہی یا معیت نصرت واعانت جیساکہ
ان اللہ مع الذین اتقوا و ان معی ربی سیہدین کی تفسیر کی گئی ہے یا معیت
مشارکت فی الذات یا مشارکت فی الصفات یا معیت زمانی یا معیت مکانی
غرض کہ ہر قسم کی معیت کہ قابل مدح ساتھہ جناب رسول خدا کی فرض کیجاوی
اکمل افراد اونکی اہلبیت رسالت ہین لیکن معیت ایمانی پس ظاہر ہے کہ
اکمل فی الایمان اہلبیت علیہم السلام ہین کہ اونکا ایمان مثل ایمان رسول خدا
کے بدون فترت سی طرفۃ العین بھی مسبوق بکفر نہین سب ولم یعبدوا
صنما قط پس اونہین کو مومنین مع رسول اللہ کہہ سکتی ہین کہ من حیث الایمان
ہمیشہ مع رسول اللہ تھی اور کبھی ساتھہ مخالفین خدا ورسول کی نہ تھی اور بجز انکی
کسی صاحب پر یہ بات نہین صادق آتی گو مومنین دیگر بھی فی الجملہ
باینمعنی مع رسول اللہ ہون اور جب معیت ایمانی مراد لیجائیگی خواہ بروجہ کامل
خواہ فی الجملہ تو سوای مومنین کی منافقین والذین معہ مین کسیطرح داخل ہی نہین
ہوسکتی پس آپکی ثلاثہ اس سی خارج ہوگئی اسلئے کہ اونکا ایمان ابھی تک

ثابت ہی نہین ہی بلکہ نفاق ثابت ہی ہم اونکو والذین آمنوا معہ مین داخل
نہین جانتی بلکہ والذین نافقوا کا اس درس سمجھتی ہین لیکن معیت اعانت
ونصرت پس اہلبیت علیہم السلام ہی برابر کرنے معین ومددگار اونحضرت کا ہوگا
اسلئی کہ احتیاج اعانت اور نصرت کی نہ تھی مگر ترویج دین اور حفظ سید المرسلین
دین اور ترویج دین اسلام بزور شمشیر یا اللہی ہوئی جن جن وقتون مین رفیقان
وفاشعار مصداق فولیتم مدبرین ہوئے نام اسلام کا باقی رکھنی والا اور پیغمبر خدا
کی حفاظت کرنیوالا سوای حیدر کرار صاحب ذوالفقار کی کون تھا اور جن
لوگونکو اہلبیت دین سی حکم جہاد بسیف نہین ہوا وہ دین نی ہر احظ بالعفو
مجادلات حسنہ سترا وجہارا بمقتضای متوانی اعلنت لھم واسر لھم اسرارا
ترویج ایمان کل جہانین کی اونہین کی بدولت آج اکثر مومنین موقنین دنیا
مین ہر ہر بلاد ونواحی مین موجود ہین اور یہ عظم انواع جہاد تھا جو اہلبیت سی
عمل مین آیا چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ پدر شاہ عبد العزیز دہلوی کتاب ازالۃ الخفا
کی صفحہ ۸ نسخہ مطبوعہ مین فرماتی ہین واز عظم انواع جہاد است امر کردن خلیفہ
بمعروف ونہی او از منکر بغیر خروج او بسیف ومی باید کہ بلطف باشد دون العنف
ودر خلوۃ باشد دون الجلوۃ تا فتنہ برنخیزد انتہی الحمد للہ الذی اجری الحق علی لسانہ
اب کل اعتراضات وتعریضات نصاب نسبت بائیہ اطیاب در بارہ عدم
خروج بسیف اختفاء واستتار از اشرار باطل ہوگئی الغرض معیت نصرت کا مدد
مخصوص باہلبیت ہی اور نصرت فی الجملہ اور مومنین کی لئی بھی ہی لیکن آپکی
ثلاثہ اول تو مومنیت ہی سی خارج ہین دوسری کس مقام پر نصرت رسولخدا

کی اور کس روز مباشر حرب وضرب ہوئی کس کافر سے لڑی کسکو مارا بھلا ایک
کا نام تو بتلا دیجئی ہان سوا دلشکر مین مثل مینی ابا نوکی بطمع مال غنیمت شریک
ہوئی اور جب برا وقت پیش آیا بھاگ کھڑی ہوئی کتاب روضۃ الصفا مین
علی ما نقل لکھا ہی کہ تلوار حضرت عمر کی سات باشت کی لانبی سے تھا اور
ایک باشت کی چوڑی تھی مگر کسی لڑائی مین اتفاق وقتی میان سے
نکلنی کا نہوا لیکن معیت مشارکت فی الذات پس سوای اہلبیت کی کون
ایسا ہی کہ گوشت وخون اوسکا گوشت وخون رسول اللہ ہو کہ بعض مومنین
دیگر بھی مثل حمزہ وعبیدہ وجعفر وعباس کی فی الجملہ مشارکت نسبی رکھتی تھی
مگر مثل مشارکت لحمک لحمی ودمک دمی وانا منک وانت منی من نور واحد
الناس من شجر شتی وانا وعلی من شجر واحد وعلی منی وانا
من علی کما اخرج الطبرانی واحمد والترمذی والنسائی وابن ماجہ نرکھتی
تھی اور آپکی ثلاثیہ تیمی وعدوی واموی جو شجرۂ ملعونہ فی القرآن ہین اونکو تو پیغمبر خدا
سے کچھ واسطہ ہی نہین ہی اور ظاہر تر اس سی ہی کا ملتر ہونا مشارکت اہلبیت
کا فی الصفات چنانچہ موافقین اور مخالفین فی مشارکت حضرت نبوت اور
حضرت ولایت مین کتابین لکھین ہین اور فاضل متعصب عاصمی فی کتاب
زین الفتی مین تیئیس باتون مین مساوات ثابت کی ہی وجناب مولانا شوستری
دام ظلہ فی روائح القرآن مین اوسکو باسٹھ تک پہونچایا ہی اور حقیقت یہ ہی
کہ دلیل انفسنا اوپر مساوات کلی کی دلالت کرتی ہی الا ما خصہ العقل والنقل
من النبوۃ وخصائصہا اور مشارکت فی الصفات لکل العترۃ الولد سر لابیہ

سی ظاہر ہی لیکن معیت مکانی پس کافی ہی وہ اہلی اونکی اہلبیت النبوۃ ہونا
سوای اہلبیت کی کون ایسا تہا کہ جسکا گہر خانہ نبوت ہو لیکن معیت زمانی
پس عالم انوار سی اہل بیت کی لئی ثابت ہی اصل عن فردوس الدیلمی
قال رسول اللہ کنت انا و علی بین یدی اللہ نور اسبحتنا
یسبح اللہ ذلک النور و یقدسہ قبل ان یخلق
آدم باربعۃ الف عام فلما خلق اللہ آدم رکب ذلک
النور فی صلبہ فلم یزل فی شیئ واحد حتی
افترقنا فی صلب عبد المطلب فجزءا انا و جزء علی
یعنی فرمایا جناب رسول خدا نے کہ ہم اور علی سامنی خدا کی ایک نور تہی ایسا نور
کہ ظاہر تہا فی نفسہ یا پوشیدہ تہا نظر کل خلایق سی یا بہم متساوی تہا یا عام شامل
تہا ہم دونو کو یا شامل تہا انوار دیگر ائمہ علیہم السلام کو اور یہ نور تسبیح و تقدیس
خدا کرتا تہا قبل پیدائش آدم کی چار ہزار سال پس ہر گاہ خدا نی پیدا کیا
آدم کو اس نور کو اونکی صلب مین رکہا پس ہمیشہ ہم ایک جا رہی یہانتک
کہ صلب عبد المطلب مین متفرق ہوئی پس ایک جزو اوس نور کا مین ہون اور
ایک جزو علی انتہی ہر چند معیت مکانی و زمانی قابل تعرض نہ تہی اسلیئے کہ
بدیہی ہی اور کلام خدا سی بہی ثابت ہی کہ یہ معیت بین المومن والکافر بہی
بہی ہوتی ہی مگر چونکہ سنیون نی چند پہر ابو بکر کا غار مین ساتہہ رہنا کہ درحقیقت
موجب عار و شنار ہی مایۂ مباہات و افتخار جانا اور اتنی ہی معیت سی ابو بکر کو
مصداق والذین معہ شمرا تی ہین بلکہ فخر رازی نی اسکو دلیل صحت خلافت ابو بکر

ائی مبنی اس معیت کو بھی اہلبیت مین بروجہ اکمل بیان کیا ہے تاکہ
معلوم ہو کہ اگر معیت چند پہری ایک غار تیرہ و تار مین موجب خلافت ہی تو
معیت مکانی عمر بھر کی ایک کہ کی اور معیت زمانی بدو فطرت سی ۔۔ لے
الی العمر لاکھون برس کی کیون نہ جب خلافت ہوگی پس خلاصہ کلام اس
مقام پر یہ ہوا کہ اگر مراد معیت سی معیت تام ہی تو یہ آیہ مخصوص باہلبیت کرام
ہوگا اور اگر معیت کو عام تام اور فی الجملہ بھی لیجئے تو ساتھ اہلبیت کرام کے
بعض مومنین موقنین بھی داخل ہونگی لیکن منافقین پس ہرگز مصداق اس
آیت کی نہین ہوسکتی اسلیے کہ گو ظاہر مین مع رسول اللہ تھی مگر حقیقت مین وہ
لوگ مع اعداء رسول اللہ تھی اور مرتدین کفار مین منسوب تھی اور یہی حال
بھی مرتدین کا کہ گو چندی مع رسول اللہ تھی مگر انجام کار اونکا بھی مع اعدائی
رسول اللہ ہوا پس مخاطب اپنی ثلاثہ کو پہلی تفاق و تراوی بجائے تب وصف
عنوانی موضوع مین داخل کری پہر اون اوصاف کو ثابت پایا جاتا ہے
ثابت کری پہر قضیہ مہملہ متاخرین کی ملازمت ساتھ کلیہ کی ثابت کری تب
طمع ثلاثہ کی اس آیت مین داخل کرنیکی کرے وسائے لہ ذلک دونہ
حسرۃ القتاد قولہ مثالونین بیان کیا ہی اقول اگر غرض مخاطب
کی مثالون سی لفظ مثلھم فی التوراۃ اور مثلھم فی الانجیل
ہی تو نہایت خوش فہمی اوسکی ہی اسلئے کہ باتفاق مفسرین اور اہل لغت
مثل کی معنی اس مقام پر مثال کی نہین ہین بلکہ معنے مثل کی صفت کی ہین چنانچہ
خود مخاطب نی لاعن شعور کسی ترجمہ مین دیکھکر ترجمہ آیہ بصفت کیا ہے

حیث قال صفت اونکی بیچ توریت کی اور صفت اونکی بیچ انجیل کی اسنتہا
اور اگر غرض مخاطب کی شانون سی و تمثیل ہی جو کاف تشبیہ کزرع سی
سمجھی گئی ہی پس اگر یہ شار الیہ ذلک کافی قولہ ذلک مثلہم صفات مذکورہ
بالا ہین اور وقف اوپر مثلہم فی الانجیل کی ہی جیسا کہ آپکے مجاہد مفسر نے
کہا ہی تو اسصورت مین کزرع ایک کلام مستانف ہوگا چنانچہ تفسیر بیضاوی
مین اسی احتمال کو مقدم کیا ہی اور کزرع کی تحت مین تمثیل مستانف
لکھا ہی پس بنا بر اس تفسیر کی کلام خدا سی ایک مثال کا ہونا بھی توریت و
انجیل مین نہ ثابت ہوگا چہ جائی اینکہ آپ فرماوین کہ مثالونکو بیان کیا اور
درصورت استیناف حتی کلام خدا یہ ہونگی کہ جناب باری نی اول بیان فرمایا
کہ محمد رسول اللہ اور اونکی حقیقت ساتھی موصوف باین صفت ہین کہ اشداء
علی الکفار رحماء بینہم ہین رکوع اور ساجد اور خواہان فضل و رضامندی خدا
اونکی پیشانیونمین نشان سجود ہی یہ تعریف اونکی توریت اور انجیل مین
ہی پھر ثانیاً تشبیہ دی جناب رسول خدا کو اور پہلینی اسلام کو اونکی سعی اور
کوشش سی ساتھہ زراعت کی ضعف و قوت مین جیسی کہ ابتدا مین زراعت
ضعیف اور دقیق ہوتی ہی اور جب اوسمین سے شاخین نکلتی ہین تو بعد
چندی اوسکو ایسی قوت حاصل ہوتی ہی کہ تمام مزرع اوس سے بھر جاتا ہی اور مزارعین
کو بھلی معلوم ہوتے ہی اسیطرح اسلام ابتدا مین ضعیف تھا پہ بعد چندے
جناب باری نی مسلمانون سی باعتبار اکثر مفتوحات بلاد کی مزرع دنیا کو بھر دیا
بعد اسکی جناب باری فرماتا ہے کہ وعد اللہ الذین آمنوا و عملوا الصالحات

خلاصہ یہ ہی کہ وعدہ کیا ہی خدا نی مسلمانونمین سی اون لوگونکو جو ایمان حقیقی
لائی ہین یا ایمان حقیقی پر مرتی دم تک باقی رہگئی ہین کما فسرہ بعض المفسرین
اور اعمال صالحہ بھی کئی ہین یعنی ارتداد انکا من حیث الاعمال ہی نہین ہوا ہی
مغفرت اور اجر عظیم کا پس شیعونکی نزدیک نہ آپکی ثلاثہ ایمان حقیقی لائے
نہ ایمان حقیقی پر مرتے دم تک ہی نہ اونسی کچھ اعمال صالحہ قابل قبول ہوئی اب
عرض خدمت جناب مخاطب مین یہ ہی کہ شیعونکی احادیث کی نقل
مین تو آپ خیانت کرتی تھی کہ اول اور آخر اوڑا دیتی تھی اب کلام اللہ مین بھی
خیانت کرنیلگی کہ آخر آیت کو جو بجای استثنا کی تھی اوسکو اوڑا دیا الا التقربوا
الصلوۃ بدون اتم سکاری کی رکھ لیا بیٹھا دیا ہب اور کڑوا کڑوا تو کچھ تو خود
خدا کرتی اور پوری آیت تو لکھ دیتی مگر چونکہ مضر اپنی مطلب کا سمجھی اوسکو بھی شاید
ملحات شیعہ سی سمجھ لیا اور جو آپکی بیضاوی صاحب اس مقام پر کڑکڑائی ہین
کہ من یبتغ کیلکی اپنا من سمجھا لیا ہی اوسکو شیعہ بنا بر اس تفسیر کی کہ جو خود اونہین نے
کی بی حجت و دلیل غیر مسلم رکھتی ہین قال بو علی سینا من تعود ان یتصدق بعشرین
فقد انسلخ عن الفطرۃ الانسانیۃ الحمد للہ کہ شیعہ مثل اہلسنت کی منسلخ عن الفطرۃ
الانسانیہ نہین ہین جو بی حجت و برہان کسی باتکو مان لین مخفی نرہی کہ بعض
اہلسنت نی اس مقام پر ایک ایسی پوچ اور لچر تقریر کی ہی کہ حضرت مخاطب کو
بھی اوسکی ذکر کرنی سی شرم آئی اور اپنی تئین غافل ہوا کی اوس سی کنارہ کیا
طرفہ تر یہ ہی کہ ایسی لغویات کو بیچارہ ابن عباس کی گلی منڈھا ہی چنانچہ
شاہ ولی اللہ صاحب ازالۃ الخفا مین فرماتی ہین عن عباس محمد رسول اللہ

والذین معہ ابوبکر اشداء علی الکفار عمر رحماء بینہم عثمان تراہم رکعا سجدا علی
یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا طلحہ وزبیر سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود عبدالرحمن
ابن عوف وسعد بن ابی وقاص وابو عبیدہ بن جراح الی آخر ما قال تعجب
اس تقریر بی نظیر کی بوجہ دلپذیر باقلیلے از مزاح وہنک یہ ہی کہ الذین معہ ابوبکر
ہین کہ غاتیرہ وتارین مثل مارمع رسول اللہ تہی اور اشداء علی الکفار عمر
ہین جنکی تلوار گہر مین ڈیڑہ بالشت سیان سی ہر وقت باہر رہتی تہے اور
بقول مخاطب اونکو خدائی کا فرکشی کیواسطی پیدا کیا تہا گو اتفاق ایک کہی مارنے
کا بہی اونکو نہین ہوا اور رحماء بینہم حضرت عثمان ہین کہ اپنی عزیزون اور
اقربا پر بڑا رحم کیا کہ ولید بن عقبہ فاسق فی التنزیل کو جو عثمانکی مان کا جنا تہا نہ
اونکی باپ کا اوسکو ایسا سرفراز فرمایا کہ حکومت کوفہ عنایت فرمائی پس
اوسنی صبح کی نماز چار رکعت پڑہائی اور مصلای مسجد پر شراب کی قے کی
اور کہا لوگون سی کہ اگر تم لوگ چاہو تو کچہ اور رکعتین مین بڑہا دون لوگون
نی عرض کی کہ حضور اسیقدر کافی ہی اور مروان اور حکم جنکو رسول خدا
نی شہر بدر کیا تہا بسبب اسکی کہ وہ منافق چلنے مین جناب رسول خدا
کی نقل کرتی تہی اور وہ طرید رسول اللہ کہلاتی تہی حضرت عثمان نے
اونکو بلا کی سرفراز کیا اور لاکہون روپی مال خمس وزکوۃ کی بالخصوص خمس
افریقیہ بقول شخصی مال سفت دل بیرحم دی ڈالی اور راکع اور ساجد بیچارے
حضرت علی ابن ابیطالب تہی کہ جو سوای نماز وروزہ کی اور کسی کام کی
نتہے اس مفسر بی نظیر نی کلام اللہ کو غارت کیا کہ مبتدا اور خبر تک اوسکا

بگاڑ ڈالا باتفاق مفسرین الذین معہ مبتدا ہی یا خبر و مبتدا ہی اور اشداء
علی الکفار اور رحماء بینہم خبر بعد خبر ہی پس معنای کلام یہ ہین کہ جو لوگ
مصداق الذین معہ ہین اونہین مین صفات اشداء اور رحماء کی پائیگئی
ہین نہ یہ کہ ایک ایک شخص مین ایک ایک صفت پائی گئی ہے اور
جب بالاتفاق ترکیب مین یہ فقرہ موضوع اور محمول ہی تو اگر الذین معہ
ابوبکر ہین اور اشداء عمر ہین تو یعنی کلام یہ ٹھہری کہ ابوبکر عمر ہین اور عمر عثمان
ہین پس اگر حمل جزئی حقیقی بر جزئی حقیقی جائز ہوتا تو شیعونکو ان
معنونکی مان لینی مین شاید کچھ تردد نہوتا کیونکہ شیعہ بھی فی الجملہ اتحاد
ثلاثہ کی قائل ہین اور ابوبکر کو عین عمر اور عمر کو عین عثمان جانتی ہین مگر فقط
کفر و نفاق مین نہ ذات مین گستاخی معاف یہ اپنی اپنی سمجھ ہی علاوہ اسکی
ایک امر اور بھی یہان قابل لحاظ ہے کہ الذین سی ابوبکر مراد لینا اور
اشداء سی عمر اور رحماء سی عثمان یہ بعینہ اطلاق جمع علی الواحد ہے
جسکی حضرات اہلسنت آیہ انما ولیکم اللہ مین منکر ہین اور جب اطلاق جمع علی
الواحد اس جگہہ جائز رکھا گیا تو ہم کہتی ہین کہ کیون نہین جائز ہی کہ کل صیغہ ہای جمع
سی یہان فقط جناب امیر علیہ السلام مراد ہون پس الذین معہ اور اشداء
اور رحماء کل سی مراد فقط ذات واحد آنحضرت کی ہی جس طرح الذین
معہ سی فقط ذات واحدہ ابوبکر مراد ہی اور نظر باستیناف تمثیل کذریع یہ
احتمال نہایت چسپان ہی اسلئی کہ اسمای ذات اور مجاد صفات آنحضرت
کا کتب سماوی مین ہونا مشہور اور معروف ہی کما لا یخفی باقی متعلقات

اس آیۂ وافی ہدایہ کی رد اقوال مابعد مین معلوم ہونگی فاصبر وانتظر قولہ اب
ہم اون مثالونکو جنکی خبر خدای جل شانہ نی اس آیت مین دی ہے
اقول محض غلط خدانی ایک مثال کی بھی خبر نہین دی ہی بلکہ مثل کی خبر
دی ہی جو بیچ معنے صفت کی ہی اور مثل اور مثال مین فرق ہی کما مر
قال المخاطب القمقام ہداہ اللہ سبل السلام پہلی شہادت
توریت کی توریت کی کتاب استثنا کی تیرہوین باب کی چھٹین درس
مین لکھا ہی کہ اگر تیرا بھائی یا بیٹا یا جورو یا دوست کوئی تجھے پہسلاوی اور
کہی کہ آؤ غیر معبودونکی بندگی کرو تو تو اوسکے موافق نہونا اور اوسکی بات
نہ سننا اور اوسپر رحم کی نگاہ نکرنا اور اوسکی رعایت نکرنا اور اوسے پوشیدہ
نرکہنا بلکہ اوسکو ضرور قتل کرڈالنا اوسکی قتل پہلی تیرا ہاتھ پڑے پس
غور کرنا چاہیے کہ جو کچھ حضرت موسیٰ نی اپنی قوم سی کہا صحابۂ کرام نے
اوسکو کر دکھلایا اور جیسی کچھ شدت اور سختی کافرون پر چاہیئی اوس کا
ظہور صرف پیغمبر صاحب کی یارونکی ہاتھ سی ہوا اسیواسطی خدانی اونکے
شان مین اشداء علی الکفار فرمایا اگرچہ صحابۂ کرام کی شدت اور صلابت
کا جو دین مین تھی امامیہ انکار نہین کرسکتی مگر ہم اونکی اطمینان کے لئے
حضرات شیخین کے حالات کو جو بڑی دشمن شیعونکی اور جو صنمی قریش
اگر کی اونمین مشہور ہین بیان کرتی ہین اور زیادہ تو نہین کہہ سکتی اتنا عرض کرتے
ہین کہ اپنی ہی کتابونکی روایتونکو سنین اور پہر اوسکو توریت کی مضمون سی
اور قرآن شریف کی آیت سی ملاوین اور خود ہی انصاف کرین اور اگر

Presented by Ziaraat.Com

حیا و شرم مانع نہوئی تو تعصب اور عناد کو چھوڑ کر اونکی فضیلت کا اقرار کرین
اور اپنی باطل عقیدونکو چھوڑ کر جماعت مین داخل ہو جاوین بقول المتمسک
بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام برین عقل و دانش
باید گریست ۔ خدایا اس مالیخولیای مخاطب کا کیا علاج ہی شروع کلام
مین دعوی کرتا ہی کہ اب ہم اون مثالونکو جو توریت و انجیل مین ہین بیان
کرتے ہین یعنی فضائل صحابہ کی مثالون کو پھر عبارت توریت وہ نقل کرتا
ہی کہ جسمین نہ صحابہ کا نام و نشان ہی نہ مثالون کا کچھ ذکر ہی بلکہ ایک
مسئلہ شریعت منسوخہ کا بیان ہی کہ وہ ہرگز اس شریعت مین نہین ہے
شاید حضرت خلیفہ نے اسکا حکم دیا ہو کہ بمجرد اسکی کہ تیرا باپ تجھے
پہسلاوی کہ غیر خدا کی عبادت کر تو اوسکو مار ہی ڈال اور اوسکو اتنی بھی
مہلت ندی کہ کوئی دوسرا اوسپر ہاتھہ اوٹھانی پاوی بلکہ پہلی تیرا ہی ہاتھہ پڑے
یہ حکم صریح خلاف نص قرآنی کی ہے قال اللہ تعالی وان جاھداک
علی ان تشرک بی ما لیس لک بہ علم فلا تطعھما و صاحبھما فی الدنیا معروفا
یعنی اگر مان باپ کوشش کرین کہ تو شریک گردان ساتھہ میری اوس
چیز کو کہ جسکے استحقاق معبودیت کا علم تجھی نہین ہی پس نہ اطاعت کر
اونکی اور ساتھہ دی دنیا مین اونکا بحسن دینگی قال البیضاوی ای صحبھما
معروفا علی ما یرتضیہ الشرع و یقتضیہ الکرم یعنی صحبت نیک حسب رضای
شرع و مقتضای کرم قال بعض المحشین یطعمھما و یکسوھما و یقودھما اذا مرضا و
و یواریھما اذا ماتا یعنی اونکو طعام اور لباس دی اور اونکی عیادت وقت

مرض کری اور بعد نیکی انکو توبہ کری پس اگر توریت کو محرف سمجھے تو
لا اقل حکم توریتی کو اس شریعت مین منسوخ کہیئی پس اس مسئلہ منسوخہ کو صحابہ کی
فضائل کی مثالونسی کیا واسطہ یارین گھٹنا ہوئی آنکہ قولہ جو کچھ حضرت
موسیٰ نی اپنے قوم سی کہا اقول آپ تو ناقل کلام خدا ہین حضرت
موسیٰ کو کیون ہنستے ہین شاید توریت کو افترائی حضرت موسیٰ
سمجھتے ہین قولہ جیسی کچھ شدت اور سختی کافرون پر اقول محض غلط ہی کہ
اس قسم کی سختی مسلمانونکی دین مین ہو کہ جو مسلمان ہو وہ اپنی باپکو مار ڈالے
تب ایمان کامل پاوی قولہ اونکی شان مین اشداء علی الکفار فرمایا
اقول اسواسطی اشداء علی الکفار نہین فرمایا کہ مان باپکو مار ڈالتی تھے
بلکہ اسواسطی فرمایا کہ مومنین موقنین جب ضرب مین کفار سی مثل ثلاثہ
کی مونہہ نہ موڑتی تھی اور اثر شدت و صلابت یہ تھا کہ قدم اونکی
معرکہ مین ایسے گڑجاتی تھی کہ پہاڑ اپنی جگہہ سی ٹل جای مگر اونکے
ثابت قدمی مین نہ ٹل آئے اور جو سر پر گزرنی ہو گزر جای خواہ زخمی
ہون خواہ مرین مگر پاؤن پیچھے نہ ہٹین یہ لوگ اشداء تھی نہ وہ بزدلی کہ
مادہ بزکوہی کیطرح پہاڑونپر اوچکین فتذکر قولہ امامیہ انکار نہین کر سکتے
اقول امثال علیؑ بن ابیطالب اور حمزہ اور جعفر اور عبیدہ اور اتباع اونکی
کا نہ امامیہ انکار کرتی ہین نہ اہل سنت انکار کر سکتی ہین آرے کل صحابہ
کا متصف باین صفات ہونیکا امامیہ علانیۃً وجہاراً انکار کرتی ہین اور
اگر مثل اہلسنت کی امامیہ بھی منکر کلام اللہ ہو جاتی تو بیشک انکار نکر سکتی

Presented by Ziaraat.Com

لیکن مجبوری ہی کہ امامیہ فولتیم مدبرین کی منکر نہین اور منکم من یرید الدنیا
ومنکم من یرید الآخرۃ کی قائل ہین اور حتّٰی اذا فشلتم
وتنازعتم کا اقرار کرتی ہین قال فی النہایۃ الفشل الفزع والجبن والضعف
اور خلاف عقل ہی کہ بہگوڑی ڈرنیوالی نامرد ضعیف القلب دنیا طلب
مصداق اشداء علی الکفار ہون قولہ حضرات شیخین کی حالات اقول
اب آپ سیدہی راہ پر آئی اور کل کو چھوڑ کر شیخین کو مضبوط پکڑا پس انہین
شیخین اور انکی اتباع مین ہماری آپکی گفتگو ہے کل سی کچہ واسطہ نہین
کو انہین کی شامت اعمال سی کل بیچاری کہسیٹے جاتی ہین ؎ نمی بینی
کہ گاوی در علف زار ۔ بیالاید ہمہ گاوان دہ را ۔ قولہ خود ہی انصاف کرین
اقول آپکی سر مبارک کی قسم کہ آپکی حکم کی ہمنے تعمیل کی اور عبارت توریت
کو جو آپنے نقل کی اور عبارت کلام اللہ کو ملایا اور انصاف کیا تو دونو عبارتون
مین کچہ واسطہ اور کسیطرح کی مناسبت نہ پائی اور آپکی حق مین شعر مولوی روم کو
درگاہ جناب باری مین عرض کیا ؎ ای خدا از عقل و دین بیگانہ است
انکی عقلش بدہ دیوانہ است ۔ ابتداً اپنی دعاوی کا ذکر کئی پہلا یہ کہ توریت
مین مثالین فضائل صحابہ کی ہین دوسرا یہ کہ قرآن مین بہی خدا نی فرمایا ہے
کہ توریت مین مثالین ہین حالانکہ نہ توریت مین مثالین ہین نہ کہین خدا نی
فرمایا کہ توریت مین مثالین ہین یہ دونو افتری تو خدا پر ہین تیسرا دعوی یہ کہ
مصداق آیت کل صحابہ ہین یہ بہی جہوٹ کمال سیاہ اور بعد ان کذبات
ملاشہ کی یا جنون سرشار جوش مین آیا یا کوئی گلاس کسی صاحب کی

Presented by Ziaraat.Com

اصرار واستبداد سی بڑہ گیا اور اتنی بہی عقل تمیز باقی نرہی کہ درمیان مسئلہ منوخہ
کی اور تمثیل فضائل صحابہ کی تمیز کرسکین مسئلہ کو تمثیل تخذیل کیا آی ستے بہائی
مخاطب کی اگر تمکو کچہ بہی شرم اور حیا اور غیرت ہی تو ایسی دیوانے
باتین چہاپ چہاپ کر کیون اپنی تئین فضیحت کرتی ہو اور کیون نام اسلام
کو ہنساتی ہو مخالفین اسلام کہین کی کہ مسلمان ایسی ہی کوڑ مغزی ہوتی ہین
کہ جنکو مسئلہ اور مثال مین فرق نہین معلوم ہوتا ہی افسوس ہی تمہاری
بی حیائی پر کہ فحول علما کی سامنی کشف عورات اپنا مثل فواحش بازی
کی کرتی ہو اور تمکو کچہ بہی حیای عثمانی سی بہرہ نہین بلا حالانکہ حیا اونکی حیا
ابکار سی بدارج بڑہی ستے اگرچہ راوئی بیانی اس تمثیل مستہجن کی
نسبت طرف جناب رسولخدا کی دی ہی مگر غلط کیا اوسنی اسلئی کہ حیاء
رسول اللہ حیاء ایمانی ہی نہ حیاء نسوانی کہ پاس اندام نہانی ہی آرے
اس حیا کا مقام مخصوص ذات عثمانی ہی نہ ذات حضرت عمر کہ وہان اخفاء
ساپردہ درہی آی حضرات سنیو اگر مرد ہو تو بزدلونکا ساتہہ چہوڑکر دامن
شاہ مردان کا لو اور جماعت معویہ سی نکل کر جماعت مومنین مین داخل
ہو جاؤ **قال المخاطب** القمقام ہداہ اللہ سبل السلام
پہلی روایت کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نی اپنی باپ کی قتل کا
قصد کیا امام اعظم شیعونکی حضرت شیخ طوسی تذکرۃ الفقہا کی چہٹوین فصل
مین لکہتے ہین کہ حضرت ابوبکر صدیق نی احد کی دن اپنی باپ کے
قتل کا ارادہ کیا مگر حضرت نی منع کر دیا اور فرمایا کہ تو جانی دی اور کوئی یہ

کام کریگا پس ای بھائیو خدا کیواسطی ذرا اپنی امام اعظم کی تصدیق کو دیکھو کہ وہ
صدیقیت صدیق اکبر کو کیسی تصدیق کرتی ہین اور جو کچھ توریت مین کفار پر
شدت کرنیکا ذکر ہی اوسکو شان مین حضرت ابوبکر صدیق کی کیسا تسلیم
کرتی ہین کیون یارو اشداء علی الکفار کا مصداق کیا سوای اوسکی کوئے
دوسرا ہوگا جو اپنی باپکی قتل پر آمادہ ہو اور توریت کی اس مضمون کا
کہ غیر معبود وکی بندگی پر پہلانیوالی گو اگرچہ بھائی یا بیٹا یا جورو یا دوست ہو تو
قتل کر ڈالنا اور پہلی اپنا ہاتھ اوسکی قتل پر اوٹھانا اطلاق کسی اور پر
ہوگا تعجب ہی شیعون سی اور اونکی امام اعظم سی کہ ایسی روایت کو
تصدیق بھی کرین اور صدیق اکبر کی مستعد یکو باپکی قتل پر قبول بھی
کرین اور پھر اونکی صدیقیت سی انکار فرماوین دوسری روایت کہ حضرت
عمر فاروق رضی اللہ عنہم نی رشتہ دارونکی قتل کا مشورہ دیا تفسیر مجمع البیان اور
منہج الصادقین اور خلاصہ تفسیر جرجانی مین آمامیہ مذہب کی مفسرین نی لکھا ہی
کہ جب بدر کی لڑائی فتح ہوئی اور بہت سی لوگ مکہ کی قید ہوئی بن مین
اکثر مہاجرین کی عزیز اور قریب تھی اور نصرت نی اونکی معاملہ مین یہ ہی مشورہ
کیا تب حضرت عمر نی فرمایا کہ جو کوئی جسکا رشتہ دار ہی وہ اوسکی حوالہ کیا
جاوی تاکہ وہ اپنی ہاتھ سی اپنی کا فر رشتہ دار کو قتل کری اور خدا کی محبت کی
سامنی رشتہ اور قرابت کا خیال نکری اسلئی عقیل علی کو اور نوفل سے مجھے اور
فلان فلان کی حوالہ کیا جاوی واسطی قتل کی آی شیعیان پاک
ذرا اس روایت کو اپنی تفسیرونمین دیکھو اور انصاف کرو کہ اشداء علی الکفار کا

مضمون حضرت عمر پر صادق ہی یا نہین اور جو حضرت موسیٰ نے کفار پر شدت
کرنیکی لئی فرمایا وہ اونکی حال سی مطابق ہی یا نہین اور اسپر بھی نہ سمجھو تو خدا تعالی
تجھے یقول الکمتک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام
بصیرت مخاطب کی خوش فہمی اور خوش سلیقگی سب سنیوں سی بڑھ گئی ہے
کہ انکو تحریر روایات سنیہ اور روایات شیعہ مین نہین ہوسکتی ہی سیکڑون
حدیثین صحاح ستہ کی ہماری علماء نی بغرض صحیح اپنی کتب مین مندرج کی
ہین اور بمقتضای آنکہ نقل کفر کفر نباشد مصدق اونکی نہین ہین آپکو لازم تہا کہ
پہلی ان دونو روایتونکی تصدیق کلام سی ہماری علماء کی ثابت کرتے
تب اوسکو مقام استدلال مین لاتی مفسرین کا دستور ہی خصوصاً صاحب
تفسیر مجمع البیان کا کہ کل اقوال علماء تفسیر کو اور کل روایتونکو جو متعلق تفسیر آیہ
ہوتی ہین بلفظ قیل اور بلفظ روی بیان کرتی ہین من دون رد و قدح پس
کیونکر کوئی کہہ سکتا ہی کہ فلان مفسر ان کل اقوال مختلفہ کا مصدق ہی آیا ہوسکتا
ہی کہ کوئی تصدیق اضداد کری پس جملہ اقوال مختلفہ سی مصدق نہوگا مگر ایک
کا کہ اوسکو بلفظ قال اصحابنا اور بلفظ روینا تعبیر کرتا ہی کہیں معصوم کیطرف ائمہ
اثنا عشر سی نسبت دیتا ہی آن روایتونمین ان الفاظ تصدیقیہ سی کوئی لفظ
نہین ہی تو آپکا فرمانا کہ علمای شیعہ نی اسکی تصدیق کی محض جھوٹا اور
غلط ہی قولہ امام اعظم شیعہ کی اقول ہماری مذہب مین کوئی عالم
ملقب باین لقب نہین آپ سنیون نی ابی حنیفہ کو امام اعظم بمقابلہ ائمہ اہلبیت
بنایا ہی آپکو اختیار ہی کہ جسکا لقب چاہین کر جسکو جی چاہی عنایت فرمائیے

سلام
بات بھی سے
بن الدہلوی
در فرق ہی
بن الوہابیہ و
فریبونکی مین
فی ۱۲ سنہ

قولہ تذکرۃ الفقہاء کی چھٹوین فصل مین لکھتی ہین اقول کتاب تذکرۃ الفقہاء
چھپ گئی ہی نایاب نہین ہی کہ تدلیس ابلیسی کی اوسمین مجال ہو علامہ
علیہ الرحمہ نی اس روایت سنیہ کو الزاماً علی اہل السنۃ لکھا ہی جس مقام پر
کہ رد کیا ہی قول علمای اہلسنت کو باب قتال بغاۃ مین کہ پسر کو قتل پدر بدون
ضرورت بلا کراہت جائز جانتی ہین حالانکہ یہ باطل ہی بدو دلیل ایک دلیل
تحقیقی کہ وہ آیہ وان جاہداک الخ ہی جیسا کہ ہمنی ابتدای قول مین بیان
کیا دوسری دلیل الزامی کہ وہ روایت اہلسنت ہی کہ ابوبکر کو جناب رسول خدا
نی قتل پدر سی منع کیا پس اگر یہ روایت اہلسنت نہوتی تو دلیل الزامی
کیونکر تمام ہوتی پس غرض علامہ یہ ہی کہ مذہب اہلسنت اس بارہ مین
بدلیل تحقیقی والزامی دونو باطل ہی علاوہ اسکی کیونکر علامہ اس روایت
کاذبہ کی تصدیق کرتے کہ جسکی غلط صریح اور تصحیف قبیح ہونیکی خود بعض
محققین اہلسنت تصریح کرتی ہین چنانچہ علامہ نووی شارح صحیح مسلم کتاب
تہذیب الاسماء واللغات مین مشیراً الی ہذہ الزوایۃ فرماتی ہین وہو غلط صریح
وتصحیف قبیح پس غرض علامہ ذکر روایت سی الزام مخالفین سے ہے نہ
اعتقاد بثبوت وتصحیح وتصدیق روایت اب اہل انصاف ملاحظہ فرماوین کہ
اگر ایک روایت اہل سنت کو کوئی الزاماً ذکر کری تو اوسکو مصدق روایت
ہین نہ سمجھتے ہین مگر حضرت مخاطب کی عادت مین ہی کہ جو کچھ رطب ویابس
کسے کتاب مین پایا اوسکی مصنف کو اوسکا مصدق ٹھرا لیتے ہین قولہ
امام اعظم کی تصدیق کو دیکھو اقول الزاماً علی الخصم ذکر کرنیکو تصدیق نہین کہتے

جبتک کوئی دلیل اوپر تصدیق کی قایم نہ کیجاوی اور اگر فقط کتاب مین
درج کرنا باتی نہج کان موجب تصدیق ہوجاوی تو آپنی بہی اسکو اپنے
کتاب مین درج فرمایا ہی پس آپ بہی مصدق اسکی ہوی بلکہ آپکو مصدق
کہنا سزاوار تر ہی کہ اس روایت کو ثمرۃ الغراب سمجھکر آپ نعلین بجاتے ہین
اور جامہ مین پہولی نہین سماتی ہین بدین تخیل فاسد کہ ابوبکر کا اشداء علی الکفار
ہونا خواہی نخواہی اس سے ثابت ہوگیا لہذا ہم امیدوار ہین کہ ہمکو بہی
اجازت کچہ بحث و فحص کرنیکی اس روایت مین دیجئی مگر خبردار کہین ایسا
نہو کہ جب ثمرۃ الغراب آپکی دہن شریف مین مزہ شحم حنظل دی تو آپ موہنہ
بنا کر پہینک دیجئی اور فرمائیی کہ مین مصدق نہین ہون بلکہ مین ناقل ہون پس
دو قول ہم آپکے لیتی ہین اور ضمیر قولہ نظر آپکی تصدیق کی آپ ہی کیطرف
پہیرتے ہین اور اگر آپ راضی نہوجئی گا تو مرجع ضمیر کا راوی کو کردیجیگا بہرکیف
حضور والا کو اختیار ہی **قولہ** اپنی باپ کی قتل کرنیکا ارادہ کیا **اقول** ارادہ
امر قلبی ہی کہ بجز خدا کی اوسکو کوئی نہین جان سکتا ہی آری اظہار اوسکا زبان
بصدق دل و بمکر و خدع ہوسکتا ہی اور منافقین ہمیشہ فکر نجاد عون اللہ
و رسولہ مین رہتی تھے پس ہوسکتا ہی کہ اظہار اوسکا بمکر و فریب فقط خوشامد
رسول خدا کیواسطی ہو اسلئی کہ اخلاق حسنہ حضرت سی معلوم تہا کہ ایسے
شقاوت اور قساوت قلبی پر راضی نہونگی پس حضرت کی دلکو باظہار کمال
اخلاص بمکر و فریب خوش کردیا یعجبک احسامہم وان یقولوا تسمع لقولہم
اور ہوسکتا ہی کہ بصدق دل ہو مگر جملہ افعال منافقین چونکہ لرضاء اللہ تعالی

بلکہ بطمع دنیا تہی اور ریاکاری تہی اسلئی کمال دنائت اور خساست ابوبکر پر دلالت
کریگا یعنی ہماری حضرت کو ایسے طمع دنیا غالب تہی کہ اوسکی واسطی جو شاہد
رسول خدا ارادہ اپنی باپکی مار ڈالنی کا کیا اور دنیا مین بہت اشقیا ایسے
گزری ہین کہ بطمع دنیا اونہون نی اپنی باپکو قتل کر ڈالا ہی قولہ مگر حضرت
نے منع کر دیا اقول اولاً اسی منع کرنیسی صاف ثابت ہوا کہ ابوبکر نے
ایک فعل قبیح کا ارادہ کیا تہا اور اگر فعل حسن اور قابل مدح خدا ہوتا تو ہرگز
وہ حضرت منع کرتے پس جب مقصود خدا اشداء علی الکفار سی
باپ کا مارنا نہوا بدلیل منع رسول اللہ اسلئی کہ مقصود خدا سی حضرت کا مانع
ہونا محال ہی تو کیونکر ابوبکر کو آپ ارادہ سے ایک فعل قبیح کی کہ وہ ہرگز مقصود
خدا اشداء علی الکفار سی تہا تحت اشداء علی الکفار داخل کر سکتی ہین ثانیاً یہ
ارادہ کرنا ابوبکر کا صاف دلیل ہی اوپر میلان ابوبکر کی طرف یہودیت کی
اسلئے کہ بقول آپکی توریت مین حکم باپکی خود ہی قتل کر ڈالنی کا تہا اور خدا نے
قرآن مین بقول خود وصاحبہما فی الدنیا معروفاً اوس حکم کو منسوخ فرمایا تہا کما مر
مگر حضرت ابوبکر نی منع خدا کو کچہ نہ سنا اور اوسی شریعت منسوخہ کی حکم پر مستعد
ہوی پس تصدیق قرآن کی یہی حال تہا کل منافقین کا حضرت عمر کا میلان
الی الیہودیت تو ہم سابق مین احادیث مشکوٰۃ شریف اور نہایہ ابن اثیر اور
ازالۃ الخفا سی ثابت کر چکی تہی کہ جناب رسولخدا نی فرمایا انتہوکون انتم کما تھو
کت الیہود ۔ اور بہی فرمایا والذی نفس محمد بیدہ لو بدا لکم موسیٰ
لا تبعتموہ ۔ اور بہی فرمایا ولو کان موسی حیا ما وسعہ الا اتباعی

اور بھی فرمایا امتھوکون فیھا یا ابن الخطاب آپ حضرت مخاطب کی لطف
وعنایت سی حضرت ابوبکر کی بھی یہودیت بخوبی ثابت ہوگئی اگرچہ احادیث
مشکوۃ اور نہایہ کی صیغ جمع لاقل کہ ہم ثلاثہ پر محمول کرتی آپکی کہ کلام عرب
مین اطلاق جمع تین سے کم پر ہونا برخلاف حقیقت ہی مگر آپکی روایت
مقبولہ سی جسپر آپ اوچھلتی کودتی ہین تصریح اونکی اسم شریف کی سے معلوم
ہوگئی ولقد صدق سے ذہب الحمار لیستفید نفسہ قرافات وبالہ اذنان
کیون حضرت امام اعظم شیعیان نی آپکو مرۃ الاعراب کہلایا یا ہم حنظل
اور زہر ہلاہل پلایا اب اگرچہ بھی شرم وحیا ہوگی تو کبھی اس روایت کا نام
نہ لیجئی گا قولہ پس ای بھائیو خدا کیواسطی اقول ای سنی بھائیو خدا کے
واسطی ذرا دیکھو تو کہ حضرت مخاطب اوس روایت کی تصدیق کرتی ہین
کہ جس سے صدیقیت ایکطرف یہودیت صدیق اکبر کی ظاہر ہوتی ہی
قولہ جو کچھ توریت مین ہی الی قولہ کیسا تسلیم کرتی ہین اقول کیونکر نہ تسلیم
کرین کہ یہودیت صدیق کی اونکی نزدیک مسلم ہی اور حقیقت یہ ہی کہ
دعوی تصدیق بے دلیل تصدیق کی تصدیق نہین ہوسکتا ہی کما مر مرارا
قولہ سوای اونکی کوئی دوسرا ہوگا اقول ماشاء اللہ یہ بات تو کسی سنی کو
نہ سوجھی ہوگی کہ مصداق اشداء علی الکفار سوای ابوبکر کی کوئی دوسرا نہین
ہوسکتا ہی سچ ہے کسی دوسری نی سے اگر بابکی مارنیکا ارادہ کیا
ہوتا تو وہ بھی مصداق ہوجاتا لیکن ایسا اتفاق نہین ہوا یہ ایک کام مخصوص
حضرت خلیفہ اول ہی تہا اور صیغہ جمع جو اشداء کا ہی وہ فقط حضرت

سے پر صادق ہی اور صیغہ جمع کفار کا فقط آپکی والد ماجد ہی پر صادق
ہی اور توجیہ اسکی یہ ہو سکتی ہی کہ ایک اشداء بسبب کثرت شدت
کی بجای چند اشداء کی اور ایک کافر بسبب کثرت کفر کی بجای چند کفار
کی ہو سکتا ہی اور یہ بعینہ مثل اسکے ہی کہ حضاجر بصیغہ جمع ایک جانور
عظیم البطن کو کہتے ہین پس ایک عظیم البطن کو بسبب عظمت بطن
کی بجای چند جانوران عظیم البطن کی شمار کرکی اوسکو حضاجر کہتی ہین
کیون حضرت یہ توجیہ وجیہ تو کشایش خیال مبارک مین نگذری ہوگی
اور بنا براس افادۂ جدیدہ کی کہ اشداء علی الکفار سوائی حضرت ابوبکر کی
کوئی دوسرا نہوگا حضرت عمر کو اوسکا مصداق ٹھرانا محض بیجا ہوگا یا بستنے
ہوگا اوپر اسکی کہ دروغگو را حافظہ نباشد یہ کلام ہمارا بستنے اوپر ظاہر نظر
کی تہا جب ہمنی آپکے مقصود اصلی مین غور کیا اور اپنی نظر جدید کو آپکی ابکار
افکار مین بزور گردیا تو معلوم ہوا کہ غرض آپکی دوسری سی فقط جناب امیر
علیہ السلام ہین یعنی اونہون نے چونکہ اپنی باپکی مار ڈالنی کا ارادہ نہین
کیا تو وہ مصداق اشداء علی الکفار نہین ہو سکتے اصل آپکی خواہش
دلی یہ تہی مگر شرم و حجاب اظہار مطلب دلی سی مانع ہوا یا صولت شیعیان
علی ابن ابیطالب علیہ السلام سی ڈری کہ اظہار مطلب دلی موجب فضیحتی
ہوجائیگا ؎ کبکر تشتے لزید النکاح ۔ وتفزع من صولۃ النکح ۔ ہرچند
مقام سخت پیش آنیکا ہی مگر ہم بزمی آپکی خلش باطنی کو دفع کئی دیتے
ہین کہ والد بزرگوار حیدر کرار مثل پدر ابوبکر از جملۂ کفار تہی بلکہ مذہب اہلبیت یہ ہے

کہ وہ اوصیای حضرت اسمعیلؑ سی تہی کہا مرتبہ جناب امیر علیہ السلام اونکی قتل کا
ارادہ کیونکر فرماتے اور اگر بطور فرض شریک الباری کی اونکا کفر مفروض
ہو تو قصد کشتن پدر خلاف نص صریح صاحبہما فی الدنیا معروفا
کی ہی کہا مرتبہ جناب امیر علیہ السلام مثل ابوبکر جاہل بکلام اللہ نتہے
کہ قصد باپکی مار ڈالنی کا کرتی بہرکیف نہایت مقام حیرت ہی اولی سمجھہ پر
حضرات اہلسنت کی کہ اگر ہم روایت تذکرہ کو من جمیع الوجوہ مسلم ٹھراوین
اور کسیطرح چون وچرا لب پر نلاوین تو غایۃ ما فی الباب اوس سے
نہ ثابت ہوگا مگر اسیقدر کہ ایک منافق نی بخوشامد رسول اللہ کہ وہ
بہی بطمع دنیا تہی ایک کافر کی مار یکا فقط ارادہ کیا لیکن توفیق من اللہ
والرسول اوسکی واقع کرنے پر نہوئی پس فقط اس ارادۂ غیر واقعہ سی ارادہ
کرنیوالا ایسا مصداق اشداء علی الکفار ہوگیا کہ اب دوسرا کوئی نہوگا اور
جس مؤمن موقن نی ہزارون کفار نابکار کو بضرب ذوالفقار صاعقہ کردار ادا لبوار
کو بہیجا اوسکا نام اور ذکر تک تمہاری زبانونسی نہین نکلتا افسوس ہی اس
بیحیائی اور بی غیرتی پر تمکو چلو بہر پانی مین ڈوب مرنا چاہئے کیون یا روح
احدمین لافتی الا علی لاسیف الا ذوالفقار ابوبکر ہی کیواسطی
حضرت جبرئیلؑ پکارتے تہی خیبر مین کرار غیر فرار ابوبکر ہی کیواسطی پیغمبر خدا
نے فرمایا تہا خندق مین قد برز الایمان کلہ الی الکفر کلہ ابوبکر ہی
کی حقمین ارشاد ہوا تہا بی شک تعصب اور عناد نی تمہاری آنکہونکو اندہا
کردیا ہی وانہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور

قولہ تفسیر مجمع البیان اقول حضرت سلامت اس روایت مین تو ہم آپکو
صاف صاف جھوٹا کہین گی اسلیے کہ تفسیر موجود ہی اوسمین لفظ روی
ہی رونا ہرگز نہین ہی اور کل کتاب مین مصنف کا دستور یہی ہی کہ اقول
اور روایات مخالفین کو بلفظ قیل اور روی بیان کرتے ہین کما مر اور
یہ مضمون روایات صحیح مسلم اور بیضاوی مین موجود ہی اور عنقریب تفصیل اسکی
ذکر آیہ لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم مین
آویگی اور علاوہ اسکی یہ وہ روایت ہی جسکے آخر مین ہی کہ جناب رسول خدا
نی فرمایا کہ لو نزل عذاب من السماء ما نجا منکم غیر عمر اور ایسی ہی مزخرف
روایتونسی اہلسنت اجتہاد رسول خدا ثابت کرتی ہین اور کتب اصول شیعہ
ان روایتونکی تکذیب سی بھری ہوئے ہین اور کافی ہی واسطی تکذیب کی
قول خدا ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی ـــ وقولہ تعالی
ان اتبع الا ما یوحی الی اور اسی روایت کی ابتدا مین ہے ان النبی
کرہ اخذ الفداء حتی رای سعد بن معاذ کراہیتہ ذلک فی وجہہ
اور اسی روایت مین ہی کہ بانی مبانی فدیہ لینی کی حضرت ابی بکر ہوئے
بنا بر اسکی روی عتاب و خطاب خداوند علام بیچ نرید و ان عرض الدنیا
اور لو لا کتاب من اللہ لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم کی خاص طرف
ابو بکر اور اونکی اتباع دیگر از مہاجرین و انصار کی ہوگا نہ معاذ اللہ طرف رسول خدا
کی لیکن اس راوی کذاب نی وعید عذاب مین سبکو سمیٹ لیا اور بجز عمر کی
کسیکو قابل نجات نجانا پس عمر کو جناب رسول خدا پر بھی ترجیح دی اور یہ امر تو

کچھ متقیونکی نزدیک وشوا نہین ہی اسلئی کہ عمر تو اکثر جناب رسول خدا کو سکھلایا
پڑھایا کرتی تھی بلکہ وحی خدا بھی انہین کی رای پر نازل ہوتی تھی جیسا کہ اہل سنت
نی فضائل عمری مین لکھا ہی مگر مشکل یہ ہی کہ بنا بر اس روایت کی ترجیح عمر
ابوبکر پر بھی لازم آتی ہے حالانکہ خود عمر متمنی رہتی تھی کہ کاش مین ایک
بال ابوبکر کا ہوتا حضرت اہلسنت جانتی ہونگی کہ کہان کی بال ہونیکی تمنا تھی
قولہ اہلسنت یان اپکا قول شیعیان اپکا نزاونی روایت راویان
تاریخ سے نہاوکے دیکھا اور وہان خود خدا انصاف کیا کہ اگر ہم اس روایت
کی کذب بحث نظر کی نکہین تو غایۃ ما فی الباب یہ ہی کہ عمر نی سکھ دیا
کہ ہر شخص اپنے رشتہ عزیزونکو جو کسیکو مارنہین سکتی اپنے ہاتھ سے
مار ڈالے قساوت اور سنگین دلی کو خدا اور رسول نی پسند کیا اور اسکا حکم
نہ دیا اور کیونکر اسکا حکم دیتی حالانکہ باتفاق جمہور مورخین شیعہ و سنی انہین
ایام مین عباس عم رسول اللہ بھی تھی کہ بسبب اسکی کہ مشکین اونکے
بہت زوری کسی ہوئی تھین وہ کراہتے تھی اور جناب رسول خدا کے
کان تک اونکی کراہنے کی آواز پہنچتی تھی تو حضرت بستر خواب پر بیچین
تھی اور نیند نہین آتی تھی بعض صحابہ نی پوچھا کہ حضرت آپکو کیون بیچینی
ہی اونحضرت نی فرمایا کہ عباس کی کراہنے نی مجھی بیچین کیا ہی پس
لوگون نے عباس کی مشکین کھولدین تب حضرت سوئی پس جو کہ ایسی
مرتبہ رحم و کرم مین ہو وہ کیونکر گوارا کری کہ کوئی اپنے عزیز کو بلا ضرورت
داعیہ ذبح کری پس اگر حکم عمر خدا کی نزدیک قابل مدح ہو تو بیشک عمر افضل

رسول خدا سی ہو۔ اوسے اور جناب رسول خدا اشداء علی الکفار نہون اور
عمر ہون گو اہلسنت اسکو مان لین مگر کوئی مسلمان باایمان نمانے گا بالجملہ
جب حکم عمر مقبول درگاہ خدا و رسول نہوا تو صاف اس سی ظاہر ہو گیا کہ
غرض خدا اشداء علی الکفار سی یہ نہتی جو عمر کو سوجہی ورنہ قول عمر ضرور مقبول
خدا و رسول ہوتا اور درصورت نہ قبول ہونیکی نقض غرض لازم آتا اور
نقض غرض اپنے کار حکیم نہین ہے پس جب کار عمر مقصود اشداء
علی الکفار سی نہوا تو عمر کو تحت اشداء علی الکفار داخل کرنا بیجا ہوا یا قولہ
حضرت موسیٰ نی کفار پر شدت کرنیکی لئی فرمایا اقول اولاً تورات محرف
کا اعتبار نہین ثانیاً اگر یہ حکم واقعی توریت تہا تو جب یہودیت کو اسلام نی
منسوخ کر دیا تو یہ بہی منسوخ ہو گیا اور حکم منسوخ کی تمسک کرنا دلیل اوپر بیلان
خلیفہ ثانی کے طرف یہودیت کی ہی پس علاوہ اون احادیث کی
جو مشکوۃ اور نہایہ سی نقل ہوئی یہ حدیث بہی برکت قبول مخاطب سے
یہودیت خلیفہ صاحب پر دلیل ہوگی ولنعم ما قیل ؎ بیار دشمنے
تلاش دم کرد نایافتہ دم دو گوش کم کرد ثانی المخاطب المتمام
ہداہ اللہ سبل السلام دوسری شہادت انجیل کی سے انجیل کی
باب ۱۳ کی درس ۳۱ و ۳۲ مین لکہا ہی کہ آسمان کی بادشاہت ائی
کی دانہ کی مانند ہی جسے ایک شخص نی لیکر اپنے کہیت مین بویا اور وہ
سب بیجون سی چہوٹا ہی پر جب اوگتا ہی تب سب ترکاریون سی بڑا ہوتا
ہی اور ایسا درخت ہوتا ہی کہ ہوا کی پرندی اوسکی ڈالیون پر بسیرا کرتی ہین

Presented by Ziaraat.Com

اسی شیعین کوئی کو اس آیت سی ملانا چاہیئی جو ابھی مذکور ہوئے کہ مثلهم
فی الانجیل کزرع اخرج شطأه فاستغلظ فاستوی علی سوقه یعجب
الزراع یعنی خداوند تعالی فرماتا ہی کہ پیغمبر کی یاروں کی مثال انجیل مین اسطرح
لکھی ہی جسطرح ایک چھوٹا سا دانہ کہ اوسمین اول پتی نکلتے ہین پھر وہ بڑھتا
جاتا ہی یہانتک کہ بڑا درخت ہوجاتا ہی اور دیکھنی والیکو تعجب آتا ہے
پس اس آیت کی خوبی اوس عبارت سی انجیل کی جو ہمنی اوپر بیان
کی ہے تصدیق ہوتی ہی اور اس سی بشہادت قرآن و بشہادت انجیل
صحابہ کی فضیلت بخوبی ثابت ہوتی ہی اور درحقیقت یہ مثال بالکل صحابہ
کی حال کی مطابق ہے اسلئی کہ وہ اول تھوڑی تھی آہستہ آہستہ بڑھ گئی اور
ایک بڑا لشکر اونکا ہوگیا جسکی جماعت اور کثرت کو دیکھکر کفار تعجب
کرتے تھی اور اونکی قوت کو دیکھ دیکھکر جلی مرتی تھی پس جو کوئی اونکی
بزرگی کا قائل اور اونکی فضیلت کا معتقد نہو وہ درحقیقت قرآن اور انجیل
اور تمام کتب سماوی کا منکر ہی اے صاحبو اگر صحابہ رسول کی ایمان اور اسلام
کی تم قائل نہین ہو تو مہربانی کرکی ذرا ارشاد فرماؤ کہ والذین معه کیا مراد
ہی تعنے وہ لوگ اک حضرت کی ساتھ تھی جنکی صفت اللہ جل شانہ
اس آیت مین فرماتا ہی اور اشداء علی الکفار کا مصداق بتلاؤ کہ وہ کون
لوگ تھی جو کفار پر سختیان کرتے تھی اگر صحابہ کبار سوای چار چھ کے
سبے سب منافق اور کافر تھے نعوذ باللہ من ذلک تو وہ کون لوگ
تھی جنکے سبب سی اسلام ایک دانہ سی بڑا درخت ہوگیا اور وہ کتنے

شخص تہی کہ جنکو کفار دیکھکر غیظ مین آتے تہی کیا کسی کی قیاس مین آسکتا
ہی کہ چار چہہ شخصونکو دیکھکر کافر جلتے ہون اور معدودی چند کی ایمان لانے
پر تعجب کرتے ہون اور اگر ہزارون آدمی مسلمان نہین ہوگئی تہے
اور وہی سبکی سب ایمان مین کامل نہ تہے تو اللہ جلّ شانہ فاستغلظ
فاستوی علی سوقہ کیون فرماتا اور اگر ہزارون شخص اسلام نہین لائی
تہی تو کن کو دیکھکر کفار کو غصہ آتا تہا پس جبتک کوئی صحابہ کی فضیلت اور
اونکی کثرت کو تصدیق نکری وہ ان آیتونکو ہم [illegible] تو نہین کرسکتا ای یارو
خدا کی قسم سچ جاننا اور یقین کرکی ماننا کہ [illegible] تعجب [illegible] ہے
کہ جو لوگ ایسی آیتونکی تصدیق کرتی ہین اور جو مثال انجیل مین مذکور ہے
اونکو پیغمبر خدا کی نبوت کی نسبت پیشین گوئی پر محمول کرتے ہین اور
پہر صحابہ کبار کی فضیلت اور کثرت سی انکار کرتی ہین اور ایسی آیتین اور
پیشین گوئی کو صرف پارچہ شخصونپر ختم کرتی ہین اور صحابہ سی عداوت
رکھکر لیغیظ بہم الکفار کی تہدید سی ذرا بہی نہین ڈرتے ہین یقول المتمسک
بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام ہماری خیال مین نہین
آتا کہ آپکو ورق گردانی کتب منسوخہ محرفہ سی کیا فائدہ کیا تصدیق قرآنی آپ کو
کافی نہین آخر روی خطاب آپکا طرف اہل اسلام کی ہی اور وہ لوگ اس
توریت اور اناجیل موجودہ کو حجت نہین سمجہتے یہ جتنی انجیلین سنواتی ہین خواہ
متی کی خواہ لوقا کی خواہ اور کسکی سبکو اصلے انجیل نہین جانتی بلکہ بعقیدہ شیعہ
اصلے توریت اور انجیل اور ہزارون کتب اور صحف آسمانی حضرت عمر نی

جلادیئے اور مہینون حمامات اون سی گرم رہی اور ہرچند جناب امیر علیہ السلام
نے منع فرمایا کہ یہ کتب آسمانی کلام ربانی ہین اور گو احکام انکی منسوخ ہین
مگر واجب التعظیم ہین اور انہین کتابون سی ہم حقیت اسلام پر دلیل لاتے ہین
انکا جلانا جائز نہین ہے مگر قائل لسانی جسنا کتاب اللہ نی ایک بہی نہ سنا
اور سبکو جلوا دیا فجزاہ اللہ بما یستحقہ اور جب قرآن ہی سی آپکا مطلب نہ نکلا
تو ان کتب محرفہ سی کیا نکلی گا ولاکن الغریق یتشبث بکل حشیش قولہ
متی کی انجیل کی باب ۱۳ اقول آپنی دعوی یہ کیا تہا کہ جناب رسول خدا
اور اونکی یارونکی فضائل اور صفات توریت اور انجیل سی ہم بیان کرتی
ہین یہ عبارت جو انجیل کی اپنے نقل کی اسمین تو نہ جناب رسول خدا کا کہین
نام ونشان ہی نہ اونکی یارونکا کچہ ذکر نہ کوئی فضیلت اور صفت ہے
بلکہ آسمانی بادشاہت کی مثال ساتہہ دانہ رائی کی ہی اور آسمانے
بادشاہت اگر مخصوص بادشاہت الحق کیجاوی تو بادشاہت حضرت
سلیمان اور داود اور حضرت موسی کی بعد غارت ہونی فرعون کی یہ سب
بادشاہتین آسمانی ہین تخصیص جناب رسول خدا اور اونکی یارونکی کہانسے
نکلی اور اس عبارت سی پیشین گوئی اور پسین گوئی بہی نہین نکلتے
کیون اس مہمل اور پوچ گوئی سی نام اسلام کو دانایان فرنگ سی ہنسواتی ہو
حضرت سلامت وہ عبارتین کتب سماوی کی جسمین جناب رسول خدا کا نام
ونشان اور اونکی یاران باوفا کی صفات اور منافقین پر وغا کی مذمت
موجود تہی وہ یہ عبارتین نہین ہین جو آپ لکہتی ہین وہ کتابین اب کہان ہین

جو وہ عبارتین ملین وہ کتابین تو دست تعدی حضرت عمر سی جلادی گئین
اب اونکا نام و نشان بھی نہین ہی **قولہ** خداوند تعالی فرماتا ہی کہ پیغمبر
کی یاروں کی مثال انجیل مین **اقول** ہے نشہ ہم از خداوند نشہ
از رسول ۔ جو جی مین آتا ہی دیوانوں کی طرح آپ بکتی لکھتی ہین یہ کہانسی ثابت
ہوا کہ مثال کزرع انجیل مین ہے حسب تفسیر مجاہد لہ وقف تشلمہم فی التوراۃ
پر نہین کرتا ہی بلکہ فی الانجیل پر وقف کرتا ہی اور کزرع کو کلام مستانف
کہتا ہی جیسا کہ بیضاوی نے اول احتمال استیناف ہی لکھا ہی کما مر ہرگز
کلام اللہ سی یہ نہین ثابت ہوتا کہ تمثیل کزرع فی الانجیل ہی آپ نے حق تحریف
آیت قرآنی واسطی مطابق کرنیکے ساتھ ایک کلام محرف کی کرتے
ہین اور کچھ خدا سے نہین ڈرتی عبارت انجیلی سی ملانیکے واسطے کہ
اوسمین رائی کا ذکر ہی کزرع کا ترجمہ چھوٹا سا دانہ کرتے ہین سوای آپکے
کسی مفسر کسی لغوی نی کزرع کی معنی چھوٹا سا دانہ نہین لکھا ہی بلکہ تصریح کے
ہی کہ زرع بعد الانبات ہی ففی المجمع الزرع ما استنبت بالبذر یقال
حصدت الزرع ای النبات ولا یسمی زرعا الا ہو غض وطری آیہ قرآنی
مین کوئی لفظ ایسا نہین ہے جسکو ترجمہ عبارت انجیلی یا بالعکس کہہ سکین بلکہ
یعجب الزراع کا اوسمین مضمون ہے نہین ہی اسیطرح سب ترکاریون
سے بڑی ہونیکا پرندونکی بسیرا کرنیکا ذکر اوسمین نہین ہی آسمانی سلطنت
کا ذکر بھی اوسمین نہین ہے زبردستی کھوڑی بینسے کو ملا کر ایک کر دینی
سے بجز افترا علی اللہ کے کیا فائدہ ومن اظلم ممن افتری

کذباً قولہ بشہادت قرآن وبشہادت انجیل صحابہ کی فضیلت
اقول تمثیل کزرع مین اسلام کی ضعف اور قوت کا ذکر ہی دین مسلمانی
کے دنیا مین پھیلنے کا ذکر ہی صحابہ کی فضیلت اور رذیلت اسمین نہین ہے
غرض تمثیل سے اسیقدر ہی کہ دین اسلام کو بعد ضعف کی اسے قوت
ہوئی کہ ہزارون آدمی طوعاً وکرہاً ورغباً ورہباً داخل اسلام ہوئے خواہ مومن کامل ہوئے
خواہ ناقص خواہ ایمان ظاہری لائے خواہ قلبی یہ سب تحت ظاہر اسلام
داخل ہین اور اسیطرح عبارت انجیلی مین سے کہین صحابہ اور یارونکا ایک
ذرہ ذکر نہین ہی فضلاً عن فضیلتہم ورذیلتہم عبارت انجیلی مین سودای تمثیل فقط
اسیقدر ہی کہ بلا اسباب ظاہری ضعف سی سلطنت کو قوت ہوتے ہی
اور سلطنت خواہ آسمانی ہو خواہ زمینی اوسکی قوت کی یہی معنے ہین کہ حکم
سلطان طوعاً وکرہاً ملک سلطنت مین جاری ہو خواہ اہل ملک رضا ورغبت
یا طمع ورہبت دین سلطان کو قبول کرین خواہ نہ قبول کرین بلکہ بخراج یا جزیہ
اپنے دین پر رہین بہرکیف قوت سلطنت اسلامی کی لئی ہر مسلمان کا
مومن کامل ہونا ضرور نہین ہے بلکہ بہت ناقصین تھی اور بہت منافقین
تھی اور بہت مؤلفۃ القلوب تھی اور بہت جزیہ گزار تھی اور آفت ارتداد بعد
اسکے ہی ہم حیران ہین کہ اس عبارت انجیلی سی جو آپ نی ذکر کی اور صحابہ
کی کامل الایمان ہونے سی کیا علاقہ ہی آپکی آنکھون پر محبت ثلاثہ نی ایسا پردہ
ڈالا ہے کہ اگر کسی عبارت مین لفظی اونٹ موے کدہی دم دار بکری
کا ذکر ہوگا تو آپ گھنیکی رح صحابہ بلکہ مدح ثلاثہ ہے ؎ بسکہ در جان نگار

چشم بیدارم توئی ۔ ہر کہ پیدا می شود از دور بیدارم توئی قولہ کفار
تعجب کرتے تھی اقول کلام اللہ مین تو یعجب الزراع ہی تفسیر زراع
بکفار کسینی نہین کی بلکہ امر بالعکس ہی اسلئے کہ جہان کلام اللہ مین عجب الکفار
نباتہ خدا نی فرمایا ہی وہان بعض مفسرین نے لکھا ہی کہ مراد کفار سی زراع
ہین اسلئے کہ معنی کفر کی لغت مین تغطیہ کی ہین یقال کفرت الشئ اے
غطیتہ وسترتہ والزارع یغطے البذر فی الارض وستیرہ قولہ پس جب کوئی
اونکی بزرگے الی قولہ کتب سماوی کا منکر ہی اقول جو لوگ صحابہ مین سے
قابل بزرگی اور صاحب فضیلت ہین الحمد للہ کہ شیعہ اونکی بزرگے اور
فضیلت کی قائل ہین مگر آپنی اس مقام پر ایک ہی فقرہ بیان فرمایا اور دوسرا
فقرہ کہ تالی اوسکا تھا کیون چھوڑ دیے گئے یعنی جن لوگون کی خدا نی صحف
ابراہیم وموسیٰ مین مذمت کی اور کلام مجید مین جا بجا اونپر لعنت کی اور لعنۃ اللہ
علی الظالمین اور لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہا اور ان الذین یوذون اللہ و
رسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لھم عذابا مھینا
فرمایا اور پیغمبر نے جن موذیونکی واسطے الفاطمۃ بضعۃ منی من
اذاھا فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ کما فی الصحیح البخاری
کہا اور اسیطرح جو اشقیا تخلف از جیش اسامہ مورد لعن خدا ورسول ہوئے
جو کوئی اونکو قابل لعنت نہ سمجھی وہ بھی تمام کتب سماوی کا منکر ہی آپ
ناخوش نہوجیئے ہم کسیکا نام لیکر نہین کہتے ہین قولہ والذین معہ سے
کیا مراد ہی اقول اسمقام پر تو آپ عبارت انجیلی سی فضائل صحابہ کے

ثابت کرتے تھی پہر والذین معہ کیطرف کیون پلٹے جو عبارت انجیلی آپنی
نقل کے اوسمین تو والذین معہ کا کہین نشان نہین ہی اور اس آیہ کا
تو سابق مین آپ ذکر کر چکے اور ہم جواب بہی دیچکی پہر پلٹنے کی کیا معنی
خیر معلوم ہوا کہ آپکو مثل ناقہ تند و تیز رفتار کی قرار نہین بار بار گرا ئینگے اور
پلٹ پلٹ جائینگی اور پہر کار کردہ کی خواہشمند ہونگی بہت خوب ہم پہر آپکا
پیٹ بہر دینی اور بہوک مٹا دینے کو حاضر ہین سنیئے کہ مراد والذین معہ
سے اہلبیت اطہار اور اتباع حیدر کرار غیر فرار بلکہ خود صاحب ذوالفقار
ہین نہ منافقین اشرار کہ بخدع و فریب متقی و ابرار بن کی ظاہر مین معہ اور
باطن مین مع الکفار تھی اور نہ مرتدین بدکردار کہ چندی معہ اور انجام کار بدترین
کفار تھی کو صغار بمقدار نے اونکو صحابہ کبار بنایا ہو **قولہ** اور اشداء
علی الکفار کا مصداق بتلاؤ **اقول** کہہ چکی ہین اور پہر کہتی ہین کہ مصداق
اشداء کرار غیر فرار تھی نہ فراران معرکہ کارزار جو بیچارے اپنی جان بچا کے
بہاگتی پہرتی تھی خلاف عقل ہی کہ وہ اشداء علی الکفار ہون **قولہ** سوای
چہہ چار کی **اقول** سابق مین بیان ہوا کہ یہ چہہ چار اکمل اولیاء اللہ سے
تھی کہ نہ انکا ذہن کبہی یک لحظہ مسبوق بشبہ ہوا نہ کبہی کسیطرح کا ارتداد
ولو من حیث العمل انمین پایا گیا اور یہ لوگ اون اصحاب کبار کی بقیہ سے
تھی جنہون نی اپنے جان قدسونپر رسول مختار کی نثار کی اور آنحضرت نی
مکرر شہادت اونکی حسن خاتمہ پر دی برخلاف اون لوگونکی جنکے حق مین فرمایا
لا ادری ما تحدثون بعدی شیخ عبدالحق دہلوی جذب القلوب مین فرماتی ہین بعد ازان

جای دیگر پر شہدای دیگر بایستاد فرمود اینہا اصحاب منند کہ روز قیامت
بر ایشان گواہی دہم ابوبکر صدیق گفت یا رسول اللہ بانہ اصحاب تو ایم فرمود
بلی شما اصحاب منید ولیکن ندانم کہ شما بعد از من چہ کنید انتہی **قولہ** سب منافق اور
سب کافر تھی نعوذ باللہ من ذلک **اقول** نعوذ باللہ من ذلک یہ آپکا گمان
باطل ہی کہ شیعونکا یہ گمان ہی جیسا کہ یہ بہی آپکا گمان باطل ہی کہ سب مومن
دیندار تھی وقدم مرارا **قولہ** تو وہ کون لوگ تھی کہ جنکی سبب اسلام ایک زمانہ
سی بڑا درخت ہوگیا **اقول** وہی کرار غیر فرار تھی نہ فراران عرصہ کارزار ؛ **قولہ** وہ
کتنی شخص تھی جنکو دیکھکر کفار غیظ مین آتے تھی **اقول** وہ اتنی سے ہے
شخص تھی جو ثابت قدم رہجاتی تھے نوک دم بہاگ نہ جاتی تھی تب یہ
ہی کہ بہگوڑونسی کفار کیا غیظ مین آئین گے بلکہ اونکی پیچھے تہپڑیان بجائین
گی جیسا کہ حارث و مرحب نی آپکی شیخین کی پیچھے کیا اور دور دہتا بنایا
غیظ کفار نہ تہا مگر امثال قالع در اور فاتح خیبر پر نہ ابوبکر پر و عمر پر **قولہ** کسیکی
خیال مین آتا ہی کہ چار چہ شخصونکو دیکھکر کفار جلتی ہون **اقول** آپکی خیال خام
مین سمائی تو نہ آئے عقلا کی عقل حکم کرتے ہی کہ چار چہ تو بہت ہوتے
ہین ایک مرد میدان شجاعت ایک شیر نیستان شہامت جو تیس تیس ہزار
کو باتن تنہا مثل گلہ ہائی گوسپند بہگا دئے جیسا کہ حنین اور احد و خیبر مین
اتفاق ہوا موجب جلنی کفار کا ہوگا اور ہزار نامرد بزدلی کبہی موجب جلنی کفار کی
نہونگی اور حقیقت یہ ہی کہ جلنا کفار کا ابتعجب کرنا بسبب پہیلنی دین اسلام
کی تہا کہ یوماً فیوماً ترقی پذیر ہوا بضرب ذوالفقار حیدر کرار طوعاً و کرہاً

Presented by Ziaraat.Com

لوگ سر جادۂ اسلام پر رکتی تھی اور ہزارون مسلمان ہوئی مگر ہر مسلمان کے
لئی کامل الایمان ہونا کیا ضرور تہا قالت الاعراب امنّا قل لم تومنوا
ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبھم قولہ
اور وی سب ایمان مین کامل نہین ہوگئی تہی اقول سب مسلمانون کا
ایمان مین کامل ہونا سوای آپکے جسکو ایک ذرہ بہی عقل ہوگی وہ نہ کہیگا اگر
سب کامل ہی تہے تو لم تومنوا کس لئی تہا آپ عجب طرحکی باتین خارج از
عقل کرتے ہین کہ جس سی خواہی نخواہی قلم کچہہ گستاخی کرنیکو چاہتا ہے
مگر کیا کیجئی کہ تہذیب اخلاق مانع ہی قولہ تو اللہ جل شانہ فاستغلظ
فاستوی علی سوقہ کیون فرمایا اقول فاستغلظ فاستوی بہ نسبت
دین اسلام کی پہلینی کی ہے نہ نسبت کل مسلمانونکی کامل الایمان ہونیکی
اسلئی کہ کل مسلمانونکا کامل الایمان ہونا بدیہی البطلان ہی اور خلاف نص
صریح لم تومنوا کی ہے اور آپکو کچہہ خبر ہی کہ فاستوی علی سوقہ سی کیا مراد
ہی حسن بصری سی منقول ہی کہ فاستوی الاسلام بسیف علیؑ
اور زمخشری اور نیشاپوری نی کہا ہی فاستوی علی سوقہ بعلیؑ
اور حقیقت یہ ہی کہ جب سب صحابۂ کبار آپکی بہاگ کہڑی ہوتی تہی تو بجائی
نام اسلام فقط ذات بابرکات جناب سید کرار غیر فرار سی ہوتا تہا اور وہی
سیف خدا حافظ نبیؐ اور دین سے بنے تہی شاہ عبد الحق دہلوی جذب القلوب
مین بیان تمر ولیجانی مین فرماتی ہین کہ ایک درخت سی آواز آئی کہ ہذا علیؑ سید الاولیاء
وابو الائمۃ الطاہرین دوسری سی آواز آئی ہذا علیؑ سیف اللہ کیون حضرت

جسکی سیف اللہ ہونیکی نباتات تک گواہی دین اہلسنت اوسکا نام تک
غصب کرکی خالدبن ولید ناکارکو سیف اللہ بناوین ان ہذا لشئی عجاب
قولہ اگر ہزارون شخص اسلام نہین لائی تہی تو کن کو دیکہکر کفار کو غصہ آتا تھا
اقول دیوانونکی بڑ ہے ایک ایک بات کو بین مین رفع کہتے ہین
حضرت سلامت ہزارون کا ایمان ظاہری لانا مسلم ہی کلام کامل الایمان
ہونیمین ہے کہ وہ بہت کم تہی اور کفار دو چیزونسی جلتی تہے ایک رواج دین سے
کہ ہزارونکو کلمہ پڑہتے سنتی تہی خواہ کلمہ گو مومن ہون یا منافق دوسری
مروجین اسلام سی اور وہ اصحاب ثابت قدم تہی نہ بہگوڑی صاحب عزت
اسلام کو کہو دینی والی اور اکمل مروجین حیدر کرار غیر فرار تہے کہ اونہین
کی شمشیر آبدار صاعقہ کردار ذوالفقار کی وجہ سی ہر کافر خدا رو فور غیظ و غضب سی
بیقرار تہا چنانچہ شاہ ولی اللہ آپکی بڑی محدث متعصب تحیت لحفظ بہم الکفار بعلی لکہتی ہین اور
خدا نے فقط اونہین کی ذات بابرکات کو اس امر مین کافی اور وافی
کیا تہا اور اونہین کے دست حق پرست کو اپنا دست قدرت بنایا تہا
سبحان اللہ کیا دست قدرت نمای قدرت خدا تہا جسنی وہ دروازہ کہ جسکو ستر سوار
قوی ملکر بند کرتے تہی پہرون اپنی ہاتہون پر بجای سپر لیکر جہاد کیا اور جسوقت اوس دروازہ
بغرض قلع کی تکان مین توکل وہ پہاڑ جسپر وہ قلعہ تہا لرزہ مین آگیا خود وہ حضرت
فرماتے تہی قلعت باب خیبر بقوۃ ربانیۃ لا بقوۃ جسدانیۃ واقع مین یہ قوت اگر
عطیہ رب نہوتی تو قوت بشری سی ایسے کام انجام پانا عقل محال جانتی
ہے بنا برایسکے ہمنی کہا کہ مصداق صفات اس آیت کی فقط جناب امیر

علیہ السلام کو کہنا چاہئی اور اگر اہلسنت معاویہ عو عو کرین کہ صیغ جمع واحد پر
نہین منطبق ہو سکتی ہین تو ہم یون پتہرا اونکی سونہہ مین دین گے کہ جیسے آپ
اگو افضل مین ابو بکر کو اگو بنایا ہی حالانکہ اگو جمع ذو ہی پس ہمنے بہی
واحد کو مصداق جمع گردانا فمنا فہو جوابکم فہو جوابنا و اضح ہو کہ یہ کل تقریر ہمارے
مبتنے ہی اوپر اسبات کی کہ لیغیظ بہم الکفار کو ہم متعلق بما قبل کرین اور اگر لیغیظ
متعلق بما بعد کا یعنی وعد اللہ کا کرین جیسا کہ بیضاوی نی تصریح کے ہی تو
قول مخاطب از سر محل و باطل او حلیۂ استدلال سی عاطل ہو جاتا ہی قولہ
پس جبتک کوئی صحابہ کی فضیلت اقول صحابہ کی فضیلت اور اونکے
کثرت اور آیتونکی تصدیق سب مسلم ہی مگر منافقونکا اور مرتدونکا خصوصاً ثلاثہ
کا اصحاب فضیلت ہونا غیر مسلم ہی اور کثرت صحابہ بہی باعتبار ایمان ظاہری
کی مسلم ہی اور باعتبار ایمان کامل کے کثرت نہین مسلم ہی بلکہ قلت مسلم ہی
اور آیہ نی ہرگز اسپر نہین دلالت کی کہ صاحبان فضیلت اور صاحبان ایمان
کامل بکثرت تہی وقلیل من عبادی الشکور قولہ خدا کی قسم سچ جانا
اقول خدا کی قسم سچ جانتے ہین اور یقین کر کی مانتی ہین کہ آپ نہایت
جہوٹ فرماتی ہین اور تعجب آپکا خلل دماغ سے ناشی ہی ہم لوگ بجان و
دل مصدق ان آیتونکی ہین اور ثلاثہ کو داخل موضوع نہین جانتے فما
ظنک بالمحمولات بلکہ جیسا جانتے ہین ویسا آپ بہی خوب جانتے ہین قولہ تہدید
سی ذرا بہی نہین ڈرتے اقول البتہ اہلسنت کبہی کسی تہدید سی نہ ڈرے
مخزبان دین مثل بنی امیہ و بنی عباس سی ہمیشہ بیعت کر کے اونکو خلیفہ بنا کے

مزدجان دین کو قتل کرواتی ہے کبھی نہوا کہ ائمہ اہلبیت سی بیعت کرنی جب
بیعت کی امثال یزید و معویہ اور مروان سی کی کوئی انسے پوچھی کہ اہلبیت
نبوت بفرض محال منصوص نہین ہے مگر اونمین کیا بی لیاقتی تمنی
پائے تھی کہ ایسی فساق و فجار کی بیعت کو دوڑی بجز عداوت ائمہ اطہار
اور شیعیان حیدر کرار کی کس امر پر محمول ہو اس تمہاری سمجھ پر خدا ہنسی
سمجھے انشاء اللہ تعالی **فقال المخاطب المقتحم**
ہداہ اللہ سبل السلام قرآن مجید کی شہادتین صحابہ کی فضیلت مین پہلی آیت
کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتؤمنون
باللہ ولو آمن اھل الکتاب لکان خیرا لھم منھم
المومنون واکثرھم الفاسقون معنی تم بہترین امت ہو جن لئی گئی ہو وہ آدمیون
کی لئی حکم کرتے ہو نیک باتونکا اور روکتی ہو بری باتونسے اور ایمان رکھتی ہو
خدا پر اور اگر ایمان لاتی اہل کتاب تو بہتر ہوتا اونکے حقمین بعضے اونمین سی
مومن ہین اور اکثر فاسق اس آیت مین اللہ جل شانہ صحابہ کی فضیلتون کو
اور اونکی بزرگیونکو خود اونسی بیان فرماتا ہی اور اونسے مخاطب ہو کر ارشاد کرتا
ہی کہ تم بہترین امت سی ہو اور تمکو مینی اور مخلوق سی منتخب کر لیا ہی تاکہ
لوگونکو ہدایت کرو چنانچہ تم جس کام کیواسطی مقرر ہوئی وہ کرتی ہو اور جو خدمت
تمہاری سپرد ہوئی اوسکو ادا کر رہی ہو تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر
کہ لوگونکو نیک کام سکھاتی ہو اور بری باتونسے بچاتی ہو جو شخص ذرا غور اور
انصاف سی دیکھی تو نے ایک آیت عقائد شیعیان عبداللہ بن سبا کی

بطلان پر کافی ہی کہ خداوند کریم جبکہ اصحاب رسولؐ کی نسبت فرماوی کہ وہ بہترین
امت سی ہین اور واسطی ہدایت بنی آدم کی پیدا کئی گئی ہین اور اونکی افعال حسنہ
کی تصدیق کری کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتی ہین اور باوجود اسکی
حضرات شیعہ اونکو بدترین امت سی جانین اور اونکی بزرگی اور فضیلت سی انکار
کرین ہم نہایت تعجب کرتی ہین کہ ایسے صریح آیتون اور ایسی صاف شہادتون
پر بھی وہی اپنے عقیدہ کی فساد پر خیال نہین کرتے اور ذرا بھی قرآن مجید کی
لفظونکو نہین دیکھتی اگر اصحاب کبار بہترین امت سی نہین تھی تو خدا کا یہ خطاب کہ
کنتم خیر امۃ یعنی بہترین امت سی ہو کس سی ہی اور اونکی اعمال نیک سے تھے تو
اللہ جلشانہ کا یہ ارشاد تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر کہ تم نیک کام اورونکو
بتلاتی ہو اور بری کاموں سی منع کرتی ہو کسکی طرف ہی اگر وہی سچی دل سی ایمان
نہین لائی تھی تو خدا کی اس تصدیق کی کہ تومنون باللہ کہ تم خدا پر سچی دلسی ایمان
رکھتی ہو کیا معنے ہین یہ آیتین تو ایسی صاف ہین کہ اونمین کوئی تاویل اور کوئی
بناوٹ ہو ہی نہین سکتی سیدھی سیدھی لفظونمین اللہ جلشانہ صحابہ کی ایمان اور اعمال
کو بیان کر رہا ہی اور کمال جناب سی انہین سی مخاطب ہو کر اونکی تعریف
کر رہا ہی لیکن ہمکو سخت حیرت ہی کہ شیعیان پاک کی نزدیک اس آیت کی
الفاظ کیا مہمل ہین جنکے کچھ معنی نہون یا یہ کوئی لغز اور پہیلی ہی جو اوسکا مطلب اونکے
سمجھ مین نہ آوی یا کوئی دقیق معما ہی کہ وہ اونسی حل نہو سکی یا آونکی عقیدہ مین یہ الفاظ
قرآن نہین ہین اور جامع قرآن نی آپنے اور اپنی بھائیونکی بزرگی ظاہر کرنیکی
لئی بڑھا دی ہین کہ اوسپر ایمان نہو آخر ان باتونمین سی اگر کوئی بات نہین ہی

تو یہ کیا بات ہی کہ اسکا اقرار کرتی جاتی ہین کہ یہ آیتین خدا کی کتاب کی ہین
اسکو تصدیق کرتی جاتی ہین کہ صحابہ کی شانمین نازل ہوئی ہین اور پھر صحابہ کی
فضیلت پر اعتقاد کرنی کا کیا ذکر اونکی ایمان اور اسلام کی بھی تصدیق نہین کرتے
اور جنکو خداوند کریم خیر امتہ فرماوی اونکو شر امتہ سمجھتی ہین اور جنکی نسبت خدا
تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنكر کہی اونکی حق مین یامرون بالمنکر
وینهون عن المعروف کا اعتقاد کرتی ہین اگرچہ یہ آیات بینات قرآن مجید کی
ایسے صریح اور صاف ہین کہ تفسیر کرنی کی حاجت نہین ہی لیکن ہم حضرات شیعہ
کی اطمینان خاطر کی لئی اونہین کی معتبر تفسیرونکی سند لاتی ہین اسی بیان سنو تفسیر
مجمع البیان طبرسی مین جو کہ تمہاری تفسیرونمین سی بہترین تفسیر ہی اور صفحہ
مین بتمام طہران دار السلطنت ایران چھپی ہی اوسکی صفحہ ۲۰۰ مین لکھا ہی کہ پہلے
خداوند تعالی نے امر ونہی کا ذکر کیا پھر اوسکی اون لوگونکا بیان کیا جو کہ امر
بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتی ہین اور اسواسطی اون لوگونکی تعریف کی تاکہ
اور لوگ اونکی پیروی کرین اور اسواسطی اونہین سی مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم بہترین
امت سی ہو اور اسواسطی کہ کسیکو شبہ نرہی کہ یہ خطاب کنتم خیر امتہ کا کس سی
ہی اوسی تفسیر مین فرمایا ہی کہ بعضون نی لکھا ہی کہ مراد اس سی خاص مہاجرین
ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ خطاب صحابہ سی ہی لیکن اور امت بھی
شامل ہین اے یار وہ اس تفسیر کو دیکھو اور اپنی مفسر کی تصدیق پر غور کرو کہ خود
اقرار کرتا ہی کہ خدا نی ان آیتونمین صحابہ کا ذکر اسلئے کیا کہ اور لوگ اونکی
پیروی کرین تو کیا پیروی اسیکا نام ہے جو تم کرتی ہو اگر بیزاری تمہاری

اصطلاح مین بمعنی پیروی ہے تو بیشک تم خدا کی کلام کی تصدیق کرتی ہو
ورنہ صریح تکذیب اس مقام پر جا ہونگی کنتم کی لفظ پر ایک شبہ پیدا ہو سکتا ہی
کہ خدا صحابہ سی فرماتا ہے کہ تم بہترین امت سی تھی اس سے یہ ثابت
نہین ہوتا کہ وہ اخیر تک ویسی ہی رہے ہون شاید بعدہ بدترین
امت سی ہو گئی ہون لیکن اونہین کے علامہ طبرسی نی اسکا بھی جواب دیدیا
چنانچہ اپنی تفسیر مین علامہ موصوف لکھتی ہین کہ کنتم خیر امۃ اللہ جلشانہ نی واسطی
تاکید کی فرمایا کہ ضرور ایسا ہی ہوگا اور اوسکی وقوع مین کچھ شک نہوگا اور
صحابہ جیسی بہترین ویسی ہی رہینگے اور اسکی مثال یہ ہی کہ خدا اپنی نسبت
فرماتا ہی وکان اللہ غفورا رحیما تو کیا اسکی معنی یہ ہین کہ خدا تھا بخشنی والا
مہربان اور اب نہین ہی یا آیندہ نرہیگا غرضکہ جب ان آیتون اور تفسیرون
سی صحابہ کی فضیلت ثابت ہوگئی اور کوئی موقع اونکی بزرگی کی انکار کا نرہا
تب بعض حضرات نی اپنا قدم دوسری راہ پر اوٹھایا اور قرآن مجید کی تحریف
کا اقرار کیا چنانچہ بعضون نی فرمایا ہی کہ بجای کنتم خیر امۃ کی خیر ائمۃ تھا اور خطاب
خدا نی اماموں سے کیا تھا کہ کنتم خیر ائمۃ یعنی تم سب اماموں سی بہتر ہو
مگر جامعان قرآن نے بجای ائمہ کی لفظ امۃ کا بنا دیا اگرچہ اوپر ہی شیعہ
کو کسیقدر حیانی منع کیا اور اونہون نے اس جواب کو پسند نہین کیا مگر
جانتی والی جانتی ہین کہ اثر اوسکا ابتک باقی ہے چنانچہ جناب میر صاحب
قبلہ بھی اپنی حدیقۂ سلطانیہ کی باب سوم مین اسکا ذکر کرتے ہین اور اپنے
پدر بزرگوار کی صوارم کا حوالہ دیکر یون ارشاد فرماتی ہین کہ تغییر و نقصان دستور

منحصر در چار چیز است یکی تبدیل لفظے بلفظ آخر مثلاً اینکہ گفتہ شود بجائے کنتم
خیر امۃ خیر ائمۃ بود ولیکن بعضے از اعدای اہلبیت آنرا تبدیل نمودہ اند اور یہ
اخیر یہ خود فرما دیا ہے کہ وجہ اول بعید ست ہماری نزدیک بجای اسکے
کہ خیرامت کی تصدیق کرکے صحابہ کی خیرامت ہونیسی انکار کرین شیعیان
پاک کی حق مین یہ بہتر ہی کہ بجای خیرامتہ کی خیر ائمتہ ہونیکا اقرار کرین اور
تحریف قرآنی کے عذر سی اپنی آنکھو صریح سنکر آیات بینات کا نہ بناوین
افسوس کہ جناب میر صاحب قبلہ اور انکی والد ماجد انتقال فرما گئی ورنہ
مین اور اس حدیقہ سلطانیہ اور صوارم کوئی ہوئی خدمت مین حضرات کی حاضر
ہوتا اور پوچھتا کہ کنتم خیر امتہ صحیح ہے یا کنتم خیر ائمتہ اگر فرماتی کہ کنتم خیر ائمتہ صحیح
ہی اور خیر امتہ تحریف جاعلین قرآن کی ہی تو بندہ عرض کرتا کہ اوسوقت اور
ائمہ کرام سوائی علی مرتضےٰ کی کون تہا اور کس نی امر بالمعروف اور نہی
عن المنکر کیا تہا جسنے خدا یہ خطاب کرتا اور انکی یہ فضیلتین بیان کرتا اور اگر فرماتی
کہ نہین خیر امتہ صحیح ہی تو کمترین التماس کرتا کہ پہر اوس گروہ سی جسکو خدا خیر امتہ فرماتا
ہی اور جسکی آپ بہی تصدیق کرتے ہین بیزاری کفر ہی یا نہین اور انکی آگی
اونہین کی کتاب کہولکر انکی صفحہ ۱۸۶ کی یہ عبارت نکال کر پوچھتا کہ حضرت
اسکا کیا مطلب ہی وہو ہذا از انجملہ است آنچہ از حضرت صادق علیہ السلام ماثور است
کہ فرمود ان ہذا القرآن فیہ منار الہدیٰ ومصابیح الدجیٰ یعنی درین قرآن انوار
ہدایت وچراغہای دور کنندہ تاریکی ضلالت وغوایت روشن ہست اور قسم
دیگر پوچھتا کہ تمکو اپنے اجتہاد ہی کی قسم ہی کہ جس قرآن کو امام صاحب فرماتی ہین

کہ اوسمین انوار ہدایت اور چراغ روشن ہین اوسمین صحابہ کی نسبت کیا لکھا ہوا ہے
اگر کنتم خیر امۃ اخرجت للناس لکھا ہے تو پھر آپ کیون اوس سی انکار کرتی ہین
اور کیون روشنی چھوڑ کر تاریکی مین پڑتے ہین اور پھر اوسی کتاب کی یہ عبارت
نکالا کہ آنحضرت محمد باقر علیہ السلام منقول است کہ در ہنگامیکہ فتنہا بر شما ملتبس
شود مانند پارہای شب تا پس رجوع آرید بقرآن کہ شفاعت کنندہ و مقبول
الشفاعۃ است ہر کسیکہ آنرا پیش نہد اللہ او را براہ جنت میبرد اور یہ کہا کہ
قبلہ و کعبہ سنیئے آجکل کوئی فتنہ اس سی بڑھ کر نہین ہی کہ ہم صحابہ کو بہترین امت
سی جانتی ہین اور آپ بدترین امت سی اور نہ آپ ہماری مانتی ہین نہ ہم آپکی اب
آپ آئیے امام محمد باقر علیہ السلام کی قول پر عمل کیجئے اور قرآن سی رجوع کیجیے اگر
اوسمین کنتم خیر امۃ صحابہ کی نسبت ہو تو بس راہ جنت کی اختیار کیجیے اور اپنا مذہب چھوڑیے اور
اوسمین کنتم شر امۃ اونکی نسبت ہو تو پھر اپنی مذہب مین لیجیے اور تاریکی سی نکالیے معلوم نہین کہ اگر حضرات
موصوف زندہ ہوتے تو کیا جواب دیتے اور خبر نہین کہ اب اونکی جانشین کیا جواب دیگی **یقول**
المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام مخاطب عالی
مقام نی عنوان بحث مین ذکر شہادت فضیلت صحابہ یعنی ثلاثہ کیا اور اوسکی
تحت مین آیۂ خیر امۃ کو ذکر فرمایا اور اس آیۂ شریفہ مین نہ ذکر صحابہ ہی نہ ذکر
ثلثہ بلکہ لفظ امۃ کا ہی اور بدیہی ہی کہ امۃ سی کل امت مراد نہین ہی اسلئی کہ
کل مین منافقین اور مرتدین اور جہلا اور فساق اور فجار اور امثال یزید اور
ابن زیاد اور شمر کی سے ہین کہ ہرگز مصداق تومنون باللہ و تامرون
بالمعروف و تنہون عن المنکر کی نہین ہین قال البیضاوی تحت قولہ تعالی

یامرون بالمعروف وینهون عن المنکر لا یصلح له کل احد او للمتصدی له شروط
لا یشترک فیها جمیع الامة کالعلم بالاحکام ومراتب الاحتساب وکیفیة اقامتها والتمکن
من القیام بها خاطب الجمیع وطلب فعل بعضهم الی اخرما قال محصل یہ ہی کہ ہر شخص
امت مین سی لیاقت اسکی نہین رکھتا ہی کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
کر سکی اسلئے کہ اسمین بہت شرطین ہین کہ جمیع امت مین نہین پائی گئین ہین
مثل علم باحکام کی اور علم مراتب احتساب کی اور کیفیت اقامت اور قوت
اور قدرت بر اقامت اور یہ باتین ہر شخص مین نہین پائی گئین ہین پس
جناب باری نی خطاب کل امت کیطرف کیا اور مراد اوس سی بعض کو لیا انتہی
اور خود مخاطب نی حاشیہ صفحہ ۳ مین اسی کتاب کی فرمایا ہی کہ خطاب
کل سی کرنا اور بعض مراد ہونا کلام عرب مین جاری ہی سلانتہی باقی رہی گفتگو اب
بعض مین کہ کون سی بعض مراد ہین اہلسنت مین سی امثال مخاطب حضرات
ثلاثہ کو کہتی ہین اور بعض حضرات اور لوگونکو کہتی ہین شیعیان علی ابن ابیطالب
ائمہ اہلبیت کو کہتی ہین مصرعہ وللناس فیما یعشقون مذاہب ۔ ایسی آیت کو
جسکی تفسیر مین اسقدر اختلاف ہی نص صریح صحابہ بلکہ ثلاثہ کی فضیلت پر کہنا کار مخاطب
خوش فہم اور اوسکی امثال کا ہی قولہ اس آیت مین اقول آیہ وافی ہا یہ کنتم
خیر امتہ کی مصداق ہماری نزدیک اہلبیت طاہرین ہین چنانچہ صاحب مجمع البیان
نی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی ونحن امة وائمتنا
وکنتم خیر امتہ خواہ اسطرح کہ امتہ تحریف ہو کر ائمتہ بنا ہو ہر چند یہ ضعیف ہی
خواہ اسطرح کہ خدا نی واسطی ظاہر کر دینی اسکے کہ امتہ وہی ائمتہ ہی سبعہ احرف سے

آیتہ فرمایا تھا مگر سارق اور محرق قرآن نے بعداوت اہلبیت اخفاء لفضائلہم فقط
آیتہ رکھہ لیا خواہ اسطرحپر کہ مراد آیتہ سے ائمت معصومین یعنی ائمہ علیہم السلام مگر
نواصب نے تفسیر بائمت غیر معصومہ کیا جیسا کہ انہین دونو احتمالونکو ہماری علمانے
قوت دی ہے اور بنا بر احتمال اخیر کی تحریف القرآن فقط من حیث المعنی ہوگی اور
بنا بر دونو احتمال اول کی تحریف من حیث اللفظ والمعنی دونو ہوگی اور تفصیل
اسکی بہ براہین و ادلہ ہماری کتب کلامیہ مین موجود ہے اس مقام پر مقصود ہمارا رد
کلام خصام ہے تحقیق تحریف کہ کس قسم کی ہے آری دفع اوہام و رفع خیالات ظلم
مخاطب اونکی رد کلام مین ہم کرینگے ان شاء اللہ تعالی پس مقصود اصلی
اس مقام پر بحث فحص کرنا ہے تفسیر اہلسنت سے کہ آیا اونکی حضرات ثلاثہ اس آیت
کی تحت مین داخل ہوسکتے ہین یا نہین پس جاننا چاہیے کہ مفسرین اہل سنت
تفسیر مین آیہ کی باہم خرفشار عظیم رکھتے ہین کوئی صاحب فرماتے ہین کہ مخاطب
اس آیہ مین فقط مہاجرین ہین خاصۃ چنانچہ یہ قول ابن عباس اور سدی کا ہے
کوئی صاحب ارشاد کرتے ہین کہ یہ آیت درباب ابن مسعود و ابی بن کعب
و معاذ ابن جبل و سالم مولای ابی حذیفہ کی نازل ہوئی ہے وہی لوگ مخاطب ہین
یہ قول عکرمہ کا ہے جو بزرگ مفسر اور محدث اہلسنت کے ہین کوئی صاحب فرماتے ہین
کہ خاصۃ اصحاب رسول اللہ مراد ہین جیسا کہ قول ضحاک مفسر کا ہے کوئی صاحب
کی رای یہ ہے کہ خطاب تو خدا نے خاص صحابہ سے کیا ہے مگر شامل سائر امت کو
ہے مین کہتا ہون کہ مکنون خاطر ان مفسر صاحب کا یہ ہوگا کہ سوای شیعہ امامیہ
شیعہ کل امت مراد ہین کہ از انجملہ یزید و معویہ و اشباہم و اذنابہم شامل

دیگر خلفای بنی امیہ اور بنی عباس کی ہین جنکو بیعت کرکی واسطی قتل اہلبیت
کی خلیفہ نامایا کیا کرتی تھی بہرکیف یہ اقوال جو ذکر ہوی سب اقوال مفسرین اہلسنت
ہین اور ان کل اقوال کو حسب داب اپنی کہ استیفای اقوال مفسرین سے ہے
صاحب مجمع البیان نی بیان فرمایا ہی بطور نقل کی نہ بطور تصدیق کی مخاطب
عالی مقام نی ایک تو کمال رعایت یہ کیا کہ ان اقوال مین بعض ہی کو نقل
کیا اور بعض کو چھوڑ رکھا ہی دوسری محض کذب و افتری یہ بیان فرمایا کہ علامہ
طبرسی یعنی صاحب مجمع البیان اسکی مصدق ہین اگر آپ بڑی سچی تھی تو کوئی
چھوٹی سی بھی دلیل تصدیق بیان کردی ہوتی فقط کتاب مین نقل کرنی سی
اقوال مختلفہ کی مقتضائی اگر نقل کفر کفر نباشد کوئے شخص مصدق نہین ہو جاتا
ہی افسوس کہ انصاف بنا مین نہین ہی کوئی مخاطب خوش فہم سی پوچھے
کہ جب ناقل نے چند قول نقل کئی ہین تو بعض کا مصدق اور بعض کا غیر مصدق
ہونا آپنی کہلے سے ٹھرا لیا ہے بجز اسکی کہ فقط بخواہش نفسانی اپنی دسے ترجیح
بلا مرجح کرلی ہی کوئی بات خیال مین نہین آتی بہرکیف اب ہم مخاطب کی
ہٹ ہر سیون اور حق پوشیون سی قطع نظر کرکی بحث اصل مطلب مین کرتی
ہین کہ ان جملہ اقوال مفسرین مین کہین حضرات ثلثہ کا نام موجود ہی نہین ہے
باقی رہا بزور تحت مین کسی قول کی شامل کرنا پس قول ثانی مین تو حضرات ثلثہ کو
مفسرین نی مثل دودھ کی مکھی کی نکالکر پھینک دیا باقی رہے تین قول پس قول آخر
مین جسمین یزید اور شمر بھی داخل ہین اگر حضرات ثلثہ بھی داخل ہوئی تو شیعونکو کونسا
مقام عذر کا ہوسکتا ہی چشم ما روشن دل ما شاد باقی رہے دو قول یعنی مہاجرین

اور صحابہ مخاطب ہین پس واسطی تحقیق مصداق خطاب کی ہم رجوع کرتی ہین
طرف اون صفات کی جو مذکور ہے فی الآیہ ہین اسلئی کہ یہ صفات بجای شروط
کی ہین جیسا کہ بعض صحابہ سی منقول ہی کہ من اراد ان یکون خیر ہذہ الامۃ فلیود
شرط اللہ فیہ من الایمان باللہ والامر بالمعروف والنہی عن المنکر یعنی جو چاہی کہ خیر
اس امت کا ہووے شروط خدا کو ادا کری اور وہ شروط یہ ہین کہ الایمان باللہ والامر
بالمعروف والنہی عن المنکر وروی انہ علیہ السلام سئل من خیر الناس فقال آمرہم
بالمعروف وانہاہم بالمنکر واتقاہم اللہ واوصلہم للرحم کما فی البیضاوی یعنے
خیر الناس وہی ہی جو آمر تر بالمعروف اور ناہی تر عن المنکر ہی اور پرہیزگار تر اور
صلۂ رحم بجا آرندہ تر ہی پس صفت اولی اس آیۂ شریفہ مین تؤمنون باللہ ہی کو ذکر
مین مؤخر ہی مگر من حیث الذات مقدم ہی اسلئے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
نہوگا مگر بعد الایمان اور کافر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیونکر کریگا اور کریگا تو اسکو
کیا مفید ہوگا چنانچہ بیضاوی صاحب فرماتی ہین کہ تؤمنون باللہ سی فقط اللہ ہے
کا ایمان لانا مراد نہین ہی بلکہ ایمان باللہ مین ایمان کل اون چیزونکا کہ جس پر ایمان
لانے کا ہی داخل ہی یعنی ایمان بکل ما جاء بہ محمد ص وانما اخرہ وحقہ ان یقدم
لانہ قصد بذکرہ الدلالۃ علی انہم امروا بالمعروف ونہوا عن المنکر
ایمانا باللہ وتصدیقا بہ واظہارا لدینہ یعنی صفت یؤمنون باللہ
کا حق یہ تہا کہ مقدم اور صفات پر ہوگر جناب باری نی بغرض اسکی موخر کر دیا کہ دلالت
کری اوپر اس بات کی کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنی کی علت ایمان باللہ
اور تصدیق اوسکی اور اظہار دین اوسکی کا ہی یعنے علت گو وجوداً مقدم ہے

مگر بیان تعلیل مین موخر کردی جاتی ہے پس ثابت ہوا کہ جو امر بالمعروف
ونہی عن المنکر سبب اوسکا ایمان باللہ نہو بلکہ سبب اوسکا خدع اور فریب اور ریا کاری
ہو تو وہ مفید نہین ہی پس اول گفتگو ہماری اسی صفت مقدمہ مین ہی کہ آپ
مدعی ہین اس بات کی کہ حضرات ثلاثہ تو منون باللہ مین داخل ہین ہم کہتے
ہین کہ لا نسلم کہ تو منون باللہ اونکی صفت ہو وہ حقیقت مین نہ ایمان بخدا لائے
نہ ایمان برسول خدا لای فما ظنک بما جاء بہ محمد گو ظاہر مین مثل جملہ منافقین کی
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتی رہی فقط اتنی کہنی سے ایمان
نہین حاصل ہوجاتا پس اگر آپ کسی دلیل سی ایمان اونکا ثابت کرین تو تحت اس
آیۂ شریفہ کی داخل کرین ورنہ خرط القتاد اور بعد اسکی ہم بحث کرینگی اور صفات
مین اور امثال جہلائے معنے کلالۃ وابا اور قائلین کل الناس افقہ من عمر حتی المخدرات
فی الحجال کا علم مسلم نکرینگی پس تعبیر بیفیادی اونکی لیاقت واعطی امر بالمعروف
ونہی عن المنکر کی ثابت نہوگی پھر داخل ہونا اونکا اس آیت مین کہانسی نکلیگا
ہر چند مقتضای مقام یہ تہا کہ کفر ونفاق اور جہالت حضرات ثلثہ بیان کیجاوی تاکہ
عدم دخول تحت آیۂ شریفہ بخوبی عیان ہوجاوی مگر چونکہ مخاطب خوش فہم ہے
فضیلت ثلاثہ ہی ہمکو تضیع اوقات کرنیسی کیا فائدہ ہم مانع ہین ہمکو فقط لا نسلم کافی
ہی مدعی پر لازم ہی کہ پہلی ایمان اور اوصاف ثلثہ ثابت کری تب ہوس دخل ثلثہ
آیۂ مذکورہ مین کری وانے لہ ذلک قولہ لوگونکو اونیک سکہلاتی اقول اگر بعض
صحابہ باین صفت متصف ہوی تو آپکی ثلاثہ کو کیا وہ خود قابل اسکی ہین کہ دوسری
اونکو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرین ؎ او خود گم ست ملبر کرا رہبری کند

Presented by Ziaraat.Com

فمن یهدی الی الحق احق ان یتبع امن لا یهدی قولہ شیعیان عبداللہ بن
سبا اقول اہلسنت معاویۃ العاویۃ الذی احدی امیہ باغیہ واخری ہاویہ کہ پیرون
کاذبین غادرین خائنین اثمین زبان خیر امۃ سی ہین کما صرح بہ مسلم فی صحیحہ بطلان
عقائد شیعیان علی ابن ابیطالب نہین کر سکتے جبتک کہ ثلاثہ کو مصداق خیر
امۃ نہ ثابت کرین وانی لہم ذلک قولہ بدترین امت سی جاتی ہین اقول ہرگز
بہترین کو بدترین سی نہین جانتے بلکہ ثلاثہ کو بدترین امت بلکہ بدترین اولین و
آخرین سی جانتی ہین اور خدا نی اس آیہ مین تو ثلاثہ کیطرف نہین خطاب کیا ہے
ہان اگر کسی مصحف مین مصاحف سوختہ عثمانی سی یا ایہا الثلثۃ انتم خیر امۃ ہو تو البتہ
آپکو کسیقدر مقام کلام ہو سکتا ہی ہرچند شیعہ کہین گے کہ وہ آیات منسوخہ ہی یا وہ
تحریف ہی کہ قابل جلادینی کی ہی قولہ ایسے صحیح آیتون اقول صراحت
کا حال پیشتر گذارش ہو چکا کہ آپکی سچے مفسر زیدیہ نی حضرات ثلثہ کو نکال پھینکا
ہی بیچاری شیعونکا کیا تصور قولہ اگر صحابہ کبار اقول جنکو آپ صحابہ کبار سمجھتی
ہین شیعہ اونکو صغار مین سے نہین ۔ گنتے بلکہ منافقین کفار مین جانتی ہین والذۃ اکبر
منہم قولہ نباوٹ ہو ہی نہین سکتی اقول نباوٹ کا حال آپکی مکاریہ مفسر خوب
جانتے ہین جنہون نی ثلاثہ کو بدر کر دیا قولہ شیعیان پاک کی نزدیک
اقول پاک نی مہمل نہین کیا ہی بلکہ ناپاکون نی مہمل کیا ہی جو ناپاکون کے
شان مین سمجھتی ہین قولہ لغزیا پہنے یا کوئی دقیق معنا ہی اقول اسبات کو اون
معانی پوچھو جو آپسمین گل چھپ کرتی ہین ایک کہتا ہی کہ یہ مراد ہی دوسرا کہتا
ہی نہین یہ مراد ہی تیسرا اور ہی کچھ بکتا ہی چوتھا اور ہی راگ گاتا ہے اونہین سی

Presented by Ziaraat.Com

پوچھو کہ لغو ہی یا معما ہی یا پہیلیان ہی شیعیان علی ابن طالبؑ تو پکار پکار کی
کہتی ہین کہ اہلبیت ہین اہلبیت ہین اہلبیت ہین مثل مفسران سنیان کی پہیلی
نہین بوجھتی ہین **قولہ** جامع قرآن کی **اقول** البتہ جامع قرآن ہی ایک لفظ
ہو گئی اوسکو چاہئی تھا کہ جسطرح جز حرف واحد سبعہ احرف قرآنی کو جلایا کہ ایک
لفظ ائمہ سے بدل کر اسیطرح ایہا الثلثہ کو تڑوا کی کہ تم خیر امتہ کہہ امنا تھا کہ گو شیعہ
مانتی مگر سنیونکی تو بکار آمد ہو جاتا اور تفسیر امتہ مین ڈاوان ڈول نہ پہرتی **قولہ**
تصدیق کرتی جاتی ہین کہ صحابہ کی شان مین نازل ہوی **اقول** لعنۃ اللہ
علی الکاذبین کسی شیعہ نے تمہارے ثلثہ کی شان مین نہین تصدیق کی ہی بلکہ اہلبیت
کی شان مین تصدیق کی ہی کما مر **قولہ** ایمان اور اسلام کی بھی تصدیق نہین کرتی
اقول جبکی ایمان اور اسلام حقیقی کی تصدیق نہین ہی اونکی صحابیت حقیقی
کی کب تصدیق ہی پہر اونکی شان مین ان آیتونکے تصدیق کب ہوگی آپ
ناحق علامہ طبرسی پر تہمت تصدیق کرکے شرارتہ کو خیرامتہ بناتی ہین **قولہ** جنکو
خداوند کریم خیرامتہ فرماوی **اقول** کلام ہی کہ دیوانونکی بڑ ہی بات ہی کہ گو شتر
ہے خیرامتہ اور ہی لوگ ہین شرامتہ اور ہی لوگ ہین کون احمق ایسا ہوگا
کہ جنکی خیرامتہ ہونیکی تصدیق کری اونکو شرامتہ کہی **قولہ** صفحہ ۲۰۰ مین لکھا ہی الی آخر
عبارۃ المجمع **اقول** ای سنیو تمکو اپنی ثلاثہ کی قسم ہی سچ بتلاؤ کہ اس عبارت مین
کہین صحابہ کا یا ثلثہ کا ذکر ہی محصل اس عبارت کا یہ ہی کہ خدا نے آمرین بالمعروف
سی خطاب کرکی فرمایا کہ تم بہترین امت ہو اور وہ آمرین بالمعروف اہلبیت سالت
ہین جو صحابہ مین یا ثلاثہ مین آئین ہی نہین نکلتا ہی آپ مقصود اونکا آمرین بالمعروف

ہی صحابہ یا ثلاثہ ہوتی تو حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام کو یمین امتہ کی جگہہ ائمتہ
ہی کیون نقل کرتے **قولہ** اوسی تفسیر مین فرمایا ہی **اقول** تفسیر موجود ہے
انہون نی چار یارونکی مفسرین کی چار قول اس جگہہ پر نقل کئی ہین بمقتضای آنکہ
نقل کفر کفر نباشد اون چار قول مین سی دو قول کو جو مفید مطلب اپنی جانا آپنی
اس مقام پر نقل کیا ہی اور دو قول کہ شاید مفید مطلب نہ سمجھی آپنے چرا رکھا
افسوس کہ حضرت عمر موجود نہین ہین کہ سارق کا ہاتھہ اپنی جہالت سی کبھی زدسی
اور کبھی مرفق سے قلم کرتی بہر کیف اس کذب و افتری کو دیکھنا چاہیئے کہ قائل
قول کو قائل قول بناتی ہین اور دن دوپہر آنکھونمین خاک ڈالتی ہین اور کچھہ خدا اور خلق
سی نہین شرماتی ہین ؎ چہ دلاور است دزدی کہ بکف چراغ دارد
برین بیدیانتی **قولہ** ای یارو اس تفسیر کو دیکھو **اقول** اگر دیکھا نہین تو حضور والا کا سرقہ
اور خیانت اور کذب اور غدر کہ تباشی کا ذہن عادرین خائنین کی ہی کیونکر معلوم
ہوا **قولہ** تصدیق پر غور کرو **اقول** جھوٹی کو کہانتک جھٹالیگی مثل مشہور ہی کہ الکذوب
قد یصدق مگر ہماری حضرت کبھی بھی سچی ہانک نہین بولتی **قولہ** اس مقام پر جاہلون کو
اقول آپکی سے جاہلون کو اس مقام پر قول شخصے چوری داڑھی مین تنکا اس
طرحکی خیالات خام ہوتی ہونگی اسی سبب سی سنیونکی مفسرون نی اسکے دفع ہونیکی
واسطے کتم کی پانچ تاویلین کی ہین چنانچہ اون پانچون تاویلونکو علامہ طبرسی
علیہ الرحمہ نی قیل فیہ اقوال کہکر نقل فرمایا ہی کہ بیچ بعض کی کان ناقصہ اور بعضے
مین تامہ اور بعضے مین بمعنی صار اور بعضی مین کان زائدہ ہی مخاطب خوش فہم
نی معلوم نہین کہ کس وجہ سی اون پانچون تاویلونمین سے فقط چوتھی تاویل

اس مقام پر ذکر کرکی منسوب طرف خود علامہ کی بکذب و افترا کر دیا ہی اور شیعہ اگر
خیر امت سی صحابہ مراد لیتی تو اونکو کیا غرض تہی کہ خواہ نخواہ ایسی تاویلین کرکی
مرتدین صحابہ کو داخل آیہ کرتے بلکہ کہتی کہ اکثر صحابہ جو ایک زمانہ مین ممدوح تہی
بقول آپکی جبکہ شیطان نی اکثر مسلمانونکو بہکایا تو وہ بہی بہک گئی آئے
جب شیعون نی خیر امت سی اہلبیت معصومین مراد لی تو اونکو ضرورت حفظ عصمت
داعی ہوگی کہ جیسے اور آیات قرآنی کو انبیاء کی عصمت کیواسطی جو بدلائل
عقلیہ و نقلیہ ثابت ہی تاویل کرتی ہین اس آیت مین بہی تاویل کنتم کی ساتہ
احدی من التاویلات الخمسہ کی کرینگی پس گویا غرض اصلی علامہ طبرسی کی
نقل اقوال سنیان سی اس مقام پر یہی ہی کما لا یخفی اعلی من لہ ادرک صائب
فی کنہیات المقاصد والمآرب قولہ تب بعض حضرات نی اپنا قدم دوسری راہ
پر اوٹہایا اقول اولاً منکر بزرگی ثلاثہ تو کل شیعیان جہان ہین پس بعض کو قدم
دوسری راہ پر مارنی کے کوئی وجہ خیال مین نہین آتی جنہون نی اس
دوسری راہ پر قدم نہین مارا شاید وہ بزرگی ثلاثہ کی قائل ہوگئی تو وہ مثل آپکی
شیعہ گری سی نکل گئی اور داخل امنوا ثم کفروا کی ہوگئی اور اگر بزرگی کے
قائل نہین ہوئی تو سوائی اس دوسری راہ کی کوئی اور راہ چلی تو اوس راہ کو
ذکر کرکی پہلے اوسیکا جواب آپکو دینا تہا تب دوسری راہ کی جواب پر آتی
لیکن بظاہر اوس راہ کا جواب آپنے اپنی مکانسی باہر سمجہہ کی اوسکا ذکر ہی
نکیا اور بالکلیہ جی چرا گئے اس اوکہڑی پکہڑی باتونکا کچہ ٹہکانا ہی کہ پہلے
راہ کا کچہ ذکر ہے نہین دوسری راہ پر جہٹ سی اوچک آئے ثانیاً کس

عالم نی کس کتاب مین جواب استدلال سنیان باین آیہ متبنے اوپر تحریف
قرآن کی کیا ہی اگر آپ پڑھی ہین تو پتہ اور نشان دیجیے جسقدر نظر قاصر سے
گزرا اسیقدر ہی کہ تفسیر کشیرین فرمایا ہی کہ مخاطب ائمہ طاہرین ہین اور اسکو بدلائل
عقلیہ ثابت کیا ہی اور سین اسکا ہی جو بعض اخبار مین ائمہ بجای امۃ ہے
لیکن جواب مین استدلال سنیان کی باین آیہ بحسن وخوبی ثلثہ تحریف قرآنی کا
ذکر نہین کیا ہی بلکہ بتقریرات مختلفہ کفر ونفاق اور جہل ثلثہ کو اونہین کے
کتابونسی بوجہ اتم ثابت کرکی ثلثہ کو مصداق خطاب سی خارج کردیا ہی قولہ
چنانچہ بعضون نی فرمایا ہی اقول غلط ہی کسی نے علما مین سی جواب
سنیان مین یہ نہین فرمایا ہی بلکہ حدیث صادق علیہ السلام کہ بظاہرہ دلالت
کرتی ہی کہ بجای امۃ ائمہ تھا گو تاویل پذیر ہی بجای خود نقل کیا ہے
نہ جواب سنیان مین قولہ او اونہون نی اس جواب کو پسند نہین کیا اقول
اس جواب کو کسیطرف نسبت دینا ہی غلط ہی پسند او ناپسندگی کیا معنے
بھلا جنہون نی اس واب کو آپکی نزد باب ناپسند کیا ہی ذرا یہی تو بتلائیے کہ
ارنہون سے کیا بات ایسی کی ہی کہ جسسی حضرات ثلاثہ کی رادھنول بند
ہوگئی اور اس آیہ کی تحت مین شامل ہوسکے قولہ سنا ذکر کرتی ہین اقول ہرگز ذکر جواب سنیان
بہ نسبت اس آیہ کی حدیثہ مین نہین ہے بلکہ بحث تغییر ونقصان قرآن کا
ذکر ہی کہ سیکڑون احادیث سنیہ اوپر تغییر اور تحریف او نقصان کی دلالت کرتی
ہین چنانچہ فاضل شہرستی صاحب استقصا ایدہ اللہ وصاحب نزہتہ رحمہ اللہ
نے نقل کئی ہین اور کچھ احادیث مذہب شیعہ بھی اسپر دلالت کرتے ہین

Presented by Ziaraat.Com

پس حدیقۂ سلطانیہ مین مثل دیگر کتب کلامیہ کی تحقیق اور تنقیح اسکی کی ہی کہ مراد
تحریف اور نقصان سی کیا ہے اور کس قسم کی تحریف اور نقصان کا پایا
جانا ممکن اور کس کس قسم کا نہین ممکن ہی اس بحث کو جواب استدلال تنیان
بآیۂ کنتم خیر امۃ سی کیا علاقہ آری اگر اس قسم کی تحریف کو تسلیم کر لین تو ایک
جواب اور بھی شیعون کا علاوہ جوابات دیگر کے نکل آئیگا اور یہ امر دیگر ہی
اور جواب مین ذکر کرنا امر دیگر ہی **قولہ** فرمایا ہی کہ وجہ اول بعید ست
اقول اسی جگہ سی کذب آپکا ثابت ہو گیا آئی کہ سب احتمال کو علما نے
بعید کہین گی اوسکو مقابل نصاب کیون ذکر کیجیے **قولہ** ہماری نزدیک
اقول توجہ و عندیہ توجہ آپ کس کیت کی سوی ہین جو آپکی نزدیک خرفات اور
خزعبلات کیطرف کوئی نظر کری یہ آپکا پندار باطل ہی کہ خیر امۃ کا جواب ہی
تو ضرور ہی کہ شیعہ خیر ائمہ کی قائل ہون بلکہ خیر امۃ کی ہم تصدیق کرکے
جواب دندان شکن آپکو دیچکے جب آپ ایمان کو ثابت کیجیے گا اور
نفاق سی اونکو بری کر دیجیے گا اور اونکو تیرا و ہاں اور ذہن تجی منوں باشیان
داخل کر دیجیے گا اور بعد اسکی عالمیت اور یا فوق امثال کل الناس فقہ
من عمر حتی المخدرات فی الحجال کے ثابت کیجیے گا بعد اسی اونکی اعمال کا
لرضاء اللہ ہونا ثابت کر دیجیے گا تب ہم یا سجا ہی امۃ ائمہ ہونے کا قرار کرین گی
آپکی نصیحت کو کہ یا وہ انی لکما من الناصحین ہی قبول کرسکے سوائے
آپکی مرضیہ کی اسی راہ ہی ثلثہ کو برا کہین گی یہ اور کوئی راہ دوسری نہین
مگر ہمکو معلوم نہین ہوتا کہ ان مراحل مین ایک مرحلہ بھی آپکی نزدیک

اور سطاعن ثلاثہ سی عہدہ برا ہو سکین قولہ کنتم خیر امۃ صحیح ہی یا کنتم خیر الامۃ اقول
جواب یہ ہی کہ خیر الامۃ بھی صحیح ہو سکتا ہی اور خیر امۃ بھی صحیح ہی مگر خیر امۃ امت
معصومہ ہی یعنی ائمہ اطہار نہ امت مذمومہ یعنی امۃ یدعون الی النار قولہ
تو بندہ اوسوقت عرض کرتا اقول اولاً اس عرض سی کچھ غرض آپکی معلوم
نہین ہوتی کہ کیا ہی بالتصریح فرمایا ہوتا کہ سوای علی مرتضی کی موجود نہونا
دیگر ائمہ کا صدق کنتم خیر امۃ کو کیا ضرر پہنچاتا ہی تا اوسکا جواب خدمت شریف
مین اسطرح عرض کیا جاتا کہ تمنای حصول ملاقات اہل قبور رہتی اور آپکی مایوسی کمایئس
الکفار من اصحاب القبور لاحاصل نہوتی ثانیاً ہم جو غور کرتی ہین تو بظاہر تین امر
خیال مین آتی ہین کہ ذہن شریف مین کھٹکتے ہونگی ایک یہ کہ مصداق آیہ فقط
جناب امیر علیہ السلام نہین ہو سکتے اسلئی کہ صیغ جمع مانع حمل علی الواحد ہین دوسری
اور ائمہ علیہم السلام اوسوقت موجود نتھی اور توجہ خطاب طرف حاضرین کے
ہوتی ہی نہ طرف غائبین کی تیسری یہ کہ جب کل ائمہ علیہم السلام موجود نہ تھے
تو بالفعل آمر بالمعروف اور ناہی عن المنکر کون تھا جیسا کہ آپ فرماتی ہین کہ کس
نی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا تھا ان تینون باتونکا جواب شافی ہم سے
سن لیجیے لیکن امر اول پس اطلاق جمع کا اوپر واحد کی کلام عزیز مین غیر عزیز
ہی انا نحن نزلنا ونحن الوارثون یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء رب
راجعون تعجب ہی کہ آیہ لا یاتل اولوا الفضل مین ابوبکر مین اور اطلاق جمع اوپر
واحد کی صحیح ہو جیسا کہ امام فخر رازی نی لکھا ہی اور جناب امیر علیہ السلام پر اطلاق
کنتم اور تا مرون اور تنہون نہو سکی علاوہ اسکی حسنین علیہما السلام تو موجود تھے

Presented by Ziaraat.Com

اور اہل سنت مین اصحاب ظاہری سی بہی محدود تہی پہر اطلاق جمع کا کیا مانع
ہی خصوصًا اعتقاد شیعہ پر کہ صغیر و کبیر اہلبیت علیہم السلام فضل و کمال مذہبی مین
یکسان ہین اور اگر منتسبین باہلبیت بہی خصوصًا ایسی لوگ جو شمار مثل اہل البیت
مین ہین تبعًا داخل خطاب ہون تو مصداق جمع کثرت بہی پہنچ جائیگا اما امر ثانی
پس اولًا بعض مخاطبین کا موجود ہونا واسطی توجہ خطاب کی کافی ہے ورنہ
جمیع خطابات قرآنی اور احادیث نبوی سوای حاضرین کی کسی پر جاری
نہوتی اور شاید اسی جہت سی حضرت مخاطب اپنی تئین مخاطب بخطاب اقیموا
الصلوٰۃ نہ سمجہ کی تارک نماز ہوی ہین اور نماز کو تعبیر ساتہ بدن تو ترکی کرتے
ہین جیسا کہ بعض پرچای اخبار تہذیب الاخلاق مین نظر سی گزرا ثانیًا جسطرح کہ
بعض مفسرین نے کہا ہی کہ خطاب کنتم اگرچہ صحابہ کیطرف ہی مگر شامل کل امت
کو ہی اوسیطرح ہم بہی کہتے ہین کہ خطاب بعض ائمہ کیطرف ہی مگر شامل کل ائمہ
کو ہی ثالثًا آپنی بحر بیزان اور مشعب کی کچہ پڑہا نہین آپکو علم فصاحت و بلاغت
کی کیا خبر ہی اس علم کی بہی کچہ سیر کرنا ضرور ہی تاکہ معلوم ہو کہ کبہی غائب کو حاضر
اور حاضر کو غائب اور مقر کو منکر اور منکر کو مقر اور عالم کو جاہل اور جاہل کو عالم قرار
دیتی ہین باعتبار آثار اور لوازم اور دلائل اور امارات کی کہ ہر مقام پر مختلف ہین
رابعًا ہم خدمت شریف مین معارضتہ عرض کرتی ہین کہ حدیث نجوم مین جیسا کہ
عنقریب آویگی آپکی زعم باطل مین کل اصحاب مراد ہین پس بنا بر اسکی کل صحابہ مقتدا
تہی اور ظاہر ہی کہ خطاب اقتدیتم اہتدیتم کا طرف مقتدیونکی ہے پس اگر مخاطب
مومنین حاضرین تہی تو وہ صحابہ تہی اور مقتدا تہی نہ مقتدی اور اگر غائبین تہے

Presented by Ziaraat.Com

تو توجہ خطاب طرف غائبین کی لازم آتی ہی فما ہو جوابکم فہو جوابنا لیکن تیسرا
امر پس رہتنے ہی اوپر اسکی کہ صیغ مضارع بمعنی حال ہین ولا نسلم ذلک بلکہ
مضارع مشترک بین الحال والاستقبال ہی مگر محبت ثلاثہ مین آپ ایسا مستغرق
ہین کہ شاید میزان و منشعب بہی ہووی قولہ خیر امتہ صحیح ہی اقول مکرر کہا گیا
کہ صحیح ہی مگر خیر امتہ ائمہ ابرار ہین نہ ائمہ اشرار ہین قولہ جسکی آپ بھی
تصدیق کرتے ہین اقول جسکی ہمنے تصدیق کی ہی باتفاق امت
بیزاری اوس سی کفر ہی اور جسکی سے تصدیق کی ہی بیزاری اوس سے
عین ایمان ہی یا ایہا الذین امنوا لا تتولوا قوما غضب اللہ علیہم
اور مغضوب علیہم ہونا اونکا کہ جنکو تم مصداق آیہ محبتی ہو غضبیت جناب فاطمہ سی
ایسا ظاہر ہی کہ عیان را چہ بیان قولہ اسکا کیا مطلب ہی اقول اسکا مطلب
یہ ہی کہ انوار قرآنی صاحبان بصیرت کی لئی موجب ہدایت ہین لیکن تم ایسی
بی بصیرت کو نور سی کیا فائدہ ہی جب تم سوٹ لوگی تو ٹھوکری ہی کہیر معلوم ہوگے
قولہ تمکو اپنی اجتہاد ہی کی قسم ہی اقول تمکو بہی اجتہاد ابو حنیفہ بلکہ معویہ اور اجتہاد
عائشہ ملائشہ ہی کی قسم ہی کہ آیا صحابہ کے نسبت اس قرآن مین تریدون
عرض الدنیا تعرضون الحیوۃ الدنیا تسرون الیہم بالمودۃ ارضیتم
بالحیوۃ الدنیا ان الذین ینادونک من وراء الحجرات اکثرہم
لا یعقلون ما کان لکم ان توذوا رسول اللہ ان الذین یوذون
اللہ و رسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ ویلعنہم اللاعنون
ولعنۃ اللہ علی الظالمین و غضب اللہ علیہم و لعنہم لکہا ہی کہ نہین اگر لکہا ہی تو اوسپر عمل کرو

Presented by Ziaraat.Com

اور اگر نہین ہی تو ان آیات قرانی کو بھی بسنت عثمانی جلادو **قولہ** اگر اوسمین
خیر امتہ صحابہ کی بہ نسبت ہو **اقول** سو مرتبہ کہین کی ہزار مرتبہ کہینگے کہ کاذبین
غادرین خائنین آثمین کما فی صحیح المسلم کے نسبت ہرگز خیر امتہ نہین ہے بلکہ
ائمۃ یدعون الی النار ہی اور بعضہم اشقی فی الدنیا والآخرۃ ہی آپ چاہیے راہ ہدایت
پر آئی چاہیے راہ ضلالت پے جائی **قولہ** اپنی مذہب مین لیجیئے **اقول** بسم اللہ
آئیے انشوا ثم کفروا تو ہو چکا ہی اب پھر اسنوا ہو لیکن پھر ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا
نہو جاوی آپکی بات کا کیا ٹھکانا ہی **قولہ** معلوم نہین **اقول** اب تو خوب
معلوم ہو گیا جو جواب وہ دیتی اتبو کوئی تمنا آپکی دلمین نرہے ہوگی اب اگر
کوئی تمنا ہو تو اوسکو بھی کہہ ڈالیئی ہم آپکی خلشہای باطنی کی مٹانی کو موجود ہین
حتی المقدور آپکی تسکین کی لیئے بہت عرق ریزیان کرینگی لیکن آپکی خاطر
عاطر دریا مقاطر کا میلان تو طرف سنت افغانان رامپور کی ہو چکا ہی آپ
ہماری کب سنتی ہین مجبوری و ناچاری ہی کہ اس بیماری کی دوا نہین ہی ہذا داء
لیس لہ دواء الا ما الوصال بمقاصد البال و مطالب الرجال **قال المخاطب**
الہمام ہداہ اللہ سبل السلام دوسری آیت والذین ہاجروا واخرجوا
من دیارہم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا لاکفرن عنہم سیئاتہم
ولادخلنہم جنات تجری من تحتہا الانہار ثوابا من عند اللہ واللہ عندہ حسن
الثواب۔ اس آیت مین اللہ جل شانہ مہاجرین کی تعریف کرتا ہی اور اونکی
جنتی ہونیکی بشارت دیتا ہی اور فرماتا ہی کہ جن لوگون نی میری پیچھے وطن
اور گھر اور کنبہ اور قبیلہ کو چھوڑا اور میری اور ایمان لانیسے تکلیفین پہونچین اور

جنکو میری راہ مین ایذائین دیگئین تو مین سے اپنی ایسی سچی ایمان لانیوالون اور
پکی مسلمانون سی بڑی مہربانی سی پیش آونگا اور اونکی محنتون اور مصیبتون اور
جان فشانیونکا اونکو اچھا بدلا دونگا اونکی گناہونسے درگزر کرونگا اونکے
بھول چوک کو نہ دیکھونگا بلکہ اونکی گناہونکو نیکیونسے بدل دونگا اور بی پوچھے
بتلائی اونکو ایسے جنتون مین جگہہ دونگا جنکی نیچے نہرین بہتی ہین یہان اونکو
نکچھہ غم رہیگا نہ رنج نہ کوئی فکر اونکو رسگی نہ کھٹکا اور یہ ثواب اونکو اپنی طرفسے
دونگا اور اپنی فضل اور مہربانی سی اونکی اعمال سی بہت بڑہا اونکو درجہ عطا
کرونگا اب ان آیتونکو دیکھکر مہاجرین کی فضیلت اور بزرگی پر خیال کرنا چاہیے
کہ کس محبت اور پیار سی خدای عزوجل اونکا ذکر کرتا ہی اور اونکی مدایح اور مراتب
کا کس خوبی سی اظہار فرماتا ہی اور اونکی قطعی جنتی ہونیکا اقرار کرتا ہی اور اونکی
گناہون اور سیئات سی درگذر کرنیکا اور نیکیونسی بدل دینی کا وعدہ کرتا ہی اور
اونکے اعمال کی جزا مین جو کچھہ دیگا وہ تو ایکطرف اپنی طرفسی براہ تفضلات
ثواب دینی کا بیان کس مہربانی سی فرماتا ہی پس اب ان آیتونکی دیکھنی والونسے
ہم عرض کرتے ہین کہ جن مہاجرین کی نسبت خدا نی یہ وعدی کئی ہین اونکی
بہشتی ہونیکا ذکر فرمایا ہی وہ کون تھی کیا وہ لوگ مہاجرین تھی جنکا نام ابوبکر اور
عمر اور عثمان ہے اور کیا گھر بار چھوڑنی والونمین وہ اشخاص تھی جنکو شیعہ برا جانتی
ہین اور کیا یہ لوگ اس آیت سی مستثنے کردی گئی ہین اور کیا یہ اشخاص لاکفرن
عنہم سیئاتہم کی وعدہ سی خارج کردی گئی ہین اے بھائیو اس آیت کو پڑھکر اب
تم مہاجرین کی گناہونکی ڈھونڈھنے مین اوقات ضایع نکرو اور اونکی برائیونکی

تلاش مین اپنی عمر نہ کنواؤ اگر دو چار عیب اونکی تمہنی ڈہونڈہ بہی لئی تو بہے
جبتک تم مہاجرین مین ہوتے انکار نکرو گی اور جبتک تم اونکی ہجرت کا
اقرار کرتی رہوگی تمہاری عیب جوئی اور نکتہ چینی کچہ کام نہ آویگی اور اس سے
اونکی یقینی خفتی اور قطعی بہتے ہونمین کچہ ضرر نہوگا اسلئی کہ وہ خود فرما چکا ہی کہ
لاکفرن عنہم سیئاتہم کہ مین اونکی گناہونسی درگزر کرونگا اور ضرور ضرور اونکو جنت
مین داخل کرونگا اسلئے کہ وہ میری پیچہے گہرون سی نکالی گئی میری بدولت
رنجون اور مصیبتونمین گرفتار ہوئی اپنے دوستونکو چہوڑکر میری دوست کی
ساتہہ ہوئی اپنی محبوبونسے جدا ہوکر میری محبوب کی شریک ہوی پس اونکا
ہجرت ہی کرنا ایک ایسا عمل ہی کہ ہزار اعمال اور لاکہہ عبادت اور کروڑہا نیکیون
سی بہتر ہی یقول کہ تمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ
السلام یہ آیت بہی مثل آیات دیگر فضیلت مومنین موقنین پر دلالت
کرتی ہی مثل علی ابن ابیطالبؑ اور جعفر بن ابیطالب و حمزہ و عبیدہ کہ مستجمع صفات
مذکورہ فی الآیہ خصوصاً قاتلوا اور قتلوا کی ہین نہ ثلاثہ فارین من الزحف جنکی شان مین
فقد باء بغضب من اللہ وماواہ جہنم وبئس المصیر ہی آپکی بڑی متعصب
مفسر بیضاوی صاحب تحت مین فالذین ہاجروا کی فرماتی ہین المعنی فالذین ہاجروا
الشرک والاوطان والعشائر الذین یعنی جن لوگون نی چہوڑا شرک کو اور
وطنون کو اور قوم قبیلہ کو واسطی دین کی انتہی شیعہ قاطبہ اسکی قائل ہین کہ آپکی
حضرات ثلثہ نی شرک باطنی کو مرتے دم تک نہین چہوڑا اور ہمیشہ شاکین
اور تابین فی النبوۃ رہے تہے بلکہ بعضی صاحب بسبب تنگ ظرفی کے

بعض اوقات زبان سی اوسکا اظہار بہی کردیتی تہی چنانچہ صلح حدیبیہ مین حضرت
عمر نی خود اپنی زبان صداقت بیان سی اظہار کردیا کہ جیسا کہ آج مجکو شک نوبت
مین ہوا ایسا کبہی نہین ہوا پس ایسے لوگون کا ترک کرنا شرک ظاہری کا
اور ترک وطن اور ترک عشایر لانہم کہ للدین تہا بلکہ محض بغرض حصول حظ دنیا
تہا وقد مر ویاتی **قولہ** مہاجرین کی تعریف کرتا ہی **اقول** مومنین مہاجرین
کی تعریف کرتا ہی یا منافقین اور مرتدین کی تعریف کرتا ہی صدر آیہ مین تو
خطاب طرف مومنین ہی کی ہے چنانچہ جناب باری فرماتا ہی انی لا اضیع
عمل عامل منکم یعنی ای مومنین تم مین سی کسی عامل کی عمل کو مین ضایع
نکرونگا قال البیضاوی فالذین ہاجروا الخ تفصیل لاعمال العمال وما اعدلہم
من الثواب یعنی فالذین ہاجروا تفصیل ہی واسطی عمل عمل کنندگان کے اور
اوس ثواب کی جو واسطی اونکی مہیا ہوا ہی انتہی پس جب یہ تفصیل اعمال مومنین
مین ہی تو منافقین اور مرتدین کو اس آیت سی کیا علاقہ رہا **قولہ** فرماتا ہے کہ
وجن لوگون نی میری پیچہی **اقول** یہ عبارت بحیثیت کذائی نہ اسکو ہم ترجمہ کہہ
سکتے ہین نہ تفسیر اس پر بجز افتری علی اللہ کی کیا کہین ترجمہ نہونا ظاہر ہی اسلئے
کہ الفاظ بڑہی ہوئی بہی ہین اور جو بطبوع خاطر عاطر تہی وہ گہٹی بہی ہین جیسے قاتلوا
اور قتلوا کا ذکر ہی اوڑا دیا ہی فقط اس ڈر سی کہ شیعہ پوچہینگی کہ اصحاب ثلاثہ
کس لڑائی مین مصداق قاتلوا ہوئی کس معرکہ مین دست لات وعزے
پرست مین ہتیار پکڑا کس کافر کو مارا کسے ایک کا نام تو بتلا دیجیے جس لڑائی مین
کسی بہاگ کہڑی ہوئی اسی کا نام قاتلوا ہی اور یہی پوچہینگی کہ مصداق قتلوا کہان

ہوی کسے معرکہ مین یا کہر کی چوسلے مین اور تفسیر بالفاظ متناسبہ ہوتی ہی نہ بی جوڑ
جیساکہ حضرت مخاطب فرماتی ہین بی پوچھی بتلائی اس لفظ بی پوچھی بتلای کو ہمکو
کسی لفظ سی علاقہ نہین معلوم ہوتا ہی حضرت مخاطب کو ذرا بہی خوف خدا نہین ہے
کہ خود الفاظ مہملہ تصنیف فرماتی ہین اور کہتی ہین کہ خدا فرماتا ہی ومن اظلم ممن
افتری علی اللہ کذبا **قولہ** میری پیچھے اپنی وطن کو الی قولہ چھوڑا **اقول**
نہ وہ لوگ جنہون نی طلب جیفۂ دنیا کی پیچھے اپنی وطن کو چھوڑا **قولہ** میری اوپر
ایمان لانے سی تکلیفین پہونچین **اقول** نہ وہ لوگ کہ جنکو طلب دنیا مین تکلیفین
پہنچین **قولہ** ایسے سچی ایمان لانیوالون اور پکی مسلمانون سی **اقول** نہ جھوٹے
ایمان لانیوالون اور نہ کچی مسلمانون سی کیا فہم و شعور حضرت مخاطب ہی کہ جن باتونکو
شیعہ بدلیل ثابت کرتی ہین لاحن شعور خود اوسکا اقرار فرماتی ہین مشہور ہے
کہ بہیڑی خود بہیڑی کی پاس جاتی ہی اب صاف صاف مین کہتی ہون کہ جو لوگ
کچی مسلمان اور جھوٹی ایمان لانیوالی اور بطلب دنیا وطن کو چھوڑنی والی تہی اور حقیقت
مین شرک کو نچھوڑا اور کوئی کام اونکا دین کیواسطی نہتا بلکہ دنیا کیواسطی تہا ایسے
لوگ ہرگز مصداق اس آیت کی نہین ہین اور وہ حضرات ثلاثہ آپکی ہین کہ جنکو قیود
اس آیہ کی خارج کردیا **قولہ** کیا وہ لوگ مہاجرین نہ تہی **اقول** اگر مراد مہاجرین
سی مہاجرین شرک اور مہاجرین اوطان للدین ہین جیساکہ بیضاوی صاحب نی فرمایا
تو ہرگز جنکا آپ نام لیتی ہین وہ مہاجرین نہ تہی اور جو اسکا دعوی کری کہ وہ ایسے
مہاجرین تہی اوسپر واجب ہی کہ بدلیل ثابت کری ورنہ اہل کل حوادث مین عدم
قولہ کیا وہ لوگ اس آیت سی مستثنے کردی گئی **اقول** کچہ حاجت باستثنا

نہین ہی اسلئے کہ استثنا متصل مین داخل ہونا مستثنے کا مستثنے منہ مین شرط ہی
اور جب خود قیود آیہ نے اونکو خارج کر دیا تو محل استثنا باقی نرہا باقی رہا استثنا منقطع
مثل جاء القوم الا حمارا پس اگر گدہا بہ تبعیت قوم مع القوم ہو گیا تو کبھی شرف قوم انکو
حاصل نہوگا پھر استثنا کی کیا حاجت ہی ولنعم قیل ؎ خر عیسے اگر بمکہ رود ٭ چون بیاید
ہنوز خر باشد ٭ وعلی التنزل سب مقامات پر دلیل عقل و نقل مستغنی عن الاستثنا ہوتی
ہی اور حاجت باستثنا نہین رہتی ہی جیسے ان اللہ علی کل شیء قدیر پس عقل حکم کرتے
ہین کہ اگر شے کو عام لین تو شریک الباری اور جہل الباری اور عجز الباری کل شی
سی مستثنے ہی کو حرف استثنا نہین ہی نہین سے اسیطرح منافقین اور مرتدین
بدلیل عقل مستثنے ہین اور کوئی حاجت استثنا کی نہین ہی قولہ حتیٰ تم اونکی ہجرت
کا اقرار ٭ اقول شیعون کو ہرگز ثلاثہ کی ہجرت معتبرہ فی الشرع کا اقرار نہین ہی اور اول
صفحہ صحیح بخاری مین موجود ہی کہ ہجرت وہی معتبر ہی جو بصدق نیت ہو چنانچہ بخاری
نے خود حضرت خلیفہ ثانی سی روایت کی ہی کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ انما الاعمال
بالنیات وانما لکل امرئ ما نوی فمن کان ہجرتہ الی دنیا یصیبہا او الی
امرأۃ ینکحہا فہجرتہ الی ما ہاجر الیہ یعنے نہین ہین اعمال
مگر ساتھ نیت کی اور نہین ہی واسطے ہر شخص کی مگر وہ چیز کہ جسکی نیت کی ہی پس
جس شخص نے کہ ہجرت کی طرف دنیا کی کہ پہنچے اوسکو یا ہجرت کی برغبت طرف
زنکی کہ نکاح کری اوس سے پس ہجرت اوسکی طرف اوسی چیز کی ہی جسکی طرف
ہجرت کی انتہی ٭ قولہ مین اونکی گناہ ہونے سے درگذرا ٭ اقول یہ وعدہ اون مومنین
سی ہی جو متصف باین صفات ہین جو آیہ شریفہ مین مذکور ہین نہ منافقین اور مرتدین

اور نہ اصحاب ثلثہ ہی کہ سرکردہ اونکی ہین حاصل یہ ہی کہ اگر فقط بظاہر ہی یہ اسم
مہاجر و انصار ہونا مفید حصول جنت ہوتا تو جناب باری اسیقدر فرماتا کہ کل من سمے
مہاجراً او انصاراً لاکفرن عنہم سیئاتہم پہر اس تطویل کی کیا حاجت تہی کہ اخرجوا
من دیارہم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا بکہہ چاہئی تہا کہ تنبیس تمہیم پر کیوانی
تاکہ مقام اشتباہ نرہتا اور یون فرماتا کہ سواء قاتلوا وقتلوا او فروا من الزحف او
ناقفوا او ارتدوا لاکفرن عنہم سیئاتہم ویجی مزید توضیح فی الآیۃ التالیۃ قال المخاطب
المتمام ہداہ اللہ سبل السلام تیسری آیت والسابقون الاولون من
المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا
عنہ واعد لہم جنت تجری تحتہا الانہار خالدین
فیہا ابداً — اس آیت مین اللہ جلشانہ مہاجرین اور انصار کی
نسبت اپنی رضامندی ظاہر فرماتا ہی اور اونکو اور اونکی پیروی کرنیوالونکو جنت
کی خوشخبری پہنچاتا ہی ہماری نزدیک اگر کوئی شخص اس آیت پر ذرا بہی غور کری
اور اونکی مطلب کو سوچی تو وہ ہرگز صحابہ کبار اور مہاجرین و انصار کی نسبت سوای
فضیلت اور بزرگی کی دوسرا اعتقاد نرکہی اس لئی کہ جب اونکی شان مین خدای جلشانہ
فرماتا ہی کہ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کہ مین اونسی راضی اور وہ مجہسی راضی اور اونکی حق مین اللہ
تبارک وتعالی ارشاد کری کہ اقدام جنات کے تیار کرے گئی مین اونکی واسطی جنت تیار کی گئی ہین
اونکی واسطی بہشتین تو پہر کون ہی کہ اونکی فضیلت کا قائل نہو پس شیعیان پاک کو صرف اسقدر
غور کرنا چاہئے کہ مہاجرین اور انصار مین صحابہ کبار مین سی وہ عداوت رکہتے
ہین داخل ہین یا نہین اگر ہین تو پہر اونکی جنتی ہونیمین کیا شک ہی اور اگر نہین ہین تو

یہ خطاب خدا کا کس سی ہے اے بہائیو ذرا سوچو کہ قرآن مجید پر ایمان اسی کا نام ہی
کہ جنکی حق مین اللہ اپنی رضامندی ظاہر کری اونسے تم ناراض ہو اور جنکی جنتی ہونی
کی خدا خبر دی اونکو تم مسلمان بہی نہ سمجھو اور اگر اس آیت پر بہی کوئی ایمان نلاوی
اور یہ شبہ کری کہ اسمین خلفای ثلاثہ کی نام تو مذکور ہی نہین ہین اس سے
اونکی فضیلت کا انکار مستلزم انکار آیت نہین ہی تو اوسکے شبہ کو دور کرنیکی
لئی ہم امام باقر علیہ السلام کی شہادت پیش کرتی ہین اور جسطرح پر اونہون نی خلفاء
ثلاثہ کو داخل حکم اس آیت کی بیان کیا ہی اوسکو ہم بیان کرتی ہین اوسکو ذرا دل
سی سنو اور اپنی مذہب کی کتاب سی اوسکی سند لو وہ ہذہ صاحب الفصول نے
امام باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ ایک روز حضرت امام باقر علیہ السلام
کا گذر ایک جماعت پر ہوا جو کہ خلفاء ثلاثہ کی عیب جوئی کر رہی تہی آپنے پونچہا کہ
مجھی بتلاؤ کہ تم اون مہاجرین مین سے ہو کہ جنکو خدا کی لئی گہر سی نکالی گئی اور خدا کی
لئی اونکا مال لوٹا گیا اور جنہون نی خدا اور رسولؐ کی مدد کی اونہون نی کہا کہ نہین ہم
اونمین سی نہین ہین تب آپنی پونچہا کہ پہر کیا تم اون لوگون مین سی ہو کہ جنہون نی
دار ہجرت اور دار ایمان مین گہر بنایا تہا اور مہاجرین کو آرام دیا تہا اونہون نے
کہا کہ نہین تب آپنی کہا کہ خود تم بیزار ہوئی اور نہین چاہتے کہ دونو فریق مین سے
ہو اور مین اسبات کی گواہی دیتا ہون کہ تم اونمین سی بہی نہین ہو جنکی نسبت
خداوند تعالی فرماتا ہی کہ جو لوگ بعد ان مہاجرین اور انصار کی آوینگی وہ ایسی
مومن ہونگی کہ یہ دعا کیا کرینگی کہ الہی ہماری اگلی بہائیونکی جو ہم سی ایمان مین سبقت
لیگئی ہین مغفرت کر اور ہماری دلونمین مسلمانون کیطرف سی کینہ مت رکہ بیشک تو

نہی کرنیوالا مہربان ہی آی بہائیو تم اپنی آپکو امامیہ کہتی ہو اور ائمہ کرام کی اقوال کو
کم از آیات نہین سمجھتے مگر نہین معلوم کہ اون اقوال کو جو صحابہ کی فضائل مین ہین
کیون نہین مانتی اور کیون اپنی اماموں کی پیروی نہین کرتی اور کیون اونکو صحابہ کی
فضائل بیان کرنیمین جھوٹا جانتی ہو غرضکہ اس حدیث سی امام باقر علیہ السلام
کی ثابت ہوا کہ اونکی نزدیک خلفاء ثلاثہ اس آیت کی حکم مین داخل ہین اور جو
وعدی جنت وغیرہ کی خدا نی مہاجرین اور انصار سی کئی اونمین وہ شریک ہین
اور یہ بہی ظاہر ہوا کہ جو لوگ اونکی عیب جوئی کرتی تہی اونسی حضرت امام موصوف
بیزار تہی اور اونکو اسلام اور ایمان سی خارج سمجھتے تہی پس سوای تقیہ کی دوسرا کوئی
جواب ہو ہی نہین سکتا ہی لیکن نہین معلوم کہ کہانتک تقیہ کا عذر کیا کرینگی اور کبتک
تقیہ کو ڈہال بنای رہینگے افسوس جب خدا صاف صاف مہاجرین اور انصار کی
تعریف کری اور ائمہ علیہم السلام خلفاء ثلاثہ کی صاف فضیلت بیان کرین اور پہر بہی
حضرات شیعہ قائل نہون اب معلوم نہین کہ مہاجرین اور انصار کی فضیلت کی
لئی کیسی دلیل چاہتی ہین **بقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ**
السلام یہ آیہ بہی مثل آیہ سابق کی فضیلت مومنین موقنین مین ہی نہ منافقین و مرتدین
مین خواہ مہاجرین ہون خواہ انصار اسلئی کہ مراد سابقون سی یا سبقت فی الایمان ہی اور
آپکے حضرات ثلثہ کی ایمان ہی مین کلام ہی سابق اور لاحق ہونیکو کون پوچہتا ہی
یا سبقت فی الخیرات والطاعات مراد ہی جیسا کہ فرمایا ہی فاستبقوا الخیرات
وسابقوا الی المغفرۃ اور اوسمین بہی ایمان شرط ہی اسلئی کہ اعمال کثیرہ
کسرا بتبعیۃ ہین اور صدق نیت اور اتقا کہ انما یتقبل اللہ من المتقین

بھی ثابت ہی علاوہ اسکی ہی اور خاتمہ بھی بالخیر ہونا بعد ان سب کی ہی اور حضرت
ثلثہ کا نہ ایمان ہی مسلم ہی نہ صدق نیت نہ سبقت کرنا عبادت مین ایسون پر کہ
جنکی ایک ضرب بہتر ہزار عبادت ثقلین تھی اور نہ خاتمہ بالخیر ہونا اونکا مسلم ہی تا ہجرت
الی الجنۃ مراد ہی جیسا کہ بعض حواشی بیضاوی مین ہی اور اس ہجرت کی ہی سبقت
فی کل الامور لازم ہی پس جن لوگونکی سبقت فی بعض الامور بھی مسلم نہین ہی تو اونکی
فی کل الامور کونکر مسلم ہوگی یا سبقت فی الہجرۃ مراد ہی اور اسمین بھی وہی ایمان شرط
ہی اور کافر اور منافق کی ہجرت مفید نہین چنانچہ طبقات مین لکھا ہی کہ عبد اللہ بن
اریقط دیلمی کہ ایک کافر تھا وقت ہجرت دلیل رسول اللہ تھا اور وہ بھی مثل ابوبکر
کی بہر نشاندہی راہ ہمراہ تھا گو احد ہما کفر ظاہری اور دوسرا کفر باطنی رکھتا تھا واضح
ہو کہ جو کافر دلیل رسول اللہ تھا اوسکی حلیہ نام و نسب مین کسیقدر اختلاف ہے
شاہ عبد الحق دہلوی جذب القلوب مین فرماتی ہین بعد ازان شخصی را از بنی دیل
کہ نام او رقیط بود در کار ہدایت و بدرقگی ماہر و امانت و حفظ اسرار مشہور بود اجیر
گرفتند تا بعد از سہ روز ہر دو اشتر را بجبل ثور حاضر آورد و این رقیط ہم درین کفار بود
انتہی و قریب منہ فی صحیح البخاری و استاجر رسول اللہ رجلا من بنی دیل ہادیا
و ہو علی دین کفار انتہی الحصا علاوہ اسکی سابق مین بیان ہوا کہ کل اعمال مین
صدق نیت شرط ہی چنانچہ بخصوص ہجرت مین حدیث صحیح بخاری ہی
گزرا کہ فمن کان ہجرتہ الی دنیا یصیبہا او الی امرأۃ ینکحہا فہجرتہ الی ما ہاجر الیہ بلکہ بیضاوی
سی بیان ہوا کہ معنے ہجرت مین ہجرت من الشرک بھی ماخوذ ہی بلکہ حدیث مشکوۃ
سی ثابت ہوتا ہی کہ ہجرت از جملہ مناہی خدا ہی ماخوذ ہی چنانچہ جناب رسول خدا سے

منقول ہی کہ فرمایا کہ مسلم وہ ہی کہ سالم رہین مسلمین ہاتھہ اوسکی سی اور زبان اوسکے
سی اور مہاجر وہ ہین کہ ترک کرین منا ہی خدا کو انتہے پس صاف اس سے
ثابت ہوا کہ فقط ترک وطن کرنا ہو للدنیا صدق مہاجر کی ایک کافی نہین ہے
اور جب ان معنون کی راہ سی جو آپکی مفسرین اور محدثین بیان کرتے ہین
صدق مہاجرین آپکی ثلاثہ پر مسلم نہوا تو سابق و لاحق ہرنانی المہاجرہ کب مسلم
ہوگا علاوہ اس سب کی آپکی مفسرین مین باہم خود اختلاف عظیم ہی کہ مصداق
سابقین اولین من المہاجرین کون لوگ ہین بعضون نی کہا ہی کہ وہ لوگ مراد
ہین جنھون نی قبلتین کیطرف نماز پڑہی اور ظاہر ہی کہ مراد نماز سی وہ نماز نہین کہ
جسکی حق مین یراؤن الناس ہی بعضون نی کہا ہی کہ اہل بدر مراد ہین اور بدیہی
ہی کہ اہل بدر مین قابل تعریف وہی ہین جو مصداق تریدون عرض الدنیا نہین
ہین بعضون نی کہا ہی کہ اہل حدیبیہ مراد ہین اور یہ بھی ظاہر ہی کہ اہل حدیبیہ مین سی
جنکو شک نبوت جناب رسول خدا مین واقع ہوا وہ قابل تعریف نہین ہین
بعضون نی کہا کہ ہجرت سابقہ اولی وہ ہی جو بنی ہاشم نی مکہ مین اپنی گھر سے
طرف شعب ابیطالب کے اور اہل تواریخ متفق ہین کہ اس ہجرت مین کفار بھی
بحیثیت جاہلیت شریک تھی اور مدح نہین ہوسکتی ہی مگر مومنین کی اور بعضون نی کہا
ہی کہ ہجرت سابقہ اولیہ وہ ہی جو طرف حبشہ کی بمعیت حضرت جعفر طیار واقع ہوئی
اور باتفاق اہل تواریخ آپکی سابق و لاحق اسمین نہ تھی پس ایسے آیہ مختلف فیہا کو
نص قطعی اور حسن و خوبی حضرات ثلاثہ کی سمجھنا بجز خوش فہمی مخاطب کی کس
چیز پر محمول ہوسکتا ہی قولہ پس شیعیان پاک کو صرف مقدمہ غور کرنا چاہئے

اقول شیعیان پاک اعتقاد کی نزدیک یہ امر نظری نہین ہی کہ حاجت غور و فکر رکھتا ہو بلکہ مثل آفتاب نصف النہار روشن و آشکار ہی کہ جن منافقون سے ہم عداوت رکھتی ہین اونکی سایہ کو بھی برای نام سر مو مداخلت اس آیہ مین نہین ہے حتی یلج الجمل فی سم الخیاط قولہ داخل ہین یا نہین اقول نہین نہین نہین اسلئی کہ جنت مقام مومنین ہی نہ جای منافقین فان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار قولہ اگر نہین ہین تو یہ خطاب خدا کا کسکی طرف ہے اقول کیا خوب سوای ثلاثہ کی کوئی دنیا مین قابل خطاب نہ تہا اس پوچھنی سی آپکے یہی ثابت ہوتا ہی کہ آپکی پندار باطل مین انحصار مہاجرین فقط حضرات ثلاثہ ہی مین ہو گیا ہی سوای انکے اور کوئی مہاجر نہ تہا نہ علی بن ابیطالب علیہ السلام نی جو حقیقۃً اول مہاجرین مین تھی ہجرت کی تہی نہ حضرت جعفر طیار نی ہجرت کی تہی نہ حضرت حمزہ نی ہجرت کی تہی نہ عبیدہ نی نہ اونکی اتباع نی مثل ابوذر و عمار یاسر وغیرہم یہ کوئی مہاجر نہ تھے اور اہل قبلتین نہ تہی اور اہل بدر نہ تہی بلکہ جو کچھ تہی فقط ثلثہ ہی تہی لقد حق القول حب الشیء یعمی و یصم وانہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور قولہ اونسے تم ناراض ہوا اقول جنسے خدا نی اپنی رضامندی ظاہر کی ہم اونسی ناراض نہین ہین بلکہ ناراض فقط اونہین لوگون سی ہین جنکو خدا نی اعدہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لہم عذابا مہینا کہا ہی مقام اسکا ہی کہ ہم بھی مثل تمہاری پوچھین کہ کن سوفیونکی حق مین خدا نی یہ فرمایا ہی ثلثہ سی بڑھکر کسنے پیغمبر کو اور اہلبیت پیغمبر کو اذیت دی تہی سب جسکے حق مین یہ آیہ نازل ہوا قولہ اس آیت پر

بھی کوئی ایمان نہ لائی **اقول** اس آیت پر بخوبی ہم ایمان لائی ہین مگر یہ تو کل
ایمان پر مثل آپکی نہین ایمان لائی ہین امنا باللہ وکفرنا بالجبت والطاغوت **قولہ** یہ شبہ کرنی اقول شبہ
کیسا یہ امر تو یقینی ہی کہ ثلاثہ کی نام آیت مین نہین ہین اہل بصیرت تو ہرگز
نہ کہینگی کہ ثلثہ کی نام آیت مین ہین آپکو شاید ٹٹولنی سی ملجاتی ہون لیکن
حقیقت یہ ہی کہ آپکو بھی باوجود ٹٹولنی کی نملی ورنہ آیت قطعے چھوڑکر روایت
مزخرف کیطرف کیون دوڑتے کہ تصدیق اوسکی آجتک کسی شیعہ نی نہین کی
اور نہ خود تمسے تصدیق کرنا اوسکا عبارت شیعہ سی ثابت ہوسکا **قولہ** مستلزم
انکار آیت نہین **اقول** حقیقت مین یہی ہی کہ مستلزم انکار آیت نہین ہی غایۃ الامر
یہ ہی کہ مستلزم انکار ایک روایت بی سروپا کا ہوگا پھر معلوم نہین کہ کس پھوٹی موہنہ
سی نکلا کہ کوئی آیت پر ایمان نہ لاوی حقیقت مین تم ایمان آیت کا نہین لائی
کہ جنکی حق مین آیت تھی اونکا ذکر ہی نہین کیا منافقین پر اوسکو محمول کرلیا **قولہ**
صاحب الفصول نی امام باقرؑ سی روایت کی ہی **اقول** ہم نہ فصول کو جانین نہ
صاحب الفصول کو جانین کہ کون صاحب ہین آیا کوئی شخص معقول ہین یا کوئی
بولفضول ہین کتاب غیر مشہور کی توثیق کلام علماء سی لازم تھی تاشل محجاج الیسالکین
کہ ساختہ شاہ عبدالعزیز دہلوی ہی نہوتی اور بعد اسکی ضرور تھا اسکا ثابت کرنا
کہ صاحب کتاب مصدق روایت ہی کیون نہین جائز ہی کہ اس روایت کو اہلسنت
سی نقل کیا ہو اور مصدق اوسکا نہو آپکا حال یہ ہی کہ صاحب مجمع البیان کہ ناقل
اقوال مختلفہ مفسرین اہل سنت ہوتی ہین آپ اونکو قایل اور مصدق جتی ہین پھر
ایسی اولٹی سمجھ والونکا کیا اعتبار ہی پس جب آپ اولاً ثبوت اعتبار کتاب دینگی اور

ثانیاً ثبوت تصدیق صاحب کتاب بھی دیگی تو ہم جواب اونکا یون دین گے
کہ چونکہ مخالف سیکڑون احادیث اور آیات کی ہی جو مذمت ثلاثہ پر دلالت کرتی ہین
اور مخالف مجمع علیہ امامیہ کی اور موافق مذہب عامہ کی ہی ضروری کہ محمول
بر تقیہ ہوی خصوصاً بنظر اسکی کہ لفظ خاصہ اولالت کرتی ہی اوپر اسکی کہ وہ جماعت
جملہ شیعیان مین سی نہ تھی اسلئی کہ شیعونکو درباب ثلثہ خوض اور غور کی کیا حاجت
ہی حضرات ثلثہ کا بھی بہرہ ہونا دین و ایمان سی تو اونکی اجماعیات و اتفاقیات
اور ضروریات مذہب سی ہی ایسے امر مذہبی مین اونکو احتیاج خوض و غور کیا
ہی بلکہ اگر بنظر تامل دیکھیے تو آخر حدیث بی سر و پا بھی اسی پر دلالت کرتا ہی
اسلئی کہ نہ مصداق ہونا آیہ ربنا اغفر لنا ولاخواننا کا مخصوص انہین لوگونکی
واسطی ہی جو ثلاثہ کو اخوان مومنین مین سی سمجھتے ہین اور پھر اونکی معائب بھی
بیان کرتی ہین جیسے حدیث قرطاس اور حدیث فدک اور حدیث شک فی
النبوۃ در حدیبیہ اور امثال اسکی کہ صاف صاف دلالت اوپر کفر و نفاق خصوصاً
ثلاثہ کی کرتی ہین لیکن وہ فرقہ جو اونکو اخوان مومنین سی نہین سمجھتا بلکہ اخوان
الشیاطین جانتا ہی وہ ہرگز غیر مصداق آیہ ربنا اغفر لنا ولاخواننا کا نہین ہو سکتا ہے
اسواسطی کہ وہ اپنی اخوان مومنین کی حق مین استغفار دعا کرتی ہین کو اخوان الشیاطین
کیواسطی نکرین بلکہ بد دعا کرین کہ خداوندا اونکو اپنے رحمت واسعہ سی دور رکھہ
یہی معنی ہین تبرّی کی جسکو اہل سنت سب و شتم تعبیر کرتی ہین مخفی نرہے
کہ اگر مراد مخاطب کی کتاب الفصول سی فصول مہمہ ہی تو وہ کتاب اہلسنت کی
مذہب کی ہی اور ابن صباغ مالکی کی ہے شیعون سے اوس سے کچھ

واسطہ نہین اور بطرف سی اہلسنت فی اپنی صحاح اسناد مین سیکڑون ہزارون افترات
جناب رسول خدا پر کئی ہین اگر ایک افترا امام محمد باقر علیہ السلام پر بھی ہو تو جاے
تعجب نہین ہی قولہ تم اپنی آپکو امامیہ کہتی ہو اقول فقط ہم اپنی آپ اور تمہارے
مان امامیہ نہین کہتے بلکہ تم بھی ہمکو امامیہ کہتی ہو اور اپنی آپکو اہلسنت معاویہ
کہتی ہو قولہ اور ائمہ کی اقوال کو کم از آیات اقول بلکہ بیش از آیات الٰہی
کہ یہ مصحف اطہر مصحف صامت کی مفسر ہین اور وہ جو فرماتی ہین بیشک وشبہ
مراد خدا کلام خدا سی وہی ہی ولن یفترقا حتی یردا علی الحوض قولہ مگر
نہین معلوم کہ ان اقوال کو اقول اگر نہین معلوم تو ہم تمکو بتلا دیتی ہین وجہ اسکی
یہ ہی کہ ایسے اقوال مثل ابوال کو کلام ائمہ نہین سمجھتے بلکہ یہ سمجھتی ہین کہ جیسا
سنیون نی جناب رسول خدا پر بلکہ خدا پر افترآت کئی ہین ویسا ہی ائمہ پر بھی
افترآت کئی ہین قولہ جھوٹا جانتی ہو اقول ہرگز ائمہ کو جھوٹا نہین جانتے
بلکہ جھوٹا جاننی والی پر تین حرف کہتی ہین آری حضرات اہلسنت کو سلفاً عن
خلف جھوٹا جانتی ہین کہ تابع کاذبین غادرین خائنین آثمین کی ہین علی ما فی
صحیح المسلم قولہ اس حدیث سی امام محمد باقر علیہ السلام کی ثابت ہوا اقول کلام
اس حدیث مین سند بھی ہی اور متن بھی ہی اور دلالۃ بھی ہی ایسے حدیث
قابل حجت نہین ہو سکتی خصوصاً اوسوقت مین کہ قائل اوسکا کوئی سنی ہو قولہ
پس سوای تقیہ کی اور تو کوئی دوسرا جواب ہو ہی نہین سکتا اقول جب آپکو
معلوم تھا کہ جواب بہ تقیہ ہو سکتا ہی تو پھر یہ بات کسطرف کی منہ سی نکلی تھی
کہ نہین معاویہ ان اقوال کو جو صحابہ کی فضائل مین ہین کیون نہین مانتی تھی

قولہ کہانتک تقیہ کا عذر کیا کرینگے اقول جہانتک کہ صحیح بخاری سی آپ
التقیۃ الی یوم القیامۃ کو نکال کر نہ جلا دینگے قولہ تقیہ کو ڈہال بنای رہینگے
اقول یہ ڈہال خدا نی الا ان تتقوا منہم تقاۃً او تقیۃً سی بنائی ہی
اور شیعونکی ہاتہ مین یہ ڈہال اور شمشیر تیز الی یوم القیامۃ دی ہی اسی سبب
سی ہمیشہ شیعونکی وار چل جاتی ہین اور مخالفین کی اعلی سی اسفل تک پہنچ جاتی
ہین قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام حضرات شیعہ بعض مرتبہ
یہ شبہ بیان کرتی ہین کہ اللہ جلشانہ نی اون مہاجرین اور انصار کے
تعریف کی ہی جنھون نے خاص خدا کی لئی ہجرت اور نصرت کی تھی نہ کہ انکی
جنھون نی دنیا کی طمع سے ہجرت اور نصرت کی تھی اس شبہ کو ہم تین طرح
سی رد کرتی ہین اول یہ کہ جب مہاجرین نی ہجرت کی اور انصار نی نصرت
کی اوسوقت دنیا اور دولت کہان تھی جسکی طمع ہوئی ہو جب مہاجرین نی مکہ
سی ہجرت کی تب کیا مدینہ مین کسے خزانہ کی نکلنی کی خبر اونکو ملی تھی جسکی لوٹنی
کی طمع کی ہون یا جب انصار نی مہاجرین کی خاطر کی اور اونکو اپنی گہر ٹہرایا تو
کیا مہاجرین کچہ بہت سامان اپنی ہمراہ لیکر گئی تھے جسکی چہین لینی اور لوٹ
لینی کی نیت سی اونھون نی اونکے مدد کی ہو اگر مہاجرین نی خدا کے
لئی ہجرت اور انصار نی اللہ کیواسطی نصرت نہین کی تو پہر اونکی ہجرت اور
نصرت کا کیا سبب تہا دوسری اگر تمام مہاجرین اور انصار نی ہجرت اور نصرت
دنیا کی طمع پر کی تھی تو پہر مہاجرین اور انصار کی تعریف کرنا معاذ اللہ
ضمنا لوگون کو مہمل ہوا جاتا ہی اسلئے کہ جب کسی نی خدا کی لئی ہجرت اور نصرت

نہین کی تو خدا اسکی شان مین والسابقون الاولون من المهاجرین والانصار
فرماتا ہی اور جب سب کی سب منافق تہی تو انکی نسبت لقد رضی الله
عنهم ورضوا عنه ارشاد کرتا ہی اور اگر بعضونکی ہجرت اور نصرت خدا
کی لئی اور بعضونکی دنیا کی لئی تہی اونکا نشان دیجئی کہ وی کتنی صاحب
تہی جنہون نی خدا کی لئی ہجرت اور نصرت کی جب نام لینا اور نشان دینا
شروع کروگی تو سوای تین چار کی اور کوئی نہ نکلیگا اور تین چار کی ہجرت اور
نصرت کی ثبوت سی کچہ فائدہ حاصل نہوگا تیسری اللہ جلشانہ نی خود اپنے
کتاب پاک مین اس شبہہ کو دور کردیا ہی اور اپنی مہاجرین اور انصار کیطرف سے
جواب دیدیا چنانچہ ورود آیتونمین اللہ جلشانہ نی اس امر کو تصدیق کردیا کہ مہاجرین
اور انصار نی جو کچہ کیا وہ میری واسطی کیا ہی چنانچہ ہم دو آیتونکو ایک مہاجرین کی
نسبت دوسری انصار کی نسبت بیان کرتی ہین پہلی آیت اللہ جلشانہ مہاجرین کی
نسبت فرماتا ہی الذین اخرجوا من دیارهم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا الله
کہ جو لوگ نکالی گئے اپنی گہرون سی اونسے کوئی قصور نہین ہوا تہا سوای اسکی
کہ وہ اللہ کو اپنا پروردگار کہتی تہی اور کفر کو چہوڑکر مسلمان ہوگئی تہی پس اس آیت سی
صاف معلوم ہوتا ہی کہ مہاجرین کی ہجرت کا باعث سوای اسکی دوسرا نہ تہا کہ
کفار اونکی اسلام لانیسے خفا ہوگئی تہی اور اونکی خدا کو رب کہنی سی ناراض ہوگئی
تہی کہ ایسے قصور مین اونہون نی ایذا دینی شروع کی اور بمجبوری اونکو گہر بار چہوڑنا
پڑا اب اس نیت کو بہی منکر حضرات شیعہ کہین کہ مہاجرین نی بطمع دنیا ہجرت کی
تہی تو اونکو زیبا ہی ہماری تو سونسی ایسے بات نکل ہی نہین سکتی دوسرے

Presented by Ziaraat.Com

آیت اللہ جلشانہ انصار کی شان مین فرماتی ہی والذین تبوؤا الدار
والایمان من قبلهم یحبون من هاجر الیهم ولا یجدون فی صدورهم
حاجة مما اوتوا ویؤثرون علی انفسهم ولو کان بهم خصاصة ومن
یوق شح نفسه فاولئک هم المفلحون کہ جو لوگ مہاجرین سی پہلے مدینہ مین رہتی
ہین وہ چاہتے ہین اون لوگونکو جو ہجرت کرکی آوین اونکی پاس اور جو کچھ
مہاجرین کو دیا جاتا ہی اوسکا کچھ خیال نہین کرتے اور اوس سی رنجیدہ نہین
ہوتی اگرچہ وی خود بھی محتاج ہین اور اپنی جانون سی زیادہ مہاجرین کو چاہتے
ہین اور کچھ بھی حرص وطمع نہین رکھتے اور جو ایسے ہین وہ فلاح پاوینگی پس
دیکھنا چاہئی کہ خدا انصار کی نصرت کی کیسے تعریف کرتا ہی اور اس امر کے
کہ اونکی نصرت صرف واسطی خدا کی ہی کیسے تصدیق فرماتا ہی پس اب ہم حیران
ہین کہ جب اللہ جلشانہ مہاجرین کی ہجرت کو صرف اپنی واسطی فرماوے
اور انصار کی نصرت کو فقط اپنی لئی تصدیق کری اور پیشینونکی سونہ سے یہ
بات نکلی کہ اونکی ہجرت اور نصرت دنیا کیواسطی تھی ای یارو ذرا تو سوچو کہ تم خدا کی کلام
کی تصدیق کرتی ہو یا تکذیب اللہ کی حکم کو مانتی ہو یا اوس سی مقابلہ کرتی ہو خدا
تو فرماوی کہ مہاجرین اور انصار اچھی تم کہو کہ نہین وی بری سی بری وہ کہے
کہ مین اونسی راضی وی مجھ سی راضی ہم کہو کہ نہین بالکل غلط نہ خدا اونسی راضی
نہ وی خدا سی راضی اللہ فرماوے کہ اونہون نی ہجرت میری لئی کی اور نصرت
میری واسطی کے اور تم کہو کہ نہین وہ دنیا کی طمع سی نکلے حرص دولت
کی پیچھے پیغمبر کی نصرت دین شریک ہوی آخر تو ذرا غور کرو کہ کیا کہتے

اور کیا کرتی ہوا تی بہائیو ایک آیت ہو دو آیت ہون اوسکی تاویل ہو سکتی
ہی اوسکے معنی بن سکتی ہین جب سارا قرآن مجید مہاجرین اور انصار کے
ذکر سی بہرا ہوا ہی تو کہان کہان تاویل کروگے کس کس آیت کی تحریف
معنوی فرماؤگی ؎ تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہی حقیقت یہ ہے
کہ مذہب تو عبداللہ بن سبا کا اختیار کر لیا اگر اب کوئی بات بن نہین پڑتے
نہ قرآن مجید سی انکار ہو سکتا ہی نہ اوسکی تصدیق کیجاتی ہی ؎ عشق چہ
آسان نمود آہ چہ دشوار بود ہجر چہ دشوار بود یار چہ آسان گرفت ۔ یقول
المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام یہ جو آپ فرماتی ہین
کہ حضرات شیعہ بعض مرتبہ یہ شبہ کرتی ہین اس عبارت سی سمجھا جاتا ہی کہ مرتبہ دیگر
دوسری طرح سی کرتے ہین پہر اوسکی بیان کرنی مین کیون اپنی مونہہ چرایا حقیقت
یہ ہی کہ شیعہ نہ یہ کرتی ہین نہ وہ کرتی ہین بلکہ ہمیشہ یہی کہتی ہین کہ خدا
نی مومنین موقنین متقین مہاجرین اور انصار کی تعریف کی اور منافقین اور
فاسقین اور فاجرین کے اور مرتدین کی مذمت کی خواہ ظاہرین مہاجرین
مین سی ہون خواہ انصار سی خواہ طمع عزت و مال و منال دنیا ایمان لائے ہون اور
مصداق تریدون عرض الدنیا ہون خواہ بخوف جان ایمان لائی ہون ہجرت
کرنا اونکا بھی خواہ طمع دنیائے عاجل ہو خواہ مطمع دنیای اجل یعنی دنیای مرجو الحصول ہو خواہ
بخوف جان از دست کفار یعنی چونکہ ظاہرین طمع دنیای مرجو الحصول سے ادای
شہادتین کر چکی تھے تو البتہ قائم ہو سکتا تھا کہ کفار ان جرم کہ کیون کلمہ گو ہو گئے
الظاہر ہوئی مار ڈالنے اس ڈر سی کہ چھوڑ کر مدینہ کو کئی پس بی شبہ ایسے

لوگونکی ہجرت للہ فی اللہ نتھی اور ایسے ایمان والی رعیت مین مومن مسلم تھے
اور حقیقت مین ایسے ترک وطن کرنیوالی مہاجر تھی گو ظاہر مین اونکو مسلمان
اور مہاجر کہین مگر خدا انہین تعریف کرتا مگر مومنین اور مہاجرین سے تھے کی اور اسیطرح
اہل مدینہ مین جو طمع دنیای مرجو الحصول ایمان لائی اور لڑائیونمین طمع حصول مال
غنیمت بظاہر شریک رہی اور وقت پڑی پر مہاجرین قاریین کی ساتھ بھاگ
کھڑی ہوئی اور تقسیم غنائم کیوقت کہتی تھی رحم اللہ نبیہ یعنے قرشیا ویبوفا فقط
من دمائہم کما فرمایا آپ لوگ حقیقت مین انصار سچے نہ تھی اور خداوند تعالی
نی اونکی حق مین منہم من یلمزک فی الصدقات نازل کیا پس ایسی
مہاجر اور انصار کی خدا نی تعریف نہین کی بلکہ اونکی مذمت سی قرآن بھرا ہوا
ہی اور خدا نی ایسونکو ملقب بلقب مہاجر و انصار نہین کیا ہی بلکہ ایسی لوگونکو
بمنافقین تعبیر کیا اہلسنت زبردستی منافقین کو لقب مہاجر اور انصار دیتی ہین اور
کل آیات کو اونہین منافقین کی مدح و ثنا مین ٹھہرانی ہین اگر سبھی اچھی تھے
تو آیات مذمت کسکی شان مین ہین حسب مزعوم اہل اہلسنت شیعونکی نزدیک تو
سیلاد و چار قابل مدح بھی نکلتے ہین پس آیات مدح اونہین کی شان مین ہوسکتی
ہین لیکن بنا بر مذہب سنیان کہ صحابہ عدول ہین دونون بھی قابل مذمت
نہین نکلتے پھر خداوند تعالی نی جو ثلث قرآن مذمت منافقین سی بھر دیا ہی
اوسکا مصداق کون تھا اور اگر حاضرین صحبت سی نہ تھی وہ لوگ جنکی حق مین
یوذون اللہ و رسولہ و لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ فرمایا ہے
تو شام و روم اور فارس کی لوگ اپنی گھر بیٹھے بیٹھے رسول خدا کو ایذا دیتی ہین

دیتی تھی جنکی خدا مذمت کرتا ہی حقیقت یہی کہ سنیونکی قول پر جتنے آیاتِ
مذمت ہین سب نعوذ باللہ مہمل ہین اور اہلسنت ہرگز اون آیات کا ایمان نہین
لائی جسطرح تمنے کہا ہم بھی کہتے ہین کہ آیات مذمت کی کہان کہان تاویل
کروگی کس کس آیت کی تحریف معنوی کروگی ؎ تن ہمہ داغ داغ
شد پنبہ کجا کجا نہی حقیقت یہ ہی کہ ازابوبکر تا یزید توبیت کرکی خلیفہ بنالیا اگر اب
کوئی بات بن نہین پڑتی نہ قرآن مجید سی انکار ہوسکتا ہی نہ اوسکی تصدیق کیجاتی
ہی ؎ عشق چہ آسان نمود آو چہ دشوار بود ہجر چہ دشوار بود یار چہ آسان گرفت ؛
قولہ اوسوقت دنیا اور دولت کہان تھی اقول یہ وہی شبہ پارینہ ہے
جو دلیل اول مین آپنے ذکر کیا اور ہم جواب دیچکی اور بعد اسکی ایمان ابوبکر مین
بھی بیان کیجیے گا کہانتک اس خرقہ نجس کو دھوئیگا آب و تاب دیجیگا
گزارش ہوچکا کہ طمع دنیا کی لئی دولت دنیا کا موجود ہونا ضرور نہین ہے بلکہ
بسا ہی کہ بامید موہوم حصول دنیا لوگ کارہای عظیم پر مبادرت کرتی ہین چہ جای
اینکہ حصول دنیا بعد چند روز کی مظنون بقرائن حال و تصدیق مقال کاہنین فی
الاستقبال ہو قولہ کیا مدینہ مین کسے خزانہ کی نکلنی کی خبر اونکو ملی تھی اقول خزانہ
کی نکلنی کی خبر تو نہین ملی تھی مگر سلطنت مستمی بخلافت ملنی کی خبر کا ہونسی تھی
قولہ بہت سا مال ہمراہ لیکر گئی تھی اقول مسلم ہی کہ مال ہمراہ لیکر نہین گئے
تھی مگر انکی سبب طمع حصول مال کی زمانہ آیندہ مین تھی اگر یہ طمع نتھے تو کیونکر کہتی
تھی کہ لیجیے قربناً وسیونا تقطرس ۔ ثم قولہ تو پھر اونکی ہجرت اور نصرت کا کیا
سبب تھا اقول مومنین متقین کی ہجرت اور نصرت کا سبب رضای خدا تھے

اور منافقین کی ہجرت اور نصرت کا سبب طمع حصول دنیا زمانہ آئندہ مین تھے کام
قولہ اگر تمام مہاجرین اور انصار نی اقول اگر تمام مہاجرین اور انصار نی ہجرت اور
نصرت للہ کی تھی تو خدا کا مہاجرین اور انصار کی مذمت کرنا معاذ اللہ فضول اور
مہمل ہوا جاتا ہی اسلئے کہ جب کسینی دنیا کی لئی ہجرت اور نصرت نہین کی
تھی تو خدا اسکے شان مین تریدون عرض الدنیا فرماتا ہی اور کسکی شان مین یسرون
الیہم بالمودۃ فرماتا ہی اور کسکے شان مین فقد ضل سواء السبیل فرماتا ہی اور کسکے
شان مین من یتولہم فانہ واناک ہم الظلمون فرماتا اور جب سبکی سب صحابہ مومن تھی تو
کرنا لم یتب لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لہم عذابا مہینا ارشاد
کرتا ہی اور اگر بعضونکی ہجرت اور نصرت خدا کی لیئی اور بعضونکی دنیا کی لئی تھی اون کا
نشان دیجئے کہ وہ کتنے صاحب تھی جنہون نی دنیا کی لئی ہجرت اور نصرت
کی جب نام لینا شروع کروگی تو تین چار صاحب ہی تمکو ملینگے اسلئے کہ تمہاری
نزدیک صحابہ کل عدول ہین پس البتہ اقوال خدا سب مہمل اور فضول ہین معاذ اللہ
من ذلک قولہ اور تین چار کی ہجرت اور نصرت کی ثبوت سی کچھ فائدہ حاصل
نہوگا اقول بڑا فائدہ حاصل ہوگا کہ صداق محمد حسین خدا پیدا ہوجائیگا اور شیعون
کی زبان دراز جو بکذب وافترئی ہ مازہی بی تکلف قطع ہوجائیگی پھر نہ کہینگی
کہ خدا کا تعریف کرنا فضول اور مہمل ہوا جاتا ہی ہمنہین سنتے کہ غرض اس شخص
کی فائدہ حاصل نہونی سی کیا ہی اگر یہ غرض ہی کہ رسول خدا کو تین چار کی ذات
سی کچھ فائدہ نملیگا تو حقیقت یہ ہی کہ جنہون نی شد ہجرت کی اور دین کے مدد
نصرت کی اونہین کی ذات کو فائدہ دین و دنیا ہا جناب رسول خدا نظر بواقعہ انکی

محتاج نہ تہی اور اگر نظر بظاہر احتیاج فرض کیجاوی تو ایک سیف یداللہی واسطے
حمایت دین مبین کی کافی اور وافی تہی کہ جب سب بہگوڑی بہاگ کہڑی ہوتی
تہی تو دین خدا اونہین کی زور شمشیر سی قایم رہجاتا تہا پس وہی تنہا کافی تہے
چہ جای اینکہ اونکی ساتہہ دیگر مومنین وقتین ہی امثال حمزہ و عبیدہ اور جعفر طیار
اور دیگر اتباع اخلاص شعار بہی شریک ہوجاوین اس کذب وافتری کے بہی
کچہ انتہا ہی کہ سیکڑون شہدای بدر و احد و حنین و خیبر کو جنکی خاتمہ بالخیر ہونیکی شہادت
رسول خدا دیتی تہی اور اونکی مصداق قاتلو وقتلو ہونیمین کسینے آج تک
شک نہین کیا ہی ہماری حضرت مخاطب بکذب وافتری فرماتی ہین کہ شیعہ
بجز تین چار کی ان سب بزرگوارونکو مصداق مہاجرین و انصار ممدوح نہین
جانتی آری حضرت دیکہیئی اس جہوٹہہ پر آپکے سر پر آسمان نہ پہٹ پڑے
حامیان دین مبین کا تو کچہ ذکر ہی نہین فقط دو تین منافق کی حق مین سب آیتین
کلام اللہ کی محمول کیجاتی ہین کہ وہی منافق مصداق قاتلو وقتلو اب ہے تے
اور مصداق رضی اللہ عنہم بہی تہی اور وہی سابقون اور وہی اولون اور وہی
مہاجر اور انصار تہی جو کچہ تہی وہی ثلاثہ تہے باقی سب ہیچ ہے زہی عقل و
زہی دانش زہی ہوش قولہ مہاجرین اور انصار کیطرفسی جواب دی دیا
اقول پہر آپکی ثلاثہ کو کیا ملا سب ایمان ہی اونکا بطمع دنیا تہا تو اونکی مہاجرت
اور نصرت بہی بی شبہ بطمع دنیا تہی اور ایسے لوگونکو نہ ہم مومنین مین سمجہتی ہین نہ
مہاجرین اور انصار مین بلکہ ہم اور ہمارا خدا بہی ایسے لوگونکو منافق کہتا ہے
قولہ مہاجرین اور انصار نی جو کچہ کیا میری ہی واسطے کیا اقول محض غلط

اور اقربی علی اشہی کسے آیت کا قرآن مین یہ مضمون نہین ہی کہ کل مہاجرین
اور انصار نی جو کچہ کیا وہ میری ہی رضا علی گیا اور کیونکر عقل قبول کرے کہ افعال
منافقین مرضی خدا ہون اور اگر بفرض محال ہم تسلیم ہی کرلین کہ کسے آیت کا یہ مضمون
ہو تو مراد مہاجرین اور انصار سے حقیقی ہین نہ وہ منافقین کہ جنکو اہلسنت نی مہاجر اور
انصار نام رکہہ لیا ہی قولہ مہاجرین کی نسبت فرماتا ہی کہ الذین اخرجوا الخ اقول یہ آیہ
شان مین مومنین مقاتلین کی ہی چنانچہ ابتدای آیہ وانی ہدایہ یون ہی اذن للذین
یقاتلون بانہم ظلموا وان اللہ علی نصرہم لقدیر الذین اخرجوا من دیارہم
بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ ـــــ یعنی اجازت قتال دیگئے
مقاتلین کو بسبب اسکی کہ وہی مقاتلین مظلوم ہین اور بتحقیق کہ خدا اونکی منصور
کرنی پر قادر اور توانا ہی اور وہ مقاتلین جنکو اذن جہاد ملا وہ لوگ ہین کہ نکالی گئی
اپنی گہرون سے بناحق فقط اس بات پر کہ ربنا اللہ کہتی تہی قال البیضاوی
وہی اول آیۃ نزلت فی القتال بعد ما نہی عنہ یعنی یہ اول آیت ہی جو اجازت قتال
مشرکین مین نازل ہوئی بعد اسکی کہ ابتدای امر مین اوس سی نہی کیگئی تہے
انتہے آپس اس آیۂ شریفہ مین جناب باری بیان فرماتا ہی کہ مومنین مقاتلین
فی سبیل اللہ کو اب ہی اجازت قتل و قتال مشرکین دی بسبب اسکی کہ اون پر
مشرکین نی بہت ظلم کیا اور اونکو جلای وطن کر دیا فقط اتنی ہی بات پر کہ وہ ربنا
اللہ کہتی تہی یعنے ایمان بخدا لائی اور لا الہ الا اللہ کہا حاصل آیۂ شریفہ یہ ہے
کہ جدال و قتال فی نفسہ امر مرغوب نہ تہا مگر ہمنے اوسکی اجازت اسلئی دی
کہ خود کفار نی ظلم و جور مسلمانونپر ابتدا شروع کیا یہانتک کہ اونکا گہر بار چہین لیا اور آوارہ

Presented by Ziaraat.Com

وطن کردیا تب سزا مین اون ظلمون کی سہنے بہی مسلمانونکو اجازت دی کہ تم
بہی کافرونکو مارو اور اونکا مال و اسباب چہین لو جیسے وہنون نی تمہارا چہین لیا ہے
پس عوض قبیح قبیح نہین ہی بلکہ حسن ہی اور جب حاصل آیۂ شریفہ معلوم ہوا تو
جاننا چاہیئے کہ یہان ذکر دو قسم کی ظلم کا ہی ایک تو وہ جو کفار نی مسلمین کے
ساتہ کیا یعنے ظلم کیا اور گہرون سی نکال دیا دوسری ظلم مسلمانون کا کہ اونہون
نی ربنا اللہ کہا تہا یعنے مسلمان ہوئی تہی اعم اس سی کہ بصدق دل ربنا اللہ کہا
ہو جیسے کہ مومنین موقنین یا بطمع دنیا ربنا اللہ کہا ہو جیسے کہ منافقین پس نبی
جو فرمایا کہ دو آیتون مین اللہ جل شانہ نی اس امر کو تصدیق کر دیا کہ مہاجرین او
انصار نی جو کچہ کیا وہ میری واسطی کیا ہے اس آیت سی تو ایک کام کا کرنا بہی
خدا کیواسطی نہ نکلا چہ جای اینکہ جو کچہ کیا وہ میری واسطی کیا الغرض ظلم کرنا اور گہر
سی باہر نکال دینا کار مشرکین تہا نہ کار مہاجرین اور ایمان لانا کار مہاجرین تہا مگر
بصدق دل کل کا ایمان لانا یا بعض کا بصدق دل اور بعض کا بطمع دنیا اس
آیۂ شریفہ کو اس پر ہرگز دلالت نہین ہی آری جسطرح گہر سی نکالنا کار مشرکین تہا
اسیطرح کہہ سکتی ہین کہ گہر سی نکلنا کار مہاجرین تہا لیکن آیت مین تو گہر سی نکالنی کا ذکر
ہی نہین ہی بلکہ کفار کی نکالنی کا ذکر ہی باقی رہا نکلنا فی نفسہ کیسا امر تہا گو اس آیت
سے اوس سی کچہ واسطہ نہین پس مومنین موقنین تو مہاجراً الی اللہ والرسول
نکلی تہی اور منافقین دنیا طلب مہاجراً الی الدنیا نکلی تہی پس اس آیۂ کریمہ شان
مقاتلین مین سے ہے مطلب مخاطب سی کہ یہ واسطہ نہ ٹہرا بلکہ آپکی ملاشتو کے
مقاتلین مین سے تہی جو مصداق آیہ مین کسیطرح داخل ہو سکین آپ ہی غور کیجئی کہ کس

لڑائی مین تمہاری حضرات مقاتلین مین سی تھے کہان قتل کیا کس کافر کو مارا
ہمنے تو اونکا بجز فرار کی قرار بہی کسی معرکہ مین نہین سنا فضلاً عن القتال **قولہ** کفار
اونکی اسلام لانیسے خفا ہوگئے **اقول** سچ ہی کہ مومنین کی بہی ایمان حقیقی لانیسی
خفا ہوگئی تہی اور منافقین کی بہی ایمان ظاہری لانیسے خفا ہوگئی تہی اور دونوکو گہرون
سی نکالدیا تہا لیکن مومنین حقیقی کی تو خون کی پیاسے رہتی تہی اور منافقین سی اونکی
عداوت نتہی مگر جب بہی اشتال ابن ربیعہ سو پچاس جوتی ہی لگا کی چہوڑدیتی تہی اور یہ امر بہی
بہ نسبت انہین منافقین کی تہا جو کفار سی چندان میل ملت نرکتے تہی لیکن وہ لوگ جو کفار سی
زیادہ لگی لپٹی رکہتے تہی اونسی اغماض بہی کرجاتی تہی چنانچہ حضرت عثمان جب وقت صلح حدیبیہ کفار
کی پاس بہیجے گئی تو اونکو کفار نی کچہ بہی اذیت نہین دی اور اونکو اطمینان تمام
تہا کفار کیطرف سی پس ایسے لوگونکو البتہ کفار نی نہ نکالا ہوگا لیکن ایسی لوگ
فقط بطمع دنیا خود نکل گئی ہونگے قرین قیاس تو یہی بات ہی آگی مخاطب کو اپنی
سمجہ کا اختیار ہی **قولہ** اونکو زیبا ہی **اقول** اور تمکو یہ زیبا ہی کہ کہو کہ منافقین نی
بہی خاص واسطے خوشی خدا ہی کی ہجرت کی تہی اسلئے کہ ظاہر مین وہ بہی تو
ربنا اللہ کہتے تہے ادا کرتم یہ نہ کہوگی تو اپنے ثلاثہ کو کیونکر داخل مہاجرین
کروگے اور شیعہ ایسی مہاجرین کی شان مین اگر بطمع دنیا ہجرت کرنا کہین تو
کون بڑی بات ہی وہ تو ایسے ایسے باتین اونکی حق مین کہتے ہین کہ اہلسنت
کا جگر جسکے سنی ہی جل بہنکر کباب ہوجاتا ہے قل موتوا بغیظکم **قولہ** ہماری تو مونہہ
سی ایسے بات نکل ہی نہین سکتے **اقول** سچ ہی کیونکر ایسے بات نکلی کہ
جس سے حضرات ثلثہ کو ضرر پہنچے مگر جو کچہ شیعونکی مونہہ سی خدا نکلواتا ہی اونکے

لئی کافی ہے آپکی مونہہ سی نکالنے کی کیا ضرورت ہی قولہ دوسری آیت
اللہ جل شانہ انصار کی شانمین فرماتا ہے والذین تبوؤا الدار اقول
یہ آیۃ وافی ہدایہ ذکر تقسیم فی ئین ہے چنانچہ پیشتر اس سی جناب باری فرماتا
ہی للفقراء المهاجرين الذين اخرجوا من ديارهم الى ان قال والذين
تبوؤا الدار والايمان من قبلهم یعنی مال فی واسطی فقراء مہاجرین
کی ہی جو اپنی گہرونسے نکالی گئی اور واسطی اون لوگونکے ہی جنہون نی جگہ لی
ہی دار ہجرت مین اور دار ایمان مین یا خالص کیا ہی ایمان کو قبل ہجرت
مہاجرین کی علے اختلاف التفسیر قال البیضاوی تحت قولہ والذین
تبوؤا الدار عطف علی المهاجرين والمراد بهم الانصار الذين ظهر صدقهم یعنے
والذین عطف ہی اوپر مہاجرین کی اور مراد ساتہہ اسکے وہ انصار ہین کہ جنکا
صدق ایمان ظاہر ہوگیا ہی انتہی اور کہا ہی بعض مفسرین نے کہ مراد وہی
انصار ہین جو قبل از ہجرت مہاجرین ایمان لای تہے اور کہا بعض آخرنی کہ مراد
اصحاب بیعت عقبہ ہین کہ وہ ستر آدمی تہے انصار مین سی کہ عقبہ منی مین جہان رمی
جمرہ حج مین کیا جاتا ہی اونہون نی بیعت رسول خدا کی تہی اوپر حرب کل ابیض
اور احمر کی اور وہی لوگ دوست رکہتی تہی اونکو جو اونکی طرف ہجرت کرتی تہے
الغرض قول بیضاوی سی خصوصیت اس آیہ کی ساتہہ فقراء انصار کی او ساتہہ مخلصین
فی الایمان کے کہ جنکا صدق ایمان ظاہر ہوا تہا معلوم ہوتی ہی اور قول دیگر
مفسرین سی خصوصیت اون انصار کی جو قبل ہجرت مہاجرین ایمان لائی تہے یا
خصوصیت ساتہہ اہل بیعت عقبہ کی معلوم ہوتی ہے پس مخاطب بوش وہم کا زمانا

کہ اس آیت سی یہ سمجھا جاتا ہی کہ کل انصار نی جو کچھ کیا وہ خدا کیواسطی کیا یہ کہان سی
سمجھا گیا اب ہم اہلسنت کی مفسرین کی قول کو دیکھین کہ وہ باعلای ندا پکارتے
ہین کہ انصار مخصوص مراد ہین یا قول حضرت مخاطب کو دیکھین اور مفسرین کو جھوٹا
سمجھین اور اگر پاس خاطر مخاطب ہم یہی کرین تب بھی جب ہم غور کرتی ہین تو حضرات
ثلاثہ مخاطب کو کچھ فائدہ نملیگا بلکہ اونکی حق مین بیعت ابوبکر سے نکرنا بعض انصار
کا مثل قیس بن سعد و سعد عبادہ وغیرہ کا ضرر پہنچائیگا خصوصًا حضرت خلیفہ ثانی کو
کہ جب نہ بیعت کرنے سعد عبادہ سی ناخوش ہوی تو فرماتے تھی اقتلوا سعدًا
قتلہ اللہ فانہ صاحب فتنۃ و شر جیسا کہ نہایہ ابن اثیر مین کہ بڑی معتمد کتاب اہلسنت
کی ہی موجود ہی اور خود صاحب نہایہ نی اور دیگر اہل لغت نی تصریح کی ہے کہ
قتلہ اللہ بمعنے لعنہ اللہ ہی پس آیہ رئیس انصار کو جسکی حق مین خدا نی بقول مخاطب
فرمایا ہی کہ جو کام اوسنے ہوا وہ فقط میری ہی واسطے ہوا تو بیعت بکری نکرنا اس
بیچارے کا فقط خدا ہی کیواسطی تھا ایسے کار نمایان خداوندی پر اسقدر ناخوش
ہونا کہ حکم اوسکے قتل کا دینا اور اوسکو لعنت کرنا اور ایسے نیکوکار کو صاحب شر و
فساد کہنا کار دیندار نہین ہے **قولہ** خدا انصار کی نصرت کی کیسے تعریف کرتا
ہی **اقول** اگر مراد انصار سی انصار حقیقی ہین تو مسلم ہی اور اگر مراد اعم انصار حقیقی اور انصار ظاہر
سی ہی کہ جسمین منافقین بھی داخل ہین جیسا کہ جناب باری فرماتا ہی ومن اہل المدینۃ
مردوا علی النفاق لا تعلمہم تو ہرگز مسلم نہین ہے کہ خدا نی کہین اونکی تعریف
کی ہو **قولہ** پھر شیعونکی مونہہ سے یہ بات نکلی کہ اونکی ہجرت اور نصرت دنیا
کیواسطی تھی **اقول** شیعونکی مونہہ سی البتہ یہ بات نکلتی ہی لیکن معاذ اللہ

خدا

کہ بنسبت مہاجرین اور انصار حقیقی کی یہ بات نکلی بلکہ منافقین کی نسبت نکلتی
ہی آپ کیون شیعونپر افترا کرتی ہین آپنے نہین سنا ہی کہ بہت جہوٹ بولنے
سی سونہہ سی بو آتی ہے **قولہ** خدا کی کلام کی تصدیق کرتے ہو **اقول** خدا
کی کلام کی تصدیق کرتے ہین مگر تمہاری کلام کی تکذیب کرتے ہین اور تم کو
مفتری علی اللہ جانتی ہین **قولہ** یا اوس سی مقابلہ کرتے ہو **اقول** اوس سی
تو نہین مقابلہ کرتی مگر اونکی طرف سے تمسی مقابلہ کرنیکو موجود ہین کہ کیون خدا پر تہمت
کرتے ہو **قولہ** خدا تو کہی کہ مہاجرین اور انصار اچہی **اقول** ہم بہی کہتے ہین کہ
جو حقیقت مین مہاجرین اور انصار ہین وہ سب اچہی اور منافقین سب بری **قولہ**
وہ کہی کہ مین اونسے راضی **اقول** ہم بہی کہتے ہین کہ ہم بہی اونسی راضی
اور ہمارا خدا بہی راضی لیکن منافقین سے رضامندی بالکل غلط نہ خدا اونسی
راضی نہ وہ خدا سے راضی لہذا ہم بہی اونسے نہایت ناراض ہین اور جو اونکی حق مین کہتے
ہین آپ خوب جانتی ہین **قولہ** اللہ فرماوی اونہون نی ہجرت میری لئی کے
اقول جنکی حق مین اللہ فرماتا ہی اونکو ہم بہی دوست جانتے ہین لیکن تم جنکو
کہتی ہو وہ دنیا ہی کے طمع مین نکلے حرص غنیمت کی پیچہے پیغمبر کی نصرت
مین شریک ہوئی اسی باعث سی جب کہین جان پر بنی تو دم دبا کی بہاگ
کہڑی ہوئی اور جن لوگونکے نصرت نہ تہی اونہون نی یا مارا یا مر گئے جان
بچا کی بہاگنا تو وہ جانتے ہی نتہی اور انہین بہاگنی والونکی حق مین نازل ہوتا تھا
فقد باء بغضب من اللہ وماواہ جہنم وبئس المصیر مگر لاسنت خدا سے
مقابلہ کرتے ہین کہ وہ تو ماواہ جہنم فرماتا ہی یہ کہتے ہین کہ نہین وہ جنتی ہین آخر

Presented by Ziaraat.Com

ذرا تو غور کرو کہ کیا کہتے ہو اور کیا کرتی ہو قال المخاطب تمتمام ہدا اللہ
سبل السلام چوتھی آیت لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک
تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبھم فانزل السکینۃ علیھم واثابھم فتحا قریبا
ومغانم کثیرۃ یاخذونھا وکان اللہ عزیزا حکیما وعدکم اللہ
مغانم کثیرۃ تاخذونھا فعجل لکم ھذہ وکف ایدی
الناس عنکم ولتکون اٰیۃ للمؤمنین ویھدیکم صراطا مستقیما واخری لم
تقدروا علیھا وقد احاط اللہ بھا وکان اللہ علی کل شیء قدیرا سبب نزول آیت کا
یہ ہی کہ حضرت صلعم نی ارادہ کیا کہ عمرہ ادا کرین پس اعراب اور بادیہ نشینونکی ہمراہی کی
لئی اس سفر مین دعوت فرمائی اسلئی کہ اندیشہ تہا کہ کفار مکہ مین لڑائی کرین اور اندر
مکہ کی نہ جانی دین لیکن اکثر اعراب نی حضرت کی دعوت کو نہ سنا اور اس سفر
مین آپکے ہمراہ نہوئی مگر وہی خالص مخلص کہ جو سراپا ایمان سی بہری ہوئے
تہی حضوری مین چلے جبکہ مکہ کی نزدیک پہنچی قریش مانع ہوی تب حضرت
نی حراش کو اہل مکہ کی پاس بہیجا مگر لوگ اونکی قتل کے درپی ہوئے
وہ لوٹ آیا تب حضرت نی حضرت عثمان کو بہیجا کہ اہل مکہ نی حضرت عثمان کو
قید کر لیا اور اونکی قتل کی خبر مشہور ہوئی تب حضرت نی اپنے یارونکو جو آپکی
تہی جمع کیا جنکے تعداد باختلاف روایات چار سو سی لیکر دو ہزار تین سو تک
تہے اور حضرت نی ایک درخت کی نیچے بیٹہکر ان سب سی بیعت لی کہ
قریش سے لڑین اور کسیطرح پر پیٹہ نہ پہیرین چنانچہ اون سب نی خوشی سی بیعت کی
۱۰ سوای قیس ابن قیس منافق کی کسیتخلف اس بیعت سی نہین کیا

چونکہ اس سفر مین منافقونکا نفاق اور مخلصونکا اخلاص ظاہر ہوا اور بیعت مین صحابہ
کی مضبوطی اور ایمان کا حال کہل گیا اسلئے اس بیعت کا نام بیعت الرضوان ہوا
اور اونہین بیعت کرنیوالونکی شان مین خدا نی فرمایا کہ لقد رضی اللہ عن المؤمنین
اذ یبایعونک تحت الشجرۃ کہ خدا راضی ہوا اون ایمان والونسی
کہ جنہون نی درخت کی نیچے تجھسے بیعت کی فعلم ما فی قلوبہم اور اونکی دلون
کا اخلاص اس سی ظاہر ہو گیا اگر وہ منافق ہوتی تو اس سفر مین ساتھہ نہ آتے
اور کبھی ایسے وقت پر بیعت نکرتی فانزل السکینۃ علیہم اور اونکی دلون کو
طمانیت اور تسکین دیدی تاکہ بی خوف و خطر لڑائی پر مستعد ہوئی اور مرنی اور مارنے
پر تیری ہاتھہ پر بیعت کی واثابہم فتحا قریبا اور اونکی تنگدستی کے دور کرنیکی لئے
بہت ہی جلد بہت سی غنیمتین دین اور آئندہ بڑی بڑی فتوحات اور غنائم
کا مثل روم اور پارس کی وعدہ کیا پس ان آیتون سی اون سب اصحاب کے
جنہون نی حضرت کی ساتھہ درخت کی نیچے بیعت کی بزرگی ثابت ہوتی ہی
اور اونکا اخلاص اور ایمان مین کامل ہونا ظاہر ہوتا ہی کوئی لفظ کوئی حرف خدا
نی ان آیتونمین ایسا ذکر نکیا جس سے کوئی موقع کوئی محل انکار کا ہو بلکہ اپنی
رضامندی کا اظہار اس طور سی کیا کہ جسکا کبھی زوال نہوا اور فتوحات کا وعدہ
کیا جنکا ظہور اونہین صحابہ کی ہاتھہ سی ہوا اب ہم شیعیان علی سی پوچھتے ہین کہ وہ
اول یہ فرماوین کہ یہ آیت قرآن مجید کی ہی یا نہین اگر ہے تو یہ انہین لوگون کی
شان مین ہی جنہون نے پیغمبر خدا کی بیعت درخت کی نیچے کی تھی یا نہین
اگر اونہین کی شان مین ہی تو اونمین حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر وغیرہ صحابہ

Presented by Ziaraat.Com

کرام داخل تہی یا نہین اگر تہی تو جو کچہ خدا اون بیعت کرنیوالونکی حق مین فرماتا ہی
کہ لقد رضی اللہ کہ مین اونسے راضی ہوا تو اس رضا مین وی لوگ بہی آگئے
یا نہین اگر نہین آئی تو اونکے مستثنے ہونی پر کیا دلیل ہی اور اگر وہ بہی آگئی
تو جنسے خدا راضی ہوا اور جنکی شان مین خود لقد رضی اللہ فرماوی اونسی ناراض
ہونا اور اونکو برا جاننا انکار آیات قرآنی سی ہی یا نہین اگر یہ کیونکہ وہ منافق تہی
تو اوسکا رد بہی خدا نی خود کر دیا کہ فرماتا ہی فعلم ما فی قلوبہم فانزل السکینۃ
علیہم کہ مین نی اونکے دلون کا امتحان کر لیا اور سمجہہ لیا کہ یہ بڑی سچے
مسلمان اور سچی ایمان والی ہین اسی سے مینی اونپر نازل کی تسلی اور وی
اونکو فتح اور اگر وی لوگ منافق ہوتی تو کیون خدا اونکے ایمان پر شہادت
دیتا اور کیون اونکو فتح اور غلبہ عطا کرتا ان آیتونکو دیکہکر اگر کسی شیعہ کو یہ خطرہ
پیدا ہو کہ جب ایسی آیت صریح صحابہ کی فضیلت مین خدا کی کتاب مین موجود
ہی تو پہر کیا سبب ہی کہ ہماری مذہب کی علمائی صحابہ کی فضیلت سی انکار کرتی
ضرور کوئی نکوئی سبب ہوگا ورنہ کیا سب عالم سب مولوی سب فاضل سب مجتہد
ہماری مذہب کی نادان تہی کہ ایسے آیت سی ایسا صریح انکار کیا اور باوجود
اسکی بہی صحابہ کو برا جانا اسلئے ہم اونہین کی مذہب کی معتبر تفسیرون سی اپنے
دعوی کو ثابت کرتی ہین اور یہ امر کہ اونکی عالم اور مولوی نادان تہی یا دانا ایمان
والی تہی یا بی ایمان منصف تہی یا متعصب اونہین کی عقل پر چہوڑتی ہین اونکے
تفسیرونکو دیکہکر جو کچہ وہ انصاف سی مناسب جانین ویسا سمجہین ای بہائیو سنو
کہ تمہاری بہائی مفسرون نی اس آیت کی تفسیر مین کیا لکہا ہی کاشانی اپنے

تفسیر مین لکھتے ہین کہ آنحضرت فرموده بدو رخ نرود یک کس ازان مومنان
که در زیر شجره بیعت کردند واین را بیعت الرضوان نام نهاده اند بجهت آنکه حقتعالی
در حق ایشان فرمود که لقد رضی الله عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرة

یقول المتمسک بولایة علی بن ابیطالب علیه السلام آیه

وافی ہا یہی مثل آیات سابقہ کی مومنین متقین ہی کی شان مین ہے
نہ منافقین مرتابین کی شان مین لکہ آیات دیگر سے صریح تر ہی کہ لفظ مومنین
کی تصریح خود آیہ مین موجود ہی پس جناب باری جلشانہ فرماتا ہی کہ تحقیق کہ
خدا راضی ہوا مومنین سے نہ منافقین سی جسوقت کہ انہون نے تحت شجرہ بیعت کی یا اس سبب سے
کہ انہون نی تحت شجرہ بیعت کی بلحاظ اسکے کہ اذ یا ظرفیہ ہی یا تعلیلیہ ہے اور
بدیہیات سی یہ امر ہی کہ جن مومنین سے کہ خدا راضی ہو ضرور ہی کہ متقین ہون
نہ وہ کہ جو قالوا آمنا بافواههم ولم تؤمن قلوبهم کا مصداق ہون اور یکبار گزارش
خدمت شریف ہوا کہ آپکی حضرات ثلثہ کو شیعہ ہرگز ہرگز مومنین سی نہین سمجھتے
پہر جب تک یہ آپ انکا ایمان نہ ثابت کر لینگے تب تلک ہم حضرات ثلثہ
کا تحت اس آیہ شریفہ کی داخل ہونا مسلم نہین کر سکتے آپ خود انصاف فرما کر درمیان
خود و خدا کسی کا تقارن اس بیعت کی صلح حدیبیہ واقع ہوئی پس جو لوگ کہ خود اپنی
زبان صدق ترجمان سی ارشاد فرمائین کہ مجکو ایسے صلح سی اصل نبوت ہی
مین وہ شک پڑا جو کبہی نہ پڑا تہا پس ایسونکو ہم مومنین موقنین کہین کہ شاکین
مرتابین کہین یارو کیسے بیباک ہو کہ شیعونکی سامنی بیعت حدیبیہ کا ذکر کر کے
یا وہ نفاق عمری ہوتی ہو کیا تمکو کوئی دنیا مین مومن موقن ملا جو ایسے شاکین کو اپنا

پیشوا بنایا اگر کچھ بھی غیرت ہوتو چلو بھر پانی مین ڈوب مرو قولہ سبب نزول اس آیت
کا یہ ہی اقول سبب نزول کو کسی تفسیر معتبر کسی کتاب معتبر سے مقابل اپنی خصم کے
بیان فرماتا تھا ورنہ اپکا خصم ان قصہ کہانیونکو تو نہ مانیگا مثل ہی کہ کہا نے سے
جھوٹی بات ایسی میٹھی لیکن آپنے تو بات بھی بدشتی کر دی ہی قولہ
مگر وہی خالص مخلص اقول آپنے فرمایا کہ اکثر اعراب نی حضرت کی دعوت
دینی سے سمجھا گیا کہ بعض اعراب نی سنا پس کیون نہین جائز ہے کہ وہ بعض
اعراب وہی ہون جو اشد کفراً و نفاقاً ہون اس دعوی کو کسی دلیل سی ثابت
کرنا ضرور تھا کہ جتنے ساتھ ہوئی تھی فقط وہ خالص مخلص ہی تھی کیون نہین جائز
ہی کہ بعض وہ منافقین بھی ساتھ ہوئی ہون کہ جنکو کسیقدر کفار سی اطمینان ہو کہ وہ
ہمکو کچھ ضرر نہ پہنچائینگے جیسے آپکی ثالث بالخیر کو بالکل اطمینان تھا اور بعض
وہ لوگ بھی ساتھ ہوئی ہون جنکو کچھ غیرت و حمیت تیار رکھدیتی ہین اور پشت
دینی مین سے تھے اور وہ اپنی جی مین ہمیشہ ٹھانی رہتے تھی کہ اگر خدانخواستہ
برا وقت پیش آویگا تو ہم پیغمبر کو تنہا کافرونمین چھوڑکر بھاگ کھڑی ہونگی پس اگر کچھ
ایسے لوگ بھی ساتھ ہوئی ہون تو عقل اسکو تجویز کرتی ہی یا تو آپ اس احتمال کی نفی پر
کوئی دلیل قایم کرتے یا سب ہمراہیونکی خالص مخلص ہونیکا دعوی نکرتے اور
اگر کوئی دلیل عقلی نہ ملتی تو کسی کتاب معتبر ہی کا نشان دیتی قولہ اونکی قتل کی
خبر مشہور ہوئی تب حضرت نی اقول اگر قتل کی خبر مشہور ہونے سے حضرت نی
بیعت لی تھی تو پھر حضرت عثمان کیطرف سے اپنے ہاتھ پر کیون ہاتھ رکھا تھا کیا
حضرت نی مردون کیطرف سے بیعت لی تھی اگر آپ بیعت عثمانی کو تسلیم کرتے ہین

توضروری کہ قتل کی مشہور ہونیکی خبر کو محض غلط جانیں اور یہ فرمائے کہ حضرت نی
بیعت اور کسی مصلحت سی لی ہوگی مثلاً رعب ڈالنا کفار پر **قولہ** سوای قیدبن قیس
منافق کی **اقول** ابھی پانچ سطر نیکی قبل آپنے ارشاد فرمایا ہی کہ اس سفر مین آپکے
ہمراہ نہوئی مگر وہی خالص مخلص کہ جو سراپا ایمان سی بھری ہوئی تھی اتنی اب قیدبن
قیس منافق کہانسے ہمراہیون مین نکل آیا حقیقت یہ ہی کہ نفاق ایک امر باطنی ہی بسا اوقات ایسا
ہوتا ہی کہ اکثر لوگونکو اوس سی خبر نہین ہوتی یہانتک کہ جناب رسولخدا ابھی بعض کو نہ
پہچان سکتی تھے چنانچہ جناب باری نی خود فرمایا ہی کہ لا تعلمہم نحن نعلمہم پس اگر مخاطب
کو بعض منافقین کا حال معلوم نہو تو ہوسکتا ہی لیکن جسطرح حضرت مخاطب کو ایک
شخص کی نفاق کا حال معلوم ہوا اوسیطرح سے ہمکو بھی اور دو تین منافقونکا حال
معلوم ہوا ہی کہ وہ بھی اس سفر مین ہمراہ تھی **قولہ** چونکہ اس سفر مین منافقونکا نفاق اور
مخلصونکا اخلاص ظاہر ہوا **اقول** ایک پانچ سات سطر کی عبارت مین آپ کیا کیا
رنگہای بوقلمونی بدلتی ہین پہلے کہا کہ سب اہل سفر خالص مخلص تھے پھر کہا کہ
نہین ایک منافق بھی تھا پھر فرماتی ہین کہ اس سفر مین منافقونکا نفاق ظاہر ہوگیا کیون
حضرت اس سفر مین منافقین تو ساتھ ہی نہ تھی پھر نفاق انکا ظاہر ہوگیا اس سے
ثابت ہوگیا کہ جنکو آپنے خالص مخلص سمجھا تھا اونمین مین منافق بھی تھی مگر آپ نی
نہ پہچانا تھا لیکن شیعہ تو پہچانتی ہین **قولہ** فی الحاشیہ یہ روایت موافق روایت شیعون
کی ہی **اقول** کیون جھوٹ بولتی ہو **قولہ** فیہا جسکا ثبوت آئندہ ہمنے کیا ہی **اقول**
یہ ایک جھوٹ پر دوسرا جھوٹ ہی **قولہ** فیہا اور ترجمہ کشف الغمہ سی اسی روایت کو
نقل کیا ہی **اقول** یہ تیسرا جھوٹ ہی ایک خطا دو خطا تیسری خطا کو ہم کیا کین جو رولیت

ترجمہ کشف الغمہ سی صفحہ ۱۰ مین نقل کی ہے جابر بن عبداللہ سی اوس روایت کا فقط
ایک فقرہ اس روایت سی فی الجملہ موافق ہی کہ فقط قیس بن قیس نی بیعت شکنے
کی کہ جسکو اس روایت مین تعبیر بتخلف از بیعت کیا ہی حالانکہ متبادر تخلف از بیعت
سی بیعت نکرنا ہی نہ بیعت توڑنا بہرکیف ایک فقرہ کی باہم متقارب ہونی سے
باوجود متخالف ہونی کل فقرات کی دو روایتین ایک نہین ہوجاتی ہین پس اس
روایت اور اوس روایت کو ایک کنا دروغ بیفروغ ہے اور اوس روایت
مین بہی جو کلام ہی اوسکی تمام پر معلوم ہوگا **قولہ** اسلئی اس بیعت کا نام **اقول** کیا خوب
وجہ تسمیہ بیان کی اس تخبط کو ملاحظہ فرمانا چاہیئے کہ بہلا مضبوطی سے اور لفظ رضوان
سی کون مناسبت ہی اور کیا علاقہ ہی ہان اگر یہ کہتے کہ چونکہ خدا نی بعد بیعت رضی
اللہ عن المومنین کہا اسلئے نام اسکا بیعت رضوان ہوا تو ایک بات ٹھکانی کے
ہوتی نہ یہ کہ مضبوطی اور ایمان سی رضوان نام ہوگیا **قولہ** خدا راضی ہوا اون ایمان
والونسے **اقول** نہ منافقین بیعت کرنیوالونسے کہ جنمین آپکی تلمیہ بہی ہین **قولہ**
اور اونکی دلونکا اخلاص اس سی ظاہر ہوگیا **اقول** سونتونکی دلونکا اخلاص اور
منافقونکی دلونکا عدم اخلاص دونونکو خدا نی جان لیا اسطرح پر کہ یہ بیعت موجب
اسکی ہوئی کہ کفار مرعوب ہوکر صلح پر راضی ہوئی پس جو لوگ اتباعاً لامر اللہ و رسولہ
صلح سے راضی رہی وہ مومن کامل تہی اور جو لوگ اس صلح سی بیزار ہوئے
اور اونکو نبوت ہی مین شک پڑا گو بعضون نے بسبب تنگ ظرفی اور سفاہت
بعض کی ظاہر کردیا اور بعضون نے نہ ظاہر کیا وہ منافق تہی **قولہ** اس
سفر مین ساتہہ نہ آئے **اقول** کیون نہ ساتہہ آئے قیس بن قیس کیونکر آیا ہتا

قولہ بیعت نکرتی اقول منافقین تو مومنین سی بڑکر دنیا سازی کرتی تھے اکثر
افعال منافقین جو بریاکاری تھے افعال مومنین سی ظاہر مین بڑھجاتی تھے
مثل ہی کہ جھوٹی موتیونکی چمک۔ سچے موتیونکو ماند کرتی ہی مگر جھوٹے جھوٹی ہین اور
سچی سچے ہین اسکو جوہری جانتے ہین اناڑی کب پہچانتی ہین قولہ اور اونکی
دلونکو طمانیت اقول انزل السکینۃ علیہم کی ضمیر مومنین کیطرف پھرتی ہی
نہ خلق مبایعین کیطرف خواہ مومن ہون خواہ منافق قولہ لڑنی پر مستعد ہونی
اقول مومنین تو لڑنے پر مستعد ہوئی اور منافقین ہمیشہ اسی پر مستعد رہے
کہ اگر خدانخواستہ بروقت پیش آئیگا تو پیغمبر کو تنہا چھوڑکر بھاگ کھڑی ہونگے
اور پہاڑونپر مثل روبہ ایک کھڑی ہوجائینگے اور دیکھین گی مآل کار جسکے فتح
ہوگی اوسی سے ملجائین گی کفار بہت کرینگی سو پچاس چوٹیان مارلین گی اسکے
کچھ غیرت اور پروا نہ تھے بلکہ سر سی مٹی جھاڑ جائیگی قولہ درمرنی مارنی پر بیعت کی اقول اگر
بھی نی مرنے مارنی پر بیعت کی تھی تو بیسیر اور حنین سے پھر کیون بھاگ کھڑی
ہوئی وہان کیون نہ لڑی اور فتح مکہ مین داخل ہوئی کیا سمجھی قولہ فتحاً قریباً اور
اونکی شکستگی دور کرنیکی لئی اقول نعم فتح قریب اور بھلا اثابہم فتحاً قریباً کو جس سے
مراد بالاتفاق فتح خیبر یا فتح مکہ ہی شکستگی دور کرنیسی کیا علاقہ ہی کاش اسکو تحت
منافع کثیرۃ کی لکھتے تو کچھ مناسبت بھی ہوتی لیکن خلل دماغ کا کیا علاج ہی قولہ آیندہ
بڑی بڑی فتوحات اور غنایم کا شامل ہوم و فارس اقول بڑی بڑی فتوحات کا
ذکر عبارت کلام اللہ سی نہین ہی آری غنایم کا ذکر کرس مقام پر ہی پس مفسرون نی
غنایم خیبر کہا ہی اور بعضون نی غنایم ہوازن کہا ہی جو بعد فتح حنین ہاتھ لگے

اور بعضون نی مقام اوّل مین اوّل اور مقام ثانی مین ثانی کہا ہی اور بیضاوی
نی ثانی کو تحت اخری کہا ہی اور بعضون نی اخری سی قریۂ اخری مراد لیا ہی یعنی
مکہ جیسا کہ قتادہ مفسر نی کہا ہی اور بعضون نے غانم اخری کہا ہی اور مراد اس سی
کل غنایم الی یوم القیمہ لیا ہی یہ قول مجاہد مفسر کا ہی اور بعضون نے فارس و روم
مراد لیا ہی جیسا کہ قول حسن اور جبائی کا ہی بہرکیف اقوال مفسرین سنیان
شیعون پر حجت نہین ہوسکتی صحیح مسلم مین ہے عن رسول اللہ قال اذا فتحت علیکم
فارس والروم ای قوم انتم قال عبد الرحمن بن عوف نقول کما امرنا اللہ قال
رسول اللہ او غیر ذلک تنافسون ثم تتحاسدون ثم تتدابرون ثم تتباغضون او نحو
ذلک ثم تنطلقون فی مساکن المہاجرین فتجعلون بعضہم علی رقاب بعض ترجمہ اوصاف
حمیدہ جن حضرات مخاطبین کی اس حدیث مین جناب رسول خدا نی بیان فرمائے
یعنی حرص اور تکالب جیفۂ دنیا پر اور تحاسد اور تقاطع اور تباغض اور ضعفا کی گردنون پر
مسلط ہونا اگر ایسے دینداروں کی لئی وعدۂ فتح روم اور فارس تہا تو یہ بات کسی عاقل کی
عقل قبول نہین کرتے مگر یہ کہ خدا نی واسطی مومنین موقنین کی یہ فتوحات اور غنایم
عنایت فرمائے تہی جیسا کہ فرمایا زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ والطیبات
من الرزق قل ہی للذین امنوا خالصۃ یوم القیامۃ پس مومنین موقنین ہی
متمتع ہوئے اور منافقین دنیا طلب بہی مثل کفار کی بلکہ ساتہ چوری اور سینہ زوری
کے زیادہ تر متمتع ہوئی اور عوض مین اوسکی روز آخرت فنای الٰہی مخصوص
بمومنین موقنین ہوئی فذلک متاع الحیوۃ الدنیا وما متاع الحیوۃ الدنیا
فی الاخرۃ الا قلیل قولہ پس ان آیتون سے اون سب اصحاب کی جنہون نی

درخت کی نیچے بیعت کی بزرگی ثابت ہوتی ہی اقول سب مومنین مبایعین کی
بزرگی ثابت ہوتی ہی نہ مطلق مبایعین کی اگرچہ منافقین بہی ہون آری اگر خدا یہ فرماتا
کہ لقد رضی اللہ عن المبائعین تحت الشجرۃ تو بظاہر یہ شبہہ ہوتا کہ مراد
مومنین ہی ہوتی لیکن خدا نی تو تصریح فرما دی ہی کہ عن المؤمنین اذ یبایعونک
قولہ اور اونکا اخلاص اور ایمان مین کامل ہونا ظاہر ہوتا ہی اقول آری مومنین
مبایعین کا ایمان اور اخلاص ظاہر ہوتا ہی نہ مطلق مبایعین کا اگرچہ منافقین ہون
قولہ کوئی لفظ کوئی حرف ایسا نہ ذکر کیا کہ جس سی کوئی موقع کوئی محل انکار کا ہو
اقول المومنین ایک لفظ ہی کہ جسمین اٹہہ حرف ہین کہ اسی سی موقع اور محل انکار کا
واسطی داخل ہونی حضرات ثلاثہ کی ملتا ہی قولہ بلکہ اپنی رضامندی کا اظہار اس طور سی
کیا کہ جسکا کبہی زوال نہوا اقول محض غلط کوئی لفظ کوئی حرف آیہ مین دال اوپر
عدم زوال رضامندی کی نہین ہی بلکہ اس مقام پر نص صریح زوال رضامندی بعدم ایفا
شرط موجود ہے اسلئی کہ پیش از آیہ شریفہ جناب باری فرماتا ہی ان الذین
یبایعونک انما یبایعون اللہ الی ان قال فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ
ومن اوفی بما عاھد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجرا عظیما یعنی جن لوگون نے تجھسی بیعت
کی ہی اونہون نی خدا ہی بیعت کی یعنے عہد و پیمان کرنا تجھسے حقیقت مین خدا سی
عہد و پیمان کرنا ہی پس جس شخص نی اس بیعت کو توڑا پس نہین توڑا ہے مگر
واسطی ضرر اپنے نفس کی یعنی عہد شکنی سی کچھ ضرر خدا کو پہنچیگا بلکہ ضرر خود
ذات عہد شکن کو پہنچیگا اور جس شخص نی وفا کی ساتھ عہد و پیمان خدا کی پس قریب ہے
کہ دیگا خدا اوسکو اجر عظیم انتہی پس یہ آیہ شریفہ اسی بیعت حدیبیہ مین نازل ہوا ہی

Presented by Ziaraat.Com

چنانچہ آپکی بیضاوی صاحب فرماتی ہین والآیۃ نزلت فی بیعۃ الرضوان یعنی آیت
نازل ہوئی بیعت رضوان مین کہ وہی بیعت حدیبیہ ہی بلکہ بعضے مفسرین نے
تصریح کی ہے کہ یہ آیۃ اگرچہ ترتیب عثمانی مین مقدم ہی مگر تنزیل قرآنی مین موخر ہی
پس اس آیۂ شریفہ سی صاف صاف ثابت ہوگیا کہ بعض مبایعین بیعت شکنی کرینگی
ورنہ ذکر نکث کرنا خداوند تعالی کا محض ایک امر لغو ہوتا اور یہ بھی سمجھا گیا کہ سب مبایعین
مومنین موقنین نتھے بلکہ اس مقام پر بعض منافقین بیعت شکن بھی تھی پس کل کا
خالص مخلص اور کامل الایمان کہنا محض لغو ہوگیا اور یہ بھی سمجھا گیا کہ رضامندی
دائمی عدم زوال پذیر نتھے بلکہ مشروط تھی بعدم نکث پس یہ کہنا مخاطب کا کہ اظہار
رضامندی اس طور سی کیا کہ جسکا کبھی زوال نہو محض غلط ٹھرا اسلئے کہ زوال یہ
نکث ناکثین ہوگیا قولہ اون فتوحات کا وعدہ کیا جنکا ظہور اونہین صحابہ کی ہاتھ
سی ہوا اقول لانسلم کہ اونہین ناکثین کی ہاتھ سی ہوا اسلئے کہ وہ منافقین تو
کبھی مدینہ سی باہر ہی نہین نکلے وعلی التنزل سلمنا کہ اونہین کی ہاتھ سے ہوا
مگر ان اللہ یؤید ھذا الدین برجل فاجر بھی صحیح بخاری مین آیا ہی قولہ
اب ہم شیعیان علی سی پوچھتے ہین اقول شیعیان حضرت علی علیہ الصلوۃ
والسلام کہتے ہین کہ اہلسنت معاویۃ العاویۃ الغاویہ جانین کہ یہ آیت بیشک قرآن
مجید کی ہی جسطرح آیۂ فمن نکث قرآنمجید کی آیت ہی اور یہ شان مین اون مومنین کے
ہی جنہون نی بیعت درخت کی نیچے کی تھے جسطرح آیۂ فمن نکث شان مین
اون منافقین کی ہی جنہون نی درخت کی نیچے بیعت کی تھی اور حضرت عتیق
اور اونکی بڑی رفیق یعنے اول وثانی بلکہ ثالث ثلاثہ بھی تحت آیۂ ثانی داخل

Presented by Ziaraat.Com

ہین اسکے تحت ناکثین نہ تحت مومنین قولہ جو کہ خدا اون
بیعت کرنے والون کے حق مین فرماتا ہی اقول بیعت کرنی والی دو
فریق ہین ایک کے حق مین تو لقد رضی اللہ فرماتا ہے
یعنی مومنین اور دوسرے کی حق مین فمن نکث فرماتا ہے یعنی
منافقین اور امثال ثلثہ ثانے ہین داخل ہین داخل
مین قولہ تثنی ہونے پر کیا دلیل ہے اقول اولاً حاجت بابتناء
نہین ہے اسلئے کہ استثنا مین مستثنے کا مستثنے منہ مین داخل ہونا
شرط ہی اور لا نسلم کہ ثلثہ لقد رضی اللہ مین داخل ہین کیونکہ داخل
ہونی والی مومنین ہین نہ منافقین ثانیاً معارضۃً ہم کہتی ہین کہ فمن نکث
سی مستثنے ہونی پر کیا دلیل ہے باوجود فرار کے خیبر و حنین سے
کماسیجئ ثالثاً اگر بی استثنا ثلثہ مخاطب کی تسکین نہو تو کسی طبیب
کا گھر ڈھونڈھے کہ شاید اوسکی نشتری کچھ کام نکل جاوی قولہ اور
اگر کہو کہ وہ منافق تھے اقول ہم تو بہت کہتے ہین مگر بہری نہین سنتے
قولہ تو اوسکا رد بے خدا نے خود کر دیا اقول محض غلط ہرگز خدا نی
کہین رد نہین کیا اسلئے کہ قلوبہم اور علیہم کی ضمیر طرف مومنین کی
پھرتی ہے نہ طرف مطلق سب ایمین کی ہان اگر خدا رضی اللہ عن المومنین
نہ فرماتا بلکہ رضی اللہ عن المبایعین فرماتا تو ظاہر اسکا شبہ ہوتا
گو حقیقت مین رضائی مطلق بغیر ایمان کے نہین ہو سکتے قولہ کہ یہ بڑی کچی
مسلمان اور سچے ایمان والے ہین اقول کیا بیتلے ہی کہ باوجود فرض

کرنے نفاق کی پیرا ونہین کو کوئی سچا مسلمان اور سچا ایمان والا سمجھے للعجب خدا
تو ضمائر طرف مومنین کی پھیری اور مخاطب منافقونکو سچا مسلمان کہی قولہ اگر وہ
لوگ منافق ہوتی اقول اگر اون لوگونمین سے منافق نہوتی تو کیون خدا
فمن نکث فانما قولہ تو کیون خدا انکی ایمان پر شہادت دیتا اقول ہذا اول
البحث کہین بے اثلثہ کی ایمان پر شہادت نہین دی بلکہ ہر جگہہ اونکی نفاق پر شہادت
موجود ہی اور اسجگہہ بھی آیہ فمن نکث ہی کہ بسبب فرار عن الزحف یوم حنین و خیبر
شہادت علی النفاق ادا ہوئی قولہ فتح اور غلبہ عطا کرتا اقول فتح اور غلبہ
کبھی لمسلمانونکو کفار کی ایسی سے ہوجاتا ہی و نولی بعض الظالمین بعضا قولہ
ان آیتونکو دیکھکر اگر کسی شیعہ کو یہ خطرہ ہوا ہو اقول استغفر اللہ کہ کبھی کسی شیعہ
کو اسکا وہم و خیال بھی گزری ایسے خطرات شیطانی اونہین حمقا کو پیدا ہوتی ہین کہ
جنکا گمان فاسد یہ ہوتا ہی کہ یہ آیت لاجواب ہی اور شیعہ اسکی جواب سی عاجز ہین
ایسے خطرات سوای لامذہبون کی کسیکو نہین ہوتی مخاطب سب شیعونکو اپنا
ہی سا گمان کرتا ہی آری سے کافرہم را بکیش خود سپارند قولہ ایسے آیتین صریح
اقول سب آیتین آپکے نزدیک صریح ہین تخصیص اسکی کیا ہی لیکن اب تمکو
معلوم ہوگیا ہوگا کہ صراحت فضیلت پر ہی کہ رذیلت پر ہی مگر جبکہ خدا نے چشم بینا
ہی نہین عنایت فرمائی ہی تو کیا خاک معلوم ہوگا اب ہم تمہاری تقریر سی کہتے
ہین کہ جب ہم رذائل اور فضائح صحابہ منافقین کی آیات اور احادیث سی ثابت
کر دیتے ہین تو جب سنیونکو کچھ جواب نہین سوجھتا تو کہتے ہین کہ ضرور کوئی نکوئی
سبب ہوگا کہ ہمارے علما ان فضائح سی انکار کرتی ہین ورنہ کیا سب عالم سب علما

سب اولیا سب پیر سالک سب دیوانی مجذوب سب رشائیل سنیون کے
مذہب کی نادان تھے کہ ایسی دلائل صریح کا انکار کیا اور باوجود اسکے بھی ثلاثہ کو
اچھا سمجھا ہائی سبحنے اونہین کی مذہب کی معتبر تفسیرون اور کتابونسی اپنا دعوے
ثابت کردیا اور یہ اوکہ اسکے عالم اور پیر اور پیران پیر احمق نادان تھی یا وہ نا ایمان والے
تھی یا بی ایمان منصف تھی یا ناصبی تھی اونہین کی عقل پر چھوڑا اب اپنی کتابونسے
مقابلہ کرکی بیدینون اور بی ایمانونکو جو مناسب ہین کہین ای سنیونکی بھائیو اگر سنی
ہو تو سنو کہ جو کچھ ہمنے تمہاری تفسیرونسی کل آیات کی تفسیر مین لکھا ہے وہ مطابق ہی یا نہین
ہی قولہ کاشانی اپنے تفسیر مین کہتے ہین اقول ۔۔ مرغ خص ہی تفسیر کاشانی
یہان موجود ہی اونمین اس عبارت کا کہین نشان بھی نہین ہی اور اگر یہ عبارت
اسمین ہوتی بھی تو ہمکو نہین معلوم ہوتا ہی کہ مخاطب والاستقام کو کیا نفع اس سے
پہنچتا ہے کہ اسمین تو مثل کلام اللہ کی تصریح ہے مومنان کی یعنے مومنان
بیعت کنندگان دوزخ مین نجائینگے نہ یہ کہ منافقان بیعت کنندگا اور نہ یہ کہ مطلق
بیعت کنندگان دوزخ مین نجائینگے خواہ مقتضای بیعت پر باقی رہین یا نکث
عہد و پیمان کرکی فسق نکث مین داخل ہون عجب تخبط ہی کہ جو ایمان اصل مایہ نجات
ہی اوسکی اثبات کی تو کچھ فکر نہین ہی فقط بیعت پر پھولی نہین سماتے اور بار بار
اوسے گائی ہوئی راگ کو گاتی ہین قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل
السلام اگر اس روایت پر اطمینان نہوا اور حضرات شیعہ کو اپنے مخلصین اور
متعصبین کی جواب سنی کا اشتیاق ہو تو اوسکو بھی سنین کہ اونکی علما نے اس
آیت کو دو طرح پر رد کیا ہی بعضون نی یہ فرمایا ہی کہ اس آیت سی ثابت ہوتا ہی

Presented by Ziaraat.Com

کہ خداوند تعالی اس فعل خاص سی یعنے بیعت سی راضی ہوا اس سے یہ نہین لازم آتا
کہ خدا اونکی سب کاموں سی راضی ہوا ہو اور آیندہ بھی راضی رہی اور بعض کا قول یہ
ہی کہ بعد اس بیعت کی صحابہ کبار نی وہ کام کئی جو مخالف اس بیعت کی تھے
یعنی لڑائیون مین بھاگ گئی خلافت خلیفہ برحق کی غصب کر گئی پس وہ اس آیت
کی وعدہ سی خارج ہو گئی پس بہ نسبت امر اول کی ہم یہ جواب دیتی ہین کہ خدا کے
نسبت یہ گمان کرنا کہ وہ صحابہ کی اور کاموں سے راضی نہ تھا صرف ایک فعل
خاص بیعت سی راضی ہوا اسلئے لقد رضے اللہ عن المومنین فرمایا ایسی تہمت
ہی کہ کوئی مسلمان اپنے دلمین اوسکا خیال بھی نہین کر سکتا کیا یہ ممکن ہے کہ اگر
خدای عزوجل اون بیعت کرنیوالونسے ہر طرح پر راضی نہوتا تو وہ لقد رضی اللہ
عن المومنین صرف اونکی دل خوش کرنیکو براہ تدلیس فرماتا اور جن باتونسے
اونکی ناراض تھا اونکو تقیۃً ظاہر نکرتا اور یہ امر بھی غور کرنیکے لایق ہی کہ حضرت
شیعہ کو کسطرح معلوم ہوا کہ صحابہ کی اور کاموں سے خدا ناراض تھا آخر کیونکر
اونکی ناپسندی کا حال معلوم ہوا نہایت تعجب کا مقام ہی کہ خدا اونکی اوس
فعل کو جس سی راضی ہوا لقد رضے اللہ کہکر ظاہر کری اور اونکی اون افعالونکو
جنسے ناراض ہو سوای شیعیان عبداللہ بن سبا کی کسی پر اظہار نفرماوی شاید
شیعیان پاک پیجوابدین کہ اوس قرآن مین جو امام مہدی کی پاس ہے
اصحاب کی برائیان لکھی ہوئی ہین مگر ہم جبتک کہ اوسکو اپنے آنکھ سی نہ دیکھلین
اور امام صاحب سی اوسکی تصدیق نہ کرلین اوسکو قبول نہین کر سکتے لیکن افسوس
تو یہ ہی کہ نہ امام صاحب کا کچھ نشان ملتا ہی نہ اوس قرآن کا کچھ پتا چلتا ہے

ہزار برس تو گذر گئی اور ہنوز معلوم نہین کہ ابھی کتنے دن امام کی ظہور مین باقی
ہین ؎ صد شب ہجر گذشت و سہ سن پیدا نیست طرفہ عمری کہ بصد سال
ندیدیم یکماہ ۔ اور بہ نسبت امر دوم کی کہ صحابہ کبار اس آیت کی وعدہ سی بہ سبب نکث
بیعت کی خارج ہین اوسکا جواب ہم اسطرح پر دیتے ہین کہ اس اعتراض سی بھی اتنا
ثابت ہوتا ہی کہ بیعت رضوان کیوقت تک صحابہ کبار اور مہاجرین و انصار سچی
مسلمان اور پکے مومن تھی نہ منافق تھے نہ کافر اور اونکی بیعت صادقانہ تھی
نہ منافقانہ چنانچہ یہ فقرہ صاحب تقلیب المکائد کا کہ این کلام مجز نظام دلالت میکند
بر آنکہ بعضے از اہل بیعت رضوان نکث خواہند کرد دلیل اسپر ہی کہ جب بیعت کے
تھی اوسوقت تک نہ منافق تھی نہ کافر بلکہ تقدسے رضے اللہ عن المومنین مین داخل تھی
اور شہید ثالث نور اللہ شوستری کا یہ کلمہ کہ مدلول آیۂ عند تحقیق رضای حق تعالی ست
ازان فعل خاص کہ بیعت ست و کسی منکر این نیست کہ بعضے از افعال حسنہ مرضیہ
از ایشان واقع ست شاہد اسپر ہی کہ اونکا بیعت کرنا فعل حسنہ تھا پس اسے
سی یہ اعتقاد کہ صحابہ کبار اول ہی سے منافق تھی باطل ہوا اور جبتک یہ آیت جسمین خدا نے
اپنی رضامندی ظاہر کی نازل ہوئی اونکا مسلمان اور با ایمان ہونا ثابت ہوا
خیر اب آگی چلئے اور بعد اس بیعت کی اونکی حال پر نظر کیجئے کہ کیا کام اونسے
ایسے ہوئی جسنے اونکا نکث بیعت کرنا ثابت ہوا اور وہ کام کسوقت ہوئی پیغمبر
صاحب کی سامنے جی یا اونکی وفات کی بعد چنانچہ اوسکی نسبت شہید ثالث اور
صاحب تقلیب المکائد نی جو کچھ لکھا ہی اوس سی ظاہر ہوتا ہی کہ بعد اس بیعت کی
پیغمبر صاحب کی سامنے اونسے نکث بیعت ہوا یعنی وہ جنگ خیبر سی ثابت قدم

بلکہ بہاگ گئی اوسکے نسبت ہم یہ جواب دیتی ہین کہ اگرچہ قلعۂ خیبر صدیق اکبر یا عمر کے
ہاتھ سی فتح نہین ہوا لیکن فتح نہونا مستلزم فرار نہین ہی بہاگنا جنگ خیبر سی حضرات
شیعہ نی کہانسی ثابت کیا و بالفرض اگر وہ جنگ خیبر سی بہاگی اور اونہون نے
نکث بیعت کیا تو جسطرح پر ہمنے اونکی بیعت کو خدا کی کلام سی ثابت کیا اور خدا کی
رضامندی کا تقدرضی اللہ عن المومنین کی آیت پیش کرکی ثبوت دیا اسی طرح پر
حضرات شیعہ کی ذمہ ہی کہ بمقابلہ اس آیت کی اونکا بہاگنا جنگ خیبر سی اور نکث بیعت
کرنا اور خدا کا اونسے ناراض ہونا کسی آیت سی ثابت کردین واذا لیس فلیس اور
ہم خوب یقین کرتے ہین کہ اگر صحابۂ کبار سی کوئی فعل بعد اس بیعت کی موجب
نارضامندی خدا کا ہوتا تو ضرور وہ اوسی سی خبر دیتا اور جسطرح پر اونکی بیعت سی راضی
ہوکر لقد رضی اللہ فرمادیا اسی طرح پر فرار اور نکث بیعت سی ناراض ہوکر لقد غضب اللہ
علیہم ارشاد کرتا اسلئے کہ لڑائی سے بہاگنا اور بیعت کا توڑنا آخر پیغمبر صاحب ہی
کی سامنے ہوا اوسوقت تک سلسلہ وحی کا جاری تہا جبرئیل کا آنا بند نہوا تہا
پھر کیا سبب ہی کہ خدا اونکی سچے کامونکو ظاہر کری اور بری کامونکی خبر تک
نہ دی اونکے افعال حسنہ کی تو شہرت دیدی اور اونکے افعال قبیحہ کی پردہ پوشی
کری پس یا تو خدا اونسے ڈرتا تہا کہ اونکی برائی بیان نکرسکتا تہا یا درحقیقت اونسی
کوئی برائی نہوئی تہی جسکو ظاہر کرتا یا اگر کوئی لغزش ہوجاتی تہی تو اوسکو عفو
کردیتا تہا اور اونکی اور نیک کامونپر خیال کرکے اوسکو براہ ستاری چہپا دیتا تہا اور
اگر یہ کہا جائی کہ بعد وفات پیغمبر صاحب کی صحابۂ کبار نے ایسی کام کئی کہ جنسے
خدا ناراض ہو مثل خلافت غصب کرنی وغیرہ کی اوسکے نسبت ہم یہ کہتی ہین کہ

Presented by Ziaraat.Com

اگر انسے بعد وفات پیغمبر خدا کی کوئی کام ایسا ہوئیو الا تھا کہ جس سے خدا ناراض ہوتا تو
ضرور اوسکی خبر دیتا اور کبھی انکی حق مین لقد رضی اللہ نہ فرماتا اور جبکہ خدا نے اس
آیت مین یہ فرمادیا کہ فعلم ما فی قلوبہم کہ مین اونکے دلونکی بات جانتا ہون اور فرمایا
کہ فانزل السکینۃ علیہم کہ مینے نازل کی اونپر تسلی تو کیونکر قیاس مین آسکتا ہے
کہ ایسے لوگ کبھی جادۂ حق سی منحرف ہوئی ہون لیکن ہم حضرات شیعہ سی
عرض کرتی ہین کہ وہ کیون سوال وجواب مین اپنے اوقات ضایع کرتی ہین اور
کیون علامۂ کاشانی کی تفسیر کی ان لفظونکو نہین دیکھتے کہ آنحضرت فرمود
بر دوزخ نرود یک کس ازان مومنان کہ در زیر شجرہ بیعت کردند اس مفسر نی تو کچھ قصہ
جھگڑا باقی ہی نہین رکھا عام بشارت جنت کی اون لوگونکے حق مین جو اس بیعت
مین شریک تھی پیغمبر صاحب کی زبان سے تصدیق کردی لیکن اگر اس ایک
روایت پر اطمینان نہین ہوتا تو اوسکی تائید مین دوسری روایت سنین کہ ترجمۂ
کشف الغمہ مین لکھا ہے کہ از جابر بن عبد اللہ انصاری روایت ست کہ ما دران
روز ہزار و چہار صد کس بودیم کہ دران روز مین از حضرت پیغمبر خدا صلعم شنیدم
کہ آنحضرت خطاب بہ حاضران نمود و فرمود کہ شما بہترین اہل روی زمینید و ما ہمہ دران
روز بیعت کردیم و کسے از اہل بیعت نکث نہ نمود مگر قیس بن قیس کہ آن منافق
بیعت خود را شکست اس روایت سی چند فائدی حاصل ہوئی اول یہ ثابت
ہوا کہ بیعت کیوقت چودہ سو صحابی موجود تھی جنکے ایمان اور اسلام کے خبر خدا
دیتا ہی کہ فعلم ما فی قلوبہم اور اونکے شان مین فرماتا ہی لقد رضی اللہ عن المومنین
دوسری حضرت پیغمبر خدا نے اونکے نسبت فرمایا کہ تم بہترین اہل زمین سی ہو

تیسری ثابت ہوا کہ سوای ایک منافق کی اور کسنے بیعت کو نہین توڑا پس ای
ستیعیان پاک اب تم انصاف سی ان روایتونکو دیکھو اور اپنی شیشالث
اور صاحب تقلیب الکائد کی ایمان اور انصاف پر خیال کرو کہ وہ محبت اہلبیت
کی پردہ مین کیسے خدا کی آیتونکی تکذیب کرتے ہین اور کسطرح ایسے صریح
نصوص سی انکار فرماتی ہین لیکن اگر ہم صحابہ کی برائیونکو تسلیم بھی کرین تب
بھی کچھ فائدہ شہید ثالث کی تقریر کا نظر نہین آتا اسلئے کہ جو علامہ کاشانی
نی اپنی تفسیر مین لکھا ہی کہ آنحضرت فرموندند دوزخ نرود یک کس ازان جمعیان
کہ در زیر شجرہ بیعت کردند اسکا کیا جواب ہی بغیر اسکی کہ یہ کہا جائی کہ حضرت نی
تقیہ سی کہہ یا ہوگا یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب بیشک یہ
جوابات شیعونکی ہین لیکن حقیقت مین تبنی اوپر تنزل کے ہین باین معنے
کہ مومنین سی مومنین حقیقی نہ مراد لین بلکہ اعم اس سی اور مومنین بافواہہم دون
قلوبہم سے مراد لین پس اسصورت مین ضرور ہوگا کہ رضا کو مقید کرین ساتھہ کسی
قید کی مثلاً رضا بفعل خاص اور رضا بشرط بقا بر بیعت اور اگر نقلاً دلالت ان قیود
پر نہوتی تو لاریب کہ عقل اسپر دلالت کرتی اسلئے کہ بالبداہۃ معلوم ہے کہ
رضا مطلقہ جناب باری مومنین بافواہہم سی فقط بیعت کرنے سے نہین حاصل ہوتے
جب تلک ایمان حقیقی اور وفا بر عہد بیعت اوسکی ساتھہ منضم نہو پس حال آیہ مبینہ
مثل دیگر آیات عامہ اور احادیث عامہ کی ہوگا کہ مقتضائی ما من عام الا وقد
خص دلیل عقل اور تخصیص کے دلالت کرتی ہی مثل ان اللہ علی کل شئی قدیر
کہ مخصوص بممکنات ہے کما مر اور مثل حدیث ابوہریرہ کما فی الصحیح البخاری من

قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ کہ شروط بشروط عدیدہ ہی چہ جای اینکہ خود نقل
دلالت کری اور تخصیص کے اور معاضد عقل ہو جاوی چنانچہ اس مقام پر جناب
باری نی رضے اللہ عن المومنین کو مخصوص کیا ہی اولاً ساتھ اذ یا بیعونک کی
پس اذ یا ظرفیہ ہی تو معنے یہ ہونگی کہ رضا مخصوص بوقت بیعت ہی یا اذ تعلیلیہ
ہی تو معنے یہ ہونگی کہ رضا مخصوص من حیث البیعت ہی پس دونون صورتون
مین رضا ایک امر خاص پر ہوئی جیسے حدیث مشہور مین ہی کہ التمس حبیب اللہ
ولو کان کافرا یعنی محبوبیت تمنی من حیث الشجاعۃ ہے نہ من حیث الکفر و
النفاق وغیرہ اور ثانیاً اس رضا کو مخصوص کیا جناب باری نی بعدم نکث اور بعد
رضے اللہ کی فرمایا فمن نکث فانما ینکث آہ کما مر انہا موخر فی التنزیل
بہر کیف احتیاج ان تخصیصات کی نہین ہے مگر اوس صورت مین کہ لفظ رضے
اسدی رضائی مطلق مراد لیا وی بطور موضوع موجبۂ کلیہ کے مطلق الرضا بطور
موضوع مہملہ کی اور چونکہ ظاہر ہی کہ کوئی لفظ یہان شمول اور عموم پر دلالت نہین کرتا
ہی لہ سور موجبۂ کلیہ ہو سکے تو ضرور ہوگا کہ بطور موضوع مہملہ مراد لیا جاوے اور مہملہ ملازم
جزئیہ کا ہی کما ثبت فی المیزان پس مراد رضا سی نہوگی مگر بعض الرضا اور ظاہر ہے کہ
بعض الرضا کفار اور منافقین سے بہی باعتبار بعضے افعال حسنہ کی ہو سکتے ہی
جیسا کہ التمس حبیب اللہ ولو کان کافرا مین گزرا ہو لا یفید النجاۃ لعدم الایمان پس اس
تقریر سی ہماری ثابت ہوا کہ جو آیات شیعہ متمنی بر تنزل علی التنزل ہین یا بمعنے
کما ولا لا نسلم کہ مراد مومنین سی اعم از مومنین حقیقی و ظاہری ہین کیون نہین جائز
ہی کہ مومنین سے حقیقی مراد ہون پس مضرات ثلاثہ اس سی خارج ہو جاوینگے کیونکہ اونکا

مومنین حقیقی ہونا ہماری نزدیک نہین ثابت ہی اور ثانیاً سلمنا کہ مومنین سے
اعم مراد ہی لیکن لانسلم کہ رضا ہی رضای مطلق مراد ہی کیون نہین جائز ہی کہ مطلق الرضا
مراد ہو کہ وہ ملازم جزئیہ ہی اور مفاد اوسکا ثبوت بعض الرضا ہوگا اور بعض الرضا کفار
اور منافقین سی بھی ممکن ہے باعتبار بعض افعال حسنہ کی وہو لا یفید شیوعکم
لعدم الایمان ثالثاً سلمنا کہ رضا سی بھی مراد رضای مطلق ہی لیکن مابعد اوسکا مخصص
ہی بدو تخصیص کہ دلالت کرتا ہی احدہما پر اذ یبایعونک اور دلالت کرتا ہی ثانی پر
فمن نکث کما ذہب جواب ثالث کہ ہمتنے بروز تنزل ہی آپ اوسی مین بحث لاطایل
کرتی ہین اور دو جواب اولی کی جواب سی اپنی دم چرایا اور یہی دستور ہی حضرات
اہلسنت کا کہ جب جوابات اصلی کا جواب نہین سوجھتا تو جوابات تنزلی پر جان لڑا دیتی
ہین اور اصلے جواب کا جواب بالکل اوڑا دیتے ہین اور یہ نہین سمجھتی کہ جوابات
تنزلی تطفلے ہوتی ہین اگر بفرض محال بزعم باطل آپکے باطل بھی ہو جائینگے تخصیص
آپکا بنظر جواب اصلی کی آپکے جان نچھوڑیگا اور نہ بحث وجدال سی نہ چھوٹے گا
اب ہم بحث کرتی ہین آپکے جوابات ناصواب سی **قولہ** بہ نسبت امر اول کی
ہم یہ جواب دیتی ہین **اقول** یہ جواب محض پوچ اور لچر ہی اسلئے کہ بنا اسکی دو باتون پر
ہی ایک تو یہ کہ خدا نی فقط رضے اللہ عن المومنین کہا دوسری یہ کہ رضے اللہ
عن المومنین سی رضای مطلق یعنی رضای کلی سمجھے جاتی ہی کہ حصل جسکا یہ ہی
کہ ہر طرح پر راضی ہوا اور دونو باتین محض غلط ہین اسلئے کہ خدا نی فقط رضے اللہ
عن المومنین نہین کہا بلکہ ساتھ اوسکی اذ یبایعونک بھی فرمایا یعنی خدا راضی ہوا مومنین سی
وقت بیعت کے یا بسبب بیعت کے اور بیعت ایک فعل خاص ہی پس رضا نہوئی مگر ایک فعل

خاص پر اولا نسلم کہ رضا بفعل خاص مستلزم رضا جمیع افعال ہو اور اسیطرح خدا نے
رضے اللہ رضا مطلقا یا رضے اللہ من کل الوجوہ نہین فرمایا کہ مخاطب کے کہ ہر
طرح پر خدا راضی ہوا اور جب کوئی لفظ اوپر عموم شمول کی نہین دلالت کرتا ہی تو ضرور
ہی کہ رضا سی مراد رضا فی الجملہ لیجاوی اور رضای فی الجملہ سے رضای کلی مراد لینا
سراسر جہالت ہی قواعد منطقیہ سی **قولہ** خدا کی نسبت یہ گمان کرنا کہ وہ صحابہ کی اور
کامون سے راضی نہ تہا **اقول** اور کامون مین نکث بیعت بہی ایک کام ہے
اور کون مسلمان خدا کی نسبت یہ گمان کر سکتا ہی کہ وہ جانشانہ نکث بیعت سی بہی
راضے تہا اور اگر راضے تہا تو پہر فمن نکث کیون فرمایا **قولہ** ایسے تہمت ہی کہ
کوئی مسلمان اپنے دلمین خیال ہی نہین کر سکتا **اقول** خدا تو فرماوی کہ مین بیعت
ہی کرنی پر راضی ہوا اور مخاطب کہی کہ نہین ہر طرح پر راضی ہوا کیون یار تہمت
یہ ہے کہ وہی افسوس کہ دنیا مین انصاف نہین ہی خود خدا پر تہمتین کرین اور
دوسرونکے گلی منڈین سے چہ دلاور است دزدی کہ بکف چراغ دارد **قولہ** ہر
طرح پر راضی نہوتا **اقول** لقد رضے اللہ کی معنے ہر طرح پر راضی ہونا سوای کسے
کافر جاہل کی کوئے مسلمان عالم نکہی گا کلام لفظے مین تو کوئی لفظ ہر طرح پر نہین
دلالت کرتا ہی ہان کلام نفسے مین ہو تو ہو لیکن مجبوری یہ ہی کہ شیعون کو
معلوم ہی نہین کہ کلام نفسے سوای لفظ و معنے کی کس جانور کا نام ہی آیا اونٹ
ہے یا امام رازی کی بکری یا آپکے حضرت اوستاد کی گردن مروڑی کر کرے
جیسا کہ پرچہ تہذیب الاخلاق مین ہے **قولہ** صرف انکی دل خوش کرنیکو **اقول**
البتہ کچہ جہتار ایسے ہین کہ جو قیود اور شروط کلام خدا پر نظر نہین کرتے اور ایسے

آیات سی جنکو کسیطرح مناسبت نسبت ثلثہ سی نہین سی اپنا دل خوش کیا کرتے
ہین لیکن صحابہ رسول خدا نے اس آیت سی کب اپنا دل خوش نہین کرتی تھے
دلیل اسپر حدیث صحیح بخاری فی کتاب الباری ہی عن العلاء بن مسیب عن ابیہ
قال لقیت براء بن عازب فقلت طوبی لک صحبت رسول اللہ وبایعتہ تحت الشجرۃ
فقال ابن اخی انک لا تدری ما احدثنا بعدہ یعنی ملاقات کی مینے براء بن عازب
سی پس کہا مینے طوبی ہی تیری واسطے کہ شرف صحبت رسول خدا پایا تو نے
اور بیعت کی تحت شجرہ پس کہا اوسنے ای برادر زادہ میری تو نہین جانتا کہ ہم لوگون
نی بعد اوسکی کیا کیا اور کون کون بدعتین حادث کین انتہے پس اگر کل صحابہ رضامند
خدا کو ایک فعل خاص پر نہ سمجھتے بلکہ رضا مندی من کل الوجوہ سمجھتے اور رضامندی
دائمی سمجھتے اور شروط بعد حدوث فعل خلاف رضامندی اور شروط بہ بقا بر
مقتضای بیعت نجانتے تو انک لا تدری ما احدثنا بعدہ کتنی افسوس ہی کہ حضرت
مخاطب اوسوقت موجود نتھے ورنہ براء ابن عازب سی یون عتاب و خطاب فرماتی
کہ تو یہ کیا یک ماراہی خدا نی تو رضامندی عامہ تامہ دائمہ بیان فرمائی ہے
اور شروط ساتھہ کسی شرط کی نہین کی ہے پہر تو ما احدثنا بعدہ کا کیون ذکر کرتا
ہی شاید تو نی مذہب اہلسنت و جماعت چھوڑ کی اس آیۃ مین مذہب شیعہ نختیار
کیا ہی قولہ براہ تدلیس فرماتا ہی اقول تدلیس بظاہر تب ہوتی کہ خداوند تعالی اس
آیت کو یون فرماتا کہ لقد رضی اللہ عن المبایعین من کل الوجوہ رضاء دائما دلو
نکث و فجر و کفر لیکن جبکہ خدا نے تخصیص رضا بمومنین کی اور قید اذ یبایعونک کی
لگائی اور شروط بیعت یا عدم نکث فرمایا تو ان قیود و شروط و تخصیصات سے

قطع نظر کرنا تدلیس حضرات اہلسنت ہی نہ تدلیس خدا و رسول قولہ اور جن باتون
سی اونکی ناراض تہا اونکو تقیہ ظاہر کرتا اقول جن باتون سے ناراض تہا اور عدم ایمان تہا
اور عدم وفا بما عاہد علیہ اللہ تہا اونکث بیعت تہی اور فرار عن الزحف تہا اور محبت مال و دنیا تہی ان سب
باتونکو جو منافقین سی سرزد ہوئین خدا نی بیان فرمادیا پس محل و مصداق تقیہ کہان ہی آری اگر
مومنین مین اظہار نکرتا یا بالخصوص اسماء حضرات ثلاثہ کی تقیہ از شیعیان ہی تو
منافقین مین اظہار نکرتا اون ناموں کا بہ تقیہ از دنیان ہی اور از عدم اظہار نام کرام مراد
لمصلحتہ ہی تو دونو مقام پر ہی تقیہ کو نہ بیان دخل ہی نہ وہان مگر حضرت مخاطب
کو تسخرین التہ دخل ہے وان تسخروا منا فانا نسخر منکم کما تسخرون
قولہ غور کرنیکی لایق ہی اقول غور کرنیکے لایق حال رضامندی ہی کہ کن
لوگونسے ہی مومنین سی ہی یا منافقین سے اور کس بات پر ہی بیعت پر یا کل
دنیا کی کامونپر اور کسوقت تک ہی تا بعد نکث بیعت یا ابد الآبدین قولہ حضرات
شیعہ کو کسطرح معلوم ہوا کہ صحابہ کی اور کا مونسی خدا ناراض تہا اقول جسطرح
سی تمکو حال رضامندی معلوم ہوا کہ تمہاری زعم باطل مین فقط ایک رضی اللہ
سی حال رضامندی ظاہر ہوا اور شیعونکو سیکڑون آیتون سے جو در بارہ
منافقین ہین حال ناراضمندی خدا بعض صحابہ سی ظاہر ہوا قولہ کیونکر اونکو اونکی
ناراضمندی کا حال معلوم ہوا اقول اسطرح معلوم ہوا کہ خدا نی فرمایا فمن نکث
فانما ینکث علی نفسہ اور پہر فرمایا فقد باء بغضب من اللہ ومأواہم
جہنم وبئس المصیر۔ اور پہر فرمایا لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ۔
پس ان آیات اور انکی امثال سی کہ سیکڑون ہین کہ حال ناراضمندی خدا معلوم ہوئے

اعتذار کرتی ہے کہ ان آیات مین ثلثہ کی نام کی تصریح نہین ہی تو ہم کہینگے آیۂ تقدیس
الشہ مین بھی ثلثہ کی نام کی تصریح نہین ہے تاجیب اونسی نکث بیعت اور فرار عن الزحف
اور ایذای خدا و رسول واقع ہوئی تو وہ بموجب مصداق آیات غضب خدا ہوگئی **قولہ**
تعجب کا مقام ہی **اقول** تعجب کا مقام ہی کہ تقدیر خدا سے تو رضامندی ظاہر
ہوا اور قرین نکث سے نارضامندی نہ ظاہر ہو علاوہ اسکے تقدیر خدا سے تو فقط
مومنین ہی سے نارضامندی ظاہر ہوئی نہ سر گروہ منافقین سے پھر کیونکر اہل سنت
معاویۃ العاویۃ الغاویۃ ہو عوکرتے ہین اور نام اصحاب ثلاثہ زبان پر لاتی ہین تا شیعان
پاک کو نابجا سگ ناپاک جواب دین کہ اگرچہ اس قرآن مین تصریح بنام ثلثہ کی نہین ہی مگر اس قرآن کو
حضرت عثمان نے جلادیا اور اسمین تصریح نام ثلثہ کی موجود تھی لیکن چونکہ آیۂ قرین نکث سے وہ نام مخفی
ہی ہوگئی تھی اسلئے حیاء عثمانی مقتضی اونکی جلانے کے ہوئی پھر اب اوسکا ذکر زبان پر لانا لغو
ہی اسلئے کہ اگر شیعہ اسکو دیکھین گے بھی تو بسبب منسوخ التلاوۃ ہونے کے قبول نہین کرسکتی
قولہ لیکن افسوس تو یہ ہی **اقول** الحمد للہ کہ شیعونکو امام مسلمانان کا نشان
ملا ہی اور اپنے امام زمان کو پہچانا ہے مقام افسوس ہی کہ سنیون نے اپنا امام زمان کو
نہ پہچانا اور بموت جاہلیت مرے اور بقول خلیفہ زادہ عبداللہ بن عمر کے جنہون نے
بخوف موت جاہلیت یزید کی اور حجاج بن یوسف کی پاؤنکی بیعت کی اونکا کہین
ٹھکانا نہوا نہ گھر کی ہوئی اور نہ یہ کہا کی **قولہ** ہزار برس تو گذر گئی **اقول** قریب
تیرہ سو برس کی گذری کہ اہلسنت منتظرین کہ امام مہدی متولد ہون تو اوسی زمانہ مین
اور جو طرق شیعون نے حضرات ثلثہ کی گردن مین ڈالا ہی اوسکو نکلوا ڈالین کہ اوسکو نکلنے کی
اس زمانہ دراز کی سے ابتک کچھ اونکا اثر بھی نہ پیدا ہوا یہ انتظار کو انتظار

فردای قیامت سی کم نہین یہ شعر نہایت مناسب مقام پیدایش امام ہی صد
شب ہجر گذشت و مہ من پیدا نیست رطرفہ عمری کہ بصد سال ندیدم یک ماہ۔ آری
بجای صد سال کی تیز دو صد کہنا مناسب تہا بہر کیف دیکہا چاہیئے کہ وہ حضرت
اوس طوق کا لنگر کچہ پڑہا دیتے ہین یا گنا دیتے ہین **قولہ** اس اعتراض سے
بہی اتنا ثابت ہوتا ہی **اقول** یہ اعتراض نہین ہی بلکہ سنیونکی استدلال کا جواب ہے
اور حاصل اوسکا یہ ہی کہ بیعت حدیبیہ اوپر شرط عدم فرار کی تہی اور رضامندی خدا منوط
اوپر اسی بیعت مشروطہ بشرط عدم فرار کی تہی پس جن لوگون نے ایفا بشرط
کیا وہ داخل رضامندی خدا ہوئی اور جن لوگون نے بعد اس بیعت کی وفا بشرط
نکی بلکہ بفرار از محاربات خیبر و حنین نکث بیعت کی وہ من نکث مین داخل اور لقد
رضی سی خارج ہین نابر اسکے ناکثین ہمیشہ لقد رضی سی خارج تہے چونکہ کبہی
وفا کنندہ بشرط بیعت نہ تہی پس جو رضا کہ موقوف اوپر ایفای شرط بیعت
کی تہی وہ کیونکر متحقق ہوتے و اذا فات الشرط فات المشروط پس حضرت
مخاطب جو فرماتی ہین کہ اس اعتراض سی اتنا ثابت ہوتا ہی کہ بیعت رضوان کی
وقت تک صحابہ کبار اور مہاجرین و انصار سچی مسلمان اور پکی مومن تہی محض غلط
ہی ہرگز ناکثین نہ سچی مسلمان تہی نہ پکی مومن تہی اگر سچی مسلمان اور پکی مومن ہوتی تو کبہی اونسے
نکث بیعت عمل مین نہ آتا اونکا نکث کرنا سچی دلیل ہی اوپر جہوٹی مسلمان ہونیکی اور پکی منافقی
ہی اوپر پکی مومن ہونی کے **قولہ** نہ منافق تہی نہ کافر تہی اونکے بیعت صادقانہ تہی
نہ منافقانہ **اقول** اگر کافر بکفر نفاق نہوتی تو پیغمبر کو تہا کافرون مین چہوڑ کر نہ
بہاگتی اور اگر عہد پیمان عدم فرار مین صادق ہوتے اور منافق نہوتی تو مرجاتی

اور فرار نکرتی اور ہرگز کسی عاقل کے عقل باور نہین کرتے کہ خدا کبھی ایسی منافقین
ناکثین فارین سی راضی ہوا ہو آرے راضی اونسے ہوا جنھون نے وفا بعہد و پیمان
کے اور لڑی یا مری یا مارا **قولہ** چنانچہ یہ فقرہ صاحب تقلیب المکائد کا **اقول** یہ
فقرہ ہرگز دلالت نہین کرتا اوپر اسکے کہ بیعت کرنیوالونمین منافق نہ تھی اسلئے کہ صاحب
تقلیب المکائد یہ فرماتے ہین کہ آیہ فمن نکث اسپر دلالت کرتا ہے کہ بعض مبائعین بیعت
حدیبیہ جو موسوم بہ بیعت رضوان ہے ناکثین بیعت سے تھے اور بہت ظاہر ہی
کہ ناکثین نہ تھی مگر منافقین پس خداوند علام الغیوب اون منافقین ناکثین کیونکر
راضی ہوا اور وہ منافقین لقد رضی عن المومنین المومنین بہم مین کیونکر داخل
ہوے **قولہ** اور شہید ثالث کا یہ کلمہ **اقول** یہ کلمہ شہید ثالث کا ہرگز اسپر دلالت
نہین کرتا کہ آپکے صحابہ کبار اول سے منافق نہ تھی اسلئے کہ بعض افعال حسنہ
کا اونسے سرزد ہونا دلیل اوپر ایمان کے نہین ہے کیونکہ بعض افعال حسنہ
کفار اور منافقین سے بھی واقع ہوتے ہین جیسا کہ سابق مین ہمنے التنجی حبیب اللہ
ولو کان کافرا سے بیان کیا بلکہ یہ فرمانا شہید ثالث کا کہ بعض افعال حسنہ
مرضیہ اونہیشان واقعست دلیل ہے اوپر نفاق اونکی کے اسلئی کہ اگر بقول آپکے وہ پکے
مومن ہوتے تو سب افعال اونکی حسنہ ہی ہوتے اور جب فقط بعض افعال حسنہ ہوئی
تو بیشک وہ منافق تھے کہ بعضے ظاہری افعال اونکے حسن تھے اور باطنی افعال
اونکی سب کے سب قبیح تھے **قولہ** جبتک یہ آیت جسمین خدا نے اپنی رضامندی ظاہر
کی نازل ہوئی **اقول** محض غلط آیت رضامندی کے ساتھ ہے آیت فمن نکث
نازل ہوئی کہ اونہی منافقین کو رضامندی سے خارج کردیا **قولہ** خیر آپ کے چلئے

اقول خیر نہین ہے آپ چاہیئی آگے چلئے چاہیئے پیچھے چلئے اچھا پیش و پس سب برابر ہے
مطلع سی مقطع تک صاف پڑا ہوا ہی آپتدای حضرات ثلثہ بکفر بت پرستی تھی اور
شراب پینا اور سور کھانا تھا اور وسط اونکا نفاق اور خاتمہ اونکا بارتداد محض
المعانی تھا قولہ اونکی حال پر نظر کیجئی اقول جب ہمنے اونکے حال پر نظر کی تو دیکھا
کہ ہمیشہ اونسے افعال منافقانہ ہی واقع ہوے کیا سامنے جناب رسولؐ خدا کے کیا
بعد اونحضرتؐ کے آرے سامنے کسیقدر ڈرتے تھے اور بعد اونحضرتؐ کے خلیع العذار
اور بالکلیہ گسستہ مہار ہو گئے قولہ جنگ خیبر پر ثابت قدم نرہے اقول صاحب
تقلیب المکائد رحمہ اللہ نے بعد خیبر ذکر حنین بھی کیا ہے آپ نے فقط خیبر ہی کیون پکڑ لیا
مگر یہ کہ حنین کا فرار لاجواب تھا اسلئی کہ حنین مین فرار صحابہ کبار مثل احد کے منصوص
فی القرآن والحدیث ہے اور سچی تو یہ ہے کہ اہل تواریخ کی کل لڑائیون مین بجز فرار کی نسبت
قرار طرف ثلاثہ کے دی ہی نہین ہے قولہ لیکن فتح نہونا مستلزم فرار نہین ہے
اقول حضرات ثلاثہ کا فرار آپ کہانتک چھپائینگے اور چکنی چپڑی باتین بنائینگے کچھ نکث
بیعت خیبر ہی سے بھاگنے پر موقوف نہین ہے بلکہ حنین سے بھاگنا بھی اسی قسم کا ہے
کہ خود کلام اللہ مین فولیتم مدبرین موجود ہے صحیح مسلم مین ہے کہ عباس عم رسولؐ
کہتے ہین کہ جناب رسولؐ خدا اوس روز ایک بغلہ بیضا پر سوار تھے فلما التقی
المسلمون والکفار ولی المسلمون مدبرین فطفق رسول اللہ ص
یرکض بغلتہ قبل الکفار الی ان قال فقال رسول اللہ ص اے
عباس ناد اصحاب السمرۃ فقال عباس وکان رجلا
صیتا فقلت باعلی صوتی ای اصحاب السمرۃ یعنی ہرگاہ مسلمانون نے اور

Presented by Ziaraat.Com

کفار نی صف جنگ مین باہم ملاقات کی مسلمان پیٹھ پھیر کر بھاگی اور جناب رسول خدا
نی اوسوقت نفس نفیس قصد جہاد کیا اور اپنی بغلہ کو باوجود تنہائی اور عدم رفقا کے بکمال
شجاعت و دلیری طرف کفار کی بڑھاتی تھے اور رجز مین فرماتی تھی انا ابن عبد المطلب
انا النبی لا اکذب جیسا کہ حدیث دیگر مین ہے پس عباس کہتی ہین کہ آنحضرت
نی فرمایا کہ ای عباس اصحاب سمرہ کو یعنے اصحاب بیعت رضوان کو جنہون نے
مرنی اور عدم فرار پر بیعت کی تھی پکارو کہ کیون بھاگی جاتے ہو پس عباس کہ بہت
بلند آواز تھے باواز بلند پکارینگے کہ این اصحاب الشجرۃ یعنے کہان جاتی ہو اے
بیعت کنندگان زیر درخت کیا اے بھاگنی پر بیعت کی تھے انتہے محتملاً
اس حدیث سے صاف سمجھ لیا گیا کہ فارین روز حنین بھی اصحاب بیعت رضوان سے
تھی کہ نکث بیعت کرکی بھاگی جاتے تھی اور عباس ساجہوری الصوت اونکو پکارتا
تھا مگر وہ جوانمردان سمرہ کو کچھ غیرت اور حیا نہ تھی اب ہم حضرت مخاطب سے
پوچھتے ہین کہ آپنے نکث بیعت کو مخصوص بفرار خیبر کیا ہی اسکے کیا وجہ ہے
کیون حضرت سوای خیبر کی کیا اور لڑائیون سے بھاگنی کی اجازت مانگتی تھی
بہرکیف چونکہ آپکی سمجھ مین نکث بیعت خیبر سی بھاگنے پر موقوف ہی تو بہت خوب
ہم اوسکو بھی بچند وجہ ثابت کرتی ہین اول تو یہ کہ آپ فرماتی ہین کہ فتح ہونا مستلزم
فرار نہین ہے البتہ مستلزم فرار نہوتا جب آپ کسی کتاب سی گھوڑی ہی سوئے
ہوتی اونکا فرار زیر پای حصار ثابت کرتی لیکن بالاتفاق کل کتابون سے انکا
پیدا ثابت ہی پس ہم کہتے ہین کہ جب جناب رسول خدا نی حکم فتح کرنے قلعہ
کا دیا تھا تو واجب تھا کہ پای حصار سے ٹلتی اور جبتک قلعہ فتح نہوتا اوترتی یا مرتی

جان بچا کی پھر آنیکے کیا معنے پس بجز اسکی کہ کمال جرأت سی تاب اقامت
نہی وجہ مراجعت کیا ہوئی بیت لڑتے مرنی پر ہوئی تھی یا بزدلی سے دم
بھاگنے پر ہم اسی عدم ثبات قدم کو جو خلاف مقتضای بیعت تھا بنگ عہد بفرار
تعبیر کرتے ہین آری اگر لاش خلیفہ صاحب کی بجای خلیفہ صاحب کی زرہ
سی پھرتی تو ہم ہرگز اوسکو تعبیر بفرار نکرتے خواہ قلعہ فتح ہوتا یا نہوتا دوسری متواتر
سی ہے یہ امر کہ جب دونو خلیفتین گرامی اور دونو شجاع نامی بصد خاسے بلکہ
بکمحرامی ناکامی خائب وخاسر پھری اور مصداق خسر الدنیا والآخرہ ہوئی تو جناب
رسول رب متعال کو نہایت ملال ہوا چنانچہ امام فخر الدین رازی فرماتے ہین کہ
انہ علیہ السلام بات تلک اللیلۃ مہموما تب آنحضرت نی فرمایا لاعطین الرایۃ
غدا رجلا کرارا غیر فرار یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ
ورسولہ یفتح اللہ علی یدیہ چنانچہ کنز العمال اور مسند احمد بن حنبل اور صحیح نسائی اور سیر
الاعین اور روضۃ الاحباب اور روضۃ الصفا اور بہت سی کتب معتبرہ اہل سنت
مین متقارب اللفظ والمعنے منقول ہی وعن عبد اللہ بن بریدہ قال سمعت ابی
یقول حاصرنا خیبر واخذ ابوبکر اللواء فانصرف ولم یفتح لہ ثم اخذہا عمر
من الغد فرجع ولم یفتح لہ واصاب الناس یومئذ شدۃ وجہد فقال رسول اللہ
انی دافع الرایۃ غدا الی رجل یحب اللہ ورسولہ کرارا غیر فرار لا یرجع حتی
یفتح اللہ لہ الحدیث وفی صحیح النسائی لاعطین الرایۃ رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ
لیس بفرار لا یرجع حتی یفتح اللہ علیہ یہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ کل ہم عطا کرینگی رایت ایسی شخص
کو جو کرار غیر فرار ہوگا اور خدا اور رسول اوسکو دوست رکھتی ہین اور وہ خدا و رسول کو

دوست رکھتا ہوگا پس اس کلام بلاغت نظام مین تصریح اس بات کی ہے کہ جناب
امیر علیہ السلام مخصوص باین صفات تھے اور جن حضرات کو پیشتر اس سے رایت دیا تھا
وہ صاحب ان صفات کے نہ تھے اور وہ لوگ دوست رکھنے والے خدا اور رسول
کے نہ تھے بلکہ دوست رکھنے والے اپنی جانونکے تھے اسی سبب سے جان بچا کر بھاگ
کھڑے ہوئے پس اگر خلفا نے فرار نہین کیا تو آنحضرت نے کیون فرمایا کہ کل ایسے شخص کو
رایت دونگا جو کرار غیر فرار اور لیس بفرار ہوگا یعنے بھاگنے والا نہوگا اس سے تو صاف
صاف سمجھ لیا جاتا ہی کہ جسطرح سے خلفا بھاگ آئے وہ نہ بھاگ آویگا یہانتک کہ قلعہ کو
فتح کرے حضرات اہلسنت اس سے بڑھکر اور کیا دلیل فرار ثلاثہ چاہتے ہین کہ قول
جناب رسول خدا شاہد اونکے فرار کا ہے تیسرے اگر حضرت مخاطب کی تسکین ان دلیلون
سے نہین ہوتی ہے تو نظر کرے طرف اوس تصریح صریح کے جو حدیث کنز العمال
مین مذکور ہے روی عن علیؑ انہ سار رسول اللہ الی خیبر فلما اتاھا بعث عمر و
معہ الناس الی مدینتھم فقاتلوھم فلم یلبثوا ان انھزموا عمر و
اصحابہ فجاء یجبنھم ویجبنونہ فساء ذلک رسول اللہ ——— محصل کلام
یہہ ہی کہ جب جناب رسولخدا طرف خیبر کے تشریف لیگئے تب عمر کو واسطے لڑنیکے طرف شہر یہود کے
بھیجا اور لوگ اونکی ساتھ ہوئے پس جب نوبت بمقابلہ پہونچی تو تھوڑی دیر نگزری کہ یہود نے
عمر کو اور اونکے ساتھیونکو ہزیمت دی پس آئے سب لوگ ہزیمت کھائے ہوئے درحالیکہ
ہمراہیان حضرت عمر خود حضرت عمر کو نامرد اور بزدلا کہتے تھے اور حضرت عمر اونہین
کو بزدلا کہتے تھے پس اس ہزیمت کھاکر پھر آنے سے جناب رسولخدا کو ملال ہوا انتہی کیون
حضرت اس سے صراحت زیادہ بھاگنے پر اور کیا ہوگی ہزیمت لشکر بدون فرار بھی کہین

Presented by Ziaraat.Com

ہوسکتی ہے اور جو لوگ کہ ثابت قدم رہین اور فرار نکرین اونکو کوئی کہہ سکتا ہے کہ انہون نے
شکست پائی اور ہزیمت کھائی علاوہ اسکے اگر فرار نہین کیا تھا تو اونکو لوگ بزدلا
کیون کہتے تھے ثابت قدمونکو دنیا مین آجتک کسی نے جبان او نامرد اور بزدل نہین
کہا اور اگر نہین بہاگ آئے تو جناب رسول خدا کو اونسی ملال کرنیکی کیا وجہ تھی جو شخص
جانفشانیان کرے اور جان لڑاوے اوس سے عقلا خوش ہوتی ہین کہ ناخوش
ہوتی ہین اور یہہ ناخوشی جناب رسولخدا کی البتہ موجب اونحضرت کی ایذا کے ہوئی
یہانتک کہ نوبت بات تلک اللیلۃ مہموما کی پہونچی کما مر عن الرازی اور صحیح بخاری
مین ہے کہ من اذانی فقد اذی اللہ پس جو لوگ موذی خدا اور رسول ہین بیشک خدا اونسی
ناراض ہے یہہ ناراضی علاوہ نکث بیعت کے ہے پس ایسی لوگونکی حقمین خدا رضی اللہ فرماے
عقل کسی عاقل کی قبول نکریگی اور ہرچند کتاب کنز العمال بہت معتمد کتاب اہلسنت
کی ہے مگر شاید حضرت مخاطب کو اطمینان تام نہ حاصل ہو اور کچھہ خلجان باقی رہجاوے
تو رفع خلش اپنی بڑے محدث کامل شاہ ولی اللہ دہلوی سے کرلے جنکو شاہ عبد العزیز صاحب
اپنی تحفہ مسروقہ مین آیۃ اللہ فرماتی ہین اور اپنی ملاقاتیون سی ٹہراتے ہین کو حقیقتمن
اونکی والد ماجد ہین اور اونکی والدہ ماجدہ کی ملاقاتیونسی ہین چنانچہ محدث مذکور بھی
حدیث تبفاوت یسیر کتاب ازالۃ الخفا مین بخط جلی اعراب دیگر لکھتی ہین سار
سر سول اللہ الی خیبر فلما اتاھا بعث عمر و بعث الناس الی مدینتھم او قصرھم
فقاتلوا ھم فلم یلبثوا ان ھزموا عمر و اصحابہ فجاء یجبنہ و یجبنھم اخرجہ الحاکم
اور جب فرار اونکا جنگ خیبر سے بدلایل واضحہ ثابت ہوگیا تو مصداق قرآن کا ہونا بھی
ثابت ہوگیا اور مصداق ومن یولھم یومئذ دبرہ فقد باء بغضب من اللہ ومأواہ جہنم وبئس المصیر کا بھی ہوگیا

اور باعتبار ایذا دہی رسولؐ کی مصداق ہونا لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ کا بے ثابت ہوگیا
اور مصداق ان صفات کا ہونا تو ہر سر قدم پر اون حضرات کی لئی ثابت ہی ہم کہانتک
انکشاف کرینگی اور آپ کہانتک چھپاتی پہر نکلی احد مین کہ خیبر مین کہ حنین مین کہ ماجرائے
قرطاس مین کہ قصۂ فدک مین کہ تخلف بعثِ اسامہ مین کہ سقیفہ بندی مین کہ غصب خلافت مین
کہ احداث بدعات مین ؎ ز پای تا بسرش ہر کجا کہ می نگرم، کرشمہ دامن دل میکشد
کہ جا اینجاست۔ **قولہ** بالفرض اگر جنگ سی بھاگی **اقول** کیا عبادت ہی کہ بعد فرض فرار
کی پہر مخاطب کتا ہی کہ کلام اللہ سی ثابت کرو جس شی کو تمنے فرض ہی کر لیا پہر اوسکی
اثبات کی ہمکو کیا ضرورت ہی اقرار کی لئی اثبات کیا اور اس سی بدیہی تر کیا ہوگا کہ فرار
مفروض مخاطب مستلزم نکث عہد ہی اور نکث عہد مستلزم ارتداد ہی اور ارتداد مستلزم عدم ایمان
اور عدم ایمان مستلزم عدم دخول فی رضی اللہ عن المومنین کا ہی **قولہ** اونکا بھاگنا جنگ
خیبر سے **اقول** بھاگنا جنگ خیبر سی اقرار محدثین سی اور جنگ حنین سی فولیتم مدبرین
سی اور نکث بیعت فمن نکث سی اور عدم رضا فقد باء بغضب من اللہ ومأواہم
جہنم وبئس المصیر ۔ سی اور ملعون ہونا لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ سے
ثابت ہی اب اس سی زیادہ اور کیا چاہتے ہین **قولہ** واذ یئس ظلیس **اقول** وافا
جار الالیس بطل الیس **قولہ** صحابۂ کبار سی کوئی فعل بعد اس بیعت کی موجب نارضامندی
خدا کا ہونا **اقول** اگر کوئی فعل موجب نارضامندی ہونیوالا ہوتا تو فمن نکث ہرگز نقض بیعت
فمن نکث فرمانا محض لغو ہوجاتا **قولہ** تو ضرور وہ اوس سی خبر دیتا **اقول** بعد فمن نکث
فرما دینے کی اب کیا ضرورت از سر نو بیان کرنیکی تھی **قولہ** لقد غضب اللہ علیہم ارشاد
کرتا **اقول** اس ارشاد کی ضرورت تو جب ہوتی کہ فمن نکث فانما ینکث نفسہ یا ہوتا

Presented by Ziaraat.Com

اور فقد باء بغضب من اللہ وماواہم جہنم وبئس المصیر اور لعنہم اللہ
فی الدنیا والآخرۃ نہ ارشاد کیا ہوتا اور جب یہ سب فرمادیا تو لقد غضب اللہ علیہم
کی کچھ ضرورت باقی نرہی تھی تو بلا ضرورت فرمانا ایک فعل لغو ہوتا اسلئے لقد غضب
نہین فرمایا **قولہ** اور بری کامونکی خبر تک ندی **اقول** شاید مخاطب کی نزدیک
تمن نکث اور فولیتم مدبرین بہت اچھی کامونسی تھا اور اونہین افعال حسنہ ہی تھا جسکے خدا
نے شہرت دی حقیقت مین یہ غلطی حضرت عثمان کی ہی ورنہ اگر تمن نکث اور فولیتم مدبرین
کو نکال کر مثل دیگر کلام اللہ کی جلا دیتی تو سچے ہو گئی ہوتے اور ان افعال حسنہ کے
کاہیکو شہرت ہوتی **قولہ** افعال قبیحہ کی پردہ پوشی کری **اقول** واقع مین بہت اچھی
پردہ پوشی کی ہے کہ سرتاسری لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ کی اونکی سزی باین تک
اوڑہائی اور اونکو پردگیان فقد باء بغضب من اللہ وماواہم جہنم وبئس
المصیر — سی گردانا ہی **قولہ** یا تو خدا اونسی ڈرتا تہا **اقول** البتہ کسیقدر ڈرتا تہا کہ
اونکی برائیان نہ بیان کرسکا اور بقول آپکی تعریفین بہت کین اور اونہین تعریفون سے
تمن نکث اور فولیتم مدبرین سے بری لیکن شیعونسی بہت ڈرتا تہا کہ اون مدوحین کی ہما
متبرکہ زبانپر نہ لاسکا ورنہ صاف صاف کہدیتا تہا یا عمر یا ابابکر یا عثمان لقد سخط اللہ علیکم
کہ یہ جھگڑا ہی مٹ جاتا **قولہ** بخشش ہو جاتی تہی تو اوسکو عفو کر دیتا تہا **اقول** شیعہ
امیدوار ہین عفو بخشش کی اسلئی کہ جب لغزشین کفر ونفاق کی درگاہ خدا مین عفو ہو جاتی
ہین تو اگر بالفرض تیری مین ہمکو بخشش بہی ہو گئی ہوگی تو خداوند عفو عفو کریگا ورنہ خلاف
عدل لازم آئیگا کہ بڑی لغزشین تو معاف کری اور چھوٹی لغزشیانہ معاف کری **قولہ**
اگر کہا جاوی کہ بعد وفات پیغمبر **اقول** قبل وفات بہی برے کام کئی جیسا کہ ہم بیان کرینگے

اور بعد وفات بھی کئی **قولہ** تو ضرور اوسکی خبر دیتا **اقول** اوسکی خبر خدا نے فمن نکث سے
بھی دی اور فان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم ومن ینقلب علی عقبیہ
لن یضر اللہ شیئا سے بھی دی اور اوسکی پیغمبر نے بھی ما زالوا مرتدین
منذ فارقتھم اور ارتدوا علی اعقابھم القھقری سے اور من الاصحاب من لا یرانی بعد ما یفارقنی اور
لا یدری ما تحدثون بعدی سے اور سیعود الدین غریبا کما بدء غریبا سے
اور لترکبن سنن من قبلکم خذوا النعل بالنعل والقذۃ بالقذۃ
سے اور اذا فتحت علیکم خزائن الروم والفارس سے دی ہے لیکن سے
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ **قولہ** لقد رضی اللہ عنہ الخ **اقول** مکرر
بیان ہوا کہ لقد رضی اللہ مومنین کی حق مین فرمایا نہ منافقین کی اور بشرط عدم نکث فرمایا
نہ بلا شرط **قولہ** فزاد یا فعلم ما فی قلوبھم کہ مین اونکی دلونکی بات جانتا ہون **اقول**
جسطرح سے کہ مومنین موقنین کی دلونکی بات کو بعزم وفا عہد جانا اوسیطرح منافقین
کی دلونکی باتکو نکث عہد جانا **قولہ** اور فرمایا فانزل السکینۃ علیھم **اقول** تفسیر درمنثور
مین مذکور ہے اخرج ابن ابی حاتم عن ابن عباس فی قولہ فعلم ما فی قلوبھم فانزل
السکینۃ علیھم قال انما انزلت السکینۃ علی من علم منہ الوفاء انتہی یعنے سکینہ نہین نازل
ہوا مگر اونہین لوگونپر جنکو خدا نے جانا کہ وفا بعہد کرینگی اور نکث عہد نکرینگے پس
ناکثین سکینہ سے محروم اور رضے اللہ سے خارج ہین کما مر **قولہ** ایسے لوگ جادۂ حق
سے منحرف ہوئے ہون **اقول** ایسے لوگ تو منحرف نہین ہوئے مگر جو نکث والے تو منحرف
ہوگئے اور آپکی شیخین فارین عن الخیبر والحنین بل الثلثہ اونہین ناکثین مین ہین **قولہ**
لیکن ہم حضرات شیعہ سے عرض کرتے ہین **اقول** لیکن ہم بھی حضرات اہل سنت

Presented by Ziaraat.Com

سی عرض کرتے ہین کہ وہ کیون سوال وجواب مین اپنی اوقات ضایع کرتی ہین
پہلی کسی آیت سی کسی حدیث سی ثلاثہ کا مومنین مین ہونا ثابت کرلین تب تحت
رضے اللہ عن المومنین اونکو داخل کرکی بحث اسمین کرین کہ رضا فعل خاص سے
تھی یا عام سی اور اونہون نی نکث بیعت بفرار عن الزحف کیا یا نہین **قولہ** کیون علامہ
کاشانی کی تفسیر **اقول** گا یا ہوا راک ہی ہم جواب دیچکی ہین کہ تفسیر ملا فتح اللہ کاشانی
مین خوب تفحص کیا یہ عبارت نہین ملی اور اگر ہم فرض بھی کرلین تو مخاطب کی ثلاثہ کو
کو مفید نہین آتا کہ اس عبارت مین قید مومنان کی لگی ہوئی ہی یعنے بدرجہ
نزدیک کس ازان مومنان الخ اور آپکی ثلاثہ کا مومنان مین ہونا اول بحث ہی جو
لوگ اونکی نفاق کے قائل ہین وہ کب اونکو مومنان مین کہین گی مگر غباوت
کا کیا جواب ہی **قولہ** بیعت مین شریک تھی **اقول** بشارت مومنین کو ہے
نہ مطلق سابقین کو فما لھؤلاء القوم لایکادون یفقھون قولا **قولہ**
دوسری روایت سنیں کہ تذکرۃ کشف الغمہ مین لکھا ہی **اقول** اصل اس روایت
کی صحیح مسلم مین اور بعض فقرات ازالۃ الخفا مین موجود ہین اور ہم کشف الغمہ کو جانتے
ہین کہ ایک ایسی کتاب ہی کہ اوسکی مصنف علیہ الرحمہ نی اوسکی خطبہ مین لکھدیا ہے
کہ مینے اکثر حدیثین اسمین کتب مخالفین سی الزاماً علیہم نقل کی ہین پس وہ مخالفین پر حجت
ہوسکتی ہین نہ شیعون پر باقی رہا ترجمہ اوسکا پس ہم نہین جانتی کہ مترجم کوئی معتبر ہے
یا غیر معتبر ہی محض ترجمہ پر اکتفا کی ہے یا اپنی طرف سے کچھ بڑھا یا گھٹا یا ہی پہلی اعتبار
اوسکا ہماری علمائی معتبر کی قول سی ثابت کرلیتی تب اوس سی استدلال کرتے
تو قابل شنیدن ہوتا **قولہ** اس روایت سی چند فائدی **اقول** خیالات فاسدہ

بہت فائدی حاصل ہوتی ہین لیکن بیفائدہ ہین قولہ اول یہ ثابت ہوا کہ بیعت کیوقت
چودہ سو صحابی موجود تھے اقول یا سو ہون یا دو سو ہون تعداد مبحوث عنہ
بین الفریقین نہین ہی پہر اس لغو گوئی سی کیا فائدہ قولہ جنکی ایمان اور اسلام کی خبر
خدا دیتا ہی کہ فعلم ما فی قلوبہم اور اونکی شان مین فرماتا ہی اللہ رضی اللہ عن المومنین اقول
جنون ہی جنون والجنون فنون کونسے عبارت روایت کی اس قول پر تمہاری دلالت
کرتی ہی ہرگز اس روایت مین کوئی لفظ کوئی حرف یہ دلالت نہین کرتا کہ خدا نی چودہ سو کے
ایمان یا نفاق یا اسلام یا کفر کی خبر دی علاوہ اس دروغ پر راوی کی تنہا سی یہ بات صحیح نہین
ہی آئیے کہ قلوبہم کی ضمیر طرف مومنین کی پہرتی ہی نہ طرف چودہ سو صابعین کے
کہ جسمین منافقین بہی تھے پس جسطرح جناب باری نی قلوب مومنین مین ایمان و وفا کو جانا
اوسیطرح جناب باری نی قلوب منافقین مین نفاق اور عدم الوفا کو جانا اور رضی اللہ
فقط مومنین کو فرمایا نہ چودہ سو صابعین کو قولہ دوسری حضرت پیغمبر خدا نی اونکی نسبت
فرمایا اقول روایت مین یہ نہین ہی کہ چودہ سو کی نسبت فرمایا بلکہ خطاب بحاضران
نمودہ فرمودہ اور جائز ہے کہ حاضرین سی وہی مومنین حاضرین مراد ہون جنکی حق مین خدا نی
رضی اللہ عن المومنین فرمایا ہان اگر روایت مین لفظ کل حاضرین ہوتا تو بظاہر احتمال
جاتا کہ کل چودہ سو سی خطاب واقع ہوا گو بنظر رضی اللہ عن المومنین کی ضرور ہوتا کہ
خطاب بجمہور حاضرین مومنین ہی مین کیا جاوی علاوہ اسکے خود آپنی صفحہ ۳ کی حاشیہ
مین فرمایا ہی کہ خطاب کل سی ہونا اور بعض مراد ہونا کلام عرب مین جاری ہے پہر
کیا نشی ثابت ہوا کہ حضرت نے کل صابعین کو حق المنافقین کو بہتر روئی زمین فرمایا قولہ تیسری
ثابت ہوا کہ سوای ایک منافق کی اور کسی نے بیعت کو نہین توڑا اقول ایک

منافق کا بیعت توڑنا قول راوی ہی نہ حدیث معصومی ہی اور جائز ہی کہ راوی کو
اوسوقت تک ایک ہی منافق کی بیعت شکنی کا حال معلوم ہوا ہو کہ اوسنی عاجلاً
بیعت کو توڑا ہو اور دیگر منافقین کی نفاق کا یا بیعت شکنی کا حال اوسکو نہ معلوم
ہو پس جسطرح سے ایک منافق کی نفاق کا حال ہماری ایک راوی سی آپنی
مان لیا حالانکہ صدر کلام مین آپنے دعوی کیا تہا کہ سوای خالص مخلص ایمان والون
کی اس سفر مین کوئے منافق ہی او نہ تہا اوسیطرحسی دیگر رواۃ سی ہمارے اور
منافقونکا حال بہی دریافت کیجیے اور اپنی دعوای کلی سے باز آئی اور اگر اسپر آپ
راضی ہو جائے تو جانی دیجیے آپ اہلسنت ہی کی کتابون سی اور سو چار کا حال
خسران مآل سن لیجیے اور یہہ نہ فرمائیے کہ بیعت کنندگان کبہی جادۂ حق سے
منحرف نہوئی پس از جملہ بیعت کنندگان تحت شجرہ عبدالرحمن بن عدیس البلوی
المصری ہی کہ جسکے حق مین صاحب استیعاب ابن عبدالبر کہ بڑی معتبرین اہلسنت
سی ہین لکہتے ہین کہ کان ممن بایع تحت الشجرۃ رسول اللہ قال ابو عمر وہو کان الامیر
علی جیش القادمین من مصر الی المدینۃ الذین حصروا عثمان وقتلوہ انتہے یعنی
عبدالرحمن بن عدیس مصری اون لوگونسے تہا کہ جنہون نی تحت شجرہ رسول خدا
سی بیعت کی تہی اور وہ سردار تہا اوس لشکر کا جو مصر سی طرف مدینہ کی آیا اور محاصرہ
کیا حضرت عثمان کو اور اونکو قتل کیا ہم حیران ہین اسبات مین کہ قاتل اور مقتول دونو
اہل بیعت شجرہ سی تہی تو ضرور ہوا کہ حضرات اہلسنت یا دونو کو جنتی کہین یا کلاہما
فی النار اور اگر احدہما کو جنتی کہینگے تو ترجیح بلا مرجح لازم آویگی علاوہ اسکی
بنا بر دونو شق آخر کی کلیت نجات اہل بیعت شجرہ باطل ہو جاویگی اور از جملہ

بیعت کنندگان تحت شجرہ ابوالغادیہ ہی کہ جو قاتل عمار بن یاسر تھی چنانچہ بن تیمیہ نے
ردمنہاج الکرامۃ مین لکھا ہی کہ ان قاتل عمار بن یاسر ابوالغادیہ کان ممن بایع تحت
الشجرۃ ذکر ذلک ابن حزم وغیرہ یعنی قاتل عمار بن یاسر ابوالغادیہ اون لوگون مین
سی ہی جنہون نی تحت شجرہ بیعت کی تھی چنانچہ ابن حزم وغیرہ علما داہلسنت نی ذکر کیا
ہی اور پھر جواب برہان ثالث امامت جناب امیر علیہ السلام مین کہتا ہی کہ ابن حزم
نی کہا ہی کہ عمار یاسر کو قتل کیا ابوالغادیہ نی وان ابوالغادیۃ ہذا من السابقین الاولین
ممن بایع تحت الشجرۃ انتہی یعنی ابوالغادیہ سابقین اولین مہاجرین سے تھا اور
لوگون مین سی تھا جنہون نی تحت شجرہ بیعت کی تھی اور یہ حدیث کتب فریقین مین مذکور
اور مشہور ہی کہ جناب رسول خدا نی فرمایا کہ ویح عمار تقتلک الفئۃ الباغیۃ اور کنز العمال
مین ہی قاتل عمار وسالہ فی النار یعنی قاتل عمار آتش دوزخ مین ہی اور از جملہ
بیعت کنندگان تحت شجرہ صاحب الجمل الاحمر تھا چنانچہ اوسی کتاب کنز العمال مین
مذکور ہی لیدخلن الجنۃ من بایع تحت الشجرۃ الا صاحب الجمل الاحمر وایضا
فیہ عن جابر کلہم مغفور لہ الا صاحب الجمل الاحمر یعنی بیعت کنندگان تحت
شجرہ داخل بہشت ہونگی مگر صاحب جمل احمر و از جملہ بیعت کنندگان تحت شجرہ مغیرہ بن
شعبہ زانی ہے چنانچہ صاحب مدارج النبوۃ لکھتے ہین کہ مواہب لدنیہ مین ہی کہ
روز حدیبیہ مغیرہ تلوار لئی ہوئی سر مبارک رسول خدا پر استادہ تھا اور یہی فرماتی ہین کہ در
اصابہ میگوید کہ مغیرہ اسلام آورد پیش از حدیبیہ و حاضر شد بیعت رضوان را پھر فرماتی
ہین کہ حضرت عمر نی اوسکو والی بصرہ کیا اور بعد چندی بسبب صدور زناکاری
اوسکو معزول کیا اور گواہی دی اوسکی زناکاری پر ابوبکرہ وغیرہ نی گو شہادت بسبب

Presented by Ziaraat.Com

ظاہر شرع پوری نہین ہوئی اور بعد اسکی پھر والی کوفہ کیا اوسکو اور ہمیشہ والی کوفہ تہا
یہانتک کہ عمر نے اسکو پھر عثمان نی بہی اوسکو اوسی عہدہ پر اپنی زمانہ مین مقرر کیا اور ہمیشہ
اوسی حال پر تہا یہانتک کہ خلاف واقع ہوا درمیان علیؑ اور معاویہ کی پس لاحق
ہوا ساتھ معاویہ کی اور رعیت معاویہ کی اور معاویہ نی اوسکو والی کوفہ کیا اور وہ ہی
شخص ہی کہ جسنے تدبیر امارت یزید کی اور لوگونکو مہیا اور آمادہ کیا امارت یزید پلید
کی لئی اور منقول ہی کہ پہلے معاویہ نی اوسکو کوفہ سے طلب کیا پس تاخیر کے
اوسنی انہین اور معاویہ نی جب عتاب کیا تو کہلا بہیجا کہ وجہ تاخیر حضوری خدمت
یہ ہی کہ مین مشغول ہون تدبیر امارت یزید مین لہذا ما قال ومن شاء التفصیل فلیرجع
الی مدارج النبوۃ الغرض اصحاب بیعت شجرہ وہ لوگ تہی کہ جو بانی مبانی خلافت
یزید پلید فاسق وفاجر ابن مرجانہ الفجر کی تہی اور وہ لوگ تہی جو بایعین یزید تہی اور
جو بعد شہادت جناب سید الشہداؑ بہی خلع بیعت یزید پلید سے مانع تہے کما مر اور وہ لوگ
تہی جو قاتل عمار یاسر تہی کہ جنکی شہادت ہمنے ہونیکی جناب سے خدا نی دی تہی پس کیونکر کوئی کہہ سکتا ہی کہ بیعت
کنندگان تحت شجرہ بہی خدا بہر طرح راضی تہا آیا خلافت یزید بہی خدا راضی تہا آیا قتل عمار سی بہی خدا راضی
تہا پس اگر ایسے ہی رضامندی مراد ہی کہ مانع دخول نار نہین ہی تو ہم بطیب خاطر
قبول کرتے ہین کہ بیشک حضرات ثلثہ سی بہی خدا نہایت راضی تہا **قولہ** لیکن اگر
ہم صحابہ کی برائیونکو تسلیم بہی کرلین **اقول** بعد تسلیم کرلینی برائیونکی وہ شمار مومنین سی
خارج اور منافقین مین داخل ہوجائینگے تب شہید ثالث کو یہ فائدہ ملیگا کہ بعض
مبایعین تحت الشجرہ کو مزہ شجرۃ الزقوم چکہاوینگی **قولہ** اسکا کیا جواب ہی **اقول** اسکا
یہی جواب ہی جو تمنے سنا **قولہ** حضرت نی تقیۃً کہہ دیا ہوگا **اقول** اگر تقیۃً نہ کہا ہوگا

Presented by Ziaraat.Com

تو شاید بخوف منافقین تو یہ کہدیا ہوگا **قال المخاطب لمقام**
ہذا اللہ سبل السلام مقام پر یہ امر بھی لایق لکھنے کی ہی کہ اگر کوئی یہ شبہہ کری
کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ اس بیعت مین شریک نتھی اسلئے وہ بیعت
الرضوان سی خارج ہین اوسکا جواب یہ ہی کہ پیغمبر خدا کو حضرت عثمان سی ایسے
محبت تھی کہ باوجود نہ موجود ہونی اونکے وقت بیعت کی اونکو شریک کرلیا اور کیسا
شریک کیا کہ جیسے اونکو اپنا ہاتھہ بنا دیا چنانچہ اس مقام پر جو کچھہ مولانا و بالفضل مولانا
مولوی علی بخش خانصاحب نی اپنی ایک رسالہ مین لکھا ہی اوسے کو ہم بجنسہ
نقل کرتی ہین وہو ہذہ اور واسطی حصول شرف بیعت الرضوان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نی عثمان غنی کیطرف سے بھی اپنی دونو ہاتھہ سی وہ معاملہ فرمایا کہ دست حق پرست
اپنی کو عثمان کا ہاتھہ قرار دیا روضۂ کلینی مین حدیث وارد ہی کہ بیعت لی پیغمبر خدا
نی مسلمانون سے اور ایک ہاتھہ کو اپنی دوسری ہاتھہ پر مارا واسطی عثمان کی کہ وہ
لشکر مین مشرکونکی تھی اس حدیث سی علاوہ قطعیت مغفرت و رضوان الہی کے ایک
لطیفہ عمدہ ہاتھہ آیا کہ دست نبی دست عثمان قرار پایا اور دست نبی وہ ہی کہ مجازاً
دست خدا ہی ید اللہ فوق ایدیہم اب دیکھیئی عثمان غنی کو ید اللہ ید اللہ کا لقب
منصف مزاج عنایت کرتی ہین یا اوس لقب کو پھر بھی مخصوص واسطی علی مرتضی
کی کہی جاتی ہین انتہی بلفظہ ولہ درہ وعلی اللہ اجرہ اور اس حدیث سی ثابت ہوتا
ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی یارونکی یاری پر نہایت بھروسا تھا اور انکی
استقلال پر یقین کامل تھا اسلئے کہ جب لوگون نی کہا کہ خوش حال عثمان کا کہ
اونکو خانۂ کعبہ کا طواف نصیب ہوا تو حضرت نی فرمایا ممکن نہین ہے کہ عثمان

ساعبارت روضہ وابیح اول الاحکام کلینی وحزب بلعدی یہ بھی الکلینی مشابہ ۱۲

بغیر ہماری طواف کری آخر ویسا ہی ہوا کہ بغیر حضرتؐ کی حضرت عثمان نی طواف
کیا چنانچہ اس حدیث کی مضمون کو حملۂ حیدری کی مؤلف نی بہی نظم کیا ہی کما قال

نظم

باو ہم ہمان گفت خیر البشر — طلب کرد پس اشرف انبیا
بمقصد روان شد چو تیر از کمان — کہ زان پیشتر گفتہ بد با عمر
خوشا حال عثمان با احترام — کہ شد قسمتش حج بیت الحرام
بپاسخ حنین گفت با انجمن — بہ عثمان نداریم ما این گمان

از اصحاب عثمان صاحب حیا
بموسید عثمان زمین در زمان
بگفتند چندین بہ خیر البشر
رسد بخدا چون شنید این سخن
کہ تنہا کند طوف آن آستان

اور بعد اسکی بہی مؤلف لکہتا ہی کہ جب حضرت عثمان مکہ مین پہونچی اور ابو سفیان سے
کہا کہ پیغمبر خدا طواف کی لئی آنا چاہتے ہین اوسنے کہا کہ یہ ممکن نہین ہی مگر تمہارا دل
چاہی تو طواف کرلو تب حضرت عثمان نی انکار کیا اور اسپر ابو سفیان نی اونکو قید کر لیا کما

قال

کہ گر میل داری تو طوف حرم — بموسید آنکہ بدل مہر خون
کہ آید محمد برائے طواف — چو بشنید عثمان ازو این سخن
کہ طوف حرم بی رسول خدا — نباشد بر پیرو انش روا
بگرداند از سوی او روی خویش — بفرمود پس باد گر مشرکان
نیابند رفتن بہ نزد رسول — اگر شاد باشید زین گر ملول
علاجی بجز صبر کردن ندید — مقید نمودندش اعدای دین

بہ عثمان چنین گفت آن سرنگون
ولیکن مجالست این بگزاف
چنین داد پاسخ بآن اہرمن
ازین گفتہ سفیان بر آشفت بیش
کہ عثمان و این دگر از پیروان
چو عثمان ازو این حکایت شنید
بیان نجاتش کنم بعد ازین

غرضکہ ہم حضرات شیعہ سی التماس کرتی ہین کہ وی ذرا انصاف فرماوین کہ اوسنکے
مفسرین اور محدثین اور مورخین صحابہ کی نسبت کیا لکہتے ہین اور اونکی استقلال اور صبر

ایمان اور اسلام کو کیسا تسلیم کرتے ہین اور پھر باینہمہ اونسے عداوت رکھتی ہین اور ایسے
لوگون کو جنکی ایمان اور اسلام پر پیغمبر صاحب کو اطمینان ہووی اور جنکی پرورش کرنی کا
شبہہ تک حضرت کی دلپر گذری اور جو باوجود مصیبتون اور محنتون کی سر مو اطاعت
نبوی سی باہر نہون اور جنکی استقلال اور صبر کی خدا تعریف کری منافق اور مرتد کہتی ہین
والعوذ باللہ من ذلک ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ حضرات شیعہ کسطرح ایسی سچے مسلمانون
اور پکی ایمان والونکو منافق کہتے ہین اور کیونکر ایسے صریح آیات اور سچی روایات
سی انکار کرتے ہین اسلئے کہ جب کوئی شخص ان آیتون اور حدیثون اور روایتون کو
دیکھی تو بلا ممکن ہی کہ وہ صحابہ کرام کی فضائل مین شبہہ کرسکی یا اونکی نسبت نفاق
اور ارتداد کا خطرہ بھی اوسکے دلمین گزرسکے غور کرنیکا مقام ہی کہ خدا نی اونکی حالات
بیان کرنیمین فقط کنایہ اور اشارہ پر قناعت نفرمائی بلکہ صاف صاف تصریح اور ٹھیک
ٹھیک پتہ اور نشان اونکا بتلادیا اور ایسے صریح آیتونکو نازل کرکی منکرین کے
شبہات کو دور کردیا اگر پیغمبر صاحب کی اوپر ایمان لانیوالونکی فقط خدا تعریف اجمالی
کرتا تو منکرین کو تاویل اور شبہہ کا موقع تھا مگر جب صاف کہدیا کہ مین اون مسلمانونسے
راضی ہوا جنہون نی پیغمبر کی ہاتھ پر بیعت کی اور جگہ بھی بیعت کرنیکی بتلادی کہ درخت
کی نیچی اور یہ بھی کہدیا کہ یہ لوگ پیغمبر کی ہاتھ پر بیعت نہین کرتی ہین بلکہ میری ہاتھ
پر تو اب کون شخص ہی کہ ایسی بیعت کرنیوالونکی ایمان اور اخلاص پر شبہہ کرسکی ہان
یہ شبہہ ہوسکتا تھا کہ شاید بیعت کرنیوالی وہی معدودی چند ہون جو موافق اعتقاد
شیعونکی مرتد نہین ہوی لیکن جبکہ علماء شیعہ نی اس امر کو تسلیم کرلیا کہ صحابہ
کیا چودہ سو اس بیعت مین شریک تھی اور یہی قبول فرمالیا کہ اونہین کی شان مین

اس نیت کو خدا نی ماذل کیا اور اسکا بھی اقرار کیا کہ سوای ایک منافق کی اور کسی
نی بیعت کو نہین توڑا تو ہمکو نہایت ہی تعجب آتا ہی کہ کیونکر ایسی بیعت کرنیوالون کے
حق مین ایسا فاسد اعتقاد رکھتی ہین لیکن یہ خیال کرکی کہ حضرت تمکو نہ خدا کی کلام پر یقین ہی
نہ پیغمبر صاحب کی حدیثون پر نہ امامونکی قول پر تو کچھ تعجب نہین ہوتا اگر اونمین سے
کسی پر عمل ہوتا تو کبھی ایسا عقیدہ نرکھتی ای بھائیو تمہاری حق مین ہم خدا سی دعا
کرتی ہین کہ اللہ جلشانہ تمکو ایک ذرہ بھر ایمان عطا کرے تاکہ تم لوگ اپنی عقیدونکی
برائیون پر خود ہی اقرار کرنیلگو اور جو ہم تمکو سمجھاتی ہین وہ تم خود ہی سمجھنے لگو ای یار ذرا اپنی
عقیدونپر غور کرو اور سوچو کہ انمین کچھ بھی اثر ایمان اور اسلام کا ہی اگر ہی تو دکھلاؤ
نالۂ حزینت کو آہ آتشینت کو بملاف عشقبازی چند عشق انشا نیاست یقول
التمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام شبہ عدم بیعت
عثمانی سی شیعونکو کیا واسطہ اسلئے کہ بیعت نفاقی منافقین کا ہونا اور نہونا ہمارے
نزدیک دونو مساوی ہین بلکہ ایسی بیعت کا نہونا بہتر ہی ہمنے ہی کیونکہ بعد ہونیکی
کمک ہی نہین بجز زیادتی وبال اور نکال کی کچھ فائدہ نہین ہی ایک بدیسلی سے
مثل ہی کہ خصم کیا برا کیا کرکی چھوڑ دیا اور نہ کیا کبھی کسی شیعہ سی یہ اعتراض
اپنی نہ سنا ہوگا بلکہ معترضین خود حضرات اہلسنت ہین جو ثلاثہ کو مومن جانتی ہین اور
اونکی دفع مین تناقض باتین بناتی ہین اور اپنا دل سمجھاتی ہین شاہ ولی اللہ صاحب
کتاب ازالۃ الخفا مین مآثر عثمانی مین فرماتی ہین کہ قدح کردند در سابقہ او بآنکہ در مشہد
بدر حاضر نشد و در احد فرار نمود و در بیعت رضوان غائب بود و اور عبد الرحمن بن عوف
کو بھی جملہ معترضین سی ٹھہرایا ہی کہ اونہون نی ولید بن عقبہ برادر مادری عثمان کی زبانی

Presented by Ziaraat.Com

حضرت عثمان کو پیغام دیا کہ مین مثل تیری فرفرا حد بھاگا اور نہ یوم بدر متخلف ہوا اور نہ
تارک سنت عمر ہوا الخ ما قال اور یہی عبد الرحمن بن عوف جسکی شان مین صفحہ ۲۳۸
مین فرمایا ہی کہ سیماہم فی وجوههم من اثر السجود انکی شان مین نازل
ہوا ہی پس جب ایسی لوگ بہشتی قطعے معترض حضرت عثمان پر ہون تو بیچارے
شیعونکا کیا قصور ہی پھر اوسی آثر عثمانی مین فرماتی ہین از انجملہ آنکہ چون مشہد حدیبیہ
پیش آمد آنحضرت او را بمکہ فرستاد بجہت رسانیدن پیغام صلح و تسلیہ مستضعفین آنگاہ
آوازہ بقتل او شایع شد و اینمعنے مہیج بیعت قتال گشت آنحضرت یک دست مبارک
خود را عوض دست حضرت عثمان برداشتند کہ ہذہ یدی و ہذہ ید عثمان و این تشریف
عظیم بود حضرت عثمان را و از خیبت او ہا بیعت رضوان داخل شد انتہے بلفظہ اس
تین سطر کی کلام کی اول و آخر کو ملاحظہ کرنا چاہیے کہ کیسا تناقض ہی اول مین آپ
لکھتی ہین کہ شایع ہونا خبر قتل عثمان کا مہیج ہوا اون حضرت کو بیعت قتال لینی کا اگر
اس خبر کو وہ حضرت جھوٹ سمجھتی تھی تو ظاہر ہی کہ خبر کاذب مہیج بیعت قتال نہین ہو سکتی
مگر یہ کہ بفریب اون حضرت نی لوگون سی بیعت قتال لی ہو اور اگر وہ حضرت سچ
سمجھتے تھی تو آخر مین یہ فرمانا کہ عثمان کیطرف سی بیعت کی محض غلط ہوا جاتا ہے
مردہ کیطرف سے بیعت کرنا ایک امر لغو ہی ہرگز کوئی عاقل باور نکریگا کہ ایسا فعل لغو
اونحضرت نی کیا ہوگا بہرکیف اعتراض غیبت عثمان کو کچھ خصوصیت بیعت رضوان
سی نہین ہی بلکہ صحیح بخاری وغیرہ سی ثابت ہوتا ہی کہ اعتراض غیبت عن کل الشاہد
لوگ حضرت عثمان پر کرتے تھی چنانچہ صحیح بخاری وغیرہ مین موجود ہی کہ ایک
شخص مصری نی ابن عمر سی پوچھا کہ ہل تعلم ان عثمان فر یوم احد قال نعم قال تعلم انہ

Presented by Ziaraat.Com

تغیب عن بدر ولم یشهدها قال نعم قال تعلم انه تغیب عن بیعة الرضوان فلم یشهدها
قال نعم فقال الله اکبر یعنے تم جانتی ہو کہ عثمان بھاگی جنگ احد سی ابن عمر نی
کہا کہ ہان پہر اوسنے کہا کہ تم جانتی ہو کہ بدر مین بہی غائب تہی کہا کہ ہان پہر کہا تم جانتی
ہو کہ بیعت رضوان مین بہی غائب تہی کہا کہ ہان تعجب ہے کہ سائل نی خیبر اور حنین کو
کیون چہوڑ دیا یہ ظاہر و اشہر حدیث کو چونکہ اسکا کچہ جواب نہین سوجہا اسلئی چہوڑ دیا
وکیف ما کان جو جوابات مزخرفات ان اعتراضات کی دیئے ہین اور اعذار
باردہ کئی ہین اہل سنت بحسن ظن اوسکو البتہ مان لینگے لیکن شیعونکو کیا غرض
ہی کہ تسلیم کرین کیونکہ مرجع اکثر کا طرف اعذار باردہ و تصنعات شاردہ کی ہے پہر
شیعونکی سامنی ایسے مباحث کا ذکر کرنا بیکار ہی اسلئے کہ ظاہر ہی کہ جب
بیعت اصلی سابعین منافقین کی حق مین بکار آمد نہین ہوئی تو بیعت فرضی بفرض
صحت روایت کیا بکار آمد ہوگی بلکہ وبال ونکال نکث اس بیعت کا وبال ونکال
نکث بیعت اصلی سی بڑہ جائیگا کیونکہ اصلی بیعت فقط اپنی ہاتہ سے تہی
اور یہ بیعت بدر سبانی دست خدا رسول خدا تہی پس مراعات اسکی اہم تہی لیکن جیسے
عثمانی فقط ایک بات لسانی تہی کہ اونہون نی کچہ شرم وحیا خدا و رسول سی کی اور
خدا و رسول کی کچہ عزت و حرمت نرکہی اور ایسی بیعت کو بہی بفرار از خیبر و حنین توڑ
ڈالا اور یہ امر عقیدۂ شیعہ مین اونکی لئی مستوجب تضاعف عذاب و نکال ہوا پس
غرض جناب رسول خدا کی بفرض تسلیم ایسے بیعت ایسی بیعت تہی کہ حضرت عثمان اپنی
اخوان سی حصول ان مدارج عالیہ عذاب و نکال مین سبوق نرہجائین اور محبت خدا
انپر بہی تمام ہو بلکہ اورون سے تمام تر ہو اور نکث بفرار مین یہ عذر پیش خدا نکر سکین

کہ مینے عہد و پیمان عدم فرار کا نہین کیا تہا اسلئے کہ اس عذر پیش کرنیکی وقت بنا فرمائیگا
کہ گو تو نی اپنے ہاتہ سے بیعت نہین کی تہی مگر ہمنے اور دوسری زیادہ تر حجت تمام کی
تہی کہ بذریعہ دست پیغمبر تجہسے بیعت لی تہی پہر تو نی کیون فرار کیا قولہ اونکو اپنا ہاتہ
بنا دیا اقول آپکی سوء ناعطا فہمی تو بدو کام مین فقط عثمان کا ہاتہ جناب رسول کا ہاتہ ٹہرایتا تہا
بمقتضای ہر کہ آمد بر آن فرمینود خود عثمان کو ہاتہ جناب رسول خدا کا بنا دیا فردت نعثہ علی
الطنبور اب کوئی تیسری ثالث یا بخرید یا مونگی اور حضرت عثمان کو رسول خدا ہی بنا دیگی
قولہ فی العبارۃ المنقولۃ دست حق پرست اپنی کو عثمان کا ہاتہ قرار دیا اقول قرار دینا
نہین ہی مگر فرض کر لینا اور فرض کر لینی سی وجود فرضی شی کا ہوتا ہی نہ وجود حقیقی بنا بر
اسکی دست مفروض کی اصلی حقیقت مین کوئی شرافت نہین ہی اور وہ دست واقع مین
دست نبی نہین ہو گیا کہ شرافت دست نبوت اوسمین آجاوی ورنہ سنو رہو تا کہ بعد
بیعت نبوی کی خلیفہ اول و ثانی ثالث ہی سی بیعت کرتے اسلئی کہ دست خدا او
رسول کی موجود ہوتی دوسری سی بیعت کرنا البتہ عقلاً عین گمراہی سمجہا جاتا ہی اور اسے
سبب سی شاید اہلسنت کو جناب امیر کی دست خدا ہونیکا انکار ہی مولانای مخاطب
چاہتے ہین کہ دست عثمان کو دست خدا بنا کی ثبوت ضلالت شیخین کریں تعجب ہی
کہ علمای اہلسنت اسپر راضی ہون پس علاوہ اسکے کہ فرض مین شرافت حقیقی نہین حاصل
ہوتی ہم کہتی ہین کہ اگر بنظر تامل دیکہا جاوی تو کوئی شرافت فرضاً بہی نہین پائی جاتے
ہی اسلئے کہ یہ فرض مستلزم ایک فرض دیگر کا بہی ہی یعنی جسوقت دست عثمان فرض
کیا گیا اوسوقت مین ضرور ہی کہ دست نبی شرافت نبوت سی معری فرض کیا جاوی
اسواسطیکہ ساتہ شرافت نبوت کی دست نبی بیعت لینی والا ہے بجانب خدا سی نہ بیعت

کرنیوالا ہی جانب خلق سی اور اس دست فرضی نی جانب خلق سی بیعت کی پس ضرور
ہی کہ اس اعتبار مین شرافت نبوت سی عاری فرض کیا جاوی لولا الاعتبارات
لبطلت الحکمۃ وعلی التنزل مع قطع النظر عن ہذا وذلک اگر خواہی نخواہی
کوئی شرافت حضرت عثمان کی لئی خصوصیت فرض مین فرض کیا جاوی تو جبتک
ہی کہ مقتضای فرض پر باقی رہا مین بلور اس مقام مین جب مقتضای فرض پر بسبب کمنجیت
کی خیبر اور حنین مین باقی نرہے تو حضرت عثمان کی لئی کوئی شرافت بہی باقی نرہی بلکہ جس
مرتبہ مین شرافت تھی اوسے مرتبہ مین خساست اور دنائت پائی گئی قائل قولہ
فیہا روضۂ کلینی مین حدیث وارد ہی اقول حدیث روضۂ کلینی اخبار احاد سی ہے
جو مقام اعتقاد مین بکار آمد نہین ہے اور دیگر روایات مطابق اسکے نہین ہین اور یہ
روایت موافق عامہ بہی ہی اور اصل اس روایت کے اہل سنت کی
کتابون مین مذکور ہے چنانچہ صحیح بخاری مین موجود ہی اور ازالۃ الخفا مین شاہ
ولی اللہ نی چند مقام پر اسکا ذکر کیا ہی پس محمول علی التقیہ بہی ہو سکتی ہی اور اگر نام تقیہ
سی حضرت مخاطب یا اونکی اولاد نامولانا کی پیٹ مین درد اوٹھی تو کتاب صحیح بخاری
مین التقیۃ الی یوم القیامہ کو حب ہاضم بناوین شاید شفا پاوین علاوہ اسکی
حدیث مین من بیت الدلالۃ ہی کلام اسلئے کہ ضرب احدی الیدین علی الاخری
کبہی تحسرا بہی ہوتا ہی پس مناظر کہہ سکتا ہی کہ کیون نہین جائز ہے کہ افسوس کیا ہو
واسطی کشتہ ہونی عثمان کی یا واسطے بدقسمتی عثمان کی کہ بیعت ظاہری سی بہی محروم
رہے قولہ فیہا اس حدیث سی علاوہ قطعیت مغفرت و رضوان الہی کی ایک لطیفہ عمدہ
ہاتھ آیا اقول کوئی لفظ اس حدیث کا قطعیت مغفرت پر دلالت کرتا ہی نہ رضوان الہی پر اسلئے

حاصل حدیث اسیقدر ہی کہ جناب رسولخدا نے جب حضرت عمر کو تکلیف طرف مکہ کی جانیکی دی
اونہون نے بخوف کفار نابکار انکار کیا تب اون حضرت نے عثمان کو تکلیف دی چونکہ انکو کفار سے
اطمینان تام تہا انہون نے قبول کیا اور گئے پس بعد جانے عثمان کے اون حضرت نے سب سے بیعت
اوپر عدم فرار اور موت کی لی اور عثمان کے واسطے اپنا ایک ہاتہ دوسرے ہاتہ پر رکہا پس اسمین نکیز
مغفرت کا ذکر ہی فضلا عن القطعیۃ نکیز رضوان الٰہی کا ذکر ہی پس جزا کی کہ ذکر بیعت حدیبیہ
سے مضمون آیہ لقد رضی اللہ جو خیال باطل مین سمایا ہوا تہا یاد آگیا پس اوسکو مطلب اس حدیث
کا ٹہرا لیا اور کوئی بات خیال مین نہین آتی ہے حالانکہ آیہ شریفہ مین بہی قطعیت مغفرت کا ذکر
نہین آیا ذکر رضا عن المومنین ہی اور ہم بیان کر چکے کہ عثمان کا مومنین مین ہونا ہمارے نزدیک
نہین ثابت ہی بلکہ ہم اونکو منافقین مین جانتے ہین اور علاوہ اسکی رضا امر خاص سے تہے
نہ امر عام سے اور رضا جزئی تہی نہ رضای کلی اور مشروط بعدم نکث تہی جیسا کہ آیہ فمن نکث اوسپر
دلالت کرتا ہی اور آپکی ثلاثہ اکثین سے تہی کما مر تفصیلا قولہ دست نبی دست عثمان قرار پایا اور دست
نبی وہی کہ مجازاً دست خدا ہی اقول ماشاء اللہ آپکی اولا مولانا کی ہم بہی تعریف کرتی ہین کہ
باوجودیکہ سیکڑون برس ہو چکی کہ یہ حدیث صحیح بخاری وغیرہ کتب اہلسنت مین موجود ہی مگر کسی
نے کو یہ بات نہ سوجہی جو آپکی مولانا کو سوجہی اور کسیکی بکر فکر نے یہ نتیجہ نہ پیدا کیا کہ عثمان کو بسبب
بیعت فرشی کی ید اللہ بنا دی اور ایسا قیاس منطقی اوسپر حجت لادی کہ دست نبی دست عثمان
ہی اور دست نبی دست خدا ہی بشکل ثالث یہ نتیجہ حاصل ہوا کہ دست عثمان دست خدا ہی
اور بعکس صغری طرف شکل اول بدیہی الانتاج کی پہر جائیگا یعنی دست عثمان دست نبی ہی
اور دست نبی دست خدا ہی پس دست عثمان دست خدا ہی یقین ہی کہ اکثر اہلسنت ایسی
استدلال کو سنکر رقص مین آوین اور جامہ مین پہولی نہ سماوین مگر حقیقت حال یہ ہی کہ آپکے

Presented by Ziaraat.Com

مولوی صاحب نے اس مقام مین چند ٹھوکرین کھائی ہین اور بی تال و شرباتین بنائی ہین کہ جس
سے کمال جہالت اونکی ہویدا ہی اور بی تعلیمے پیدا ہی اول یہ کہ استعمال کیا ہی قضیۂ فرضیہ
وہمیہ کو مقام واقعیہ مین وقد نصوا علی بطلانہ فی کتب المیزان اور بیان اوسکا اسطرح پر ہی
کہ دست عثمان دست نبی فرضا ہی کما مر اور دست نبی دست مجازی خدا ہی واقع مین
اسلئے کہ حقیقت اور مجاز دونو امور واقعیہ سے ہین نہ امور فرضیہ ہی مثلاً الحیوان المفترس اسد
و زید اسد یعنے رجل شجاع دونو امر واقعے ہین مثل زید شریک الباری کی فرضی ہین
پس ترتیب قضیتین مثل اسکی ہی کہ زید شریک الباری و شریک الباری محال فزید محال مع کونہ ممکنا فی
نفسہ ہے ولا اقل مثل اسکی ہی الصورۃ المنقوشۃ علی الجدار فرس والفرس صہال فی العدو
مع کونہا غیر متحرکۃ ہے مثل اسکی ہی حمار زید قد ماد وقد ماد علی رقاب الملوک فحمار زید علی
رقاب الملوک وہذا سفسطۃ ثانیاً دست حقیقی عثمان دست فرضی نبی ہی اور دست حقیقی
نبی دست خدا ہی مجازاً پس جو دست نبی سے فرمایا ہی ما نوذہی و دست فرضی ہی اور جو
دست نبی کبری مین ما نوذہی و دست حقیقی ہی پس حداد ظاہر نہوئی اور ثالثاً جو دست
نبی دست عثمان مفروض ہوا وہ دست بیعت کرنیوالا تہا اور جو دست نبی کہ مجازاً دست خدا
ہی وہ بیعت لینی والا ہی نہ بیعت کرنیوالا پس دونو دست نبی ایک نہوئی تو پہر اوسط
نہ مکرر ہوئی اور کوئی نہین کہہ سکتا ہی کہ ہر دست نبی بیعت کنندہ اور بیعت گیرندہ دست خدا
ہی اسلئے کہ بیعت کنندہ اگر دست خدا ہو تو ید اللہ فوق ایدیہم غلط ہو جائی کیونکہ دست
بیعت کنندہ تحت ہی نہ فوق رابعاً دست نبی دست عثمان ہی ایک امر خاص دین یعنے
فقط بیعت مفروضہ کرنیمین نہ مطلقاً جملہ امور مین یہانتک کہ بغرض ثلثہ ذ حضرت حیدر
پر ہاتہ ڈالنی مین پس مطلقاً دست نبی کو دست عثمان کہنا باطل ہی اور اسیطرح دست

نبی دست خدا ہی ایک امر خاص مین سے یعنے بیت الہی مین نہ مطلقاً جملہ امور مین یہانتک کہ
روزی دینے مین اور پیدا کرنے مین پس مطلقاً دست نبی کو دست خدا کہنا بھی باطل ہے
پس بسبب کلیت دونو مقدمتین کی باطل ہوئے فلا یندرج الاصغر تحت الاکبر پس نتیجہ
مقدمتین کہ دست عثمان دست خدا ہی باطل ہوگیا اور رد اس تقریر کا طرف اجماع
علمیات کی ہی طرف شرطیات کے وکما فی بحث العکوس والنقائض نظائر و تقریر آخر میں کلما صدق علیہ النبی
صدق علیہ عثمان لیس کلما صدق علیہ النبی صدق علیہ ایدہ و مقدمہ صادق ہین کما بینا حالانکہ
منتج کسی نتیجہ کی نہین ہین لجزئیتہما و لشرط ایجاب الصغری فی الاول والثالث و تقریر
آخر قد یکون اذا صدق علیہ النبی صدق علیہ عثمان وقد یکون اذا صدق علیہ النبی صدق علیہ
ایدہ اور یہ دونو مقدمہ صادق ہین کما بینا لیکن منتج نہین ہین لجزئیۃ المقدمتین مع ان کلیۃ
احدی مقدمتین شرط فی الثالث وکلیۃ الکبری شرط فی الاول خامسا اگر یہ تقریرین کہ شیخ
برقواعد منطقیہ ہین آپکی اور آپکے مولا کی سمجھ مین نہ آوین تو ہم اب صاف صاف آپسے
بیان کرتی ہین جسمین سمجھے بلکہ اگر آپکے مولا بقید حیات ہون تو اونکو بھی سنا دیجئے
اور اگر مر گئے ہون تو بھی مناسب ہی کہ اونکی قبر شریف پر جاکے فاتحہ روح پر فتوح پڑھ
دیجئے کہ ایک بندہ خدا شیعیان علی بن ابیطالب سے آپکا جواب یون دیتا ہی کہ حضرت
مولانا اولانا نے بڑا دھوکا کھایا کہ دست عثمان کو ید اللہ ٹھرایا اسلئے کہ جناب رسول خدا
کی دو ہاتھ تھی ایک ہاتھ سے عثمان کیطرف سے بیعت کی اور دوسری ہاتھ سے خدا
کیطرف سے بیعت لی اور جس ہاتھ سے بیعت لی اوسی ہاتھ کو خدا نے اپنا ہاتھ مجازاً
فرمایا ہی کہ اوسے کار رحمان کیا اور جس ہاتھ سے بیعت کی اوسے کار عثمان کیا تھا
وہ دست عثمان ٹھرا گیا تھا دست رحمان پس آپنے دونو ہاتھونکو کیونکر ایک کر کی

دست عثمان دست خدا بنا دیا یہ بڑی غلطی کی کہ بیعت کنندہ کو اور بیعت گیرندہ کو اپنی
ایک کر دیا پس لازم آیا کہ خدا ہی نے خدا کی بیعت کی ہو پس اگر آپ مذہب اہل تصوف
نہین ہین ۔ خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ و خود بر سر آن کوزہ خریدار بیاید
تو یہ ایک طور و رار طور التقول ہی عقلا اس سی بحث نہین کرتے اور اگر آپ متکلمین
مین ہین تو یا اپنے غلطی کی قائل ہوجیئے یا ہمارا جواب دیجیئے قولہ فہا اب دیکھیئے عثمان غنی
کو ید اللہ اقول آپکی قیاسات تو منتج اسکے ہین کہ یہ عثمان ید اللہ ہو نہ یہ کہ خود عثمان نفس
الشریفہ ید اللہ ہون ظاہرا خود عثمان کو ید عثمان سے آپنے بدل کیا ہی لیکن یہ
بدل الکل من البعض ہوگا اور بدل البعض من الکل کلام عرب مین شایع ہی جیسی
ضرب زید رأسہ لیکن بدل الکل من البعض بنے کبھی نہین سنا یہ کہان سے نکالا
مگر یہ کہ آپکی مولانا فرمائین کہ یہ ایجاد طبعزاد ہمارا ہے اگرچہ کندہ است مگر ایجاد بندہ ست
قولہ فہا یا اوس لقب کو بھی مخصوص واسطی علی مرتضے کی کہی جاتے ہین
اقول انصاف بینی و بین اللہ یہ ہی کہ بعد غصب خلافت کی کل القاب مثل صدیق
اکبر و فاروق اعظم و امیر المومنین و سیف اللہ سب غصب ہو گئی تھی مگر ید اللہ کا لقب رہا تھا
مولای مخاطب کو نکل پڑی اور آتش حسد گلخن دل سی نکل پڑی اور ایک تحریر پر تحریر
دیکھ جاتے ہین کہ اوسکو بھی چھین لین حضرت والا وہ ایام ظلم و جور گزر گئے کہ جسمین کوئی بھی جینے
والا نہ تھا کہ حضرت ابوبکر تو امیر المومنین بنی ہے نہین عمر کا مان سے نکلی اپنی سونہ سی
جو چاہی سیان مشہور بنی مگر دنیا مین کوئے بجز حیدر کرار غیر فرار قاتل کفار کی کسی بھگوڑی
کو ید اللہ نکلے کا غیرت ہی جس دست غیبی پرست سی کبھی ایک تھی تک نہ مری
۔ کیونکر ید اللہ ہو سکتا ہی قابل محاذا اہل انصاف یہ امر ہی کہ حضرت عثمان راس و

رئیس بنی امیہ ہین اور تفسیر نیشاپوری مین ہی عن ابن عباس الشجرۃ الملعونۃ بنو امیہ یعنی
شجرۂ ملعونہ فی القرآن سے بنی امیہ ہین پس آیا عقل کسی عاقل کی باور کر سکتے ہی کہ
دستہائی انجاس ملعونہ رب الناس بداللہ ہون اور بعد سماعت اس حدیث کے جو
کتاب معتبر اہلسنت سی ہی دیکھین اب بہی آپکی مولانا صاحب عثمان کو بداللہ کہی جاتے
ہین یا اس لقب کو جناب امیر کی واسطے چہوڑ دیتی ہین **قولہ** اس حدیث سی ثابت
ہوتا ہی سے **اقولہ** استقلال پر یقین کامل تہا **اقول** محض غلط اس حدیث مین کہین بہروسے
اور استقلال کا ذکر نہین **قولہ** حضرت نی فرمایا یہ ممکن نہین **اقول** یہ فرمانا اون حضرت
کا اسے راہ سی تہا کہ دنیا سازی اہل نفاق کو اکثر تجربہ فرما چکے تہی تقضائی جو فرو فے
اور گندم نمائی یہ تہا کہ تنہا طواف کرین اور اگر کرتے تو بطریقہ کفار کرتی اور برہنہ ہو کر
تیلے کی بل کیطرح گرد خانہ کعبہ پہرتی تو لوگ شبہ ارتداد کرتی اسلئے طواف نکیا چنانچہ
صاحب ازالۃ الخفا لکہتے ہین کہ جب حضرت عثمان کی ابن عمر نی کہا کہ تم طواف کرو
تو حضرت عثمان نی جواب دیا کہ اگر پیغمبر ہوتے تو جسطرح وہ طواف کرتے ہم بہی اونکے
پیچہے طواف کرتی جب وہ نہین ہین ہم کیونکر طواف کرین **قولہ** ذرا انصاف فرماوین کہ
مفسرین اور محدثین اور مورخین کیا لکہتے ہین **اقول** نفاق نفاق نفاق ثلثہ کا **قولہ**
اور اونکی استقلال اور صبر اور ایمان اور اسلام کو کیسا تسلیم کرتی ہین **اقول** محض غلط اور
کذب بحت ہی اگر صبر اور استقلال ہوتا تو ثابت قدم رہتی اور فرار عن الزحف نکرتے
اور اگر ایمان ہوتا تو شک جو رعب مین نہ لاتی اگر اسلام حقیقی ہوتا تو جان پیغمبر فرماتی وہان
چلی جاتی عبارت حملہ مین بہی اور عبارت حدیث مین بہی جہان ذکر حضرت عمر کی جان
پہرانیکا اور انکار کرنیکا مکہ مین جانی ہی ہے اوسکو جاری حضرت نی چہوڑ دیا اطاعت کی

ذکر سی شرمائی کہ جسمین اونکے ناموری کا پردہ رہجای تہ نہ سمجھے کہ صاحب ازالۃ الخفا
نی بہی عمر کی پردہ دری کی ہی اور ازالہ مکر خفا فرمایا ہی اور عثمان کی مکہ مین جانے کا
ذکر تو تمنے کیا مگر اونکی سازش پر ساتھ کفار کی نظر نہ کی جو عین دلیل نفاق ہی بلکہ
اونکی استقلال اور ایمان کی بلا دلیل سے ہوئی **قولہ** سر سو اطاعت نبوی سی باہر ہوئی
اقول حضرت عمر کا انکار کرنا مکہ مین جانے سے معلوم نہین کہ یہ بہی اطاعت نبوی تہے
یا اطاعت نفس امارہ یا اطاعت قوہ واہمہ یا اطاعت شیطان **قولہ** اور جبکہ
استقلال اور صبر کی ندا تعریفین کری **اقول** کسقدر باتین خلاف واقع آپ فرماتے
ہین افترائی بحث پر کمر باندہی ہی اور وہ بہی خدا پر کہان خدا نی صبر و استقلال صحابہ کی
تعریف کی ہی ہمکو اس کلام اللہ مین تو کوئی آیت تعریف صبر و استقلال صحابہ کی نہین
نظر آتی بلکہ فمن نکث عدم صبر اور عدم استقلال پر اول دلیل ہے اگر صبر اور استقلال ہوتا تو نکث
بیعت بغیر عن الزحف نکرتی اور بہ ثبات قدم قتل کرتی یا مرجاتی نعوذ باللہ کہ ایسی منافق اور
مرتد مومن ہون **قولہ** ہاری سمجہہ مین نہین آتا **اقول** یہ قصور آپکی سمجہہ کا ہی شیعون کا کیا
قصور ہے **قولہ** ایسے سچی مسلمانون اور پکی ایمان والونکو منافق کہتے ہین **اقول** سچا اور
پکا ہونا مسلم نہین ہی بلکہ جہوٹا اور کچا ہونا ثابت ہی **قولہ** ایسے صریح آیات اور سچے
روایات کا انکار **اقول** آیات اور روایات کا انکار نہین مگر تمہاری فہم علیل کا انکار ہی
قولہ جب کوئی شخص ان آیتون اور روایات سے شبہہ کرسکی **اقول** شک و شبہہ جتنا کرتے
ہونگی شیعہ انہین سے جو دیکہکر کفر اور نفاق حضرات ثلثہ کا یقین کرتی ہین **قولہ** غور کرنیکا مقام ہے
اقول اگر غور ہی کرنیکا مقام ہی تو عوامی صراحت کرنا نہایت جہک زنا ہی **قولہ** بلکہ صاف
صاف **اقول** اگر صاف صاف اور ٹھیک ٹھیک ہی پتہ اور نشان ہوتا تو اکہون

Presented by Ziaraat.Com

عقلا کی مورد تبرا نہوتی **قولہ** شبہات کو دور کر دیا **اقول** شبہات حمقا کی دفع ہوئے
ہون تو ہوی ہون مگر عقلا کی یقینیات تو ہرگز نہین دفع ہوئے بلکہ مدارج تعین نفاق
اہل نفاق مین ان آیتون کی دیکھنے سی بڑھ گئی **قولہ** ایمان لانیوالونکی فقط تعریف
اجمالی **اقول** تعریف بھی اجمالی ہی اور مذمت بھی اجمالی ہی تفصیل آیات مین کیے
نام کی نہین ہی ورنہ اختلاف کیون ہوتا **قولہ** کہ مین اون مسلمانون سے رضی ہوا **اقول**
جھوٹ ہی مسلمانون سی نہین کہا ہی بلکہ رضی عن المومنین کہا ہی پس منافقین کو خارج
کر دیا کہ منجملہ اونکی شیوخ ثلثہ بھی ہین **قولہ** کہ درخت کی نیچی
اور زمین کی اوپر ہونیسے نفاق منافقون کا زایل نہین ہو گیا **قولہ** بلکہ میری ہاتھ پر
اقول جہان فرمایا ہی میری ہاتھ پر وہین فرمایا فمن نکث پس ناکثین نی فقط بیعت
رسول نہین توڑی بلکہ خدا کی بیعت توڑی **قولہ** تو اب کون شخص ہی **اقول** وہ ہم ہین
جو ایمان فمن نکث پر بھی لائے نہ تم کہ یؤمنون ببعض ویکفرون ببعض ہو لیکن شبہ
نہین کرتی بلکہ یقین کرتے ہین **قولہ** کہ شاید بیعت کرنیوالی وہی معدودی چند ہون
اقول لاریب فیہ بیعت حقیقی کرنیوالی وہی معدودے چند تھی جو ثابت قدم رہے گو بیعت کرنیوالے
چودہ سو ہون بلکہ اضعاف اوسکی **قولہ** اور یہ بھی قبول کر لیا کہ اونہین کی شان مین **اقول**
اور یہ بھی قبول کر لیا کہ اونہین کی شان مین آیہ فمن نکث بھی خدا نے نازل کیا
قولہ اسکا بھی اقرار کیا کہ سوای ایک منافق کی **اقول** اور اسکا بھی اقرار کیا کہ ایک نے
اسیوقت نقض بیعت کی اور تین نے غیر اوحنین مین نقض بیعت کی **قولہ** ایسا فاسد
اعتقاد رکھتی ہین **اقول** فاسد بلکہ فاسد در فاسد اعتقاد تمہارا ہے
اور ہمارا اعتقاد بطاعت بیعت صحیح اور درست ہی ماشاء اللہ چشم بد دور **قولہ** نہ خدا

کی کلام پر یقین ہی اقول ہمکو کل کلام خدا پر یقین ہے لیکن تمکو فقط رضے اللہ عنہ
پر یقین ہی اور فمن نکث پر یقین نہین ہے قولہ کسی پر عمل ہوتا اقول ہمارا عمل
سب پر ہی تمہارا عمل کسے پر ہی کسے پر نہین ہی قولہ ای بھائیو تمہاری حق مین
اقول کہی جائی کہانتک کہئی گا تم کو خدا ہی کے قسم ہی جو چپ ہو تم بھی دعا کرتے ہین
کہ خدا تمکو ایک ذرہ عقل دی تاکہ تم لوگ اپنی عقیدونکی برائیون پر خود ہی اقرار کرنی کو اور
جو ہم تمہین سمجھاتی ہین تم خود ہی سمجھنے لگو قولہ اے یارو ذرا اپنی عقیدون پر غور کرو
اقول معاذ اللہ حضرت تم تو دماغ کھا گئی اب تو جواب جاہلان باشد خموشی ہی جواب
ہی کو جے چاہتا ہی تم خود سوچو اور غور کرو کہ تمہاری ثلاثہ مین کچھ بھی اثر ایمان اور اسلام
کا ہی اگر کچھ بھی ہوتا تو جو کچھ اونہون نے خاندان نبوت کی ساتھ کیا ہرگز نہ کرتے بلکہ
جو اون نا مسلمانون نے کیا وہ کافر بھی نکرتا ہے ہیچ کافر نہ کند انچہ مسلمان
کردند قولہ اگر ہے تو دکھلاؤ اقول ہمنے تو کوئی پردہ نہین رکھا تینون کا
حال اچھی طرح کھول کر دکھا دیا اگر آپ کی تسکین باطن ہو گئے تو خیر اور نہین ہوئے
تو پھر فرمائیے گا کہ بالخصوص فلانا امر دکھاؤ تو اوسکو پھر دکھا دینگے مگر آپکی نزدیک
جب اوسمین تقصیر اور کوتاہی نظر آوے تو پھر ہم کیا کر سکتے ہین مجبوری ہی قولہ نالۂ
حزینت کو اقول نالۂ حزین و آہ آتشین بشیان در فراق فلح نشان سزاوار ست و
لاف عشقبازی را در صوفیان روزگری بازار عقلا عشق را قسمے از جنون و شعار
لوطیان مابون و زبون سید انند و از نشانہائے آن پر بودن زیر جامہاست از ماء
الرجال کہ آن دوائی ہست عدیم المثال کہ حضرت خلیفہ ثانی رضہ در استعمال بود کما صرح
بہ السیوطی حیث قال کان بہ داء ما کان دواءہ الا ماء الرجال ؛؛

عقلا کی مورد تبرا نہوتی **قولہ** شبہات کو دور کر دیا **اقول** شبہات ممتاکی دفع ہوتے
ہون تو ہوی ہون مگر عقلا کی یقینیات تو ہرگز نہین دفع ہوتے بلکہ مدارج تعیین نفاق
اہل نفاق مین ان آیتون کی دیکھنے سی بڑھ گئی **قولہ** ایمان لانیوالونکی فقط تعریف
اجمالی **اقول** تعریف بھی اجمالی ہی اور مذمت بھی اجمالی ہی تفصیل آیات مین کے
نام کی نہین ہی ورنہ اختلاف کیون ہوتا **قولہ** کہ مین اون مسلمانون سے رہتی ہوا **اقول**
جھوٹ ہی مسلمانون سی نہین کہا ہی بلکہ رضی من المومنین کہا ہی پس منافقین کو خارج
کر دیا کہ منجملہ اونکی شیوخ ثلثہ بھی ہین **قولہ** کہ درخت کی نیچی **اقول** درخت کی نیچی
اور زمین کی اوپر ہونے سے نفاق منافقون کا زایل نہین ہو گیا **قولہ** بلکہ میری ہاتھ پر
اقول جہان فرمایا ہی میری ہاتھ پر وہین فرمایا فمن نکث پس ناکثین نی فقط بیعت
رسول نہین توڑی بلکہ خدا کی بیعت توڑی **قولہ** تو اب کون شخص ہی **اقول** وہ ہم ہین
جو ایمان فمن نکث پر بھی لائے نہ تم کہ یؤمنون ببعض ویکفرون ببعض ہو لیکن شبہ
نہین کرتی بلکہ یقین کرتے ہین **قولہ** کہ شاید بیعت کرنیوالی وہی سعدوی چند ہون
اقول لاریب فیہ بیعت حقیقی کرنیوالی وہی سعدوی چند ہی جو ثابت قدم رہے گو بیعت کرنیوالے
چودہ سو ہون بلکہ اضعاف اوسکی **قولہ** اور یہ بھی قبول کر لیا کہ اونہین کی شان مین **اقول**
اور یہ بھی قبول کر لیا کہ اونہین کی شان مین آیہ فمن نکث بھی خدا نے نازل کیا
قولہ اسکا بھی اقرار کیا کہ سوای ایک منافق کی **اقول** اور اسکا بھی اقرار کیا کہ ایک ہی
اوسیوقت نقض بیعت کی اور تین سے غیر اور حنین مین نقض بیعت کے **قولہ** ایسا فاسد
اعتقاد رکھتی ہین **اقول** فاسد بلکہ فاسد در فاسد اعتقاد تمہارا ہے
اور ہمارا اعتقاد بطوعیت صحیح اور درست ہی ماشاء اللہ چشم بد دور **قولہ** نہ خدا

کی کلام پر یقین ہی اقول ہمکو کل کلام خدا پر یقین ہے لیکن تمکو فقط رضے اللہ
پر یقین ہی اور فمن نکث پر یقین نہین ہے قولہ کسی پر عمل ہوتا اقول ہمارا عمل
سب پر ہی تمہارا عمل کسے پر ہی کسے پر نہین ہی قولہ ای بھائیو تمہاری حق مین
اقول بکی جائیے کہانتک بکیے گا تم کو ہمری کے قسم ہی جو چپ ہو ہم بھی دعا کرتے ہین
کہ خدا تمکو ایک ذرہ عقل دی تاکہ تم لوگ اپنی عقیدونکی برائیون پر خود ہی اقرار کرنی کو اور
جو ہم تمہین سمجھاتی ہین تم خود ہی سمجھنے لگو قولہ اے یارو ذرا اپنی عقیدون پر غور کرو
اقول معاذ اللہ حضرت تم تو دماغ کھا گئی اب تو جواب جاہلان باشد خموشی ہی جواب
ہی کو بے چاہتا ہی تم خود سوچو اور غور کرو کہ تمہاری ثلاثہ مین کچھ بھی اثر ایمان اور اسلام
کا ہی اگر کچھ بھی ہوتا تو جو کچھ اونہون نے خاندان نبوت کی ساتھ کیا ہرگز نہ کرتے بلکہ
جو اون نا مسلمانون نے کیا وہ کافر بھی نکرتا ہے ہیچ کافر نکند آنچہ مسلمان
کردند ۔ قولہ اگر ہے تو دکھلاؤ اقول ہمنے تو کوئی پردہ نہین رکھا تینون کا
حال اچھی طرح کھول کر دکھا دیا اگر آپ کی تسکین باطن ہو گئے تو خیر اور نہین ہوئے
تو پھر فرمائیے گا کہ بالخصوص فلانا امر دکھا دو تو اوسکو پھر دکھا دینگے مگر آپکی نزدیک
جب اوسمین تقصیر اور کوتاہی نظر آوے تو پھر ہم کیا کر سکتے ہین مجبوری ہی قولہ نالۂ
حزینت کو اقول نالۂ حزین و آہ آتشین بشنیان در فراق افلح نشان سزاوار ست و
لاف عشقبازی را در سوفیان روزگرمی بازار عقلا عشق را قسمے از جنون و شعار
لوطیان مابون و زبون سید انند و از نشانہائے آن پیروان زیر جامہا ست از ماد
الرجال کہ آن دوائی ست عدیم المثال کہ حضرت خلیفہ ثانی را در استعمال بود کما صرح
بہ السیوطی حیث قال کان بہ داء ما کان دواہ الا ماء الرجال ۔

قال المخاطب القمقام ہدا ہ اللہ سبل السلام پانچوین آیت لولا کتاب من اللہ
سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم شان نزول اس آیت کا یہ ہے
کہ جب لڑائی بدر کی فتح ہوئی اور مشرکین قید مین آئے تب پیغمبر خدا نے صحابہ سے مشورہ
کیا کہ ان قیدیونکو کیا کرنا چاہیے حضرت ابوبکر نے کہا کہ فدیہ لیکر چھوڑ دینا چاہیے حضرت
عمر نے کہا کہ انکی گردنین مار دینا چاہیئے بلکہ جو جسکا رشتہ دار ہو وہی اپنی ہاتھ سے اوسکو
قتل کرے اور خدا کی محبت کی سامنے دوسرے کی محبت کا خیال نکری لیکن حضرت نے
موافق مشورہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ اور اور صحابہ کی فدیہ لیکر چھوڑ دیا اوسپر یہ
آیت نازل ہوئی اور اس روایت کو علما اور مفسرین امامیہ بھی تصدیق کرتی ہین چنانچہ
تفسیر خلاصۃ المنہج کاشانی مین لکھا ہے کہ بدر کی لڑائی مین ستر آدمی قید ہوئی منجملہ اونکے
عباس اور عقیل بھی تھے حضرت نے انکی باب مین اپنی یارونسے مشورہ کیا ابوبکر نے کہ وہ
بھی مہاجرین سے تھی کہا کہ یا رسول اللہ یہ سب چھوٹی بڑی آپکے قوم اور قبیلہ کی ہین ہر
ہر ایک بقدر طاقت اور استطاعت اپنی کے کچھ فدیہ دی تو امید ہی کہ انکیدن دولت
اسلام پہنچین اور مجمع البیان طبرسی مین لکھا ہے کہ پیغمبر خدا نے بدر کی دن قیدیونکے
باب مین اپنے یارون سے کہا کہ اگر تم چاہو انکو مار ڈالو اور چاہو جانی دو حضرت عمر نے
کہا کہ یا رسول اللہ انہون نے آپکو جھٹلایا اور آپکو نکالا اسلیئے اونکی گردنین مارنا چاہیئے
عقیل کو علی کے سپرد فرمائی کہ وہ اونکو مارین اور فلان شخص کو میرے سپرد کیجیئے کہ مین
اوسکو قتل کرون اور یہ سب سرداران کفار سے ہین اور حضرت ابوبکر نے کہا کہ یا
رسول اللہ یہ آپکی قوم اور رشتہ کی لوگ ہین فدیہ لیکر چھوڑ دینا چاہیے چنانچہ اوسیطرح
پر حضرت نے کیا تب یہ آیت نازل ہوئی اور پیغمبر خدا نے فرمایا کہ اگر عذاب نازل ہوتا

Presented by Ziaraat.Com

آسمان سے تو سے ای عمر اور سعد معاذ کی کوئی نجات نہ پاتا ان روایتون سی باقرار علمار امامیہ
پند فائدی حاصل ہوئی اول حضرت ابو بکر صدیق اور عمر کا مہاجرین اور اہل بدر مین سی
ہونا دوسری پیغمبر خدا کا اون سے مشورہ کرنا تیسری حضرت عمر کا کافرون پر سخت ہونا
اور خدا کی راہ مین قرابت اور برادری کا کچھ خیال نکرنا اور جو کچھ ان فائدون سے
فائدی حاصل ہوتے ہین اونکو ہم بیان کرتے ہین کہ جب حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت
عمر کا مہاجرین مین ہونا ثابت ہوا تو جو فضیلتین اللہ جل شانہ نی مہاجرین کے بیان کی
ہین اور ہنکو اوپر ہم نقل کر چکے ہین وہ سب اونکی حقمین ثابت ہوئین دوسری جو بعض علماء
امامیہ نی انکار کیا ہے کہ اصحاب ثلثہ مہاجرین مین سے تھی وہ قول باطل ہوا چنانچہ
تقلیب المکائد کی مولف نی مولانا عبد العزیز صاحب قدس اللہ سرہ کی تحفہ کی باب مکائد
شیعیان کی کید نوزدہم کی جواب مین صاف لکھا ہی کہ اصحاب ثلثہ از مہاجرین اولین نبودند
تیسری امامیہ کا یہ گمان کہ معاذ اللہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر ابتدا ہی سے
منافق تھے اور کبھی دل سے ایمان نہ لائی تھے اور انکی نیت نیک نتھی فاسد تھی جیسا
کہ جناب میر نصاحب قبلہ حدیقہ سلطانیہ کی باب سوم مین لکھتے ہین کہ سیرت شیخین دلالت
بر خبث سریرت آنہا دارد کہ در وقت کتمان از حضرت نبوی درخواست اظہار دعوت نمودہ
و در فکر اضرار آنحضرت صلعم بر می آمدند و در وقت اعلان از نصرت دست میکشیدند فاعتبروا
یا اولی الابصار انتہی بلفظہ اگر میر نصاحب قبلہ زندہ ہوتے تو مین پوچھتا کہ حضرت اگر شیخین
کی نیت نیک نہوتی اور وہ وقت اعلان کی نصرت سی ہاتھ کھینچتی ہوتے تو بدر کے
لڑائی مین کیون شریک ہوتی اور کیون خدا اونکے ہاتھ پر فتح دیتا اور کیون پیغمبر خدا اونسی
مشورہ کرتے اور کیون آپکی جد امجد کاشانی اور طرہی مہاجرین اور اہل سعد مین

مین ہونا اونکا قبول کرتی اے مسلمانو شیعونکی ایمان اور عقل اور حیا پر غور کرو کہ وہ شیخین کے
نسبت جو کہ تمام جان سی اپنے عاشق پیغمبر کے تہی اور تمام مال اپنا حضرت پر فدا
کر چکی تھے اور جو شب و روز اظہار دعوت کی لئے اصرار کیا کرتے تہی یہ گمان کرتی
ہین کہ اونکی نیت اس اصرار سے یہ تہی کہ پیغمبر خدا اظہار دعوت کرین اور لوگ اونکو
ستاوین اور ہلاک کر ڈالین افسوس ایسی عقیدہ پر خیر بہر حال میر نصاحب قبلہ جو چاہین
فرماوین اور اونکی پدر بزرگوار جو دلمین آوی ارشاد کرین لیکن اس امر کو کہ شیخین مہاجرین
اور اصحاب بدر مین سے تہی جھٹلا نہین سکتے اور ہمارا مطلب اتنی ہی بات سے حاصل
ہوا جاتا ہی اسلئے کہ جب وہی مہاجرین مین سے تہی تو اون فضیلتونکی مستحق ہین جو خدا نی
جابجا قرآن مجید مین ہجرت کرنیوالونکی بیان کی ہین اور جب کہ وہی اہل بدر بھی تہے تو وہ
اوس مغفرت کی وعدہ مین شریک ہین جو اللہ جل شانہ نی اہل بدر سی کیا ہی کہ مین نے اونکو
مرفوع القلم کر دیا ہے چنانچہ اس امر کو علمای امامیہ بھی قبول کرتے ہین علامہ کاشانی
خلاصۃ المنہج مین تفسیر کریمہ ماکان للنبی ان یکون لہ اسری کی باین الفاظ کرتی
ہین کہ اگر نہ حکمی و فرمانی می بود از خدای تعالی کہ پیشتر گرفتہ شد و اثبات آن در لوح محفوظ کہ
بی نہی صریح عقوبت نہ فرمایدیا اصحاب بدر را عذاب نکند اور اسی طرح پر تفسیر مجمع البیان
طبرسی مین لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا لعل اللہ اطلع علی اہل بدر فغفر
لھم فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم کہ خدا نی اہل بدر کی شان مین فرمادیا ہی
کہ جو چاہو سو کرو مین تمکو بخش چکا ہون اور تفسیر خلاصۃ المنہج مین لکھا ہی کہ خدای تعالی
بدریان را وعدہ مغفرت داد و ایشان را بخطاب مستطاب اعملوا ما شئتم فقد غفرت
لکم نوازش فرمودہ پس جب پیغمبر خدا کی زبان مبارک سی تمام اہل بدر کا قطعے

Presented by Ziaraat.Com

جنتی ہونا اور خدا کا اونکی نسبت اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم کہنا ثابت ہوا تو پھر
اب صحابۂ کبار علی الخصوص اصحاب ثلثہ کی قطعی جنتی ہونی مین کونسا شبہہ رہا ای یارو
ہم ابتک نہین سمجھتے کہ حضرات شیعہ کی مذہب کا مدار کس پر ہی اگر خدا کی کلام پر ہی تو وہ صحابہ
کی فضیلتون سے بھرا ہوا ہے اگر پیغمبرؐ کی حدیثون پر ہے تو اونمین بھی اونہین کے
صفات کا تذکرہ ہے اگر ائمہ کرام علیہم السلام کی روایتون پر ہی تو اونمین بھی اون کی
خوبیونکا بیان ہے اگر اپنی ہے تفسیرون اور کتابون پر ہی تو اونسی بھی اونکی فضایل کا ثبوت
ہوتا ہے پس اب اور کیسی سند حضرات چاہتے ہین جو صحابہ کی فضایل مین ہم پیش کرین اور
کیسی دلیل چاہتے ہین جو اونکی بزرگیون کے ثبوت مین بیان کرین اصل یہ ہی کہ اگر
ایمان اور انصاف ہو تو خدا کی کلام اور رسولؐ کی احادیث اور ائمہ کی اقوال کو مانین
جب ایمان اور انصاف ہی نہین ہے اور پیروی عبد اللہ بن سبا کی کرنی منظور ہی
تو پھر کیونکر اپنی پیر و مرشد کے سکھلای عقیدونکو چھوڑین افسوس ہزار افسوس کبارہ سو برس
گزر گئی اور اوس ملعون یہودی کی ہڈیان خاکستر تک ہو گئین مگر جو کچھ وہ اپنی شیعون کو
سکھلا گیا اوسکو وہ نہین بھولتے اور جس راہ پر وہ اپنے یارون کو چلا گیا اوس سی نہین
ہٹتی ہزار ہزار کوی سمجھاوی لاکھ آیتین اور حدیثین دکھلاوی مگر اپنی پیر و مرشد کی قول کی
روبرو ایک پر بھی نظر نہین کرتے کلام اللہ کی تاویل کر دین حدیثونکو بنا ڈالین اماموں کے
قولونکو رد کر دین مگر اپنے جد امجد کی بات کو نہین بھولتی جس عقیدہ کو خیال کیجیی اوسمین
اوسی ملعونکی تعلیم کا ابتک اثر ہی جس مسئلہ مین غور کیجیی ابتک اوسی کمبخت کی قول پر
عمل ہے ولنعم ما قیل ؎ بہ لب زد رو دل آہی کہ داشتم دارم نشستنی سر راہ کہ داشتم دارم
یقول المتمسک بولاء علی بن ابیطالب علیہ السلام اعجب کل العجب کہ حضرت

مخاطب باشور وشغب مدعی بیان آیات فضایل صحابہ ہے لیکن خدا نی کیسا عقل پر پردہ ڈالا
ہی کہ قلم اعجوبہ رقم سے وہ آیت نکلتی ہے جو نص صریح اوپر مذمت صحابہ بکبار سنان کے
ہی اور بس سے بیدینی اور دنیا طلبی صحابہ کی اور اونکا سزاوار مستحق عذاب عظیم ہونا ثابت
ہے گو خدا نی اپنے فضل وکرم سی چھوڑ دیا ہو تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ خداوند باری بکمال
ناراضی جناب پر عتاب صحابہ دنیا طلبی سی مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ تریدون عرض الدنیا
واللہ یرید الآخرۃ ط واللہ عزیز حکیم ہ لولا کتاب من اللہ
سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم یعنی ای اصحاب رسول تم لوگ طالبین مال دنیا ہو
اور خدا خواہان ثواب آخرت ہے اور خدا عزیز وحکیم ہے اور اگر نوشتہ خدا پیشتر نہ گزرا ہوتا
تو ہر آئینہ پہنچتا تمکو بیچ اوس چیز کی کہ لیا تمنے عذاب عظیم غرض جناب باری عز اسمہ کی سرزنش
کرنا صحابہ کا ہے جنہون نے دوست رکھا اسیران بدر سی فدیہ لینی کو جنکے راس ورئیس
حضرت ابوبکر تھی کہ تم اگر دیندار ہوتی تو طالب مال دنیای فانی نہوتی بلکہ طالب ثواب
باقی ہوتی اور خدای عزیز وقہار تمپر اس دنیا طلبی اور بیدینی پر عذاب کرتا لیکن حکمت
اوسکی مقتضے عذاب نہین ہوی اور اگر مقتضا اپنے حکمت کی پیشتر اس سی یہ امر مقرر کیا
ہوتا کہ عذاب دنیا تمپر نکریگا تو فدیہ لینے کی سبب سی تمپر عذاب سخت نازل کرتا ہان یار وہم
تمسی یہ نہین کہتے کہ غور وفکر کرو بلکہ تم آنکھین بند کر کے اپنی حافظونکی طرح تو لوتب بھی اس آیت
مین حضرات صحابہ کی سے لئے وہ صحابہ جنکو تم کبار کہتے ہو سوای عذاب عظیم کے کچھ نپاؤگے
اب بتلاؤ کہ یہ آیت مذمت صحابہ کی ہے یا تعریف صحابہ کی لیکن اولئی ہمجو نکا کیا علاج ہی
یہ تھا حال آیت فضیلت کا اب جھوٹونکی روایت کا حال بھی سنیے کہ جو روایتین کتب اہلسنت
کی ہماری علمانی نظر بانیکہ نقل کفر کفر نباشد اپنی کتابونمین نقل کی ہین حضرت مخاطب

خوش فہم کی زعم باطل مین یہ آجاتا ہے کہ وہ مصدق بھی اوسکی ہوگئی حالانکہ یہ بہتان سی ہے
کہ روایت اور دیگر سی او تصدیق روایت مردیگر کی چہ جای اینکہ کوئی تو در روایت بھی نکری بلکہ نقل روایت
اہل خلاف کرے وہ کیونکر مصدق ہو جائیگا اور علاوہ اسکی کہ کوئی دلیل اوپر تصدق
کی قایم نہین ہے نقل اقوال مختلفہ کرنا دلیل قطعی اوپر عدم تصدیق کی ہی اسلیے
کہ کوئی آدمی مصدق اقوال مختلفہ نہین ہو سکتا ہی بلکہ اگر مصدق ہوا تو ایک ہی کا ہوگا اس
مقام پر چند روایتین اہل سنت کی ہماری علماء نی ذکر کی ہین بعضونمین ذکر اسکا ہے کہ
او نحضرت نی مشورہ لیا صحابہ سی در باب اسارای بدر کی کہ ان قیدیونکو کیا کرنا چاہیے
قتل کرنا چاہیے یا فدیہ لیکر چھوڑ دینا چاہیے اور بعض دیگر مین اسناد کی ہی کہ انحضرت نی
صحابہ کو اختیار دیا کہ تمہارا جی چاہی چھوڑ دو اور تمہارا جی چاہے قتل کرو اور خود حضرت نی کچھ حکم نہین دیا اور بعض
مین یہ ہی کہ او نحضرت نی رای ابوبکر کو کہ جو فدیہ لیکر چھوڑ دینی کو کہتے تھی بہت پسند کیا اور
اوسی پر عمل کیا اور رای عمر کو کہ قتل پر تھے ناپسند کیا اور بعض مین یہ ہی کہ رای فدیہ لینی کے
او نحضرت کو نہایت ناپسند ہوئی اور حضرت کو غصہ سے تغیر ہوا یہانتک کہ آثار کراہت چہرہ
مبارک سی سعد معاذ نی مشاہدہ کرکے کہا کہ یا حضرت انکی قتل سے کا حکم دینا میرے
رای کے بھی موافق ہے اور عمر نی مجھے بھی کہا کہ میری رای مین بھی یہی آتا ہے
گو ہماری نزدیک حضرت عمر کا یہ فرمانا فقط خوش آمدی کے راہ سی ہو نہ تہ دل سی اب ہم
صاحبان انصاف سی پوچھتی ہین کہ آیا کوئی عاقل ان سب اقوال مختلفہ کی تصدیق
کر سکتا ہی اور کہہ سکتا ہے کہ ان باتونکو حضرت نی پسند بھی کیا اور پھر نہین بھی پسند کیا
یہ دونو نقیضین سچ ہین اور مشورہ لیکر خود حکم دیا اور خود ہی حکم نہین دیا بلکہ صحابہ کو اختیار
دیا یہ دونون ضدین سچ ہین ہم سب کی مصدق ہین پس کوئی حضرت مخاطب سے

کہ تم جو مدعی تصدیق علمائے شیعہ ہو تو تصدیق اسی کا نام ہے کہ نقایض اور اضداد کو کوئے
جمع کری اور سب کا مصدق کہلای حضرت مخاطب سی عرض ہے کہ اگر تمہاری ایسی سیڑھی
سمجھ نہوتی تو تم شیعہ سے سنی اور سنی سے نصرانی نہ بنجاتے **قولہ** لیکن حضرت نی موافق
مشورۂ ابوبکر صدیق اور صحابہ کے فدیہ لیکر چھوڑ دیا **اقول** ابوبکر اور عمر سی مشورہ لینا اور
رای ابوبکر کو پسند کرنا مضمون حدیث صحیح مسلم ہے کتاب الجہاد یات امداد الملائکہ فی
غزوۃ البدر مین شیعہ ایسی احادیث کاذبہ کو کب تصدیق کرتے ہین عبارت اس حدیث کی
یہ ہے قال ابن عباس فلما اسروا الاساری قال رسول اللہ لابی بکر
وعمر ما ترون فی ہؤلاء الاساری فقال ابوبکر یا نبی اللہ ہم بنو العم والعشیرۃ
ارای ان تاخذ منہم فدیۃ فیکون لنا قوۃ علی الکفار فعسی اللہ ان یہدیہم
الی الاسلام فقال رسول اللہ ما ترے ابن الخطاب قال قلت لا واللہ
یا رسول اللہ ما ارے الذی رای ابوبکر ولکنی ارے ان تمکننا فنضرب
اعناقہم فتمکن علیا من عقیل فیضرب عنقہ وتمکنی من فلان نسیبا لعمر
فاضرب عنقہ فان ہؤلاء ائمۃ الکفر وصنادیدہا فہوی رسول اللہ ما قال
ابوبکر ولم یہو ما قلت فلما کان من الغد جئت فاذا رسول اللہ وابوبکر قاعدین
یبکیان قلت یا رسول اللہ اخبرنی من ای شیء تبکی انت وصاحبک فان وجدت
بکاء بکیت وان لم اجد بکاء تباکیت لبکائکما فقال رسول اللہ ابکی للذی عرض
علی اصحابک من اخذہم الفداء لقد عرض علی عذابہم ادنی من ہذہ الشجرۃ شجرۃ
قریبۃ من رسول اللہ فانزل اللہ عزوجل الحدیث ماحصل ترجمہ
ہرگاہ اسیران بدر کو اسیر کیا جناب رسول خدا نی شیخین سے مشورہ لیا کہ در باب

ایسران تمھاری رای کیا ہے پس کہا ابوبکر نی یہ سب تمھاری ابنای اعمام اور قوم قبیلہ مین سے
رای مین یہ ہے کہ انسے فدیہ لیکر چھوڑ دو کہ شاید بعد ازین مسلمان ہو جائین عمر نے کہا کہ
ہرگز یہ رای میری نہین ہے بلکہ حکم دیجیئے ہمکو انکے قتل کا پس علی سے کہو کہ عقیل کو قتل
کرین اور مجھسے کہنی کہ مین فلانی کو قتل کرون اسلئے کہ یہ سب سرداران اہل کفر ہین پس عمر
کہتے ہین کہ جناب رسولخدا نے ابوبکر کی رای پسند کی اور میری رای نہین پسند کی پس
دوسرے روز مین حاضر ہوا تو دیکھا کہ رسولخدا اور ابوبکر بیٹھے روتی ہین کہا مین نی کہ مجکو بھی
خبر دو کہ تم لوگ کیون روتے ہو تا کہ اگر رونا آوے تو مین بھی روؤن ورنہ بتکلف صورت
رونیوالونکی بناؤن پس فرمایا حضرت نی کہ مین اسلئے روتا ہون کہ عذاب فدیہ لینے کا جو
تیری اصحاب کیواسطی مقرر کیا گیا وہ مجھپر عرض کیا گیا پس انکی عذاب کو دیکھکر مین روتا ہون
کہ عذاب انسی بسبب فدیہ لینی کی قریب تر اس درخت سی ہو گیا تھا اور اشارہ کیا طرف
ایک درخت کی جو قریب رسول خدا تھا پس اوسوقت خداوند عزوجل نی آیہ عتاب و
خطاب کو نازل کیا انتہی محصلاً حقیقت واقعی یہ ہے کہ جب بیدینان دنیا طلب پر عتاب و
خطاب تریدون عرض الدنیا نازل ہوا اور رئیس طالبین مال دنیا حضرت خلیفہ اول
تھی پس واضع حدیث نی واسطے عیب پوشی اپنی خلیفہ جی کے چاہا کہ جناب رسول خدا
کو بھی شریک عتاب و خطاب جناب باری بناوی پس حدیث جھوٹی بنائی جسکا محصل یہ
ہے کہ جناب رسول خدا نی شیخین سے مشورہ لیکر رای ابوبکر کو پسند کیا اور خود فدیہ
اساری سے لیا پس غرض راوی کذاب کی یہ ہوئی کہ چونکہ اصل حکم دینی اور فدیہ لینی والی
جناب رسول خدا تھے اور کل قوم اونکے تابع تھے تو حقیقت مین مصداق عتاب و خطاب
لمسکم فیما اخذتم عذاب کو عظیم معاذ اللہ رسول خدا ہی تھے لیکن کوئی مسلمان یا ایمان

اس بات کو نمائیگا کہ اشرف انبیاء و مرسلین و زاہد ترین اولین و آخرین تھوڑی سے مال
دنیای فانی کے واسطے راہ حق سے عدول کری اور متاع قلیل دنیا پر گری اور تحت عذاب
عظیم ہو جاتا ہے حاشا و کلا و مصدق ہماری قول کی دوسری روایت اہلسنت سے جو
صاحب مجمع البیان نی کتب اہلسنت سی نقل کی ہے ان النبی ص کرہ اخذ الفداء
حتی رای اسعد بن معاذ کراھیۃ ذالک و وجہہ یعنی جناب رسول خدا نی فدیہ لینی
کو نہایت مکروہ اور ناپسند جانا یہانتک کہ آثار کراہت چہرہ مبارک سی لوگون نی مشاہدہ
کئے پس اگر رای ابوبکر پسند خاطر تھے تو کراہت کی کیا وجہ تھی علاوہ اسکے خود اسی
روایت کا آخر مکذب اسکی اول کا ہے تبلی کہ حاصل آخر روایت یہ ہی کہ جب عمر نے
سبب گریہ و بکا پوچھا تو حضرت نی فرمایا کہ عرض کیا گیا مجھپر عذاب نیرئی اصحاب کا بسبب
فدیہ لینی اونکے کی قریب تر اس درخت سی پس اگر خود ہی جناب رسول خدا نی بطیب خاطر
اور پسند کرنی رای ابوبکر کے فدیہ لیا ہوتا تو بجای عذابہم کی عذابی فرماتی یعنی عذاب میرا مجھپر
عرض کیا گیا اور لا اقل یہ ہی کہ عرض علینا عذابنا یا عذابی و عذاب اصحابک فرماتے
اور جب یہ نفرمایا بلکہ عذاب کو مخصوص اصحاب آخذین فدیہ کیا تو اس سے ظاہر ہو گیا کہ
کہ وہ حضرت شریک عتاب و خطاب نتھی پس راوی کذاب نی متضمن اسکی اور دغلو را
حافظہ نباشد چار سطر کی سبات مین اول و آخر کلام کو متناقض کر دیا قولہ مفسرین اما سیہی
تصدیق کرتے ہین اقول اس تصدیق مین ہم آپکے تکذیب کرتی ہین جب تلک کوئی
دلیل تصدیق نہ بیان کیجیگا ہم آپکو جھوٹا کہے جائینگے باری کوئی جھوٹی ہی سے
دلیل بھی بیان کردی ہوتے والی لہ ذلک قولہ چنانچہ تفسیر خلاصہ تا آخر اقول مضمون
اس روایت کا کہ مصدر بلفظ آورده اندہی مشورہ با اصحاب بین قریب بروایت

صحیح مسلم سے جو کہ ابھی مذکور ہوئی اور قریب تر بروایت بیضاوی ہے کہ باین عبارت ہے
ہی اتی یوم بدر بسبعین اسیرا فیہم العباس وعقیل ابن ابیطالب فاشتشار
فیہم فقال ابو بکر قومک واہلک استبقہم لعل اللہ یتوب علیہم وخذ منہم
فدیۃ تقوی بہا اصحابک الی آخر ما قال پس جو روایتین کہ مانند اوسکا کتب اہلسنت مین تعبیر
اثبات تصدیق علمای شیعہ شیعون پر حجت نہین ہو سکتے **قولہ** مجمع البیان طبرسی مین
لکھا ہے الی قولہ چاہو مار ڈالو اور چاہو جانے دو **اقول** یہ روایت تخییر بھی اصل اسکے
کتب اہلسنت سی ہے چنانچہ صاحب مجمع البیان نے عبیدہ سلمانی سے کہ رواۃ اہلسنت
سے ہی نقل کی ہی اور مضمون اسکا روایت بیضاوی مین بھی موجود ہے حیث قال فخیر اصحابہ
فاخذ وا الفداء الحدیث پس یہ روایت بھی بغیر اثبات تصدیق علمای شیعہ شیعون پر
حجت نہین ہو سکتی ہے اور بفرض صحت مضمون تخییر ضرور ہے کہ تخییر سی تخییر جوازی نہ مراد
لی جاوی ورنہ امر جائز مین عتاب وخطاب کی اور استحقاق عذاب عظیم کی کیا معنی بلکہ مراد
تخییر سے تخییر اختیاری لیجاوی یعنی واسطے امتحان اور آزمایش نیت ہای صحابہ
کی دینداری اور دنیا طلبی مین اونکو اختیار دیا گیا درمیان قتل اور فدیہ کے تاکہ معلوم ہو
کہ بحسن اختیار دینداری کو مقدم کرتے ہین یا بسوء اختیار مال دنیا کو پسند کرتے ہین
لیکن صحابہ نے خلاف مرضی خدا اور رسول بسوء اختیار مال دنیا کو پسند کر کی مصداق
تریدون عرض الدنیا اور مستحق عذاب عظیم ہوی اور ضرور ہے کہ بنا بر لا اتبع الا ما یوحی الی
کے یہ اختیار اختیار نبی جانب پروردگار سے ہو اور اگر فرض کیا جاوے کہ یہ اختیار اختیار نہ تھا بلکہ اختیار جوازی
تھا بنا بر خطای اجتہادی رسول خدا تھا تاہم اختیاری کو نہ اختیار کرین بلکہ شق مشورہ و پسند رای ابوبکر
بنا بر خطای اجتہادی کی کہین جیسا کہ مزعوم علمای اہلسنت ہی تب بھی عتاب وخطاب کی کیا وجہ ہے کہ

مجتہد صائب بنا بر رائے حضرت کی مستحق دو ثواب کا ہی اور مجتہد مخطی مستحق ایک ثواب کا ہی
نہ مستحق عذاب عظیم مگر یہ کہین کہ یہ قاعدہ مخصوص واعلی مجتہدہ صاحبہ حضرت عائشہ اور مجتہد
صاحب حضرت معاویہ کی سے ہے اور جناب رسول خدا کی بارہ مین یہ قاعدہ مرعی نہین ہی
تب بھی ہم کہینگے کہ استحقاق عذاب عظیم مخصوص مجتہد صاحب ہونا چاہئے نہ مقلدین بیچارے
مقلدین کا کیا قصور تھا کہ جناب باری بصیغہ جمع خطاب اونکی طرف کرکے فرمائے
لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم مگر یہ کہین کہ مراد جمع سے یہان واحد ہے
یعنی فقط جناب رسول خدا جیسا کہ الوالفضل مین مراد الوسی فقط ابوبکر ہین گو آیۂ انما
ولیکم اللہ الذین یؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون سی تنہا جناب امیر کا مراد لینا جائز
نہین ہے بہرکیف بنا بر اسکی سنکے یہ خدشہ باقی رہجاتا ہے کہ یہ جناب رسول خدا نے
نا بر حدیث [illegible] ہی گذرتا [illegible] فرمایا لقد عرض علی عذابھم یعنی
تیری [illegible] عذاب مجھکو [illegible] لیا پس بجز فریب کی کیا کہئے کہ آدمی اپنا
[illegible] شاید اوقت تک آیۂ من یکسب خطیئۃ او اثما
ثم یرم بہ بریئا فقد احتمل بھتانا واثما مبینا نہین نازل ہوا
تھا غرض اتمہ یوان مارنا اہلسنت کا استقام پر مثل ناقہ عشرا کے تماشا کرنی ہے کہ
اسطرح یہ باتین بناسنے ہین مارسی پہلوانت نہین منتہیا **قولہ** باقرار علمائی امامیہ چند
فائدی حاصل ہوے **اقول** جب اقرار علمائی امامیہ ثابت نہین کیا تو ذکر فائدون کا
بیفائدہ ہے اور بنای فاسد علی الفاسد ہے اور نقل اقوال اور روایات ی اقرار
اور تصدیق نہین ثابت ہوتی ہے مشہور ہی کہ نقل کفر کفر نباشد **قولہ** اول حضرت ابوبکر
اور عمر کا مہاجرین اور اہل بدر سے ہونا **اقول** ایمان ظاہری اور مہاجرت ظاہری

فقہ کی رو سے یہ ہوتا کہ مراد اعذاب ہمکو ولیکن ہمارا

Presented by Ziaraat.Com

او بدری ظاہر ہونیکا کوئی انکار نہین کرتا کہ اکثر منافقین موصوف باین صفات تھے
کلام ایمان حقیقی مین ہے کہ ہم شیخین کو مومن حقیقی نہین جانتے بلکہ یؤمنون بافواههم
مین داخل سمجھتے ہین اور مہاجرین حقیقی نہین جانتے اسلئے کہ بنا بر تصریح بیضاوی
اور صاحب مشکوۃ مہاجرت حقیقی مین مہاجرت عن الشرک اور مہاجرت عن المعاصی
اور مہاجرت عن الاوطان للدین شرط ہے اور حضرات ثلثہ حقیقت مین نہ تارک شرک
اور نہ تارک معاصی تھے اور نہ تارک اوطان للدین تھے بلکہ بطمع دنیا تارک وطن ہوئے
تھے کما تقدم آگا اور اہل نفاق کا اہل بدر ہونا کس کام آتا ہے مگر یہ کہ کسی عذاب دنیا
سے بچ جانیکا شاید کچھ فائدہ کرے **قولہ** دوسرے پیغمبر خدا کا اونسے مشورہ کرنا اقوال
مشورہ کرنا بھی جتلانے اوپر اونہین روایات صحیح مسلم اور بیضاوی کے ہے اور اگر مشورہ
کرنا ہم مسلم بھی کرین تو بنا بر استکشاف ما فی الضمائر کے تھا تا حال اخلاص اور عدم اخلاص
اور دینداری اور دنیا طلبی معلوم ہو جاوی ورنہ عقل محال جانتے ہی کہ عقل انسان
محتاج بمشورہ حمقای چند ہو **قولہ** تیسری صفت مذکورہ کافرون پر سخت ہونا اقوال سخت
ہونی پر حدیث صحیح مسلم انت اغلظ افظا بھی دلالت کرتی ہی اور حدیث بیضاوی تھی کہ شد
من الله تعالی دلالت کرتی ہی لیکن خیال کرنیکی بات ہی کہ ایسی قسی القلب سی جو اشد
من الحجارۃ ہو کفر رائج چہل سالہ کا نکالنا اور ایمان سی متاثر ہونا بھی بہت دشوار امر ہی مگر یہ کہ کیا
جادی کے سخت فتادر باتی تھی اور جنکی بزدلی ہوتی ہین بانکی بڑی ہی ہوتی ہین مصرع عشق ہی جو
کرتے ہین وہ بادل کم برستے ہین بہرکیف لا نسلم کہ یہ مشورہ قتل عمر نے دیا تھی کہ
جتنی اوپر روایات کا فو اہلسنت کی ہے سلمنا لاکن لا نسلم کہ یہ مشورہ باخلاص تھا
تھا بلکہ افعال جملہ منافقین جیسی پر یا کا رسے ہین چونکہ جناب رسول خدا کو فدیہ لینی

Presented by Ziaraat.Com

پر متغیر پایا یہانتک کہ حضرت کی چہرۂ مبارک سی آثار کراہت ظاہر ہوی تب عمر صاحب بہی
بجوشا پر صہ لخذا ظاہر مین باین کلمات متکلم ہوے اور باطن مین بجہت طمع جیفۂ دنیا ای
انکی اور ابوبکر کی ایک ہی تہی یقولون بافواہہم ما لیس فی قلوبہم
سلمنا کہ تہ دل کہا تہا لیکن لا نسلم کہ بمقتضای داعیۂ ایمانی تہا بلکہ بقساوت قلبی و میلان
الی الیہودیت تہا ورنہ یہ تجویز نکرتے کہ ہر شخص اپنے عزیز رسن بستہ کو ماری و قد قرنی
بیان اشداء علی الکفار فتدبر ان فائدونسی فائدی حاصل ہوتی ہین **اقول**
ہم کہہ چکی کہ اصل فائدی بناء فاسد علی الفاسد تہی پس فائدونکی فائدی بناء فاسد علی الفاسد
ہونگے **قولہ** جو فضیلتین اللہ جل شانہ نی مہاجرین کی بیان کی ہین **اقول** فضیلتین اللہ جل شانہ
نی مہاجرین حقیقی کی بیان کے ہین نہ آونکی کہ جو ظاہر مین مہاجر اور باطن مین منافق تہے
قولہ جنکو ہم اوپر نقل کر چکے ہین **اقول** ہم انکی نیچے جواب بہی لکہہ چکے ہین **قولہ** دوسری
جو علای امامیہ نی **اقول** ایسی بدحواسی کیون ہے کہ دوسری کا پہلا ندارد ہی بہرکیف
تخصیص بعض علماء امامیہ کی لغو ہے کل علماء امامیہ ثلثہ کو مہاجرین حقیقی سے نہین
جانتے جیسا کہ مومن بایمان حقیقی نہین جانتے آری ظاہر مین مومن بہی تہی مہاجر
بہی تہے لیکن منافق بہی تہے **قولہ** مکائد شیعیان کے **اقول** مکائد سنیان رایا
کید و شید مین چونکہ شاہ جی مدعی اسکے ہوی ہین کہ ثلثہ مہاجرین اولین سے تہی
صاحب تقلیب المکائد قدس سرہ نی اوسکے رد مین منع کیا کہ ثلثہ از مہاجرین اولین
نبود ند اور سند منع حدیث صحیح بخاری سے لای ہین کہ جناب رسول خدا کے فرمانی
سے ثابت ہوتا ہے کہ مہاجرین اولین وہ لوگ ہین جنہون نے طرف حبشہ کے
ہجرت کی امثال جعفر طیار وغیرہ پس جبتک شیعونکی مستند کتابون سے ہر ایک کا

اصحاب ثلثہ سے مہاجر الی الحبشہ للدین ہونا نہ کوئی ثابت کری اور سوقت تک مدعی اسکا نہین
ہوسکتا کہ اصحاب ثلثہ مہاجرین اولین سے تہی اس تعن کا جواب تو حضرت مخاطب کو کچہ نہ
سوجہا مگر اونکی مہاجرت پر اب دلیل لاتے ہین اپنی حدیث سی کہ جسکی شیعہ تصدیق نہین
کرتے وعلی التنزل اثبات نہوگا مگر مہاجرت ظاہری کا نہ حقیقی کا اور اسکا انکار صاحب
تقلیب المکائد نی نہین کیا بلکہ کسے نی علماء امامیہ سی نہین کیا بلکہ وہ منکر اولیت ہین خصوصًا
اور منکر مہاجرت حقیقی ہین عمومًا لیکن حضرت مخاطب کو خدا نی اسقدر فہم سے نہین
دیا ہے کہ اطراف وجوانب کلام اور قیود وشروط پر نظر کرے **قولہ** تیسری امامیہ کا
یہ گمان کہ حضرت ابوبکر وعمر ابتدا ہے سی منافق تہے الی قولہ فاسد ٹہرا **اقول** الحمد للہ
کہ ان احادیث سنیہ مین بہی کوئے لفظ اوپر عدم نفاق اور حسن نیت ثلثہ کی نہین
دلالت کرتا ہے پس گمان امامیہ فاسد نہ ٹہرا بلکہ بہت ٹہیک اور درست ٹہرا
اسوجہ سے کہ فساد نیت ابوبکر جو بانی مبانے فدیہ لینی کے تہی جیسا کہ ان روایات
مین بالتصریح موجود ہی کہ ابوبکر نے کہا کہ خذ منہم فدیۃ وارے ان تاخذ منہم فدیۃ وہر یک
بقدر طاقت واستطاعت فدائی بہ ہر خود نص صریح آیت قرآنی تریدون عرض الدنیا
سے بخوبی ثابت ہوگیا اور فساد نیت عمر بسبب حکم یہودیت دینی کے اور بسبب
عدم قبولیت مشورت اونکی کے عند اللہ والرسول ثابت ہوگیا اب ارشاد فرمائیے کہ
خوش نیتے اور ایمان کہان سے نکلا **قولہ** جناب میر صاحب قبلہ حدیقہ سلطانیہ
اقول جو کچہ جناب علیین مآب رضوان اللہ علیہ نی حدیقہ سلطانیہ مین ثلثہ کی بدنیتے
کا حال لکہا ہے بہت درست ہی اور علاوہ دلائل قطعیہ دیگر کے یہی آیت اور روایت
بہی اوسپر دلیل بین ہے کما اوضحنا آنفا **قولہ** تو بدر کی لڑائی مین کیون شریک

Presented by Ziaraat.Com

اقول کیون نہ شریک ہوتے کیا طمع مال غنیمت اور حرص مال فدیہ اسارے
نہتی اور قول خدا تریدون عرض الدنیا جھوٹ تہا بدر کی کیا تخصیص ہی سب ہی لڑائیون
مین طمع مال غنیمت شریک ہوتی تہے مگر جب کہین تیز ہے پڑجاتی تہے اور وقت نصرت
واعانت ہوتا تہا دم دبا کر بہاگ کہڑی ہوتے تہے قولہ اور کیون خدا اونکے ہاتہہ
پر فتح دیتا اقول تف برین بیحیائی حضرت والا کچہہ بہی شرم وغیرت نہین آتی کہ فتح کو نام
ثلثہ سے مقارن کرتے ہین جنکی تلوار کسی معرکہ مین میان سے نکلی بہلا اونکو فتح سی
کیا واسطہ اس لڑائی مین باتفاق مورخین جناب امیر اور حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہ
علیہم السلام نے دس دس مین بیس کافرون کو فی النار کیا کہین جہوٹی ہی تاریخ
مین دکہا دیجئی کہ حضرات ثلثہ نی ایک کافر بہی مارا ہو تب ہم شاید قایل ہو جائین کہ
فتح اونہین کے ہاتہہ پر ہوئی ہم بہت حیران ہین کہ آپ اسقدر بی سروپا باتین کیون کہتے
ہین قولہ کیون پیغمبر خدا اونسے مشورہ کرتے اقول آیہ وانی ہدایہ شاورہم
فی الامر مین علمائی تفسیر نی اختلاف کیا ہے کہ باوجود اس بات کی کہ وہ حضرت
اعقل الناس تہے اور بوحی ربانی والہام یزدانی مستغنی تہے صواب رائی ناس سے تہی
پہ کیون حکم شاورہم ہوا پس کہا قتادہ اور ربیع اور ابن اسحاق نے کہ امر مشاورت
فقط واسطی خوش کرنی دلہاے مومنین کے اور واسطی تالیف قلوب منافقین
کے تہا اور واسطی قدر دہی اور عزت بخشی صحابہ کے تہا تاکہ وہ جانین کہ حضرت
اونپر نظر عنایت رکہتی ہین اور اونکے اوپر اعتماد رکہتے ہین اور اونکی رای کیطرف
مراجعت کرتے ہین اور سفیان بن عیینہ نی کہا ہے کہ امر مشاورت اسلئی ہوا کہ امت
رسول خدا اونحضرت کی اقتدا اور پیروی اسبارہ مین کرے اور اپنی امور مین آپسمین

Presented by Ziaraat.Com

مشورہ کیا کرے اور حسن اور ضحاک نے کہا ہے کہ حکم مشورہ نظر بعزت بخشی صحابہ ہے
اور نظر باقتدای امت ہی ساتھ آنحضرتؐ کی آور کہا بعض مفسّرین دیگر نے کہ غرض
مشاورت سے امتحان مکنون ضمائر ناس ہے تاکہ رای صالحہ اور رای فاسدہ کا سدہ
سے ظاہر ہو جائے کہ کون خیر خواہ اور کون بدخواہ اور کون صاف باطن اور کون
صاحب غش ہے اور کون دیندار اور کون طالب بیضہ دنیای ناپائدار ہی پس اس مقام
خاص مین دنیا طلبی ابوبکر کے مشورہ سے اور قساوت یہودیت عمر کے مشورہ سے
صاف ظاہر ہو گئی اگر حضرت مخاطب نے اقوال اپنے مفسّرین کے ملاحظہ فرمائی
ہوتی تو یہ نہ پوچھتی کہ کیون پیغمبر نے اونسے مشورہ لیا **قولہ** اور کیون آپکے جدّ امجد
کاشانی اور طبرسی مہاجرین اور اہل شوری مین ہونا قبول کرتے **اقول** آپکے باپکے
جدّ امجد کاشانی اور طبرسے نے اونکو کہین مہاجر حقیقی نہین کہا بلکہ اونکی تقریر سے ثلثہ کا
مہاجر منافق ہونا ثابت ہے **قولہ** ای مسلمانو شیعونکی ایمان اور عقل ا... پر غور کرو
اقول اے مسلمانو سنیونکے عقل اور حیا اور ایمان پر غور کرو کہ وہ شیخین کی نسبت
جو تمام جان و تن سے عاشق مال دنیا اور بندۂ زر خریدۂ مال و زر تھے اور ... مفلس
اور قلاش اور پیٹ کی جو تین کے صدقے سے مالک و دولت و عزت و ... بہم
پہنچاتے تھے اور باوجود اسکے شب و روز باین صحبت درپے ایذا اور آزار آنحضرت
کے رہتے تھے گمان کرتے ہین کہ اونکی نیت بخیر تھی اور وہ منافق سچے مومن تھے
افسوس ایسے عقیدے پر خیر بہر حال جد امجد سنیان شاہ عبد العزیز صاحب چوچاہین
فرماوین اور اونکے پدر بزرگوار جنکو اپنا آشنا بتاتے ہین اور حقیقت مین وہ اونکی آشنا انکی
آشنا ہین جو اولین آوے ارشاد کرین لیکن اس امر کو کہ شیخین منافقین مہاجرین

اور دنیا طلبان اہل بدر مین سے تھی ہو ٹال نہین سکتے اسلئے کہ خود خدا نے تریدون عرض الدنیا سی اونکے نفاق پر گواہی دی ہے اور ہمارا مطلب اتنی ہی بات سی حاصل ہوا جاتا ہے اسلئے کہ جب وہ دنیا طلبان مہاجرین سے تھی تو اون فضیحتونکے مستحق ہین جو خدا نے جابجا قرآن مجید مین منافقونکے لئے بیان کی ہین یہانتک کہ فرما دیا ہے کہ ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار — اور جبکہ وہ منافقین دنیا طلبان اہل بدر سے تھے تو اوس مغفرت کی وعدون مین جو اللہ جل شانہ نے مومنین کیواسطی کیے ہین شریک نہونگے **قولہ** کہ مین نے اونکو مرفوع القلم کر دیا ہی **اقول** مضمون مرفوع القلمی نے دلالت کی اوپر اسبات کی کہ حضرت مخاطب بھی مرفوع القلم ہین جو ایسی سنے نہکانی باتین بکتے ہین رفع القلم عن الصبی والمجنون مشہور ہے نہین معلوم کہ حضرات اہلسنت اپنے پیران نابالغ کو کس قسم مین شمار کرتے ہین جو اونکو مرفوع القلم بناتے ہین **قولہ** علمای امامیہ یہی قبول کرتے ہین **اقول** استغفر اللہ کہ علمای امامیہ ایسے دیوانی باتونکو قبول کرین بلکہ دیوانونکی دیوانگی ظاہر کرنیکے لئی اونکے کتابون سے نقل کرتے ہین ونقل کفر کفر نباشد **قولہ** یا ان الفاظ کرتے ہین **اقول** یہ الفاظ تفسیر لولا سبق ہین نہ تفسیر ما کان للنبی نہ مخاطب فی تدلیسا وتخدیعا ترجمہ تریدون عرض الدنیا اور ترجمہ لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم کو چھوڑ دیا تا عوام متوحش نہون اور حقیقۃ الامر پر پے نہ لیجاوین لیکن ان چوریون سے کچھ کام نہین چلتا بہرکیف کوئی مجنون دیوانہ ان الفاظ سی مضمون مرفوع القلمی سمجھے گا ورنہ ان الفاظ سی صاف سمجھا جاتا ہے کہ جو عذاب دنیا واسطے منافقین دنیا طلب اہل بدر کے جناب رسول خدا کو قریب تر از شجرۂ قریہ دکھلایا گیا جناب باری فرماتا ہے

کہ اگر ہمارے علم مین حکمت مصلحت نہوتا تو یہ عذاب ہم ان پر دنیا مین نازل کرتے
یعنی یہ منافقین دنیا مین بہے مستحق اسکے ہین لیکن چونکہ مقتضائے مصلحت وقت نہ تھا
باین جہت کہ جھوٹ سچ نام اسلام کا لینے والی اوسوقت دنیا مین اتنی ہے لوگ
تھے پس اگر بسبب افعال ناشایستہ کی یہ لوگ بہی مستاصل کردئی جاتے تو نام
ظاہرے اسلام بہی باقی نرہتا اسلئے عذاب انکا آخرت ہی پر اوٹھہ رہا ولعذاب
الاخرۃ اشد وابقی اور منجملہ چند احتمال کے جو علمائی فریقین نے تفسیر لولا کتاب
مین لکھا ہے یہ ایک احتمال ہے کہ اگر فی الواقع یہے ہو تو ایک وقت خاص مین ایک عذاب
خاص دنیوی سی بچ جانی پر دلالت کرتا ہی اسکو مرفوع القلم ہوجانے سی کیا علاقہ علاوہ اسکے
اگر وہ مرفوع القلم ہے تھی تو پیغمبر خدا کو عذاب کسکا دکہلایا گیا تہا اور اس دکہانی سی
کیا فائدہ تہا اور جب خدا کیطرف سے مرفوع القلم ہے تہے تو پہر عذاب کہانسے آیا تہا
اور کسلئے آیا تہا اگر عذاب کرنے سے یہ غرض تہے کہ پہر ایسا کام نکرین تو جب وہ
مرفوع القلم ہوگئے تہے تو پہر کون اونکو مانع اوس سے بدتر کام کرنے سی تہا تعجب ہے
کہ عذاب کا پہر جانا جو مصلحۃً اتفاق ہوا دلیل مرفوع القلمی ہوگیا اور عذاب کا آنا باعث
گریہ اور بکا لوگونکا ہوا وہ دلیل تکلیف اور مواخذہ نہو **قولہ** اسیطرح پر تفسیر مجمع البیان
طبرسی مین لکھا ہے **اقول** اسطرح پر تو نہین ہے بلکہ دوسرے طرح پر ہے بیان ذکر
اوس عذاب کا ہے جو دنیا طلبان اہل بدر سے لمسئلہ پہ گیا تہا اور یہ عبارت
لعل اللہ اطلع علے اہل بدر الخ اخرہ قصۂ حاطب بن بلتعہ مین ہے کہ جس نے
سر رسول خدا کو فاش کرنے کا ارادہ کیا تھا جسوقت کہ جناب رسول خدا نے عزم
فتح مکہ کیا اس شخص نے خفیۃً کفار مکہ کو خط لکھا تہا کہ تم ساز و سامان حرب سے غافل

نرہو کہ پیغمبر خدا عنقریب تمہارا قصد کرتے ہین وہ خط باخبار حضرت جبرئیل پکڑا گیا
جناب رسول خدا نے بہب حاطب سی سوا خذہ اسکا فرمایا اوسنے معذرت کے
اوس صاحب خلق عظیم نے اسکا عذر قبول کرکے فرمایا کہ حاطب نی جو بیان کیا وہ
سچ ہے کہ یہ حرکت ناشایستہ اوس سے بوجہ کفر و نفاق نہین ہوئی ہے حضرت عمر نی
تصدیق جناب رسول خدا کی تکذیب کی اور بکمال طیش و غضب فرمایا کہ مجھی چھوڑ دیجیے
کہ مین اس منافق کے گردن مارون اونحضرت نی جواب مین فرمایا مایدریك
لعل اللہ اطلع علی اھل بدر فغفر لھم فقالوا اعملوا ما شئتم یہی محصل روایت
بعد اسکے صاحب مجمع البیان فرماتے ہین کہ اسیطرح پر روایت کی ہے مسلم و بخاری
نے اپنی اپنے صحیح مین اسیکو نقل کیا ہے صاحب مجمع البیان نے شان نزول مین
آیہ وانے ہر آیہ کی ایا ایھا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء
تلقون الیھم بالمودۃ الی قولہ تسرون الیھم وانا اعلم بما اخفیتم وما اعلنتم
ومن یفعلہ منکم فقد ضل سواء السبیل یعنی نہ لو میرے دشمن
کو اور اپنے دشمن کو دوست القا کرتے ہو طرف اونہین دشمنونکے دوستی کو یا خبرونکو
میرے رسول کے طرف کفار کی بسبب دوستی کے پہنچاتی ہو تا اینکہ فرماتا ہے
چھپاتے ہو دوستی کفار کو یا چھپا کر خبرین بھیجتے ہو طرف کفار کی بسبب محبت کفار
کے یعنی تمہارا زعم باطل یہ ہے کہ خدا پہ یہ باتین تمہاری چھپ رہین گے حالانکہ مین
جانتا ہون یا دانا تر ہون اوس چیز کا جو تمنے دلو مین چھپائی ہے نفاق اور محبت کفار
سے اور اوس چیز کا جو تمنے ظاہر کی ہے ایمان اور دوستی خدا اور رسول خدا سی
اور جو شخص ایسا کرتا ہے تحقیق کہ وہ گمراہ ہوا راہ راست سی یہانتک کہ فرماتا ہے

ومن یتولھم فاولئک ھم الظالمون یعنی جو لوگ کہ کفار کو دوست رکھین گے
پس وہی لوگ ظالمین ہین اب حضرت مخاطب مخاطب ہو کر جواب فقرۂ لعل اللہ اطلع علی
اہل بدر سنئے کہ اولاً جب بتصریح صاحب مجمع البیان معلوم ہوا کہ یہ روایت مسلم اور
بخاری سے ہے کہ بمقتضاے آنکہ نقل کفر کفر نباشد جسکے طبرسی ناقل ہوئے ہین تو شیعہ کب اسکی
تصدیق کرینگے اور صاحب مجمع البیان کے زبان سے کون کلمہ ایسا نکلا ہی کہ جس سے
تضمناً یا التزاماً بھی تصدیق سمجھے جائے فضلاً عن المطابقۃ پس اپنی اون روایات
سے جسکو شیعہ افترائے بحت سمجھتی ہین شیعون پر استدلال کرنا نہایت خوش فہمی
مخاطب ہے ثانیاً آیت اور صدر روایت کو اس فقرۂ باطلہ سے کچھ واسطہ نہین ہے
اسلئے کہ صدر روایت اسپر دلالت کرتا ہے کہ حاطب سے ایک فعل قبیح قابل
عتاب و خطاب رب الارباب واقع ہوا اور مضمون آیت یہ ہی کہ جناب باری
عتاب فرماتا ہے اوس فعل قبیح کرنیوالون پر یہانتک کہ فرماتا ہے کہ جو تم مین سے ایسا
کرتے ہین وہ راہ راست سے گمراہ ہین اور وہ ظالمین مین سے ہین اور مضمون اس
فقرۂ کاذبہ کا کہ جز افترے علی اللہ والرسول کے کچھ نہین ہے یہ ہے کہ اہل بدر
مرفوع القلم ہو چکے ہین پس جسکو اندک عقل ہے وہ یہ سمجھے گا کہ اگر مرفوع القلم ہونا
واقعی تھا تو پھر عتاب و خطاب کی کیا معنے اور اونکو ایسے کام سے منع کرنے کی کیا وجہ
اور گمراہ ٹھہرانے کا کیا باعث اور پھر اونکو ظالم کہنا کسواسطے ہے عجب تناقض
خدا کے کلام مین لازم آتا ہے کہ خود ہے تو فرماتا ہے کہ تم جو جی چاہی کرو کرو چاہے
شرابین پیو چاہو لونڈی بنوسے نکاح کرو چاہو سور کھاؤ تم کو سب معاف ہی پھر ایک اوسنے
کام پر کہ دوستی کفار ہے یہ عتاب و خطاب ہے کہ گمراہ بتاتا ہے ظالم ہونا بھی سناتا

ہی سے بہی فرماتا ہے ہرگز سمجہ مین نہین آتا کہ یہ امر ونہی کیونکر جمع ہو سکتا ہے بجز اسکے
کہ کہا جاوی سنے افعال قبیحہ سے جو کلام اللہ مین موجود ہے واقعی ہے اور امر اِعْمَلُوا
مَا شِئْتُم راوی کذاب کی بنائے ہوئی بات ہی ورنہ کلام خدا مین تناقض ممکن نہ تہا
ثالثاً قطع نظر از مخالفت آیت وروایت کی یہ فقرہ فی نفسہ بہے باطل ہے اور عین
مذہب اباحیہ ہے کہ جس سے بنائی مذہب اسلام اینخ برکندہ ہوتی ہے اسلئے کہ
صیغۂ اِعْمَلُوا مَا شِئْتُم اگر وجوب اور ندب پر محمول نہوی تو لاقل اوپر اباحت اور
جواز کے محمول ہوگا پس مضمون اسکا یہ ہوگا کہ تمکو جائز اور مباح ہے کہ جو فعل چاہو
شنائع افعال اور قبائح اعمال سے بجالاؤ اور جو دل چاہے منکر اور فحشاء اور معاصی
سے عمل مین لاؤ اور اگر کوئی کہے کہ افعال قبیحہ کہانسے سمجہی گئے تو ہم کہین گے کہ فقط
غَفَرْتُ لَكُمْ سے سمجہی گئے اسلئی کہ افعال حسنہ مین غفران کے کیا حاجت ہی ضرورت
مغفرت نہین ہے مگر بہ نسبت افعال قبیحہ کے اور اعز اقبح اور امر بافعال قبیحہ کار
شیطان ہے چنانچہ جناب باری فرماتا ہے الشیطان یعدکم الفقر ویامرکم بالفحشاء
پہر فرماتا ہی انما یامرکم بالسوء والفحشاء پہر فرماتا ہی قل ان اللہ لا یامر بالفحشاء پہر فرماتا ہی
ینھی عن الفحشاء والمنکر الغرض کل آیات اور روآیاتِ اوامر ونواہے کا
مدار اوپر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ہے اور بنائی دین اسلام اسی پر قائم
کی گئے پس مضمون سے اس فقرہ کے بیخ اسلام برکندہ ہوئے جاتی ہے مگر حضرات اہلسنت
کو محبت حضرات ثلثہ مین اسکا کچہ خیال نہین ہے نعم حب الشئ یعمی ویصم حالانکہ اس
راوی کذاب نے واسطی اظہار فضیلت عمر ابن الخطاب کی بعد قصد قہ رسول اللہ کے
جو آخر قصۂ باطل ہی عبارت فقام عمر ابن الخطاب وقال دعنی یا رسول اللہ اضرب

عنق ہذا الفاسق فقال رسول اللہ یا ویلک یا عمر لعل اللہ اطلع علی اہل بدر الخ بنائی
ہے تاکہ لوگ جانین کہ حضرت عمر ایسے بہادر تھے اور حمایت دین مین مستعد تھے کہ
ہر وقت قتل منافقین پر تلوار کھینچی رہتے تھے شاید ایسی باتون سے عیب سراپا عار
و شنار پشت دادن بکفار کو چھپاوے بعد اسکے فقرہ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ جمایا ہے تاکہ حمقا
حضرات ثلثہ کی حرکات منافقانہ سے قطع نظر کرکے اونکو بہشتی قطعی سمجھین غافل
اس سے کہ بعد تصدیق رسول خدا کی عدم نفاق حاطب پھر حاطب کو منافق کہنا تکذیب رسول اللہ
ہے اور تکذیب رسول اللہ عین کفر و الحاد ہے اور کفار کے حق مین خداوند تعالے
فرماتا ہے لا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط یعنی نہ داخل
ہونگے بہشت مین یہانتک کہ سما جاوی اونٹ بیچ سوراخ سوزن کے بنا برا سکی عمر کا
بہشتی ہونا موقوف ہوا اوپر سما جانے اونٹ کی سوراخ سوزن مین پس بہشتی قطعی
ہونا کہان سے ثابت ہوگا تعجب ہی کہ جس بزرگ کی صحابیت پر لوگون کو فخر ہے اسکی
شان مین تو جناب باری فرماوی کہ فاستقم کما امرت یعنی جسطرح پر تو حکم کیا
جاتا ہے اوسیطرح پر قایم اور ثابت قدم رہ اور فرماوی اذاً لاذقناک ضعف
الحیوۃ وضعف الممات یعنی تو اگر اوسنے میل طرف کفار کے کرتا تو ہم دونا عذاب
دنیا اور دونا عذاب اخرۃ تجکو چکھاتے اور فرماوے لان اشرکت لیحبطن عملک
یعنی اگر شرک بخدا لائے گا تو کل اعمال خیر تیرے ساقط ہو جاوینگے الغرض شان
پیغمبر مین تو خداوند تعالی یہ سختیان فرماوے اور صحابہ کو ایسا مطلق العنان گستہ رہا
اور خلیع العذار کرے کہ فرماوے اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ یعنی جو کفر اور زندقہ اور شنایع اور
قبایح تمہارا جی چاہے عمل مین لاؤ تمسے کچھ مؤاخذہ نہین ہے تم مرفوع القلم کردیے گئے

خدا جانے کہ حضرات اہلسنت کی عقلونپر کیسے پردی پڑے ہین کہ کچھ نہین سمجھتی کہ ہم کیا
کہتے ہین اور آل اس کلام سراپا ہلام کا کیا ہے فذرھم فی سکرتھم یعمھون
اب یہ بات بھی سن لینی چاہیئے کہ بعض علمائی اہلسنت کو جو کسیوقت بیہوشی اور غفلت
سے فی الجملہ افاقہ ہوا ہے اور شنایع اور قبایح اس کلام پاہلام پر کچھ تنبہ ہوا ہے تو وہ
اس غلاظت کی تاویل کی فکر مین پڑے ہین اور مثل نابینا عشوا ہاتھ پاون مارنا شروع
کیا ہے چنانچہ طیبی شرح مشکوۃ مین فرماتے ہین قولہ قد غفرت لکم الخ ھذہ فی
الآخرۃ اما فی الدنیا فلو توجہ علی احد منھم حد او غیرہ اقیم علیہ واقاہ رسول اللہ
علی مسطح حد الفریۃ وکان بدریا انتہی یعنے وعدہ مغفرت عام نہین ہے دنیا اور
آخرت سی بلکہ مخصوص بآخرت ہی پس اگر متوجہ ہو طرف کسیکی اہل بدر سے
کوئی حد وغیرہ یعنی تعزیر تو دنیا مین اوسپر قایم کیجائیگی جیسا کہ جناب رسولخدا نے مسطح پر حد
قذف حضرت عایشہ جاری کی حالانکہ اہل بدر سے تھا لیکن اس تاویل سے
کچھ فائدہ نہ دیا اسلئے کہ اغراق قبیح اور امر بالفحشاء عملوما شستم کا بحال خود رہا
غایت الامر یہ ہے کہ اہل بدر افعال قبیحہ کو نظر حاکم شرع سے بچا کر کرین تا دنیا کی
عذاب سی بچ جائین اور آخرت کا تو اونکو خوف ہی نہین ہے طرفہ یہ ہے کہ بعد
اسکی خود فرماتے ہین وفعل حاطب کان کبیرۃ قطعا لانہ تضمن ایذاء النبی لقولہ ان
الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ ولا یجوز قتلہ لانہ لا یکفر بہ انتہی یعنے فعل حاطب
گناہ کبیرہ تھا اسلئی کہ متضمن ایذای رسول تھا اور جناب باری فرماتا ہے کہ جو لوگ
خدا اور رسول کو ایذا دیتی ہین لعنت کی ہے خدا نے اونپر اور قتل اوسکا جائز نہ تھا
اسواسطے کہ فعل کبیرہ موجب کفر نہین ہے الغرض شارح صاحب جب اقرار کرتی

ہین فعل حاطب کی کبیرہ ہونیکا اور مواخذہ دنیویہ کا اور پہر دعوی کلی مرفوع القلم اہل بدر
تو باطل ہو گیا اسکے کہ مواخذہ دنیا تو ثابت ہوا باقی رہا کلام مواخذہ آخرت مین پہر
جس دلیل سے فعل حاطب کا کبیرہ ہونا اور قابل مواخذہ دنیا ہونا ثابت کرتی ہین
اوسی دلیل سے ہم قابل مواخذہ آخرت ہونا بہی ثابت کرتے ہین اسلئے کہ موذیان خدا
ورسول فقط ملعون اور مطرود فی الدنیا نہین ہین بلکہ بنا بر باری فرماتا ہے ان الذین
یوذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ کو جو شارح مشکوۃ کہا
کئے اور اوسکی انہار سے جی چرا گئے یہ فقط اسلئے تہا کہ ہمکی جواب سی عاجز تہے کما لا
یخفی اب ایک دوسرے سنی صاحب کا کلام سنے کہ حضرت عسقلانی شارح صحیح بخاری
فرماتے ہین وقد استشکل قولہ اعملوا ما شئتم فان ظاہرہ الاباحۃ وہو خلاف عقیدۃ الشرع
یعنے اشکال واقع ہے قولہ اعملوا ما شئتم مین اسلئے کہ ظاہر اس قول کا دلالت
اوپر اباحت کی رکہتا ہے جو مذہب کفر والحاد فرقہ اباحیہ ہی اور خلاف شرع ہے پہر
فرماتے ہین کہ اجیب بانہ اخبار عن الماضی ای کل عمل کان لکم فہو مغفور وقال
ویؤیدہ انہ لو کان کما یستقبلونہ من العمل لم تقع بلفظ الماضی ویقال ما غفر لکم بتعقیب
بانہ لو کان للماضی لم یحسن الاستدلال بہ فی قصۃ حاطب یعنی جواب دیا گیا ہے
اشکال لزوم اباحت کا بدینوجہ کہ قد غفرت لکم اخبار ہے زمانہ ماضی سے یعنے
جو اعمال قبیحہ زمانہ گذشتہ مین تمسے ہوئی تہے وہ بخش دیئے گئے اور یہ جواب ہی
ابن جوزی کا علمائی السنت سے چنانچہ دوسری مقام پر اسکے تصریح کے ہے کہا
اور نیز تائید کرتی ہی ہمارے جواب کی یہ بات کہ اگر واسطے اعمال مستقبلہ کے ہوتا تو بلفظ ماضی
نہ بیان کیا جاتا اور بجائے قد غفرت لکم کے ما غفرہ لکم ہوتا پہر خود ہی فرماتے ہین

Presented by Ziaraat.Com

کہ اعتراض کیا گیا ہے اوپر اس جواب کی بدینوجہ کہ اگر ماضی کے واسطے ہونا تعیین
نہوتا استدلال لانا ساتھہ اسکے قصۂ حاطب مین یعنی فعل حاطب زمانۂ ماضی عن البدر مین تہا بلکہ زمانۂ مستقبل
لعل اللہ مین تہا پس غفرت لکم مین داخل نہین ہوسکتا نبدہ کہتا ہے کہ علاوہ اس اعتراض
کی اس جواب کو اباحت اعملوا ما شئتم سے بہی کچہہ مناسبت نہین معلوم ہوتی ہے مگر
یہ کہ کہا جاوے کہ ما شئتم سی افعال قبیحہ نظر بوعدۂ مغفرت مراد لیگئی تہی اور ذنب مغفرت
مخصوص بزمانۂ گذشتہ ہوئی تو اب اعملوا ما شئتم سی ضرور ہی کہ افعال حسنہ مراد لیئے
جاوین لیکن اس صورت مین مضمون مرفوع القلمی اہل بدر بالکلیہ باطل ہوا جاتا ہے اور
عرق ریزیان حضرات اہلسنت کی دیار و ترک سنی حقیقی قد غفرت کہ حقیقۃً واسطی ماضی
کے ہی اور زبردستی بلا ضرورت داعیہ اوس سی منے مجازی استقبالی تاویل تحقق وقوع
مغفرت حتمی مراد لیتی ہین خاک مین ملی جاتی ہین بعد اسکی حضرت عسقلانی دوسرا جواب
اباحت اعملوا ما شئتم سے یون دیتی ہین وقیل ان صیغۃ الامر فی قولہ (اعملوا) للتشریف
والتکریم فالمراد عدم المواخذۃ بما یصدر منہم بعد ذالک انہم خصوا بذلک لما حصلت لہم من الحالۃ
العظیمۃ التی اقتضت مغفرۃ ذنوبہم السابقۃ وتاہلوا الان لیغفر اللہ لہم الذنوب اللاحقۃ ان
وقعت ای کلما عملتموہ بعد ہذہ الواقعۃ من ای عمل کان فہو مغفور یعنی کہا گیا ہی کہ صیغہ
امر بیچ اعملوا کے واسطی تعظیم اور تکریم کے ہی پس مراد عدم مواخذہ ہی اونسی اوپر
اوس چیز کے جو اونسے صادر ہوا بعد اسکے اور تحقیق کہ خاص کئے گئے ہین وہ لوگ
ساتھہ اسکے بجہت حصول ایک حالت عظیمہ کے واسطے اونکی جو مقتضی مغفرت گناہان
سابقہ ہوئے اور اہلیت بہم پہونچای اونہون نے واسطے اسکے کہ گناہان لاحقہ
بہی اونکی بخشے جاوین اگر واقع ہون یعنے کل عمل تمہاری بعد اس واقعہ کی جس قسم کے

عمل مین ہون وہ سب مغفور ہین بندہ کہتا ہے کہ یہ عجیب کلام لچر اور پوچ ہے کہ جسکا کچھ
فصل نہین معلوم ہوتا ہے اسلئے کہ اگر غرض یہ ہے کہ اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ تحقیر واسطے
تعظیم اور تکریم کے کہا گیا ہے لیکن جو اعمال قبیحہ اونسے سرزد ہونگے اوسپر مؤاخذہ کیا
جاویگا تو اسمین شک نہین کہ اباحت کا جواب ہوگیا لیکن مرفوع القلمی اہل بدر کی بالکل
باطل ہوگئی اور مایۂ فخر و مباہات حضرات اہلسنت بالکل خاکمین مل گیا اور اگر غرض یہی
کہ یہ تعظیم موجب عدم مؤاخذہ بر افعال قبیحہ آیندہ ہے جیسا کہ آخر کلام مین فرماتے ہین
کہ کل عمل تمہاری جس قسم کے ہون یعنے خواہ کفر و نفاق ہو خواہ شرب خمر ہو خواہ زنا با
مادر و خواہر ہو سب مغفور ہین تو پھر اباحت مین کیا باقی رہا اور مذہب اباحیہ اور مذہب
اہلسنت مین اسبات مین کیا فرق ہوا اور رفع اشکال اباحت جسکو خلاف عقیدہ شرع
فرمایا تھا کیونکر ہوا بعد اسکے جواب ثالث کی تقریر یون بیان فرماتی ہین وقیل ہے
بشارۃ بعدم وقوع الذنوب منہم وفیہ نظر ظاہر کما سیاتی فی قصۃ قدامہ بن مظعون حین
شرب الخمر فی ایام عمر فحجرہ بسبب ذلک فرأی عمر فی المنام من یامرہ بمصالحتہ وکان قدامۃ
بدریا یعنی جواب اشکال اباحت مین بعضون نے یون کہا ہے کہ مراد اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ
سے بشارت دینا ہی اسبات کی کہ بعد از واقعۂ بدر اہل بدر سے کوئی گناہ واقع ہی
نہوگا بلکہ جو فعل اونسی واقع ہوگا وہ حسن ہی واقع ہوگا پھر خود فرماتے ہین کہ اس جواب
مین اعتراض بہت ظاہر ہی جیسا کہ اوسکا قصہ قدامہ بن مظعون مین کہ اوسنی شراب پی
اور حضرت عمر نے اوس سی ترک ملاقات کی پس خواب مین دیکھا کسی شخص کو کہ خلیفہ صاحب
کو حکم کرتا ہے کہ تم قدامہ سی مصالحہ کرو اور تھا قدامہ اہل بدر سی بندہ کہتا ہے کہ یہ
جواب سب سی زیادہ پوچ ہی کہ جسکو من حیث اللفظ بھی قدغنت لگ رہی کچھ واسطہ

نہین اور علاوہ شراب خواری قدامہ کی افک حضرت عائشہ جو سطح سے سرزد ہوا
اور اظہار اسرار رسول اللہ جو مثل عائشہ وحفصہ کے حاطب سی ہوا کہ جسکو طبیبی صاحب
نی ایذاے رسول اللہ کہا اور اونکے حق مین آیہ لعنهم الله فی الدنیا والآخرة
پڑہا اور خود خدا شہادت بعض اہل بدر کی دنیا طلبی پر بقول خود تریدون
عرض الدنیا دیتا ہے اور بلسکو فیما اخذتم عذاب عظیم سی ڈراتا ہے یہ سب
افعال اہل بدر کی مجیب کی نزدیک حسن تہے تو پہر فعل قبیح کسکا نام ہے اور حکم
بمصالحہ شارب الخمر دینی والا سوای شیطان کے اور کون ہو سکتا ہے اس سے
الشیطان یفر من ظل العمر کی بہی خوب تصدیق ہو جاتی ہے بہرکیف اضطراب
علمائی اہلسنت اور ہاتہہ پاؤن مارنا اونکا تاویل روایت مین دیکہنا چاہئی اور پہر
اسی روایت سی جو کسیطرح بنانے سی نہین بنتے سر افتخار تا فلک دوڑا پہنچانا اور
حضرات ثلثہ کا بہشتی قطعے ہونا اوس سے ثابت کرنا نہایت تعجب کا مقام ہی لازم
تہا کہ پہلے اس خبر کے جو از قسم احاد ہی قطعیت ثابت کرتے پہر قطعیت کوئی ایسے
معنونکی جو خالی از اعتراض ہون ثابت کرتے تب بحث اسمین کرتے کہ قطعیت
بہشتے ہونی ثلثہ پر اسکو دلالت ہے یا نہین اب ہم رابعاً علی التنزل وبفرض محال
کہتے ہین کہ یہ روایت سُنیہ صحیح ہے لیکن خود اہلسنت اسکی تاویلات کرتے ہین
اور اپنی عموم پر باقی نہین رکھتے اور تخصیصات دور از کار لگاتی ہین جیسا کہ ابہی
ہمنے بیان کیا کہ کوئی صاحب مخصوص بآخرت کرتے ہین اور مغفرت دنیا سی ہاتہہ
اوٹہاتی ہین کوئی صاحب مخصوص بزمانہ ماضی کرتے ہین کوئی صاحب مخصوص
بتشریف وتعظیم کرتے ہین کوئی صاحب مخصوص بافعال حسنہ کرتے ہین تو اگر

Presented by Ziaraat.Com

شیعہ بہی اس روایت کو مخصوص بحسن ایمان وحسن خاتمہ کرین تو کیا قباحت ہی لیکن
حضرات ثلثہ کے نہ ایمان ہے کی شیعہ قایل ہین نہ خاتمہ بالخیر ہی ہونیکے پس اونکا
بہشتی قطعی ہونا اس روایت سی ہرگز نہ ثابت ہوگا طرفہ یہ ہے کہ مثل اسکے اور بھی
روایتین حضرات اہلسنت کی صحاح کی اس مقام مین موجود ہین چنانچہ اصح الکتب قبل
کتاب الباری صحیح بخاری مین بروایت ابی ہریرہ موجود ہے قال سمعت رسول اللہ
قال ان عبدا اصاب ذنبا وربما قال اذنبت ذنبا فقال رب اذنبت وربما قال
اصبت ذنبا فاغفرہ لی فقال ربہ اعلم عبدی ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ
بہ غفرت لعبدی ثم مکث ما شاء اللہ ثم اذنب ذنبا الی ان کرر المقال ثالثا فقال
فی المرتبۃ الثالثۃ قال اللہ غفرت لعبدی ثلثا فلیعمل ما شاء محصل یہ ہے کہ کہا
ابوہریرہ نے کہ جناب رسول خدا فرماتے تھے کہ ایک بندہ نی بندگان خدا سے
ایک گناہ کیا پس کہا خداوندا گناہ کیا مینے پس بخش تو واسطی میرے پس فرمایا
جناب باری نے کہ جانا میرے بندہ نی کہ اوسکے واسطی ایک رب ہی کہ گناہ کو
بخش بہی دیتا ہے اور گناہ پر مؤاخذہ بہی کرتا ہے مینی بخشا اپنے بندہ کو پہر بعد چند
روز کی پہر گناہ کیا اور پہر اوسیطرح سے کہا اور خدا نی بہی اوسیطرح سے فرمایا اور بعد
چندے پہر گناہ کیا اور پہر اوسیطرح سے کہا پس مرتبہ ثالثہ مین خدا فرماتا ہے کہ
مین نے اپنے بندیکو تین مرتبہ بخشا اب اوسکو اختیار ہے کہ جو چاہے سو کرے پس
اس حدیث مین فلیعمل ما شاء مثل اعملوا ما شئتم کے ہی بلکہ اوس سے بڑہکر آیا ہی کہ ہان
تو صرف ایک کار خیر مین اباحت فواحش کی گئے تہی اور یہان تو بعد چند گناہون اور
چند توبہ شکنیون کے مرتبہ مرفوع القلمی ملا اس قسم کے روایتون کو تصحیح کرنا اور پہر اوپر

ظاہر کی قبول کرنا بجز بدینی کے کار دینداران نہین ہے اور بغیر غیر
ذوی العقول کی کوئے ذوے عقل مرفوع القلمی کے ذی عقل کی پسند نہین کر سکتا ہی
اور اسی سبب سے عسقلانی تاویل اُبَلَ ماشئت مین فرماتے ہین معناہ ما دمت تذنب
فتتوب غفرت لک یعنی سنے اسکے یہ ہین کہ جب تک تو گناہ کرکے توبہ کریگا مین
بخشونگا تجکو پس سبب اس حدیث مین علماء اہلسنت مغفرت کو شرط توبہ کرنے مین تو کیون نہین حدیث اہل مدرین سے
شرط توبہ کرتا کہ مثل یہ نام دو ہوا نہ سادی اوسے بالجملہ چونکہ مطمح نظر اہلسنت اثبات مشروع انطلے
مسئلات ثلثہ ہی اوسنے تاویل حدیث مین پیر بن نہین پڑتے ورنہ تاویل اسکی کوئی
اور دشوار نہین ہے اسلئے کہ غفرت کو اوپر معنی سیئہ ماضی کے محمول کرین اور اعملوا
ما شئتم سے افعال حسنہ آیندہ مراد لین یعنے خدا فرماتا ہے گناہان سابق مومنین کو
مینے بخش دیا اب آیندہ چاہیئے کہ اعمال حسنہ عمل مین لائین اور مثل سابق کی مواخذہ
اعمال قبیحہ مین اپنے تئین گرفتار نکرین اور مناسبت قرینہ سے اسکے مصرح ہی ہوتی
ہے کہ جب عمر نے تکذیب رسول اللہ کرکے حاطب کو منافق کہا اور اوسکی گردن مارنے
پر مستعد ہوئی تب جناب رسول خدا نے مغفورت سابقہ حاطب کو کہ مومن تھا
یاد دلائی اور فرمایا کہ خدا جن مومنین کے گناہان گذشتہ سے درگزرا ہے
اور آیندہ کو حکم کیا ہے کہ مراقب اپنی احوال کے رہین اور اعمال قبیحہ سے باتھ
اوٹھاوین ایسے لوگون کو تکذیب صریحی رسول اللہ کرکے تو کیون زبردستی منافق
بناتا ہے اور اس سے نہین لازم آتا ہے کہ جنکا نفاق اور شقاق بدلائل قطعیہ مثل
حضرات ثلثہ کے ثابت ہو جائے اونکو بھی کوئی منافق نہ کہے اور جنکا اصرار اور عدم
توبہ بایہ ثبوت پہنچے اونکو بہشتی قطعی جانے سو اسکے اور بھی توجیہات ہمارے

علمائی بغرض تنزل بیان فرماتے ہین ہم کہانتک لکھین قولہ اور تفسیر خلاصۃ المنہج
مین لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ بدریان را وعدہ مغفرت داد اقول ہم آپکی تکذیب
کہانتک کرین جو جو عبارتین آپ خلاصۃ المنہج سے نقل فرماتے ہین ہم ہرگز
اوسکو مطابق اصل نہین پاتے ہین ہمارے پاس دو نسخہ تفسیر خلاصۃ المنہج کی موجود
ہین ایک قلمی ایک چاپہ ایران کہ جو ۱۲۸۴ھ مین چہپا ہے کہین اس عبارت کا پتا
نہین ملتا معلوم نہین کہ آپ کس تفسیر کو خلاصۃ المنہج سمجھتے ہین کہ جس سے یہ عبارتین
نقل کیا کرتے ہین خلاصۃ المنہج مین آخر رہ ایت حاطب مین یہ عبارت لکھی ہوئی
ہے پیغمبر را فرمود تا او را از مسجد بیرون کنند مردمان او را میزدند و می انداختند
و او باز پس میگریست و بر رسول خدا نگاہ میکرد شاید کہ بر وے رحم کند چون بدر
مسجد رسید رسول فرمود تا او را باز گردانید پس حضرت او را توبہ داد و حق تعالیٰ
این آیہ فرستاد یہی عبارت خلاصۃ المنہج کے آئین نہ کہین خطاب مستطاب
سے نہ کہین اعملوا ما شئتم کا باب ہی یہ آپکا حقیقی جواب ہی آیۃ الانزل اگر یہ
عبارت خلاصۃ المنہج کے ہو تو یہ ترجمہ اوسی حدیث شیخ مسلم اور بخاری کا ہے
جسکا جواب تفصیل ہم آپکو ابھی دے چکی ہین قولہ پس جب پیغمبر خدا کی زبان
مبارک سی اقول پیغمبر خدا کی زبان مبارک سی تو ہمنے کچھ نہین سنا مگر آپکے زبان
مبارک سی سنتے ہین کہ بے لگام نہین ہے بے سروپا باتین بکتے ہین سب کچھ
کہانتک بکیگا ہم ہی آپکے خدمتگزاری کو بلکہ آپکے لئی ہر وقت کفش بردار سے
کو حاضر ہین قولہ خدا کا اونکی نسبت اعملوا کہنا ثابت ہوا اقول قرآن مین تو
کہین اعملوا ما شئتم نہین ہے اور اگر ہے تو ملحدین کے شان مین ہے

اعملوا ما شئتم انہ بما تعملون بصیر پس اگر اسی کو ثلثہ کے شان مین کہئے تو ہم بھی
تسلیم کرتے ہین اور سوائی اسکے جو اغلو اصحیح مسلم اور بخاری مین ہے گو آپ اوسکو
کتاب الباری سے پڑھکر سمجھین مگر ہم زند و پازند زرشتی بدتر جانتے ہین اسلئے کہ
اسقدر افترا آت خدا اور رسول پر تو شاید اوسمین بھی نہونگی قولہ کون شبہ
رہا قول شک و شبہ آپ ہی کو ہوگا ہمکو تو اونحضرات کی دوزخی قطعی ہونیکا یقین ہے
قولہ ای یار وہم ابتک نہین سمجھتے اقول آپ مرتے دم تک نسمجھیگا جب خدا نے
سمجھ ہی نہین دی ہے تو کہان سے سمجھیگا قولہ کہ حضرات شیعہ کی مذہب کا مدار
کس پر ہے اقول حضرات شیعہ کے مذہب کا مدار غاصبین خلافت اور غاصبین
فدک پر تبرا کرنے پر ہی قولہ تو صحابہ کی فضیلتون سے بھرا ہوا ہے اقول اور
منافقین صحابہ کی رذیلتون سے بھی بھرا ہوا ہے قولہ اونمین بھی اونہین کے
صفات کا تذکرہ ہے اقول اونمین بھی منافقین بدذات کا تذکرہ ہے قولہ
انمین ہے اونکی خوبیونکا بیان اقول انمین ہے منافقین کی بدذاتیون اور
نکمیون کا بیان ہے قولہ تو اونسے بھی اونکی فضائل کا ثبوت ہوتا ہی اقول
غلط محض ہے بلکہ ثلثہ کے رذائل کا ثبوت ہوتا ہے قولہ اور کیسی سند حضرات
چاہتی ہین اقول سند ایسی چاہتے ہین کہ جسکو ہم مانتے ہین اور حجت جانتے
ہین نہ مزخرفات صحیح مسلم و بخاری و ترمذی و ابن ماجہ و ابن داؤد و نسائے کہ
جسکو صحاح ستہ کہتی ہین قولہ کیسی دلیل چاہتے ہین اقول ایسی دلیل
چاہتے ہین کہ جسی عقل عقلا باور کرسکے نہ ایسی دلیل پوچ کہ جسکے توجیہ مین
تمہاری علما خود غوطے کہاتے ہین اور ہاتھ پاؤن مارتے ہین مگر کچھ بن نہین

Presented by Ziaraat.Com

پڑتے قولہ اصل یہی اقول مسم بداصلون کے اصل ونسل سے خوب واقف
ہوچکے اگرکچھ بھی اصالت کا اثر ہوتا تو راہ انصف نہ اختیار کیجاتی قولہ جب
ایمان اور انصاف ہے نہین ہے الی قولہ پرعمل ہے اقول جب حضرات
اہلسنت مین ایمان اور انصاف ہی نہین ہے اور پیروی منافقین صحابہ کبار
ثلثہ منظور نظر ہی تو پھر کیونکر اپنے بخارا کے پیرون اور جھٹی مرشدون
کی سکھلائی ہوئے عقیدونکو چھوڑین افسوس ہزار افسوس کہ بارہ سو
برس گذر گئے اور اون لعینون منافقون کے ہڈیان سڑگل کے خاکستر
تک ہوگئین مگر جو کچھ وہ اپنے ستیون کو سکھلا گئے اوسکو وی نہین بھولتے اور
جس راہ پر وہ اپنے مریدون کو چلا گئے اوس سے نہین ہٹتے ہزار ہزار کوئے
سمجھائے لاکھ آیتین اور حدیثین دکھلائے مگر اپنے امثال یہودی بغدادی پیر پیران
بے پیر اور دستگیر پیروان مضلان بے توقیر کے قول کے روبرو ایک پر بھی نظر
نہین کرتے کلام اللہ کی تاویلین کردین حدیثون کو ابوہریرہ کے نام سے بنا ڈالین
اماموں کے قول کو رد کردین مگر اپنے اجداد فاسد کے باتون کو نہین
بھولتے جس عقیدہ کو خیال کیجئے اوسمین اونہین لوگون کے تعلیم کا اثر ہے
جس مسئلہ پر غور کیجئے ابتک اونہین کمبختون بیدینونکے قول پر عمل ہے ولنعم
ماقیل ؎ بلب زرد دل آہے کہ داشتی دارے نشستنی سر راہے کہ
داشتی دارے حضرت سلامت یہ جواب ترکی بہ ترکے ہی آپ خوش
نہوجئے آپ نی اس مقام پر تہذیب اخلاق کو بالاے طاق رکھ کر ایک
ملعون یہودی کو شیعون کا جد امجد بنایا ہے تمنے بھی طابق النعل بالنعل اوسکا

جواب دیا کما تدین تدان مگر قابل گزارش دو امر ہین ایک تو یہ کہ ہم شروع
کتاب ردّ تمہید مین آپکی ثابت کر چکے ہین کہ شیعیان علیؑ ابن ابیطالب مذہب
اہل بیتؑ طہارت رکھتی ہین اور اسکے بڑے بڑے علماء آپکے مذہب کے
مثل تفتازانی اور ابن اثیر جزری اور شہرستانی نے سب مقرہین پھر آپ
نی شیعیان علیؑ بن ابیطالب کو شیعیان عبداللہ بن سبا بدلیل و
برہان کیونکر کہا آپ ہم بالخصوص آپکے خدمت مین کچھ گستاخی نہین کر سکتے
ہین لیکن جس نے آپ سی یہ کذب و افترا کہا ہے کہ اہل تشیع عبداللہ بن سبا
کو اپنا پیشوا جانتے ہین اور اوسے کی عقائد باطلہ پر عمل کرتے ہین اوسی سے
ہم مخاطب ہو کر کہتے ہین کہ اے شخص کذاب اگر تو حلال زادہ ہے تو مستند
کتابون سے قطع نظر کرکے کہ یہ مستند ہی کتاب مین شیعون کی
دکھلا دے کہ کوئی لفظ کوئی سخن شیعون نے عبداللہ بن سبا سے نقل کیا
ہی یہ خلاف عقل ہے کہ کوئی شخص کسیکو اپنا پیشوا جانی اور پھر اوسکی اقوال اور
عقائد اپنے دین و ایمان کے کتابون مین نقل نکرے پس یہ مفترے کذاب یا
اپنے دعوی کو کسی دلیل سے ثابت کری یا یاوہ گوئے اور افترا پردازے
سے باز آوے دوسری ایک نقل مشہور ہے کہ ایک روز مجلس عالمگیر بادشاہ
مین رافضیون کے باپ پر تبرا ہوتا تھا اتفاقاً کوئی شیعہ ظریف
بھی حاضر مجلس تھا اوسنے آواز بلند کہا کہ محمد بن ابی بکر رافضی بود کل
اہل مجلس نے بی غور و تامل کہا کہ بر پدرش لعنت غرض نقل کی اس
حکایت کے یہ ہے کہ آپ صدر کتاب مین اس کا اظہار کر چکے ہین

کہ ہمارے آبا اور اجداد سب شیعہ تھے پس اس صورت مین جب آپنی
ایک یہودے ملعون کو سب شیعون کا دادا بنایا تو قطع نظر اسکی کہ
وہ آپ کا بھی لکڑدادا ہوا آپ کو اس قدر ناخلفے اور عقوق ابا اور اجداد کا
مناسب نہ تھا اور اگر فرمائیے کہ بکمال نارضامندی از ابا ہمنے اپنی
تئین اونکے نبوت سی خارج کر لیا ہے تو پھر شروع کتاب مین
اپنے تئین ابن سید ضامن علی غفرہ اللہ کیون کہا اور بعد از خروج
بنا بر مذہب استخلاصے ابو حنیفہ کے جس مین نطفہ منزلون ہندوی پر چلتا
ہے آپکی افغان کے تحت نبوت آپ ہوکے ہین یا نہین اگر ہوگئے ہین
تو ضرور ہی کہ ایک اشتہار دیجئی تاکہ لوگ آپ کو ابن سید ضامن سے علے
نہ کہین بلکہ ابن فلانے خان کہین اور اگر آپ نی کسیکو ابھی تک باپ نہین
بنایا تو مشکل ہے کہ قیامت تک آپ بن باپکے کہلائین گے جناب والا یہ برا ماننی
کی بات نہین ہے قدیم سے یہ ہوتا چلا آیا ہی دیکھیے جب حارثہ نے
نبوت زید کا انکار کیا تو جناب رسول خدا نی اونکو اپنے نبوت مین داخل
کر لیا اور اسی طرح جب محمد بن ابی بکر نی اپنے باپ سے انکار کیا اور
قاتلین عثمان مین شریک ہوگئی تب جناب امیر علیہ السلام نی اونکو
اپنی فرزندی مین لے لیا اسیطرح آپ بھی کسیکی فرزندی مین در آئی
اور چونکہ آپ کو مذہب اہلسنت پسند آیا ہے اور بڑی کثرت افغانان
توران مین تو مناسب یہ ہے کہ اونہین کے فرزند ارجمند بنئی ہمارے
رائی ناقص مین جو مناسب معلوم ہوا ہمنے عرض کیا آیندہ آپکو اختیار ہی

قال الخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام چھٹوین آیت والذین امنوا وھاجروا
وجاھدوا فی سبیل اللہ والذین اووا ونصروا اولئک ھم المؤمنون حقا لھم مغفرۃ
ورزق کریم اس آیت کی معنی یہ ہین کہ جو لوگ ایمان لای اور جنھون نی ہجرت کی اور خدا کی راہ
مین جہاد کیا اور جن لوگون نی جگہ دی اور مدد کی وہی سچی ایمان والی ہین اونکی لئی مغفرت اور
رزق باکرامت ہی اس آیت پر ایمان لانیوالی مہاجرین اور انصار کی ایمان اور اسلام پر کچھ
شبہ نہین کر سکتی اور انکی مغفرت اور جنتی ہونیمین کچھ شک نہین لا سکتے اسلئی کہ جب اللہ جلشانہ خود
تصدیق فرماتا ہی کہ جن لوگون نی ہجرت کی اور اپنی گھر بار کو چھوڑا اور جنہون نی پیغمبر صاحب کو اور
ہجرت کرنیوالونکو اپنی گھرونمین جگہ دی اور اونکی مدد کی وہی سچی مسلمان اور پکی ایمان لانیوالی ہین
اور مغفرت اور رزق کریم اونکی حصہ مین ہی پس خدا کی ایسی شہادت کو سنکر کونسا شخص ہوگا کہ
مہاجرین اور انصار کی ایمان مین شبہ کری اور اونکی مغفرت مین کلام کری شیعیان عبداللہ
ابن سبا کو ذرا سوچنا چاہئی کہ جب اللہ جل شانہ مہاجرین و انصار کی ایمان کی تصدیق کرتا
ہی اور اونکی حق مین شہادت اولئک ھم المومنون حقا کی دیتا ہی اور اونکی شانمین
لھم مغفرۃ ورزق کریم فرماتا ہی پھر کیونکر اونکی دلمین ایسی پاک لوگونکی طرف سی شبہ
ہوتا ہی اور کسطرح اونکی زبان سی ایسی شخصونکی نسبت کفر و نفاق کا کلمہ نکلتا ہے کبرت کلمۃ
تخرج من افواھھم اگر کسی کو شک ہو کہ آیت اون مہاجرین اور انصار کی شانمین نہین ہے
جنکی نسبت حضرات شیعہ نیک اعتقاد نہین رکھتی اسلئی ہم تفسیر مجمع البیان سی جو معتبر تفسیر امامیہ سی
ہی تفسیر اس آیت کی لکھتے ہین جسکو شک ہو وہ صفحہ ۵۲ تفسیر مذکور مطبوعہ طہران ۱۲۷۵ھ ہجری کو
دیکھ لی مفسر موصوف لکھتا ہی کہ خدا نی پہر ان آیتونمین مہاجرین اور انصار کا ذکر کیا اور انکی
ثنا اور صفت بیان کی پس خدا کی اس قول کا والذین امنوا وھاجروا وجاھدوا فی

سبیل اللہ یہ مطلب ہی کہ تصدیق کی اونہون نے خدا کی اور رسولؐ کی اور ہجرت کی
اپنے گہرون اور وطن سے یعنی مکہ سی مدینہ کو اور جہاد کیا اونہون نے خدا کی دین کی
ترقی کے لئی اور والذین اووا ونصروا کی یہ معنے ہین کہ جگہ دی مہاجرین کو اپنی گہرون
مین اور مدد کی پیغمبرؐ کی اور اولئک ھم المومنون حقا کا یہ مطلب ہی کہ وہی لوگ سچے
مسلمان ہین اسلئے کہ اونہون نے اپنی ایمان کو ہجرت کرکی اور مدد دیکر ثابت کردیا اس
تفسیر کو دیکھیہ کہ اگر حضرات شیعہ مہاجرین اور انصار کی فضیلت کا اقرار نکرین تو سوای تعصب
اور ضلالت کی کیا تصور کیا جاوی کاش اگر حضرات بمقابلہ ایسی صریح آیتون اور ایسے
صاف بشارتونکی ایک دو آیت بہی قرآن سے نکالکر ہمکو دکہلاتی اور جسطرح پر ہم نی اونکے
فضائل اور درجات کو کلام اللہ سی ثابت کیا وہ قرآن ہی کی سند سی اونکی ایک بہی برائی
کا ثبوت پہنچاتی تو ہم اونکو کسیقدر معذور بہی جانتے لیکن افسوس تو ہمکو اسی بات کا ہی کہ ہم
تو مہاجرین اور انصار کی فضائل مین قرآنکی آیتونکو پیش کرتے ہین رسولؐ کی احادیث کو
بیان کرتی ہین اماموںکی قولونکو اونہین کی کتابونسی نکال کر دکہلاتے ہین اور وی ان سبکو
چہوڑکر چند مفتری کذابونکی جہوٹی باتونکو پیش کرتے ہین اور اون لوگونکی قولون پر عمل کرتی
ہین جنکو اماموں نی نکال دیا اور جن پر اپنی زبان سے لعنت کی اور جنکو جہوٹا اور مفتری
خطاب دیا جسکا ثبوت ہم آیندہ کرینگے انشاء اللہ تعالی پس انصاف کرنیوالی انصاف
کرسکتی ہین کہ خدا کی کلام پر ہم ایمان رکہتے ہین یا حضرات شیعہ اور قرآن کے آیات کی ہم
تصدیق کرتے ہین یا شیعیان عبد اللہ بن سبا یقول لمتمسک بولایۃ علی ابن
ابیطالب علیہ السلام ترجمہ آیۃ تو ترا جم قرآنیہ سے دیکہکر آپ نی لکہا مگر افسوس ہی
کہ اوسکی تحریر میونی والی بہی کسیقدر مبتدا خبر سمجہہ لیتے ہین مگر آپ کچہہ نہین سمجہتی جناب والا

سنی اور جیسی کہ اولئک هم المومنون حقا جو سب ہے اوس مبتدا کی جسمین چند قیدین
جناب باری نے لگائی ہین اول ایمان دوم مہاجرت سوم جہاد فی سبیل اللہ پس جن
لوگونمین یہ تینون باتین پائی گئی ہین اونکو خدا فرماتا ہی کہ هم المؤمنون حقا اور جو لوگ
کہ مصداق ان صفات ثلثہ کی نہین وہ تحت اس آیہ کے ہرگز داخل نہین ہو سکتے اور
گستاخی معاف مکرر گزارش ہو چکا کہ آپکے حضرات ثلثہ ان صفات ثلثہ سی بالکل بی بہرہ
ہین اسواسطی کہ نہ حقیقت مین وہ ایمان بخدا و رسول لائی اور نہ مہاجرت فی سبیل اللہ اور نہ
جہاد فی سبیل اللہ کیا بلکہ ایمان اور مہاجرت اور جہاد اونکا کلہ بطمع مال دنیا تہا منکم من
یرید الدنیا ومنکم من یرید الاخرۃ وترید ون عرض الدنیا واللہ یرید الاخرۃ
اگر یہ طالبین دنیا مہاجرین اور انصار نہین ہین تو کون لوگ ہین بیان آیہ سابقہ مین گزرا
کہ راس و رئیس طالبین دنیا حضرت ابوبکر تہی جنکی رای شریف باوجود کراہت رسول اللہ کی
و اعلی فضیلتی کے اسارای بدری ہوئی اور خداوند باری کیطرف سی بشارت لمسکم فیما
اخذتم عذاب عظیم اونکی شان جلالت نشان مین نازل ہوئی الغرض ایمان منافقونکا
کس شمار مین ہے جناب باری بارہا اونکو تحت الذین امنوا مین داخل کرتی ہین خدا
منافقین صحابہ کو بدترین کفار مین شمار کرے اور فی الدرک الاسفل من النار
کہی اور آپ اونکو مؤمنون حقا لهم مغفرۃ ورزق کریم کہین جب خدا کا سامنا
ہوگا تب اس زخرف تقریرون کا مزا معلوم ہوگا ابہی زبان و قلم اختیار مین ہی جو چاہیے
سو کہئی ہمنے سابق مین بیضاوی اور مشکوۃ شریف سی لکہا ہے کہ مفہوم مہاجرت مین ہجرت
عن الشرک و ہجرت عن المعاصی اور ہجرت اوطان للدین سب داخل ہے اور انکی ثلثہ کی ہجرت
حقیقی عن الشرک والمعاصی اور ہجرت للدین غیر مسلم ہی بلکہ ہجرت اونکی بشہادت خدا تریدون

Presented by Ziaraat.Com

عرض الدنیا الدنیا تھی اور شرکت جہاد اونکی بھی بطمع مال غنیمت تھی اور وقت مجاہدہ بجز
بھاگ کھڑی ہونیکی اونسے کچھ عمل مین نہین آیا ان سب باتونکا ہم ثبوت بوجہ احسن آپ سے
کی کتابون سے کرچکی ہین اب تکرار بیکار ہی **قولہ** اس آیت پر ایمان لانیوالی مہاجرین اور
انصار کی ایمان اور اسلام پر کچھ شبہ نہین کرسکتی **اقول** اس آیت پر ایمان لانیوالی مومنین
مہاجرین کے ایمان مین کچھ شبہ نہین کرتے ہین بلکہ منافقین کی ایمان مین شبہ کیا بلکہ یقین عدم
ایمان کا کرتے ہین اور اونکی جہنمی ہونیکا شک کیا بلکہ یقین کرتے ہین **قولہ** جن لوگون نی
ہجرت کی **اقول** مراد ہجرت سی ہجرت حقیقی ہے جو للدین تھی نہ وہ ہجرت جو للدنیا تھی کما
مرارا **قولہ** سچی اور پکی ایمان لانیوالی **اقول** سچے اور پکی مومنین موقنین تھے نہ منافقین
خادعین اللہ والمومنین کہ وہ نہایت کچی تھے **قولہ** شیعیان عبداللہ بن سبا کو سوچنا چاہئی
اقول سنیان معاویہ ویزید کو سوچنا چاہئے کہ جب اللہ جل شانہ مومنین کی تعریف کری تو تمہ
منافقین بحس کو کیونکر اوسمین داخل کرسکتے ہین یفترون علی اللہ الکذب ولقد لعنوا
بما قالوا **قولہ** تفسیر مجمع البیان **اقول** صاحب تفسیر مجمع البیان نے بھی مثل خدا کی مومنین
ہی کی مدح وثنا کا ذکر کیا ہے یہ نہین فرمایا ہے کہ منافقین کی شان مین الذین آمنوا و
ھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ نازل ہوا ہی اور یہ بھی نہین فرمایا ہی کہ شیعہ جن منافقین
مہاجرین اور انصار کو برا کہتی ہین اونہین کی شان مین یہ آیت ہی حضرت والا جان کہین مطلق
مومن یا مہاجر یا انصار بلا قرینہ اطلاق کیا جای گا تو اوس سے افراد کاملہ یعنی مومنین اور
مہاجرین اور انصار حقیقی ہی مراد ہونگے نہ منافقین مہاجرین وانصار کہ بظاہر مومن تھی
اور مہاجر تھی اور انصار مین تھے اور حقیقت مین کافر اور یہان تو قرینہ بہت ظاہر ہے کہ
مومنین حقیقی ہی مبشر بہشت ہین نہ منافقین کہ مبشر بالدرک الاسفل من النار ہین **قولہ**

Presented by Ziaraat.Com

یہ مطلب ہی کہ تصدیق کی اونہون نے خدا کی **اقول** لفظ اونہون سی کون لوگ مراد ہین آیا
ثلثہ مراد ہین یا منافقین مراد ہین یا مومنین مراد ہین اگر مومنین مراد ہین تو ثلثہ اور منافقین کو کیا
ملا علاوہ اسکے مبتدا تو الذین ہی اور چونکہ الذین مبہم ہے تو جناب باری خود رفع ابہام فرماتا
ہی کہ وہ لوگ جنہون نے تصدیق خدا و رسول کی یعنے بقلب نہ مثل ثلثہ کہ ایمان اونکا بلفوا
تھا **قولہ** تو من قلوبھم اور جنہون نی ہجرت کی للدین لا للدنیا اور جنہون نی
جہاد فی سبیل اللہ کیا نہ فی سبیل الدنیا پس جو لوگ جامع ان صفات کی ہین جناب باری
اونکو بشارت بجنت و مغفرت دیتا ہے کیون حضرت منافقین صحابہ اور ثلثہ اس تفسیر مین
داخل رہگئے یا نکل گئے آپکی خواہش اور تمنا تو دخول ثلثہ ہی کی ہوگی مگر شیعہ کب داخل
کرتے ہین **قولہ** اس تفسیر کو دیکھکر اگر حضرات شیعہ مہاجرین اور انصار کی فضیلت کا اقرار
نکرین **اقول** اس تفسیر کو جسمین صاف صاف قید تصدیق خدا و رسول موجود ہے دیکھکر اگر
حضرت اہلسنت بھی فضیلت ثلثہ ہون بالخصوص اون لوگونکی نزدیک کہ جو ثلثہ کو مصدق خدا
و رسول سمجھتے ہی نہین ہین تو سوای حماقت اور ضلالت کے کیا تصور کیا جاوے **قولہ** ایک
دو آیت بھی قرآن سی نکالکر ہمکو دکھلاتی **اقول** ہم سیکڑون مرتبہ نکال کر دکھلاتے ہین
مگر کیا کرین کہ اندھون کو سوجھتا ہے نہین حضرت سیکڑون آیات ہین تحریف
قرآن جو آپ نے سنا ہوگا کہ منافقین صحابہ کی شان مین ہی سبکے
رئیس و رئیس حضرات ثلاثہ ہین **قولہ** ہم آپ کو کسی قدر معذور جانین **اقول** آپ
آنکھون سے خود معذور ہین دوسرون کو معذور سمجھنی سے کیا ہوگا **قولہ** ان سبکو چھوڑ کر چند
معتبری کذابونکی جھوٹی باتون کو پیش کرتی ہین **اقول** جسنی ہمارا کلام از اول تا آخر
دیکھا وہ جانتا ہے کہ ہمنی سوا کلام اللہ کی تمہارے ابطال مذہب مین کچھ پیش نہین

کیا آزی چند مفتری کذابونکے کلام کو بھی کہین کہین درپیش کیا ہے وہ اصحاب صحاح ستہ
وغیرہ ہین نہ اس راہ سی کہ اون کذابون کی تصدیق کی ہی بلکہ اس راہ سے کہ
اونکی جھوٹی باتون سے بھی تمھاری تکذیب کی ہے **قولہ** کہ جنکو امامون نے نکال دیا
اور جن پر اپنے زبان سی لعنت کی **اقول** جو ملاعین کہ مردود درگاہ ائمہ تھے اور ائمہ نے
اونپر کیا اونکی پیرون پر بھی لعنت کی وہ رُوات حضرت اہلسنت ہین اسی سبب سے
دیکھو کہ کہین صحیح بخاری مین امام جعفر صادق سے بزرگ سی جسکے چار ہزار راوے ہین ایک
روایت بھی نہین مذکور ہوی ہے بلکہ ذہبی ذہب اللہ بنور روحی تو تصریح اسکی کی ہے کہ ہم
تحتج بہ البخاری اور تفتازانی نے فخر کیا ہے کہ ہم مثل شیعون کی مرویات اہلبیت
پر عمل نہین کرتی بلکہ مرویات صحابہ پر عمل کرتے ہین وقت قرب فصل الکتاب
قولہ جسکا ثبوت ہم آیندہ کرین گی انشاء اللہ **اقول** ہم بھی اوس ثبوت کا ثبوت کذب
وافتری آیندہ کرینگے انشاء اللہ تعالے **قولہ** پس انصاف کرنیوالی **اقول** انصاف دنیا
مین کہان ہے اگر انصاف ہوتا تو تم شیعہ سے سُنی اور سُنی سے نصرانی نہ بنجاتی ہم بھی کہتے
ہین کہ اگر کوئی منصف دنیا مین پایا جائیگا تو انصاف کرے گا خدا کی کلام پر ہم ایمان
رکھتے ہین یا حضرات اہلسنت اور قرآنکی آیات کی ہم تصدیق کرتے ہین یا سفیان یزید و معاویہ
العاویۃ الغاویۃ اسکنہ اللہ فی الہاویۃ **قال المخاطب** القمقام ہداہ اللہ سبل السلام
اسی یاوہ گو فرض کیا جاوے کہ جو ہمارا اعتقاد بنسبت صحابہ کے ہی وہ معاذ اللہ باطل ہووے اور جو عقیدہ شیعونکا بنسبت
اونکے ہے وہی صحیح ہووے اور قیامت کی دن اللہ جلشانہ عدالت کی کرسی پر بیٹھکر ہمارے اعتقاد باطل
پر ہمسے جواب چاہا تو ہم اوسکی کتابکو اوسکے سامنے کر دینگی اور نہایت ادب سی عرض کرینگے کہ الٰہ العالمین تو
عادل ہے اور موافق مذہب شیعون کے تبرا عدل اصول ایمان مین سے ہے

تو اب تو ہے انصاف کر کہ یہ کتاب تیری ہے جسکو تو نی ہماری ہدایت کیواسطے اپنے پیغمبر
کی معرفت نازل کیا اور اسکا نام کتاب مبین رکھا اور اوسکی عبارت اور مضمون مین اغلاق
اور تصنع کو دخل نہ دیا ہر چیز کو صاف صاف بیان کر دیا اور خود اوسکا حافظ رہکر اوسکو تحریف
سے محفوظ رکھا پس خداوندا ہمنے تیری ہی کتاب کو اپنی آنکھونکے سامنے رکھہ لیا اور جو
کچھ اوسمین تو نے کہدیا اور فرما دیا اوسی پر ہمنے یقین کیا مہاجرین اور انصار کی جسقدر بزرگیان
اور فضیلتین تو نے بیان کین کہ ہم اونکی نسبت نیک اعتقاد کرنی پر مجبور ہو گئی اور تیری ہے
شہادت سی اونکے ایمان اور اسلام پر بلکہ اونکے فضائل اور درجات پر معتقد ہو گئے کہین
تو نی اونکے حق مین فرمایا الذین امنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم
اعظم درجۃ عند اللہ اولئک ھم الفائزون کسی مقام پر تو نی اونکی نسبت ارشاد
کیا والذین امنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ والذین آووا ونصروا
اولئک ھم المومنون حقا کسی جگہہ اونکی شان مین تو نے فرمایا لھم مغفرۃ ورزق
کریم کسی مقام پر اونکی صفت مین تو نے کہا لیرزقنھم اللہ رزقا حسنا غرضکہ
خدایا جبہمنی تیری کتاب کو کھولا تو کوئی ورق اور کوئی صفحہ اوسکا مہاجرین اور انصار کی
ذکر سی خالی نہ پایا کسی آیت سی اونکے برائی کا ثبوت کیسا اونکی فضیلت پر شبہ تک نہوا
جب تیری کتاب سے اونکی نسبت شہادت چاہی تو یہی معلوم ہوا کہ اولئک ھم
المومنون جب قرآن سے اونکی واسطی فال کھولی تو یہی نکلا کہ اولئک ھم الفائزون
پس جب تو نے باین بے نیازے اونکے صفات اور فضائل سے اپنی
کتاب کو بھر دیا اور اونکی شانمین بار بار لقد رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ فرمایا
اور ہمکو اونکی اقتدا اور پیروی کے تاکید کی اور اون سی محبت رکھنے کی تحریص اور

عداوت اور کینہ رکھنی پر تہدید فرمائی تو ہم اگر اونسے محبت نہ رکھتے اور اونکو اچھا نہ جانتے
اور اونکی اقتدا نہ کرتی کیا کرتے آلہ العالمین تونے ہمکو اون لوگونمین تو پیدا نہین کیا
تہا جنکی نسبت تونی فرمایا ہے الذین اخرجوا من دیارہم یبتغون فضلا من اللہ
و رضوانا اوس گروہ مین تونے ہمکو شامل ہی نہ کیا تہا جنکی صفت مین تونی ارشاد کیا
ہے والذین تبوؤا الدار والایمان من قبلہم یحبون من ہاجر الیہم ہمکو تو
اون سبکے پیچہی مخلوق کیا اور ہم لوگونکی نسبت پہلی ہی سے تونی یہ لکہدیا والذین جاؤا
من بعدہم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا
تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا تو کیونکر ہم اون پیشواؤن سے محبت نہ رکہتی اور
کس طرح اونسے کینہ اور عداوت رکہتی یہ کتاب تیری موجود ہے جسکی نسبت تونی فرمادیا
تہا کہ نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون اور اسی وعدہ پر ہم اوسکو برابر غیر محرف
سمجہتی رہے اور اسپر ایمان رکہتی آئے اگر یہ آیتین جو مہاجرین اور انصار کی نسبت ہمنی
بیان کین تیری کتاب مین موجود ہین تو پہر خدایا ہمارا کیا قصور اور کیا گناہ ہی جنکو تونی
اچہا کہا ہمنی اچہا جانا جنکی تونے تعریفین کین اونسے ہمنی محبت رکہی ہان اگر ان لفظون کی
تونے اور کچہہ معنی رکہے ہون اور اس عبارت کا مطلب اور کچہہ ہو تو ہم نہین جانتے موافق
تیری ارشاد کی تیری کتاب کو کہلی اور روشن کتاب سمجہتی تہے اور اوسکو معما اور پہیلیون کا
مجموعہ نہ جانتے تہی غرضکہ ہم نہین جانتے کہ جب ہم یہ جواب دینگے تو خداوند عادل کس جرم
مین ہمکو سزا دیگا اور کسطرح ہمکو اپنی کتاب کا تصدیق کرنیوالا نہ سمجہیگا ہمکو تو یقین ہے کہ ضرور
ایسی عقیدہ سے خدا ہماری نجات کریگا اور ہمکو اونکی مغفرت اور رزق کریم مین سی حصہ عطا
کریگا اے یارو ہمارا جواب تو سن لیا اب کچہہ اپنی جوابدہی کے فکر کرو کہ اگر تمہارا عقیدہ

جو پس بت صحابہ کی سب باطل ٹھہرا اور قیامت کے دن خدا نے تمسے سوال کیا
تو تم کیا جواب دوگی ہماری نزدیک تو سوای اسکے دوسرا جواب نہین ہوسکتا
کہ اے خداوندا تمنے تیری کتاب کو اسلئی پس پشت ڈالدیا تھا کہ اوسمین اصحاب رسول نے
تحریف کردی تھے اور اوسکو کم وبیش کردیا تھا جیسا تونے نازل کیا تھا ویسا
نرکھا تھا اور اصلی مصحف امام صاحب کی پاس تھا وہان ہمارا گذر بھی نہوسکتا تھا
کچھ نشان اور پتہ بھی امام صاحب کا نہ ملتا تھا پس ہم کیونکر مصحف عثمانی پر عمل
کرتے اور کیونکر محرف قرآن کی تصدیق کرتے ہم تو اسکو کبھی دیکھتے بھی نہ تھی حفظ
یاد کرنیکا کیا ذکر ہے کبھی اسکو پڑھتی بھی نہ تھی بلکہ ہمیشہ امام صاحب کی خروج
کے دعا کیا کرتی تھے اور اونکی ساتھ جو اصلی قرآن تھا اوسکے دیکھنی پر جان دیتی
تھے مگر خداوندا ہمارا کیا قصور ہے اسلئی کہ تونے اونکو ایسا چھپایا کہ کہین اونکا پتہ
بھی نہ دیکھلائی دیا ہزارون عرضیان بھیجین ایک کا بھی امام نے جواب نہ دیا
مدتہا ہوئی خوشتین خضر والیاس کے ذریعہ سے براہ دریا ارسال کین کسی پر کچھ
حکم نہ آیا بڑی بڑی مجتہدون سے پوچھا اونہون نے بھی فرمایا کہ ابھی انتظار مین
رہو اور خروج اور ظہور کی دعا کیا کرو ہنوز وقت نہین آیا لیکن ہمنی بہت انتظار کیا
مگر ہماری جیتے جی ظہور کسکا خروج کیسا کچھ خبر تک امام کی نہ آئی ؎

شام تک تو آمد جانان کا کیینجا انتظار وہ نہ آیا وعدہ اپنا یان برابر ہوگیا

یہی امام کی غیبت سراسر ہمنی بھرتے لیکن دیکھنا کسکا ملنا کیسا صورت تو امام
کی نظر ہی نہ پڑی پس بغیر امام کی ہم کیا کرتے اور کیونکر راہ حق پر چلتے ہان امام
کے دیکھنی والون نے جو کچھ ہمسے کہدیا اوسپر ہم ایمان لے آئی اور اوسکو حق

جانتی رہے اور کبھی اوس سے نہ پھرے پس اگر خدا یہ جواب سنکر فرماوی کہ اے
کمبختون جبکہ مین اپنے کلام کا حافظ تہا اور خود کہہ چکا تہا کہ نحن نزلنا الذکر وانا
لہ لحافظون تو کسکی مجال تہی کہ وہ تحریف کرتا اور کون تہا کہ اوسکو بدل دیتا
کسی نے کہا کہ میری کتاب مین تحریف ہوئی تہی تب تم شاید یہی جواب دوگی
کہ ہمنے زرارہ سے سنا تہا ہمسے شیطان الطاق نے کہدیا تہا تب اوسوقت اگر خدا
یہ فرماوی کہ بدبختو مین سچا تہا یا زرارہ میرا رسول صادق تہا یا شیطان الطاق
تو معلوم نہین کہ کیا جواب دوگے ہماری نزدیک تو سوای اقرار جرم کی اور کچہہ
جواب ندی سکوگے اوسوقت سوای اسکے کہ فاعترفوا بذنبہم
فسحقا لاصحاب السعیر ورکچہہ حکم نہوگا یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب
علیہ السلام لقد حق القول کل حزب بما لدیہم فرحون مثل حضور مالا
کی کفار بت پرست بہی اپنے جی مین بہت مزخرفات اور لغویات سوچکر اپنا دل
خوش کر لیا کرتے ہین لیکن یہ اوسی وقت تک ہی جب تک کسی مخاصم کا سامنا
نہین ہوا ہی مثل ہے کہ جبتک اونٹ پہاڑ کی نیچے نہین جاتا ہے جانتا نہین کہ
مین سب بہی اونچا ہون سا سنا خداوند جبار و قہار کا تو ایک امر عظیم ہے کہ
جس سے انبیا کی بدنون پر لرزہ ہے اگر آپکو کسی ادنی مخاصم کا سامنا پڑے
تو دیکہیئے کہ کسطرح آپکے مزعومات باطلہ کی دہجیان اوڑا دیتا ہی آپکے بڑے
بڑی گرو گھنٹالونکی کتابون کے مثل شاہ عبد العزیز اور مولوی حیدر علی کی چیتہڑی
اوڑا دیے گئی تو آپکی واہیات تقریرون کے کیا حقیقت ہی محصل آپکی اس تقریر
بے سر و پا کا یہی ہے کہ جب خدا پوچہیگا کہ ثلثہ کو اے سینو تمنی اپنا پیر کیون بنایا

Presented by Ziaraat.Com

تو ہم جتنی آیات صحابہ کی تعریف مین اور مہاجرین اور انصار کی تعریف مین ہین پیش
کرینگی تب خدا لاجواب ہوجاویگا سبحان ربی وبحمدہ جناب من یہ ہمکو نہین معلوم کہ
خداوند تعالیٰ آپکے اس جواب باطل کو کس تقریر سے باطل کریگا مگر شیعہ اپنی حمقا
کیطرفسے بچند وجہ جواب دیسکتے ہین ایک یہ کہ جناب باری فرماوی کہ ہم بالخصوص
ثلثہ سے سوال کرتے ہین تو مطلق صحابہ کا ذکر جواب مین کیون کرتا ہے کیا مطلق کا
وجود فرد دیگر مین ہوکر پایا جانا ممکن نہین ہے دوسری ہمنے مومنین صحابہ کی تعریف کی
ہے یا منافقین صحابہ کی تعریف کی ہے تیسری ہمنے کہان کہا ہے کہ ثلثہ مومنین
مہاجرین سے ہین اگر آپ جواب مین فرمائین گے کہ ہمنے بی عائشہ صدیقہ اور حضرت
ابوہریرہ وغیرہ سے سنا کہ سب صحابہ اور سب مہاجر اور سب انصار مومنین مخلصین
سے تھی تو جناب باری فرمائیگا کہ اے کمبختو ای بیدنوای احمقو من اصدق
من اللہ قیلا تم ان کذابونکو خدا سے بھی صادق ترسمجھے مینی خود صحابہ کے
شانمین کہا تھا کہ منکم من یرید الدنیا ومنکم من یرید الاخرۃ اور بعض
مہاجرین اور انصار کی شانمین کہا تھا تریدون عرض الدنیا واللہ یرید الاخرۃ
اور انہین کے شانمین کہا تھا بل تؤثرون الحیوۃ الدنیا والاخرۃ خیر وابقی
اور انہین کی شانمین کہا تھا ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا
والاخرۃ واعد لھم عذابا مھینا اور انہین کے شانمین کہا تھا
یقولون بافواھھم ما لیس فی قلوبھم اور قالوا انک لرسول اللہ واللہ یعلم انک لرسولہ
واللہ یشھد ان المنافقین لکاذبون اور ولا یحزنک الذین یسارعون فی الکفر من الذین
قالوا امنا بافواھھم ولم تؤمن قلوبھم اور یخادعون اللہ والذین امنوا وما یخدعون الا انفسھم

الغرض اس قسم کی سیکڑون آیتین اور حدیثین ہین جو مطلق صحابہ کی کفر و نفاق
پر دلالت کرتے ہین بلکہ بالخصوص ثلثہ کی کفر و نفاق پر دلالت کرتے ہین او خدا
نی اتماماً للحجۃ قلم مسلم اور بخاری وغیرہ سی لاعن شعور لکھوادی ہین مثل حدیث قرطاس
وحدیث حوض وحدیث فدک وحدیث جیش اسامہ الی غیر ذلک پس جب بمقتضای
للہ الحجۃ البالغۃ و حجتھم داحضۃ عند ربھم حجت خدا غالب آویگے
تو معلوم نہین کہ حضرات اہلسنت کیا جواب دینگے ہماری نزدیک تو سوائے
اقرار جرم کے کچھ جواب ندی سکینگے اور اوسوقت سوای ادخلوا ابواب
جھنم خالدین فیھا فبئس مثوی المتکبرین کی کچھ حکم نہوگا قولہ عدالت کی
کرسی پر بیٹھکر ہمارے اعتقاد باطل پر ہمسے جواب چاہی اقول جب تم اپنے
اعتقاد کو باطل ہے فرض کرتے ہو تو باطل کو کلام اللہ سی کیونکر ثابت کر سکتے ہو
حالانکہ خود جناب باری فرماتا ہے کہ لایاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من
خلفہ یہ فرض تو فرض متناقضین ہے ابھی تو تمہاری بدحواسی کا حال یہی پس
جب خدا عدالت کی کرسی پر اجلاس فرماوی گا اور منبر باری اور رفتار سے پہ
جلوہ فرما ہوگا اور کارپردازان زبانیہ جہنم کو سامنے بلاویگا تب تم سے مجرمون کے مونہہ
سے کیونکر ایسی مختل اور متناقض تقریرین بدحواسی کے نکلینگے دنیا مین تو یہہ
اختلال حواس ہے اب آخرت کا خدا حافظ خدا کا کرسی پر بیٹھنا کہ یا وہ عرش
کے چرچرانی کا ہے اور ہنستی ہنستے اولٹ جانی کا ہے جیسا کہ صحیح بخاری مین
ہے ضحک اللہ حتی استلقی یعنے خدا ہنسا یہانتک کہ اولٹا گرا یہ صفت تو ہنسی کی
ہے اور رونے سی تو طوفان نوح آجاتا ہے نہین معلوم کہ ان طوفانونکا جواب

حضرات اہلسنت خدا کو کیا دیگئے قولہ موافق مذہب شیعون کے تیرا عدل اصول
ایمان مین سے ہے اقول اور موافق مذہب سنیون کے تیرا ظلم اصول ایمان
مین سے ہی تف برین ایمان کہ جسمین خدا ظالم ہو حضرات اہلسنت کو کچھہ بھی غیرت
نہین ہے کہ تخصیص عدالت خدا فقط ساتھہ شیعون کے کرتی ہین حالانکہ خود
جناب باری فرماتا ہے قائما بالقسط ولیس بظلام للعبید قولہ ہماری
ہدایت کی واسطے اقول بیشک ہدایت کی واسطی بھیجا تھا مگر ہدایت مومنین نی پائی
لیکن جو لوگ کہ مثل روز حدیبیہ شاکین فی البصیرۃ تھے وہ گمراہ ہوئے یضل بہ
کثیرا ویھدی بہ کثیرا وما یضل بہ الا الفاسقین قولہ اسکا نام کتاب مبین
رکھا اقول مبین بمعنی اصلی اختلاف تفسیر یا باعتبار طرز وجوہ عجائبکی ہی یا باعتبار معنی عربیکے ہی ہائی
کہ الفاظ غیر مانوسہ متنفرہ جو مخل فصاحت ہین مثل ما کلم تکا کا تم علی کتکا کو دکم علی ذی جتو
افرنقعوا اسمین مستعمل نہین ہوئے یا باعتبار تبیان حلال وحرام خدا کی ہے کما فی
البیضاوی وغیرہ بہرکیف اگر غرض آپکے ذکر مبین سی اس مقام پر یہی کہ جب کل
قرآن مبین ہے تو جو آیات ہم فضائل صحابہ مین بیان کرتے ہین یہ بھی مبین ہین
پس من حیث الدلالہ قابل انکار شیعہ نہین ہو سکتے تو شیعہ بھی بعینہ مثل اس کلام
کے کہہ سکتی ہین کہ جو آیات ہمنی رذائل صحابہ مین چند سطور پیشتر اس سے ذکر کئے
اور اسیطرح جو نصوص خلافت جناب امیر کے ہین کہ جس سے خلافت ثلثہ باطل
ہوتی ہے مثل آیۂ وافی ہدایہ انما ولیکم اللہ اور مثل آیت مباہلہ اور مثل
آیت تطہیر اور مثل آیت مودۃ القربی اور مثل آیت مودت قربی وامثالہا یہ سب
مبین ہین [illegible] انکار اہلسنت نہین ہین ورنہ کتاب کا غیر مبین ہونا لازم

آدیگا فما ہو جوابکم فہو جوابنا قولہ اخلاق اور تصنع کو دخل نہ دیا اقول تصنع تو بظاہر اوس
باطل کو کہتے ہین جو بصورت حق ظاہر کیا جاوے اور باتفاق امت کلام اللہ مین
ایسا نہین ہے باقی رہا اخلاق پس نصوص اور محکمات قرآنی بھے جای کلام
نہین ہین لیکن متشابہات آیات کہ جسکی تاویل مین علمای اہلسنت ٹھوکرین کھاتی
ہین اور علمای شیعہ علم اوسکا منحصر راسخین فی العلم اور اہل ذکر علیہم السلام مین جانتے
ہین خصوصًا مقطعات قرآنی پس اونکا عدم اخلاق کا قایل ہونا جای بحث وکلام
ہے ومن ادّعی فعلیہ البیان قولہ ہر چیز کو صاف صاف بیان کر دیا اقول اگر
ہر چیز کو صاف صاف بیان کر دیا ہے تو کوئی آیت ابوبکر کی خلیفہ ہونے کی اور
کوئی آیت عمر کی خلیفہ ہونیکی اور کوئی آیت عثمان کے خلیفہ ہونیکی دکھلاؤ اور کس آیت
قرآنی نے حکم دیا کہ ای عمر تو ابوبکر سے بیعت کر اسواسطے کہ جسوقت حضرت عمر نے
ہاتھہ واسطی بیعت ابوبکر کے بڑہایا تہا اوسوقت تک تو اجماع بھے نہین ہوا تھا اور
خود باقرار حضرت عمر جناب رسول خدا نے خلیفہ ہی نہین کیا تہا چنانچہ صحیح بخاری وغیرہ
مین ہے کہ حضرت عمر فرماتے تہے ان لم استخلف فما استخلف من ہو خیر منی رسول اللہ
یعنی اگر مین نہ کسی کو بجای خود خلیفہ کرون تو جو شخص کہ بہتر مجھسے ہی یعنے رسول اللہ
اونہون نے بھی کسیکو خلیفہ نہین کیا تہا اور اختیار کو بھی خدا نے بقول خود ما
کان لہم الخیرۃ باطل سے کر دیا تہا پس جب خدا حضرت عمر سی پوچھے گا کہ ای عمر
تو نے کیون ابوبکر سی بیعت کی تو جو آیت حضرت عمر کتاب مبین کی خدا کی سامنے
پیش کرینگی شیعونکی بھی کان ذرا اشتاق اوس آیت کی سن لینے کی ہین اور
یہ سنکر جسکی قرآن کو حضرت عثمان نے جلا دیا اور مین یہ آیت تھی قابل سماعت نہین ہی

اسلئی کہ بزعم اہلسنت خلاف اتالہ لحافظون کی نسبت اور یہ تذکرہ صحیح بخاری مین
اور ترجمہ مشکوٰۃ شریف مین شیخ عبدالحق دہلوی نے لکھا ہی کہ حضرت عثمان نے جلا دیا
پیش رفت نجائیگا اجرا ملی کہ خدا فرمائیگا کہ ای بدبختو تمہارے نبی جلیل کی راہی مین سچا تھا کہ
صحیح بخاری اور ترجمہ مشکوٰۃ والا اوسوقت مین بجز اعترفوا بذنبهم کے
کچھ جواب نہو سکیگا الغرض مضمون ہر چیز کی صاف صاف بیان ہونیکا بھی طرفہ
مضمون ہے کہ دنیا مین بجز مخاطب کی شاید کوئی قائل اسکا قابل نہوگا اگر یہی تھا
تو حضرت ابوحنیفہ نے قیاسات خرسیہ مین ناحق اپنے اوقات شریف کو ضایع کرکے
اخوت علی اقول من قاس کے اختیار کی جناب والا کوئی آیت تراویح کوئی آیت
مسح علی الخفین کوئی آیت دست بستہ مثل یہود یونکے نماز پڑھنے کے صاف صاف
نہ سہی بی صاف صاف ہی ہمکو دکھا دیجیے ورنہ ایسی دعویہای بی سروپا سی باز آئیے
قولہ خود اسکا حافظ رہکر اقول اگر دعوائی حفظ باعتبار انا لہ لحافظون کی ہے تو
مرجع ضمیر لہ پر کوئی دلیل قطعی قایم کی ہوتے آخر تمہاری ہی علما سے وہ لوگ ہین جو فرماتے
ہین کہ ضمیر لہ طرف رسول خدا کے پھرتی ہی قال البیضاوی وقیل الضمیر فی لہ للنبی
پس ضرور تھا کہ ان اپنی علما کو تحت من فسر القرآن برایہ داخل کرکے اونکی بیدینی
اور بی ایمانی ثابت کرلیتی تب آگی کچھ گفتگو کرتے قولہ تحریف سی محفوظ رکھا اقول
مدخول ہے بچند وجہ پہلی اگر ہر قسم کی تحریف خواہ بزیادتی خواہ بکمی خواہ بتغیر خواہ
بتبدل خواہ باسقاط سبعۃ احرف وابقای حرف واحد سب سی محفوظ رکھنی کا وعدہ
خدا نے فرمایا تھا تو اصحاب ثلثین اول کا فرض تھا کہ حضرت عثمان نہی ورکھلنی خود کرنیکے
اوپر ترتیب اور جمع کرنیکے اور اپنی جمع کردہ کے رکھنی کی اور وہ سرونکی جمع کردہ کے

Presented by Ziaraat.Com

جلانیکی باندہے اگر حفظ خدا پر ایمان رکھتے تھی اور یقین اسپر تہا کہ یہ طرحکی تضییع کو
اسمین دخل نہین ہوسکتا تو بحضرت کو دخل در معقولات کی کیا حاجت تہی دوسری وعدہ
حفظ اسا متعلق بکلام لفظی تہا جسکو آپکی علما کلام حقیقی نہین سمجہتے یا متعلق بکلام حقیقی نفسے تہا
کہ متکلم ہونا خدا کا نزدیک اہلسنت کی اوسی پر موقوف ہی یا متعلق بحفظ نقوش مابین الدفتین
تھا پس اقل جب وہ نزدیک اہلسنت کی حقیقت مین کلام خدا ہی نہین ہے
یہانتک کہ مطابق بواقع ہونا اوسکا آپکی علما واجب نہین جانتی اور حقیقت مین بذات
اشاعرہ خدا پر کوئی بات واجب ہی نہین ہے تو حفظ اوسکا کیون واجب ہوگا بلکہ
ایضا بوعدہ حفظ ہی کب واجب ہی اور محفوظ رہنا اوسکا تغیر اور تبدل اور تحریف سی
کیا ضرور ہی اور بغیر جبری عادت غیر مسموع ہے اسلئی کہ جبری عادت کو کسنی واجب
کیا اور ثانی پس ہر چند فی نفسہ نفوس عقلا مین کلام نفسی کلام مہمل ہی جسکا ابھی تک
کوئی محصل نہین معلوم ہوا مگر اوسکی عدم تحریف کو تحریف کلام لفظی سے کیا علاقہ ہے اور
ثالث پس اوس سے بہی ابطلان زیادہ کون امر ہوگا اسلئی مشاہدہ بالعین ہے کہ
نسخ بہت تحریفین کرتی ہین اور صفحات اور نقوش گرم خوردہ بہی ہوجاتی ہین اور سب
سے بڑہکر یہ ہی کہ حضرت عثمان نی صدہا نسخے جلا ہی دیئی اگر وعدہ اسی کے حفظ کا ہوتا
تو ضرور تہا کہ آسمانسی آگ نازل ہوتی اور حضرت عثمان کو بعوض جلانی مصاحف کے
جلا دیتی تیسری تشخیص محل حفظ بہی ضرور ہی کہ آیا محل اوسکا سفینہ یا ضمیر عثمانی سب تھا تو
البتہ قبل اسکے حفظ معدوم تہا کہ حضرت عثمان کو مجال احراق ملی لیکن کیا وجہ ہی کہ آیۂ
حفظ تو شاید پیشتر ہی نازل ہوا ہوگا یا محل حفظ قلب مطہر جناب رسولخدا تہا نزل بہ الروح

الامین علی قلبک لتکون من المنذرین فانہ نزل علی قلبک ولا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ علینا جمعہ وقرانہ اور بعد اونکی قولہ

اوصیاء طاہرین تین اونکے محفوظ تہا یا محل حفظ صدور رسول مین تہا بل ہو آیات

بینات فی صدور الذین اوتوا العلم یا محل حفظ لوح محفوظ تہا بل ہو قران

مجید فی لوح محفوظ بہر کیف تحریف اور تبدل اور تنقیص اور اختلال فی النظم پر

سیکڑون احادیث صحاح اہلسنت دلالت کرتی ہین چنانچہ نزہہ اور استقصا مین

اوسکی پتہ اور نشان مذکور ہین پس جو مخلص اہلسنت اپنی واسطی تجویز کرین وہی شیعونکی

واسطی سمجہ لین اور تحقیق اس امر کی کہ کس قسم کی تحریف ممکن الوقوع ہی اور کس قسم کی

غیر ممکن الوقوع ہماری علمانی اپنی کتب کلامیہ مین کی ہے ولیس ہذا محل البحث عنہ

قولہ پس خداوندا ہمنے تیری کتاب کو اپنی آنکہون کے سامنی رکہہ لیا **اقول** حضرت

وہان تو تنہا پیش قاضی روی رضی الٰہی نہوگا بلکہ ضرور ہی کہ شیعیان علی ابن ابیطالب

بہی وہان حاضر ہون پس کوئی شیعہ اونہہ کہہ اہوگا اور کہی گا کہ خداوندا تو علام الغیوب

خوب جانتا ہی کہ یہ لوگ جہوٹے دغاباز ہین حسبنا کتاب اللہ بمکر و فریب کہا زبان سی

کہتے ہین کہ ہمنی کتاب خدا کو سامنی رکہا اور حقیقت مین پس پشت پہینکا نبذوہ وراء

ظہرہم تیری نصوص کی خلاف کیا تونی ات ذا القربی حقہ فرمایا انہون

نی حق ذو القربی کا غصب کیا تونی مودۃ اولی القربی کو اجر رسالت فرمایا انہون

نی اون لوگون سے بیعت کرکے اپنا پیشوا بنایا جنہون نی عترت رسول کو قتل کیا

تونی موذیان خدا اور رسول پر لعنت کی انہون نے اون موذیون کو خلیفہ رسول اللہ

بنایا اور اصول تا فروع تیری کتاب کی خلاف کیا قولہ مہاجر اور انصار کی استعدیہ

بزرگیان اور فضیلتین تونی بیان کین **اقول** شیعہ علی ابن ابیطالب عرض کرے گا

Presented by Ziaraat.Com

کہ خداوندا جو مومنین مہاجرین و انصار کی تونی فضیلتین بیان کین ہم صبر و چشم اوسکے
قائل ہین مگر چند منافقین موذیان خدا و رسول تہے چونکہ تونی اونکی حق مین لعنت
کی تہے اسلئی ہمنی بہے اونپر لعنت کی قولہ نیک اعتقاد کہنی پر مجبور رہو گئی اقول
شیعہ کہی گا خداوندا اشاعرہ نی اپنی تئین کل افعال قبیحہ مین مجبور سمجہا اور تجکو ظالم ٹہرایا
باوجود اقرار کرنے کی کہ الحق انہ کفو للجبر کما فی مسلم الثبوت پہر بہی ابو الحسن اشعری کی
اطاعت نہ چہوڑی اور اوسکو باوجود فرمانی تیرے نبی کے مجوس ہذہ الامۃ نجانا قولہ
اونکی حقمین فرمایا الذین آمنوا اقول شیعہ کہی گا خداوندا ائمہ کو ہمنی متصف بساتہ
ایک صفت کی بہی ان صفات مین سے نہ پایا نہ اونکا ایمان درست تہا نہ ہجرت
اونکی نہ جہاد اونکا فی سبیل اللہ تہا بلکہ تیری ہے فرمانی سی ہمنے جانا کہ طالبین جیفۂ دنیا تہی
اس سبب سی تونی اونکو مخاطب بخطاب سراپا عتاب تریدون عرض الدنیا کیا
اور اسی وجہ سی ہم اونکو مصداق اولئک ہم الفائزون اور اولئک ہم المفلحون
نسمجہے بلکہ اولئک ہم المنافقون سمجہی اور بجائے لہم مغفرۃ و رزق
کریم کی واسطی منافقین کے فی الدرک الاسفل من النار خود تونی فرمایا اور
بجائی لہم رزقہم رزق حسنا کی شجرۃ الزقوم طعام الاثیم کالمہل یغلی
فی البطون کغلی الحمیم تونی ارشاد کیا ہے غرضکہ خدایا جب ہمنی تیری کتاب
کو کہولا تو کوئی ورق کوئی صفحہ اوسکا خالی اس سے نپایا کہ جہان کہین تونی مومنین
کیواسطی ذکر ثواب کیا اوسکی ساتہہ ہی کفار اور منافقین کی واسطی ذکر عذاب بہی کیا
ہے کسی آیت سی اون منافقونکے لئی بجز یقین بدہی کے نیکی کا ثبوت کیا شبہہ
تک نہوا جب تیری کتاب سی اونکی نسبت شہادت چاہی تو یہی معلوم ہوا کہ

اولئک هم الظالمون جب قرآن سے انکی واسطی فال کھولی تو یہی نکلا کہ
اولئک هم الفاسقون پس تونی باین ستاری وغفاری انکی فضایح اعمال اور شنایع
افعال سے اپنی کتاب کو بھر دیا اور انکی شانمین بار بار فقد باء بغضب من الله
وماواه جهنم وبئس المصیر اور لعنهم الله فی الدنیا والاخرة فرمایا اور
اقتدا اور پیروی کے کیا معنی ادنی میلان سے طرف انکی بقول خود ولا ترکنوا
الی الذین ظلموا فتمسکم النار منع فرمایا اور انکی عداوت پر تحریص فرمائے
اور انکی محبت پر تهدید بدبوعید نار فرمائی چنانچہ فرمایا یا ایها الذین امنوا لا تتولوا
قوما غضب الله علیهم قد یئسوا من الآخرة کما یئس الکفار من اصحاب القبور
اور پھر فرمایا لا تجد قوما یومنون بالله والیوم الآخر یوادون من حاد الله
ورسوله خداوندا تو ہم اگر انسے عداوت نہ کرتے اور انکو برا نجانتے اور انسے بیزاری نکرتی تو پھر کیا کرتی
آله العالمین تونی ہمکو اوس زمانہ مین نہین پیدا کیا جب فرمایا تھا یا ایها النبی جاهد
الکفار والمنافقین واغلظ علیهم وماواهم جهنم وبئس المصیر تاکہ تیری
نبی برحق اور رسول مطلق کے ساتھ ہو کر کفار بیدین اور منافقین ملعونین سے اور
سرکردہ ہای اہل اوصفین جہاد کرتی افسوس ہی کہ ہمکو تونی اون مجاہدین کی بعد مخلوق
کیا ناچار جب جہاد سیف وسنان سی مجبور رہوئی تو فقط جہاد لسانی پر ہمنی اکتفا کی اور نہ نظر
اسکے کہ یلعنهم الله ویلعنهم اللاعنون تونی پہلے ہی بدیخونکی تعیین لکھدیا تھا
ہمنے اپنی تئین زمرہ لاعنین منافقین سی ٹھہرایا اور اگر ہم بھی مثل اہلسنت کی اونپر لعنت
کرتی تو تیرا قول یلعنهم اللاعنون معاذ الله کاذب ہو جاتا اور جب ہمنی بموجب
تیری حکم کی ونرات الیسی بیزاری غرض کی تو کیونکر ہم اون پیشوایان اہلسنت سی محبت

Presented by Ziaraat.Com

رکھتی اور کسطرح اونسی کینہ اور عداوت نرکھتی خداوندا یہ کتاب تیری ہے جسکی حفاظت
تونی صدور مومنین موقنین مین فرمائی عثمان نے اوسکو جلایا اور جو اوسکے
جلانی سی ہماری ہاتھ مین بچ رہا وہ بھی ابھی تک اہلبیت طاہرین کی مدح وثنا سے
بھرا ہوا ہی پس وہی اہلبیت جنکی شان مین تونی بلا تصنع اور اغلاق یطہرکم تطہیرا
فرمایا جن منافقونسی مرتی دم تک غضبناک رہین پھر اگر ہم بھی اونسی غضبناک ہون تو
ہمارا کیا قصور ہی اور کیا گناہ ہی جنکو تونی اچھا کہا ہمنی بھی اونکو اچھا کہا جسپر تونی
اپنا غضب اور لعنت ظاہر کی ہمنے بھی اوسپر لعنت کی اور مصداق فیؤمنون ببعض
بالکتاب ویکفرون ببعض مثل اہلسنت کی نہین ہوی جن عبارتون مین تونی اپنے
ظالمونپر اور موذیون پر لعنت کی اور فارین عن الزحف پر غضب ظاہر کیا اور ماواہم
جہنم وبئس المصیر کہا اور جن لوگونکی تونی مذمتین بطلب جیفۂ دنیا کین ہمنے
اون کو کلاب دنیا جانا اور اونسی للہ فی اللہ عداوت رکھی ہان ان لفظونکی اگر تونی
کچھ اور معنی رکھی ہون اور ان عبارتون کا مطلب اور کچھ ہو تو ہم نہین جانتے ہم تو
موافق تیری ارشاد کی تیری نصوص اور محکمات آیات کو سمجھا اور پہلیون کا مجموعہ
سمجھے اور موافق ارشاد تیری نبیؐ کی کہ اونہون نی بحدیث متفق علیہ ثقلین اپنے
اہلبیت کو ہمنی کتاب خدا فرمایا تھا تفسیر آیات کو اہلبیت طہارت سی پوچھ لیا
اونہون نی بھی یہی فرمایا کہ مصداق ان آیات کی وہی منافقین ہین جنکے افسر
حضرات ثلثہ ہین چنانچہ خطبہ شقشقیہ کہ باعتراف معتبرین علمائی اہلسنت مثل
فیروزآبادی وابن اثیر جزری کلام جناب امیر علیہ السلام ہی اسپر دلالت کرتا ہی بلکہ اپنی
صحیح مین مسلم وبخاری بھی حدیث کا ذکر مین غادرین آئین خائنین مین اسیکے

ناقل ہین ہم نہین جانتے کہ جب ہم یہ جواب دینگی تو خداوند عادل کہ جسکا عدل
ہمارے اصول ایمان سے ہی اور خدا ہر مسلمان کو ایسے ایمان کی ہدایت دی
ہمکو کس گناہ پہ سزا دیگا اور کسطرح ہمکو اپنی کتاب کا تصدیق کرنیوالا سمجھیگا ہمکو تو
کروڑ درکروڑ مرتبہ یقین بلکہ علم الیقین اور عین الیقین اور حق الیقین ہی کہ ضرور ایسی
عقیدی سے خدا ہماری نجات بلکہ ہماری غلامونکی بھی نجات کریگا اور ہمکو
مومنین موقنین کی مغفرت اور رزق کریم سے حصہ کامل اور بہرہ وافر عطا فرمائیگا
قولہ ای یارو ہمارا جواب سن لیا **اقول** ای یارو تمہاری جواب کی ہمنی دھجیان
اوڑا کر خاک مین ملا دیا اور مثل شبہات زنادقہ وملاحدہ کی از سر طبل اور مثل
ہفوات ابن کمونہ وابوالبرکات یہودی بغدادی کے سراہا چل کر دیا فصار کرماد
اصابہ برق خاطف او کرمادٍ اشتدت بہ الریح فی یوم عاصف
اب کوئی دوسری جواب کی فکر کرو اور ہماری نزدیک سوا اسکی دوسرا جواب نہین
ہو سکتا کہ خداوند اگو ہم الفاظ قرآنی کے حامل کما یحمل الحمار اسفارا ہوئی
اور وہابی پڑہانے تراویح مبتدعہ کی مثل نبی سے بیہجو زبان پر جاری کیا مگر اوسکے
معانی لفظے کو بھی ہم کیا ہماری پیشوا ون تک نی کلالۃ وابا تک سمجھا مضمون کا
کیا ذکر ہے اور جن مصاحف مین کسیقدر تفصیل احوال منافقین اور مومنین تھی انکو
حضرت عثمان محرق القرآن نے جلا ہی دیا اور جناب امیر علیہ السلام نے
علی ترتیب النزول اپنا جمع کیا ہوا قرآن جسمین ناسخ اور منسوخ کی تمیز ہو جاتی تھے
بخوف جلا دینی عثمانیونکی مخصوص اپنی اولاد کی ساتھ رکھا کہ وہ اپنی شیعونکو اوس سے
مستفید کرتی رہی اور بسبب اسکی کہ ہماری جد فاسد حسبنا کتاب اللہ کہکر مر گئی تھے

ہمنی اہلبیت طاہرین سے کچھ پوچھا پھر خداوندا ہمکو نیک و بد کی تمیز کیونکر ہوتی
تب خدای جل شانہ فرمائیگا کہ ای کمبختو مینی فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون
نہین کہا تھا اور ائمۂ اہلبیت نی نہین کہا تھا کہ ذکر سی مراد رسول ہین جیسا کہ انا ارسلنا الیکم
ذکرا رسولا اسپر دلالت کرتا ہے اور ہم اہل الذکر ہین ہمسے پوچھو اور کیا ہماری پیغمبر نے حکم بہ تمسک
بہ اہلبیت نہین دیا تھا اے بدبختو تم نے ہم کو اور ہمارے پیغمبر کو اور اماموں
کو جھوٹا سمجھا اور قول جد فاسد اپنی کو سچا سمجھا تو کہو یا رو کہ اوسوقت خدا کو کیا
جواب دوگی پھر جب خدا تمہاری سزا مین فرماوی ادخلوا نار جہنم خالدین
فیہا تو دنیا نہین ہے کہ کچھ چون و چرا کا موقع ملے بلکہ جب خطاب اخسئوا فیہا
ولا تکلمون پہونچیگا تو جھک مار کی چپ رہنا پڑیگا قولہ خدا نی تمسے مواخذہ
کیا اقول استغفر اللہ ممکن نہین ہے کہ خدا ہمسے مواخذہ کری ہمکو اپنی صحت
ایمان پر یقین کامل ہے جیسا کہ خدا کی ذات پر یقین ہے آری پیروان شیاطین
فی النبوۃ کو اپنی ایمان مین شک ہی تو اونکو ایسی احتمالات ہونا بیجا نہین ہے
قولہ تم کیا جواب دوگی اقول جو ہمارا جی چاہے گا جواب دیوینگے تم
اپنی فکر کرو کہ جو جواب تمنی سوچا تھا وہ باطل ہوگیا اب کیا کہوگی قولہ ہماری
نزدیک تو سوای اسکے دوسرا جواب نہین ہے اقول ہم آپ سے کب
پوچھتی ہین آپ کیون زبردستی دو کلمہ از مادر عروس ہم بشنو اپنی عندیات زبان
پر لاتی ہین تو چہ وعندیہ تو چہ آپ کس کیت کی مولی ہین کس گنتی شمار مین ہین
جو اس بیوقوفی کے جوابونکو کوئی آپ سی سنے ہمارا جواب وہی ہی کہ جب تم
آیات فضائل صحابہ در پیش کروگے تو ہم آیات نفاق صحابہ منافقین در پیش

کریگی تب ہماری تمہاری درمیان مین احکم الحاکمین حکم فرمادیگا قولہ خدا لوندا ہے
تیری کتاب کو اسلئی پس پشت ڈالا اقول اپنی محبیۂ عثمانی نقشلی تو بہت بڑہادی
مگر بسادہ لوحی قلبی معلوم نہین کہ کس مفتری کذاب علیہ اللعنۃ والعذاب کی باتکی مصدق
ہوی ہین جسنے چند خطائین اسمقام پر کی ہین اور ایک خطا دو خطا تیسری خطا
سی اپنی طیب ولادت ظاہر کی ہے یہ پہلی خطا ہی کہ شیعون نی کتاب خدا کو پس
پشت ڈالا ہی اگر ایسا ہوتا تو شیعہ نفاق منافقین صحابہ خصوصاً نفاق ثلثہ آیات
کتاب خدا سی کیونکر ثابت کرتی آری تمنے کتاب خدا کو پس پشت ڈالا ہی کہ آیات
فضائح منافقین صحابہ کی تصدیق ہی نہین کرتی ہو اور سب صحابہ کو عدول سمجھی ہو
برخلاف شیعہ کی کہ اصحاب فضائل کو قابل رحمت اور اصحاب نفاق کو سزاوار
لعنت سمجھتی ہین علاوہ اسکے تابی کتاب خدا یعنی اہلبیت رسول خدا کو تمنی بالکلیہ
پس پشت ڈالا ہے اور حدیث ثقلین کو نسیاً منسیا کر ڈالا ہی طرفہ یہ کہ اسکا اقرار بھی
کرتی ہین چنانچہ کلام علامہ تفتازانی مین گزرا فاعترفوا بذنبھم فسحقا لاصحاب السعیر
قولہ اور اوسکو بھی کم و بیش کر دیا اقول یہ دوسری خطا ہی بلکہ کمال کذب و افتری
ہی جو شخص کہ اتنی لمبے ڈاڑہی بڑہا کی اتنا جھوٹ بولی اوسکی ڈاڑہی کی لیے کیا تجویز
کیا جاوی دیکھو یار و غضب خدا کا ہی کہ شیعہ بیچاری از اولین تا آخرین تبصریحات
تمام بر سر بام ندا کرتی ہین کہ مجمع علیہ کل امامیہ کا خلفاً عن سلف یہ ہی کہ کلام اللہ مین
تحریف بیشی نہین ہوی جو کچھ بحث و فحص ہے بہ نسبت کمی کی ہے یہ خدا نا ترس
بکذب و افتری کہتا ہے کہ شیعہ بیشی کے قایل ہین پس بحق لعنۃ اللہ علی الکاذبین کی
ہم کیا جواب دین آری سنیان بلحیا اسکی قایل ہین کہ کلام اللہ مین تحریف بیشی

ہوئی یہانتک کہ دعاہای قنوت اللہم نستعینک مصحف ابن مسعود مین بڑہائی گئے
کہ ابن مسعود سی بضرب مشت ولکد وہ کلام اللہ چہین کے حضرت عثمان محرق القرآن
نی جلایا اور اسی طرح کل مصاحف کو عثمان نی جلایا سب مین مبشی بالغاظ تغیر ہوئی
تہی چنانچہ اس مضمون سی صحاح اور غیر صحاح قوم مملو ہین قولہ جیسا تونی نازل کیا تھا
ویسا نرکہا تہا اقول خود تمہاری علما اقرار اسکا کرتی ہین کہ مصحف عثمانے بر
ترتیب نزول نہین ہے اری مصحف جناب امیر علیہ السلام البتہ بر ترتیب نزول
تہا قولہ اصلی مصحف امام صاحب کی پاس تہا اقول یہ بہی ایک تیسری خطا ہے
کچہہ تخصیص صاحب الزمان علیہ وعلی آبائہ آلاف التحیۃ والسلام من الملک العلام و
عجل اللہ ظہورہ علی رغم اناف اللیام کی نہین ہے بلکہ ہمیشہ دوازدہ امام علیہم السلام
کی پاس تہا اور شیعیان اہلبیت بارشاد اونکی اوس سے مستفید رہی گو ہمکو نسبت
تلاوت کی اور استدلال بآیات کی بانی ایدی الناس ہی سے حکم فرمایا وذلک
لمصالح لا یعلمہ الا اللہ والراسخون فی العلم ۔ قولہ کچہہ نشان اور پتہ بہی امام صاحب
کا نملا اقول یہ بہی ایک خطا ہی اگر شیعون کو امام صاحب کا پتہ ونشان نہین ملا
تو اونکی امامت کی کیونکر قایل ہوئی آری سنیونکو کچہہ نشان اور پتہ ابتک نہین ملا
اسی سبب سی وہ موت جاہلیت پر بموجب ارشاد اپنی خلیفہ زادی ابن عمر کے
مرتے ہین اور اونہون نی یزید اور عبدالملک کی اسی سبب سی بیعت کی اور
ایک شب بی بیعت کی نرونکی کہ مبادا بموت جاہلیت مرین اور شب کو پای حجاج
بن یوسف سی بیعت کی وقد مر من البخاری والمسلم وشرح نہج البلاغہ لابن ابی الحدید طرفہ
یہ ہی کہ شاہ عبدالعزیز اپنی کید صد وششم مین فرماتی ہین کہ حضرت امام محمد بن الحسن المہدی

صلوات اللہ علیہا پیدا ہوئی اور سن طفولیت مین انتقال فرمایا شیعیان علی ابن ابیطالب
پیدا ہونا تمہاری اقرار سی مسلم رکھتی ہین اور انتقال فرمانی پر طالب دلیل ہین وانی
لہم ذلک قولہ ہم اسکو کبھی دیکھتے بھی نہ تھے اقول یہ بھی جھوٹ اگر ندیکھتے
تو خلافت جناب امیرؑ اور نفاق ثلثہ کہان سے ثابت کرتے قولہ حفظ یاد کرنیکا
کیا ذکر ہے اقول یہ بھی جھوٹ ہی اگر حفظ نکرتے تو نماز وغیرہ مین تلاوت کس چیز
کی کرتے اور کل کی حافظ تو تمہاری ثلثہ بھی نہ تھی ہماری مذہب کی تو سیکڑون
حافظ موجود ہین آری انہی حافظ واسطی تراویح پڑھانے کی نہوتے تھے
قولہ کبھی اوسکو پڑھتی بھی نہ تھی اقول آری تراویح مین نہ پڑھتے تھی جس کو
حضرت عمر خود آئیدنۃ نعم البدعۃ کہتی تھے بسبب اسکی کہ قول رسول اللہ
کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ سبیلہا الی النار اور کہتی تھے قولہ ہمیشہ امام صاحب
کی خروج کی دعا کرتے تھی اقول آری منتظر ظہور ہین اللہم عجل ظہورہ جیسی تم منتظر
قیامت ہو اور جیسی تم منتظر خروج اپنی پیشوا دجال کے ہو اور جیسی تم منتظر نزول
عیسی مسیح کے ہو اور اونکی ظہور وانی السرور کی دعا بھی کرتے ہو جیسا کہ تم
اونکی پیدایش کی منتظر ہو اور دعا کرتی ہو اور اگر نہین منتظر ہو اور نہین دعا کرتی
ہو تو مصدق وعدہ خدا ورسولؐ نہین ہو اور فقط یہی ایک امر تمہاری ثبوت کفر
والحاد وبی دینی کی لئے کافی اور وافی اور دلیل شافی ہے اور اوعای دیندار
تمہارا محض لافی اور گزافی ہے کما ہو علی اہل الدین لیس ما نحافی وان خفی
علی شلک البلف الحافی والحزف الجافی واللہ ہو العافی وللمومنین المعافی قولہ
اوسکی دیکھنے پر جان دیتی تھے اقول یہ بھی غلط ہی ہمکو کیا غرض ہے جو اوسکو دیکھنے

پر جان دین ہمکو بدلیل لن یفترقا حتی یردا علی الحوض یقین کامل ہے کہ
اہلبیت قرآن حقیقی سے جدا نہین اور جو حکم اونکا ہی وہی عین حکم قرآن ہے اور
جب اونھون نے ہم سے فرما دیا ہے کہ تمھاری ثلثہ مصداق آیات
نفاق ہین اور اس کلام اللہ مین جو عثمان کے جلانی سی بچ گیا ہے خدا نی بھی
شہادت اونکی طالبین دنیا ہونیکی بقول خود تریدون عرض الدنیا دی
ہے تو ائمہ کا فرمانا اور کلام خدا مین اوسکی تصدیق کا پایا جانا ہماری صدق ایمان
کی لیے کافی ہی آری جب وہ قرآن بھی ملجائیگا تو مدارج یقین سو سی ہزار اور ہزار
سی لاکھ اور لاکھ سی کرور درجہ بڑھ جائینگی قولہ تونی اونکو ایسا چھپایا کہ کہین اونکا نام
بھی نہ دکھلای دیا اقول خدا نی باعتبار مصالح کی بری بھلون سبکو چھپایا جیسا
خدا نی تمھاری پیر و مرشد دجال کو چھپایا اور شیطان کو چھپایا اور عیسی مسیح کو چھپایا اور
خضر و الیاس کو چھپایا ویسا ہی صاحب الزمان کو نظر اہل عدوان سے
چھپایا قولہ ہزارون عرضیان بھیجین ایک کا بھی جواب نہ دیا درخواستین الی قولہ کچھ
حکم نہ آیا اقول لاحول ولا قوۃ الا باللہ تمھین اتنی بھی عقل نہین ہی کہ اگر جواب
نہ ملتا اور حکم نہ آتا تو ہزارون عرضیان کیون لکھتی درخواستین کیون گزرانتی آری تم ایسی
مردود دین درگاہ کا جواب نہین ملتا شیعہ بخدای لایزال کہ ہمیشہ اپنی عرایض سی کامیاب
اور اپنی درخواستون سی بہرہ مند ہوتی چلے آئی مسائل عامضہ مین توقیعات رفیعہ پر
عامل اور احکام شریفہ منیعہ سی خوشدل ہین اگرچہ نالایق مثل ابوجہل و ابولہب کی
زمرہ مکذبین الضالین سے ہون ہوا کرین کہ اونکی لیے انشاء اللہ تعالی عنقریب نزل
من جحیم و تصلیہ جحیم طیار ہی حضرت مخاطب کی خدمت مین عرض ہی کہ آپ

Presented by Ziaraat.Com

کیون آتش رشک وحسد سی قبل از آخرت دنیا ہی مین جلی جاتی ہین گو حضرات شکشہ دنیا
مین نہین ہین مگر اونکی خلیفہ حضرت دجال تو دنیا مین موجود ہین اگر آپ بھی عرضیان
لکھئی اور درخواستین بذریعہ دخانی اوسکے جزیرہ تک بھیجی کہ شیخ علی ابن ابیطالب
نی بہت سر اوٹھایا ہی آپ جلد قدم رنجہ فرمائی تو ہمکو یقین نہ وہ سبھے اپنے
ہواخواہون کو جواب سی محروم نہ رکھین اور بعید نہین ہی آپ کی ایسی مدد سی ان
پاکی جلد آوین اوسوقت مین اگر شیعہ اپنی صاحب الزمان کو نہ بلاوین تو پھر جو چاہئی
سو کہئی قولہ ہمنی بہت انتظار کیا مگر ہماری سنیتے جہور کسکا خروج کیسا کچھ خبر امام کی
نہ آئی اقول بعد اسکے کہ آپ عرضیان خدمت دجال مین روانہ کیجئی اگر آپ کے
سنیتے جی خبر اوس ملعون شقی کے خروج کی آجاوی اور امام علیہ السلام کا اوسوقت مین
ظہور اور خروج نہو تو جو آپ فرمائی آپکا کہنا بسر و چشم قبول ہوگا اور اگر آپ کے
جیتی جی خبر اوس شقی کی نہ آوی تو مرتی وقت یہی شعر بحسرت و یاس و رو زبان
کذب و لغو اساس فرمائیگا ۔ شام تک تو آمد بابا اسکا کیجا انتظار
وہ نہ آیا وعدہ ماپنا یان برابر ہوگیا ۔ قولہ ہندسی امام کی غیبت سر اتک الی
قولہ صورت تو امام کی نظر ہی نہ پڑی اقول تم بھی ہندسی جزیرہ دجال تک پہنچو دیکھو
صورت اوس شقی کی تمکو نظر پڑتی ہے کہ نہین اگر نظر پڑی تو شیعونکی بھی تصدیق اپنی
امام کی خدمتین مشرف ہونی کی کر لینا اور اگر نہ دیکھنا تو وجود دجال کا بھی مثل وجود امام
کے انکار کرکی اسلام ظاہری کو چھوڑ کر کیلے خزادہ بی پردہ و بیحجاب اور بی مقنع و بی نقاب
نصرانی بن جانا ضرور ہی کہ اس کام کو بہت جلد انجام کرو قبل اسکے کہ جان کو حوالہ ملک
کرو قولہ بغیر امام کے ہم کیا کرتے اقول بغیر امام کے ہم سب کچھ کرتی ہین راہ حق اور

صدق پر چلتی ہین مگر افسوس اسیقدر ہی کہ بغیر امام کے کفار اور زنادقہ جو مثل تمہاری
بیہودہ گوئی کرتے ہین اونکو سزا نہین دیسکتی قولہ ہان امام کی دیکھنے والون نی جو
کچھہ کہدیا اقول جسطرحسی تمنے ثلثہ کی دیکھنی والون نی اور اونکو خلیفہ بنانی والون
نی جو کچھہ کہدیا تم اوسپر ایمان لائی یہ نہ سمجھی کہ یہ کذابین وضاعین انباء الشیاطین جیفۂ
دنیا کی کلاب طالبین ہین از سرتا پا محض بیدین ہین اونہین کی کہنے کو جو خلاف عقل
ونقل تہا حق جانتے رہی اور کبہی اوس سی نہ پہری ہرچند ہادیان راہ دین لاکہہ
سمجہاتی رہے مگر یزید و معاویہ کا ساتہہ نچہوڑا اور اون بیدینونکی رفاقت سی موڑہہ
نہ موڑا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون قولہ ای کمبختو اقول
جواب کمبختی کمبختونکو بخوبی دیا گیا قولہ تو کسکی مجال تہی کہ وہ تحریف کرتا اقول قدر
جوابہ ایضاً قولہ کسنے تم سی کہا کہ میری کتاب مین تحریف ہوئی تہی اقول صحاح ستہ
والون نے کہا جامع الاصول والے نے کہا جمع بین الصحیحین والی نے کہا احادیث
تحریف قرآن ان کتابونمین اس کثرت سی ہین کہ اگر جمع کئی جائین تو ایک کتاب
مبسوط ہو چنانچہ کسیقدر صوارم اور نزہۃ اور استقصاء اور دیگر کتب کلامیہ مین منقول
ہوئی ہین اور حاجت نقل کیا ہی جب اصل سے موجود ہی قولہ جواب دوسرے کہ
ہمنی زرارہ سی سنا تہا شیطان الطاق نے کہا تہا اقول نقل روایات تحریف
نہ زرارہ نی کی نہ مومن الطاق نے کی بلکہ شیاطین صحاح ستہ نی کی جب ان
شیاطین کو روایات تحریف قرآن مین تم کاذب سمجہی تو جب تمسی جناب باری سے
پوچہی گا کہ روایات فضائل ثلثہ مین کیون نہ کاذب سمجہی تو معاویہ نہین کیا جواب
دوسگے ہماری نزدیک تو سوای اقرار جرم کے اور کچھہ جواب نہ دی سوگی اوسوقت

سوای اسکے کہ فاعترفوا بذنبهم فسحقاً لاصحاب السعير اور کچھ حکم
نہ کرو والحمد لله رب العالمين قال المخاطب المقام هداه الله سبل السلام
ساتوین آیت یا ایها الذین امنوا ما لکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل الله
اثاقلتم الی الارض ارضیتم بالحیوة الدنیا من الاخرة فما متاع
الحیوة الدنیا فی الاخرة الا قلیل الا تنفروا یعذبکم الله عذاباً
الیماً ویستبدل قوماً غیرکم ولا تضروه شیئاً والله علی کل شیء
قدیر الا تنصروه فقد نصره الله اذ اخرجه الذین کفروا
ثانی اثنین اذ هما فی الغار اذ یقول لصاحبه لا تحزن
ان الله معنا فانزل الله سکینته علیه وایده بجنود لم تروها
وجعل کلمة الذین کفروا السفلی وکلمة الله
هی العلیا والله عزیز حکیم جو آیتین ہمنے ابتک لکھین انسے عام مہاجرین
اور انصار کی فضیلتین ثابت ہوئین اب ہم اس آیہ کو لکھکر خاص حضرت صدیق
اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی فضیلت ثابت کرتی ہین جاننا چاہیئے کہ جب پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی طائف اور حنین سے مراجعت فرمائی اور تھوڑے دن مدینہ مین
قیام فرما کر قصد جہاد روم کا کیا تو بعض لوگون پر نہایت گران گزرا اسلئے کہ گرمی کی
دن تھے سفر دور دراز تھا خرمونکی پکنے کی فصل تھی اور روم کا خوف بھی غالب تھا
تب اللہ جل شانہ نی واسطے ترغیب جہاد کی ان آیتون کو نازل کیا اور کئی طرح سے
لوگون کو سمجھایا چنانچہ اول آیت مین فرماتا ہی یا ایها الذین امنوا ما لکم اذا
قیل لکم انفروا فی سبیل الله اثاقلتم الی الارض کہ اے مومنین تمہین کیا ہو گیا
ہے کہ جب تمہے جہاد کے لئے کہا گیا تم اپنے گھرون سے نکلنا

۵۱ بمخالب دین بعض کی جو کہ جہاد پر جانے کی تمنا کرتی تھی نہ کہ مہاجرین و انصار سے خطاب کل سے کہ کلام مراد بعض ہو کلام مہاجرین جاری ہی ورنہ حضرت اور بنی ہاشم خطاب بین مثل مہاجرین ہو انتہی عفا عنہ

نہین چاہتی کہ تم دنیا کی زندگی کو بمقابلہ آخرت کی اچھا سمجھکر اوسپر راضی
ہو یا اسلئے کہ دنیا کا فائدہ آخرت مین بہت ہی تھوڑا ہی اس آیت مین اللہ جلشانہ
نے دنیا کی حقارت بیان کرکے جہاد پر ترغیب دی بعد دوسری آیت الا تنفروا
یعذبکم اللہ عذابا الیما و یستبدل قوما غیرکم و لا تضرونہ شیئا واللہ
علی کل شئی قدیر مین فرمایا کہ اگر تم سستی کروگی اور جہاد پر مستعد نہوگی تو خدا تم کو دنیا
و آخرت مین عذاب دیگا اور تمہاری بدلی اور غیر قوم کو پیدا کریگا اور تمہاری مدد
نہ کریگی خدا یا اوسکے رسول کا کچھ نقصان نہین ہی اسلئے کہ خدا کو کچھ پروا نہین
ہی اور رسول کا وہ خود حافظ ہی چنانچہ اپنی بے نیازی اور اپنی رسول کے
بی پروائی کو ان لفظون سے بیان کیا کہ الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اگر تم لوگ
پیغمبر کے مدد نہ کروگی تو اوسکو تمہاری مدد کی بابت نہین ہے یعنی کہ خدا اوسکا مددگار
ہی اور اپنی مددگاری اللہ جل شانہ اسطرح سے ثابت کرتا ہی اذ اخرجہ الذین
کفروا ثانی اثنین اذ ھما فی الغار کہ جب کفار نے پیغمبر کو مکہ سے نکالا اوسوقت کس نے
اوسکی مدد کی اور اوسوقت کونسا لشکر اور گروہ اوسکا مددگار ہوا اور سوای ایک
یار کے دوسرا کون اوسکی ساتھ غار مین گیا اور جب کفار در غار پر آپہونچی اور درپئے
پیغمبر کی اور اونکی کچھ فاصلہ نرہا اوسوقت اوسکا یار غار بھی گھبرا گیا اور خیال
کرکے کہ ایسا نہو کہ کفار غار مین چھپے ہونیسی آگاہ ہوجاوین اور مبادا پیغمبر پر کوئی صدمہ
پہنچاوین وہ غم کرنیلگا اوس اضطراب اور اضطرار کی حال مین بھی کہ بڑی بڑے
شجاع اور جوانمرد گھبراجاتی ہین میری پیغمبر کو کچھ اضطراب نہوا اور اپنی یار کو لا تحزن
ان اللہ معنا کہکر مطمئن کیا اور مینی اپنے پیغمبر کے کہنی سے اوس یار پر تسلی نازل

کی کہ اوسکا خوف اور اضطراب جو پیغمبر پر صدمہ پہنچنے کے خیال سی تھا جاتا رہا فانزل
السکینۃ علیہ اور بعد گذر جانی اوس مصیبت کیوقت کی جب بدر کی لڑائی ہوئی تب مین نے
ایسے لشکر سی مدد کی کہ جسکو تم دیکھ نہین سکتے تھی وایدہ بجنودٍ لم تروھا آخر کار کفار
کی بات کو پست کرکے اپنی بات کو بلند کیا وجعل کلمۃ الذین کفروا السفلی
وکلمۃ اللہ ھی العلیا تمام مفسرین کیا شیعہ اور کیا سنی اسپر متفق ہین کہ اذ اخرجہ
الذین کفروا مین جس زمانہ کا ذکر ہے اوس سی ہجرت کا وقت مراد ہی اور اذ یقول لصاحبہ
مین جو لفظ صاحب کا مذکور ہی اوس سے حضرت ابوبکر صدیق مراد ہین اور سبکی بھی سب
قائل ہین کہ ہجرت کا وقت بڑا نازک اور نہایت مصیبت اور تنہائی اور رنج کا تھا جو
اوسوقت صدق دل سے شریک ہوا اوسکا رتبہ بھی سب سی بڑا ہی اور اس سے
بھی کسیکو انکار نہین ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق اوسوقت سی کہ جب پیغمبر صاحب اپنی
گھر سی برآمد ہوئی اور جب تک غار مین رہے اور جب تک مدینہ مین پہنچے برابر ہمراہی
لیکن باہم ہماری اور شیعون کے یہ اختلاف ہی کہ ہم حضرت ابوبکر صدیق کی رفاقت کو
اونکی اخلاص اور نیک نیتی پر محمول کرکے اونکو فضائل مہاجرین جانتے ہین اور حضرات شیعہ
اونکی ہمراہی کو بدنیتی پر نعوذ باللہ من ذلک محمول کرکے اونکو منافقین مین سے سمجھتے
ہین اسلئے ہم ایسی آیت سی حضرت صدیق اکبر کی فضائل ثابت کرتے ہین اور حضرات
شیعہ کی شبہات بیان کرکے اونکا رد کرتی ہین بقول المتمسک بولایۃ علی
بن ابیطالب علیہ السلام حضرت مخاطب نی ابتک عام آیتون کی لکھنے مین
تاحق اپنی اوقات شریف ضایع کی اور قضیہ مسلم الثبوت لا دلالۃ للعام علی الخاص باحدی
الدلالات الثلث کو پیش نظر نرکھا شیعہ کب مطلق کے منکر ہین جسکے اثبات کی کسیکو احتیاج

ہو آپنی بنا مدہ تحصیل حاصل اور تطویل بلا طائل کرکے ہماری بھی اوقات تلخ کی اغنیت
ہے کہ آپنی اوس راہ کج کو چھوڑا مگر کیا حاصل کہ دوسری راہ کج پر تشریف لاے ہین اور
چونکہ چھوڑنا بہ تنبہ علی الخطا نہین ہی بلکہ بخیال خام اسکی سبب ہے کہ آپ منتہای کلام کرچکے
پس ہر چند بند وبھی بجوب بے اعتنای انتقام کرچکا ہی مگر پھر بھی آپکا پیچھا نہین چھوڑتا ہون
اور چاہتا ہون کہ چلتی چلاتے آپکی پچھلے راہ اسطرح بند کرون کہ جسمین وہ راہ بکل ماری
پڑی تب آپکی اگلی راہ بھی مدخول اور راہ آمد و شد نفس مسدود کرون صورت اوسکے
بہ نرمی وملائمت بدون سختی واذیت یہ ہی کہ آپ ابتدای کتاب سی مدعی اسکے ہوتے
چلی آئی ہین کہ صحابہ کلہم عدول ہین اور حقیقۃً بھی مذہب اہلسنت وجماعت ہی اور
خود آپ صفحہ ۱۱ مین مقر اسکے ہین کہ مسلمان سبکے سب کامل الایمان تھے پس ہر چند ہم دلائل
کثیرہ اس عقیدۂ فاسدہ کے ابطال پر قایم کرچکی ہین مگر اسمقام پر تین آیتین آپ نی لکھی
ہین یہ تینون آپکے ابطال دعوی کے لئی کافی ہین لیکن آیۂ اولی جو آپنے لکھا ہے
پس اگر سبکی سب مسلمان کامل الایمان تھے تو مصداق اثاقلتم الی الارض ارضیتم
بالحیوۃ الدنیا من الاخرۃ کون لوگ تھی کیا کامل الایمانونکا یہی کام ہی کہ جب خدا و رسول
بالخصوص اونکو کسی کام کرنیکا حکم فرماوین تو وہ گھرونکے چولہونمین بیٹھین اور اوسکے
بجا آوری سے سرتابی کرین اور زندگانی دنیا کو آخرت پر اختیار کرین اور اگر کسی
جاہل کو یہ خیال ہو کہ مضمون آیہ بطور استفہام کے ہی نہ بطور تثبیت اور تقریر کی تو جواب
یہ ہی کہ اثاقلتم الی الارض تو استفہام نہین ہے باقی رہا ارضیتم گو بظاہر استفہام
ہے مگر محاورات مین اسطرحکا استفہام ابلغ التثبت والتقریر ہوتا ہی جسطرح سے مثلاً کہا
جاوے کہ تجھکو کیا ہو گیا ہے آیا تو احمق ہی آیا تو مجنون و دیوانہ ہے جو کل صحابہ کو

مدول کتاب ہے پس غرض قائل کی اس کلام سے حقیقت مین استفسار نہین ہی بلکہ تشنیع
وتقریر حماقت ہی اور یہ جو آپنے اس مقام کی حاشیہ مین اضافہ فرمایا ہے کہ خطاب
طرف کل کے ہی مگر مراد بعض ہین یہ مثبت ہماری مدعا کا ہے کہ بعض اچھی تھے
اور بعض بری تھے لیکن یہ قاعدہ آپنی مخصوص اسی مقام کیواسطی کیون کیا جآیات
عام فضائل صحابہ کی آپنے لکھین مین مثل کنتم خیر امۃ وغیرہا کی اوسمین سے
یہی قاعدہ جاری کیجئے کہ خطاب طرف کل کے ہو اور مراد بعض ہون پس اثبات
فضیلت ثلثہ اور تعدیل الکل آپکے ہاتھ سے نکل گئے اور افادہ اس قاعدہ کا اور
ذکر اس آیہ کا اسمقام پر مصداق یخربون بیوتھم بایدیھم کا ہوا وکفی اللہ
المومنین القتال ولنعم ما قیل ؎ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد
خمیر مایۂ دکان شیشہ گر سنگ ست ۔ آمدم بر آیۂ ثانی جو وعید عذاب دنیا
اور آخرت ہی پس یہی مبطل آپکی مرغوم باطل کا ہے اسلئی کہ کہان دعوای کامل الایمانی
کل اور مدالات کل اور قطعیت جنت اور جان ومال فی سبیل اللہ صرف کرنا اور
راہ اطاعت خدا ورسولؐ پر قدم بقدم چلنا اور کجا وعید یعذبکم عذابا الیما
یہانتک کہ یستبدل قوما غیرکم کا فرمانا پس اگر سب کی سب کامل الایمان ہی
تھی تو آیا کامل الایمانی مقتضی وعید عذاب الیم ہی یا عدالت ہی یا موجب عدم تعمیل حکم
خدا ورسولؐ تھے اور جب یہ امر خلاف عقل ہے تو البتہ بعض اچھے تھی اور بعض
بری تھی اور کل کامل الایمان اور عادل نتھی وہو المطلوب باقی رہی آیت ثالث جو
ملقب بہ آیہ غار ہی اور سنیونکا مایۂ افتخار ہے اور شیعونکی نزدیک یار غار کے لئی موجب
ہزاران ہنر وعار وشنار ہی اور اگر نظر بمہلت تقریر سنیان لفظ غار کو مہمل کر کی

کوئی لقب اسکا آیہ غار کہی تو بیجا نہین ہے بہرکیف یہ آیہ شریف بھی بتقریب سابق
بوضوح تمام اسی پر دلالت رکھتا ہی کہ کل صحابہ کامل الایمان نہ تھی ورنہ کیا ضرورت اس
عتاب وخطاب کی ہوتی کہ اگر تم لوگ نہ نصرت اور مدد کروگی تو خدا اور رسول خدا
تمہاری نصرت کا محتاج نہین ہے پس دعوای کامل الایمانی کل بحمد اللہ ان تینون
آیتون سے بخوبی باطل ہوا اور جس بنا پر حضرت مخاطب نی ابتدای کتاب سی بالو
کی دیوار اوٹھای تھے وہ ازیخ برکندہ ہوگئی یہ سب گفتگو بہ نسبت آپکی پہلی راہ
کی تھے اب ہم آپکی اگلی راہ پر نظر کرتے ہین کہ آپ بالخصوص فضیلت ابوبکر
آیہ غار سی ثابت کیا چاہتے ہین پس یہ آیہ مشتمل اوپر چند لفظون کے ہی کہ آپکی
نزدیک اوس سی فضیلت نکلتی ہے اور شیعون کی نزدیک اونہین الفاظ سے
سراسر کفر ونفاق نکلتا ہے لہذا جناب والا سی یہ استفسار کیا جاتا ہی کہ اگر اثبات
فضیلت مطابق تفسیر اہلسنت آپ کیا چاہتے ہین تو آپکو بخوبی معلوم ہے کہ شیعہ
اوسکو نہین مانتی اور اگر بنا بر تفسیر شیعہ کی اثبات فضیلت کیا چاہتے ہین تو ترجمہ آپنی
کس تفسیر شیعہ سی کیا ہے اور کس کتاب شیعہ سی لکھا ہی اوسکا پتہ ونشان دیجیے
ورنہ خرط القتاد حق یہ ہے کہ ترجمہ لفظی پر بھی آپ نی اکتفا نکی بلکہ توجیہات رکیکہ
مذاق اہلسنت پر کئی پس اگر کوئی شخص بمذاق شیعہ بھی کچھ توجیہات کری تو آپکے
لئی کچھ جای کلام نہین ہے اسلئی کہ ہر شخص کو اپنی اپنی سمجھ کا اختیار ہے مثل اسکی
کہ جناب باری عز اسمہ فرماتا ہی الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ یعنی اے بظاہر
ایمان لانیوالو اگر تم لوگ ہماری پیغمبر کی مدد نکروگی تو خدا اوسکی مدد کریگا جسطرح سے
پیشتر اس سے عالم تنہائی مین کوئی یار اور مددگار اوسکا نتھا اور درمیان دشمنان ظاہری

وباطنی کے گرفتا تھا خدا نی اوسکی مدد کی تھے اذ اخرجه الذین کفروا ثانی اثنین
جسوقت مین کہ نکالا تھا اوسکو گھر سے کفار نی کہ وہ دشمن ظاہری تھے درحالیکہ ثانی
اثنین تھا یعنی ایک اون دو کا تھا کہ جسکا دوسرا دشمن باطنی تھا معنے ثانی اثنین اور
ثالث ثلثہ کی باتفاق اہل لغت واہل تفسیر احد اثنین اور احد ثلثہ کی ہین یعنے ایک دو
کا اور ایک تین کا پس بسبب ثالث ثلثہ مین ایک خدای برحق اور دو خدایان
باطل تھے اوسیطرح ثانی اثنین مین ایک حق اور دوسرا باطل تھا اذ هما فی الغار جسوقت
وہ دونو حق وباطل ایک غار مین جمع ہوئے تھے اور اس باطل نے اوس حق کو ناحق غار تیرہ
وتار مین مثل مار آستین ایذا دینی شروع کی اور قلق اور اضطراب اور جزع وفزع
خواہ حقیقۃً از راہ بزدلی اور عدم ایمان بصدق وعدۂ خدا ورسولؐ خواہ بمکر وخدع
وعدم ایمان بخدا ورسولؐ شروع کیا اذ یقول لصاحبه جسوقت ہماری پیغمبر نے
اوس اپنی ساتھی سے جو موذی تھا کہا اور اوسکو ایک فعل قبیح سے بقولہ لا تحزن
ان اللہ معنا منع اور نہی فرمائی یعنے ای نے ایمان بصدق خدا ورسول کیون رقتا
ہی اور کیون ڈرتا ہے یا کیون باظہار حزن ہمسی مکر وخدع کرتا ہے خدا ہماری ساتھ
ہے ہمکو ہر طرح سے محفوظ رکھیگا ہماری صدقہ سی تیری بھی جان بچی گی
اور خدا تیری مکر وخدع سے بھی ہمکو بچائیگا فانزل اللہ سکینته علیه پس ایسی وقت
نازک مین کہ باہر سے کفار قتل سیدابرار مین تھے اور درمیان مین مار آستین نیش زنی
کر رہا تھا خدا نی اپنے پیغمبر پر سکینہ نازل کیا کہ اوسکو کسیطرح سے باوجود دشمنان
بیرونی واندرونی کے بھی قلق اور اضطراب نہوا بخلاف اوس دشمن خانگی کے
کہ مظہر قلق اور اضطرار ہوا اگر اوسپر سکینہ نازل ہوا ہوتا تو کیون اظہار اضطرار کرتا اور

اگر اوسوقت مین داخلاً وخارجاً کوئی مومن پیغمبرؐ کے ساتھہ ہوتا تو خدا ضرور اوس
سکینہ مین جو اپنے پیغمبرؐ پر نازل کیا تھا اوسکو بھی شریک کر لیتا جیسے جس جس مقام پر
پیغمبرؐ کے ساتھہ مومنین تھے جب پیغمبرؐ پر سکینہ نازل ہوا تو مومنین کو بھی شریک کر لیا
اور فرمایا فانزل اللہ سکینتہ علے رسولہ وعلی المومنین مگر چونکہ اسمقام پر
سوای ایک کافر کے کوئی مومن ساتھہ نتھا اسلئی سکینہ مخصوص پیغمبرؐ کیا وایدہ
بجنودٍ لم تروھا اور مدد کی اپنے پیغمبرؐ کی ساتھہ ایسے لشکر ملائکہ کی کہ مخاطبین نے
اوسکو نہین دیکھا پس اون ملائکہ نی کفار کی آنکھون پر پردہ ڈال دیا اور اوس
رفیق بی توفیق کا گلا گھونٹا کہ جزع وفزع پھر نکر سکا یہ ہی توجیہ وجیہ آیت کی مطابق
مذاق شیعہ کی نہ جو توجیہ غیر موجہ مخاطب نی کے باقی رہی گفتگو رد توجیہات رکیکہ
مخاطب مین پس بعد اسکے مطاوی رد کلام آیندہ مین آوینگے انشاء اللہ تعالے
قولہ تمام مفسرین کیا شیعہ اور کیا سنے اسپر متفق ہین **اقول** دعویہای بیدلیل
کرنا کار مخاطب والامقام ہی اور غیر مسلمات کو تحت مسلمات داخل کر دینا مکاری و
خداعی کا کام ہی آگے مفسرین متفق ہین کہ اذا خرجہ سی مراد زمانہ ہجرت ہی اور
صاحب الغار بمقتضای ثنین الصاحب الخ حضرت ابوبکر تھی لیکن کس مفسر شیعہ نے
لکھا ہی کہ جو شخص کہ شریک ہجرت بمعیت خلاف مرضی خدا و رسولؐ ہوا اوسکا بھی
رتبہ سب سی بڑا ہی اگر مصلحت خدا مقتضی اپنے پیغمبرؐ کی تنہا سفر کرنیکی نہوتی تو جان
نثاران اونحضرتؐ کی مثل جناب امیرؑ وحمزہ وعبیدہ وابوذر وعمار یاسر ومقداد
جنھون نے کسی معرکہ مرد آزما اور کسی شدت درخا مین اونحضرتؐ کی قدم سی مفارقت
نکی اور وقت اشتعال نوائر کارزار بروق سیوف صاعقہ کردار سے کبھی اونکی

پلک تک نہ جھپکی اور مثل حضرات ثلثہ کے کبھی پیغمبر کو نرغہ کفار مین تنہا چھوڑ کر اپنے
جان بچا کر نہ بھاگی پس ایسے لوگ اوس شب تار مین کہ جسکو استتار تھی مقام غار
مین کہ مامن حفظ و حراست ایزد کردگار تھا اور محروس بملائکہ اخدا و نصبار تھا کب
اونحضرت کا ساتھ چھوڑتے آری رتبہ اوسکا سب سی بڑا ہی جسنے بقصد ایثری
نفسہ ابتغاء مرضات اللہ اپنی جان بیچکر سیکڑون شمشیر ہای برہنہ مین اپنی
تئین فرش رسول خدا پر سلایا چنانچہ علمای فریقین متفق ہین اسپر کہ وہ جناب امیر
علیہ السلام تھے اور یہ آیہ اونہین کی شان مین نازل ہوا جیسا کہ ازالۃ الخفا مین مآثر
مین انحضرت کی مذکور ہے اور بی اجازت خدا و رسول ساتھ دینا بوبکر کا نہ للہ و نہ للرسول
تھا اسلئی کہ حامیان دین مبین اور صحاب دردین اور ہی لوگ تھی کہ امتثالاً لامر اللہ
والرسول متخلف ہوی اور ابوبکر بطمع دنیا کا ہنوز سنا تھا کہ انحضرت کو مدینہ مین
رفعت و ترقی ہوگی ساتھ ہوئی **قولہ** اور اس سے بھی کسیکو انکار نہین ہی **اقول** شیعونکو
انکار ہی مگر افسوس ہی کہ آپکو دروغگوئی سے کسیوقت انکار نہین ہی **قولہ** جب سے
پیغمبر صاحب اپنی گھر سی برآمد ہوئی **اقول** بعد اسکے خود ہی شیعون سی نقل ہونگے کہ
بوبکر سی اثنا راہ مین بعد تھوڑی راہ طی کرنیکے ملاقات ہوئی بیان فرماتی ہین کہ جب گھر سی نکلی آپ دروغگو
الحافظہ نباشد **قولہ** ہماری اور شیعونکی یہ اختلاف ہی **اقول** یہی اختلاف نہین ہی بلکہ
بہت سا اختلاف ہی منجملہ اوسکی یہ بھی ہی کہ شیعونکی نزدیک چونکہ عند اللہ یہ سفر تنہائی
قرین مصلحت تھا پس قطع نظر از بدنیتی بہ نیک نیتی بھی مشارکت اس سفر مین خلاف
حکم خدا و رسول جائز نہ تھی اس سبب سی کوئی شخص نیک نیتون سی شریک اس سفر کی
نہوا **قولہ** بدنیتی پر و نعوذ باللہ من ذلک محمول کرکے **اقول** کچھ تخصیص ابوبکر نہین ہے

Presented by Ziaraat.Com

بلکہ کل منافقین کے اعمال بدنیتی پر محمول کرتے ہین اور کچھ تخصیص اس فعل خاص
کی بھی نہین ہے بلکہ کل افعال ابوبکر کو نعوذ باللہ منہ ومن افعالہ نیک نیتی پر محمول
نہین کرتے چنانچہ بدنیتی اور رزایل اونکے بہت سی آیات سی مثل تریدون
عرض الدنیا اور بہت سی احادیث سے مثل غصب فدک وغیرہ ثابت ہین اور بالخصوص
اس آیت سی بھی ثابت کرکے شبہات اہلسنت کو رد کرتی ہین قال المخاطب
القمقام ہداہ اللہ سبل السلام بیان صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے
فضائل کا جو اس آیت سی ثابت ہوتی ہین - اس آیت سی بہت سی فضیلتین حضرت
ابوبکر صدیق کے ثابت ہوتی ہین اول یہ کہ جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
قتل پر کفار مکہ نے اتفاق کیا اور اللہ جل شانہ نی اونکے ارادہ سی حضرت کو آگاہ
فرمایا اور اجازت ہجرت کی دی تب پیغمبر خدا نے بحکم الٰہی حضرت ابوبکر صدیق کو
اپنے ہمراہ لیا پس اگر خدای جل شانہ کی نزدیک ابوبکر صدیق ایمان مین سچے اور اسلام
مین پکے نہوتی اور پیغمبر صاحب پر جان ودل سے عاشق نہوتی تو ہرگز وہ ایسی وقت
مین اونکو ساتھ لینی کے اجازت نہ دیتا اور خود پیغمبر صاحب کو اگر اونکی محبت اور
عشق پر یقین کامل نہوتا تو کبھی ابوبکر صدیق کو اس سفر مین اپنے ہمراہ نہ لیتی دوسری
اگر ابوبکر صدیق اپنے جان ومال کو حضرت پر نثار کرنیسی راضی نہوتے تو وہ ایسی
مصیبت کیوقت مین خود شریک نہوتی اور اپنی آپکو معرض ہلاکت مین نہ ڈالتے بلکہ
حیلہ حوالہ کرکے اپنی آپکو ایسی مصیبت کیوقتمین شریک ہونیسی بچالیتی تیسری گھر مین
سے نکلنی کیوقت سی مدینہ منورہ مین پہونچنے تک جو باتین صدیق اکبر نے کین
اور جسطرح پر پیغمبر خدا کی حفاظت کی اور جسطور پر حق رفاقت کا ادا کیا اون سب کو تو سنی

ظاہر ہوتا ہے کہ ابوبکر صدیق کو پیغمبر خدا کے ساتھ عشق کا مرتبہ تھا اور پیغمبر صاحب
کے بچانے کی لئے اپنی جان اور آبرو کا کچھ خیال نہ تھا چوتھی جتنی اور صحابہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اونمین سے کوئی اس رتبہ کا نتھا کہ جسکو پیغمبر خدا اپنے ہمراہ
لیتے اور جسکو اپنا یار غار بناتے سوای ابوبکر صدیق کے کہ اونہین کو ایسی وقت مین
اپنا رفیق بنایا اس سے ابوبکر صدیق کی فضیلت اور صحابونپر ثابت ہوتی ہے
پانچوین اللہ جلشانہ کو یہ خدمت صدیق اکبر کی ایسے پسند آئی کہ اونکی صدیقیت اور
رفاقت کو اور لوگونکی تحریص اور ترغیب کیواسطی اس آیت مین بیان کیا تاکہ انکو
سنکر لوگونکو غیرت آوی اور پیغمبر صاحب کی رفاقت پر مستعد ہوجاوین پس اگر ابوبکر صدیق
کی صدیقیت خدا کی نزدیک مقبول نہوتی اور اونکی خدمت اور رفاقت اعلی درجہ کی نہوتی
تو اونکی مثال کیون دیجاتی اور اونکے یاری اور مددگاری اور اونکی دل بڑہانی سنت
لئی بیان کیجاتے چھٹوین اللہ جل شانہ نی ثانی اثنین کا لفظ فرماکر ظاہر کیا کہ بعد
پیغمبر خدا کے دوسرا شخص ادای مناصب دینی کیواسطی ابوبکر ہے ساتوین اللہ جلشانہ
نی صاحبہ کا لفظ ابوبکر صدیق کی نسبت فرماکر اونکی صحابیت کو ثابت کیا کہ یہ رتبہ
کسی دوسرے کو نہین نصیب ہوا اسلئی ابوبکر صدیق کی صحابیت کا انکار درحقیقت نص
قرآنی کا انکار ہے آٹھوین اس آیت مین لا تحزن ان اللہ معنا سی ثابت
ہوتا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ابوبکر صدیق کو تسلی دی اور خدا کی حفاظت
اور نصرت نے اونکو اپنا ساتھی فرمایا جس سی معلوم ہوتا ہی کہ اللہ جسطرح پر حافظ اور ناصر
اپنے پیغمبر کا تھا اوسیطرح پر اپنی پیغمبر کے یار غار کا حامی و مددگار تھا اور جبکہ اس آیت سے
یہ ثابت ہوا کہ اللہ ابوبکر کے ساتھ تھا تو اسی سے ابوبکر کا متقی اور محسن ہونا ثابت ہوا

اسلئی کہ دوسری آیت مین اللہ جل شانہ نی فرمایا ہے کہ ان اللہ مع الذین اتقوا
والذین ھم محسنون کہ خدا اونہین لوگونکے ساتھہ ہوتا ہی جو کہ متقی اور نیک ہوتی
ہین تو تین اللہ جل شانہ نی نے اپنی تسلے ابوبکر صدیق پر نازل کی اور خدا اپنی تسلے
نازل نہین کرتا مگر اونہین لوگون پر جو کہ ایمان مین پکے اور اسلام مین مضبوط ہوتے
ہین اور جن پر خدا اپنا فضل کرتا ہی اور تسلے نازل کرنیکا ثبوت فانزل السکینۃ علیہ
سی ہوتا ہی دسوین ان آیتون پر غور کرنیسے بڑی فضیلت صدیق اکبر کے
ثابت ہوتی ہی اسلئے کہ یہ آیتین صرف واسطی ترغیب اور تہدید اون لوگون کی
نازل ہوی ہین جو کہ جہاد پر جانیسے سستی کرتی تھے اور ان آیتونمین خدا نے اون
سستے کرنیوالونکو سمجھایا اور ڈرایا اور اپنی بے نیازی کو ظاہر کیا چنانچہ اول دنیا
کی حقارت کرکے اونکو سمجھایا پھر اونکو عذاب نازل کرنیسی اور اونکی بدلی دوسری
قوم کو پیدا کرنیسے ڈرایا آخرکار اپنی بے نیازی اور رسولؐ کی بی پروائے کو
بیان فرمایا اور پھر اوس بے نیازی اور بی پروائی کی بیانمین صدیق اکبر کی تمثیل دی
اور اونکی رفاقت اور محبت کا تذکرہ کیا پس اسے سی ابوبکر صدیق کی صدیقیت اور
اونکی صاحبیت کی مرتبہ کو قیاس کرنا چاہیے کہ اللہ اور اللہ کی رسولؐ کے نزدیک
اونکی نصرت اور یاری کے کیسی کچھ وقعت تھی کہ منجملہ اور امور ترغیب و تہدید کے
اونکی نصرت اور رفاقت کو بھی بیان کیا غرضکہ فضائل ابوبکر صدیق جو ان آیتونسے
ثابت ہوتی ہین اجمالاً ہم بیان کرچکے اب اون شبہات کو جو حضرات شیعہ کرتے
ہین بیان کرکے اوسکا رد کرتے ہین اور چونکہ شبہات اونکے ایسے پوچ اور
رکیک ہین کہ اونکے تردید کرنا ایسا ہے جیسا کہ روز روشن مین آفتاب کی طلوع

سے انکار کرنیوالی کے مقابلہ مین دلائل اور براہین بیان کرنا لیکن بمجبوری موافق
قول خاتم المحدثین کے جون بنا کلام بر اصول کرو ہی نہادہ است ناچار زمام اختیار
بدست آنہا دادہ ہر جا کہ کشیدہ برند میرود و بہر رنگ کہ رنگین کنند مے شود مگر
منصف مزاجون سے امید ہی کہ اون اعتراضات کو ذرا انصاف سی دیکھین اور
علما و مجتہدین امامیہ کی تعصب اور عناد پر خیال کرین کہ عداوت نی اونکی دلونپر کیسا
پردہ اور دشمنی نے اونکی عقلون پر کیسا حجاب ڈال دیا ہی کہ ایسے نص صریح سے
انکار کرتے ہین اور فضل الصحابہ کی فضیلت کی انکار کے لئی کیسی پوچ تاویلین
بیان کرتی ہین وہا انا اشرع فے بیان ہفواتہم لقول الممتسک بولایۃ علی ابن
ابیطالب علیہ السلام یہ فضیلتین جو آپ ثابت کرتی ہین یا اپنی عقائد باطلہ کی راہ
سی بتصدیق روایات کاذبہ ہین یا بنا بر روایات شیعہ اور عقائد شیعہ کی ہین اگر بنا بر عقائد و روایات
اہلسنت کی ہین تو شیعہ اوسکو باطل اور کاذب جانتی ہین اور اگر بنا بر مذہب شیعہ کی
ہین تو آپکو اونکی کتابون سے سند دیکر بیان کرنا تہا تاکہ معلوم ہوتا کہ بنا بر عقیدہ شیعہ
کی یہ فضیلتین ہین تو اسصورتمین البتہ شیعونکو قبول کرنا ضرور ہوتا و اذ لیس فلیس قولہ
اول یہ الی قولہ اجازت ہجرت کی دی اقول اس کلام کو فضیلت ابوبکر سی کچھ واسطہ
نہین ہے قولہ تب پیغمبر خدا نی بحکم الٰہی حضرت ابوبکر صدیق کو اپنی ہمراہ لیا اقول
تحریر تقریر فضیلت بطریق قیاس یہ ہی کہ ابوبکر کو پیغمبر خدا نی بحکم خدا وقت ہجرت کے
ہمراہ لیا یہ پہلا قضیہ ہی دوسرا یہ کہ جو شخص کہ ایسا ہو ضرور ہے کہ سچے ایمان والا اور پکا
مسلمان ہو نتیجہ مقدمتین یہ ہی کہ ابوبکر سچا ایمان والا اور پکا مسلمان تہا قبل اسکی کہ صحت
مقدمتین مین گفتگو کیجاوی ہم کہتے ہین کہ اس آیت سی ان دونو قضیونکو کچھ واسطہ نہین

ہے اسلئے کہ آیت کا مفہوم اسیقدر ہی کہ ہمنے اپنی پیغمبرؐ کی اوسوقت مدد کی کہ وہ ایک تنہا دو شخصونکا
اور اوسوقت اپنے ساتھی سے کہتا تہا کہ لاتحزن آہ اس عبارت سی یہ نہین نکلا کہ ہمنی حکم ابوبکر کی ساتھ
لینی کا دیا تہا اور ساتھی اوسکا پکا مسلمان تہا ہان اگر مضمون آیت یہ ہوتا کہ ہمنے اوسوقت مدد کی
کہ جسوقت حکم کیا تہا کہ ایک پکی مسلمان کو ساتھ لو اور پیغمبرؐ نے ابوبکر کو ساتھ لیا تو مقدمتین کو آیت سے
کچہ واسطہ ہوتا اور لیس فلیس اور جب مقدمتین کو آیت سے واسطہ نہوا تو ہم کہتے ہین کہ دونو غیر مسلم ہین
کیون نہین جائز ہے کہ ابوبکر بی حکم خدا و رسولؐ گہر سی باہر نکلی ہون جیساکہ شیعہ کہتی ہین کہ باوجود
ممانعت رسولؐ خدا گہر سے نکلی پس بمجبوری بخوف افشای راز حضرتؐ نی اوس
وقت بحکم خدا اپنے ہاتہہ لیا پس بنا بر اسکے ابتدا ز حکم خدا نہ ثابت ہوا اور جو شخص
کہ بمجبوری ساتہہ لیا جاوی اوسکا پکا مسلمان ہونا بدیہی البطلان ہی یہ گفتگو بنسبت
مقدمہ اولی کے ہی لیکن مقدمہ ثانیہ کہ جو شخص بحکم خدا رسولؐ وقت ہجرت کی پیغمبرؐ
کی ساتہہ ہو وہ ضرور ہی کہ پکا مسلمان ہو یہ بہی غیر مسلم ہی کیون نہین جائز ہے کہ
رسولؐ خدا بحکم خدا المصلحۃ پکی مسلمان کو ساتہہ نہ لین بلکہ ایک کچی مسلمان کو ساتہہ لین
جیسی کہ ایک کافر کو کہ دلیل رسولؐ اللہ تہا ساتہہ لیا تہا باقی رہی وہ مصلحت کہ جس سے
پکی مسلمان کو ساتہہ نہ لیا اور کچی مسلمان کو ساتہہ لیا اسمین ہمکو غور و فکر کی کچہ ضرورت
نہین ہے جائز ہی کہ کچی مسلمان سی ایک وقت خاص مین ایک کام ایسا نکلے
کہ پکی سے نہ نکل سکی اور جائز ہی کہ یہ کچا سب کچون سی بدتر ہو اور تاب تحمل کفار کی
ایذاؤنکی نہ لا سکے اور فوراً پہر جائی اور شریک کفار ہو جائی اور اوس سی کوئے
فتنہ عظیم پیدا ہو اسلی اسیکو ہمراہ لینا ضرور پڑا باقی رہا خیال اوس فساد کا جو
اوس سے اثنا راہ مین پیدا ہو پس جب خدا اپنی حفظ کا وعدہ کر چکا ہو تو اسکا

Presented by Ziaraat.Com

خیال کرنا کچھ ضرور نہین ہے پس اس تقریر سی ہمارے ثابت ہوا کہ اگر ظاہر سی حدیث
سے ابوبکر کا بحکم خدا ساتھ لیجانا ثابت بھی ہو تو اوس سے نکوئی فضیلت ابوبکر کے
نکلی سکے نہ اونکا پکا مسلمان ہونا ثابت ہوگا قولہ پس اگر خدائی جل شانہ کی نزدیک
ابوبکر ایمان مین سچے اور اسلام مین پکے نہوتی الی قولہ اس سفر مین اپنے ہمراہ نہ لیتی
اقول بخوف افشائی راز ساتھ لینا دلیل اوپر کچی ہونی اسلام اور سچی نہونی ایمان
کے ہی اگر خدا اور رسول انکو محب صادق اور مومن کامل جانتی تو مثل جناب امیر
علیہ السلام کی انکو بھی کفار مین چھوڑ جانے سی کچھ پروا نکرتی پس یہ ہمراہ ہے عین
دلیل کذب ایمان اور صدق نفاق خلیفہ صاحب ہی اور شیعونکی نزدیک عاشقے
معشوقی درمیان افلح اور حضرت عمر کی مسلم ہی لیکن اسمقام سے اوسکو کچھ علاقہ نہین
ہے یہان اسکا ذکر ہی کہ اگر ابوبکر عند اللہ والرسول معتمد علیہ فی الایمان والایقان
ہوتی تو مثل جناب امیر علیہ السلام کی اونکو اپنا خلیفہ اور جانشین کرتی اور اپنی فرش
خواب پر سلاتی قولہ دوسری اگر ابوبکر صدیق اپنے جان و مال کو حضرت پر نثار
کرنیسی راضی نہوتے اقول جناب والا وقت جان نثاری روز روشن احد و خیبر و حنین
تھا جسمین خلیفہ صاحب نی پشت بہ کفار دیگر راہ فرار کو اختیار کیا نہ مقام اوسکا شب
تار حال اختفا فی الغار تھا اور مفلس قلاش ایا عن جدی کہان مال پایا جو نثار کرتا اور
اوس شب تار مین کیا محل مال نثار کرنیکا تھا اور کسکو دیا اور کیونکر نثار کیا شیعونکے
کتاب سی تو کہان کہین سنیون ہی کی کتاب سی بیان فرمائیے قولہ تو وہ ایسے
مصیبت کیوقت مین خود شریک نہوتی اقول اگر پیشتر سے کفار مین گھر جانی کا
حال معلوم ہوتا تو شاید مثل احد و خیبر کے کنارہ کش نہ ہو جاتے خیال مبارک

مین تو یہ تہا کہ شب تار مین عالم غفلت کفار مین نکل جائینگے اور وہان جاکر مال دنیا پر
ہاتہہ لگائینگی سفر کو وسیلہ انظفر جانکے بی اجازت خدا و رسول گہر سے باہر نکلی یہ سفر تو
وس ہی منزل کا تہا طلب دنیا مین کلاب جیفہ دنیا تا بہ چین و روس جاتے ہین اور
کیسی کیسے تکلیفین اور مصیبتین سفر بحر و بر کی اوٹھاتے ہین آپ اپنی اشال اور اقران
سے قیاس کر لیجیئے دنیا مقام اعتبار ہی فاعتبروا یا اولی الابصار قولہ تیسری گہر
مین سی نکلنے کیوقت سی مدینہ منورہ مین پہنچنی تک جو باتین صدیق اکبر نی کین اقول
ہمارے خیال مین تو یہی آتا ہے کہ جو باتین کین سب تدبیر حصول دنیا مین کین اگر
کفش برداری اور خدمتگزاری کی تو بہر حصول دنیا کی اگر عذر اور خیانت کی راہ پر قدم
مارا تو وہ بہی برائی حصول دنیا تہا جب درغار پر اپنی برادران کفار پر نظر پڑی تو خیال
شریف مین یہ آیا کہ جناب رسول خدا سی جس دنیا کی حصول کی طمع ہی وہ ابھی بعید
ہی اور اگر اپنی برادران کفار کو کسی حیلہ سے تنبہ کر کی آنحضرت کو گرفتار کروا دیجیئے
تو اسکے مین انہین کفار سی کچہ مال دنیا عاجلاً ہاتہہ لگ جائیگا اس خیال خام سے
بہت جزع و فزع کرنا شروع کیا اور گزیدگی مار کا حیلہ کیا مگر چونکہ ملائکہ نی گوش و چشم
کفار پر پردہ ڈالدیا تہا یہ افسون کچہ کارگر نہوا لاجرم پہر وہی جو تیان سیدہی کرنے
کی راہ پر چلی یہانتک کہ مدینہ مین پہنچی قولہ اور جسطرح پیغمبر خدا کی حفاظت کی اقول حافظ
اونکا خود ایزد کردگار اور ملائکہ خداوندگار تہی و ابو بکر چون کس چہ خفتہ و چہ بیدار جو
شخص کہ خود اپنی حفاظت نکر سکی اور مقابلہ کفار مین باوجود اعوان و انصار کے
بہاگ کہڑا ہو وہ تنہا حفاظت دوسرونکی کیا کریگا قولہ اور جسطور پر حق رفاقت کا
ادا کیا اقول ادای حق رفاقت جزع و فزع کرنے سی اور قلق اور اضطراب کے

رونمیسی ظاہری آری جب یہ مکر و خدع پیش رفت نہوا تو بجز خوش آمد کی اور کفش
برداری ظاہری کے حصول دنیا کی لئی اور کون صورت تھی لاجرم مثل دیگر منافقین
کی انہا و صدقہ ناکرتے تھے قولہ اپنی جان و آبرو کا کچھ خیال نکیا اقول جان کا
خیال نکرنا تو لڑائیون سے جان بچا کر بھاگنی سے ظاہری آری آبرو کا خیال
البتہ نکیا ہوگا کہ امثال ابن ربیعہ کی پرانی جوتیونکے صدقہ سی پھر حاصل ہو جائیگے
قولہ جتنی اور صحابہ پیغمبر خدا کی تھے اونمین سی کوئی اس رتبہ کا تھا جسکو پیغمبر خدا
اپنی ہمراہ لیتی الخ اقول جتنی اصحاب نفاق تھی کسیکو ایسی طمع دنیا غالب نہ تھے
کہ خلاف حکم رسول گھر سے باہر نکلی بجز خلیفہ صاحب کی اس راہ سی ہم بھی انکا رتبہ سب
سی بڑھکر جانتی ہین مگر بے اعتمادی مین انکا رتبہ سب سی بڑھکر جب ہم جانتی کہ اور
اصحاب نفاق بھی گھر سے باہر نکلی ہوتی اور اوسوقت مین وہ حضرت سبکو چھوڑ جاتی
اور انکو ہمراہ لیجاتی تو ہم کہہ سکتے تھی کہ انکا رتبہ خوف افشای راز مین سب سی بڑھا
ہوا تھا لیکن جب بجز انکی کوئی باہر نہ نکلا اور واقف راز نہوا لاجرم انہین کو بخیال
اسکے کہ ایک مرتبہ جوتیان کفار کی کھا چکے ہین مبادا اب تاب تحمل نہ لا کی افشاء راز
کرین یا بطمع دنیا بیغارمین افشای راز کیا چاہتے تھی یہان سے کرین ہمراہ لیا
اس بات سی جانا کہ کل صحابہ پر فضیلت ثابت ہو قولہ پانچوین اللہ جل شانہ کو یہ
خدمت صدیق اکبر کی ایسے پسند آئی کہ اونکی صدیقیت اور رفاقت کو الخ اقول آیہ
کتاب خدا بالفاظ معدودہ ہی کسی لفظ کو تضمناً اور التزاماً بھی کسی ادای ندمت پر دلالت
نہین ہے فضلاً عن المطابقۃ آری التزاماً دلالت اوس حرکت ناشایستہ پر ہی کہ جس سے
صاحب خلق عظیم نے بلفظ لین لاتحزن نہی فرمائی اور اگر بجاے اوسحضرت کے

کوئی الفاظ و اغلاط مثل حضرت عمر کی کما فی الصحیح البخاری ہوتا تو اسکت ایہا الشقی فرماتا
اور اسیطرح آیۂ شریفہ مین نہ ذکر صدیقیت اور ادای حق رفاقت ہی اور نہ ذکر یاری
و مددگاری ہے آری یہ سب مفہومات بمقتضای المعنی فی بطن الشاعر حضرت مخاطب
کی پیٹ مین ہین اور خداوند تعالی نے ذکر رفیق بی توفیق مثل سارق ابریق اسلئے
فرمایا تاکہ معلوم ہو کہ ہمارا پیغمبرؐ اوسوقت دشمنان ظاہری اور باطنی دونون مین
گرفتار تہا اور ہمنی ایسی وقت مین اپنی قدرت کاملہ سی اوسکی نصرت اور مدد کی کہ
کوئی مددگار نتھا نہ یہ کہ جب ابوبکر مددگار تہی تب ہمنی مدد کی قولہ چہٹوین اللہ جلشانہ
نے ثانی اثنین کا لفظ فرماکر ظاہر کیا کہ بعد پیغمبر خدا کی دوسرا شخص اوسے
مناصب دینی کیواسطی ابوبکر ہے اقول پیشتر اس سی بیان ہوا کہ اہل لغت و تفسیر
متفق ہین اسپر کہ معنی ثانی اثنین او ثالث ثلثہ کی احد الاثنین اور احد الثلثہ کی ہین یعنی
ایک دو کا اور ایک تین کا اور اذ ہما فی الغار جو بعد اسکی ہے دلالت کرتا ہی
کہ احد الاثنین ہونا فی الغار تہا جسطرح سے کہ احد الاثنین ہونا اونحضرت کا وقت
خلوت حضرت عائشہ کی مثلاً فی الدار تہا تو اگر یکبار احد الاثنین فی الغار ہونا موجب
خلافت ہی تو صدبار احد الاثنین فی الدار ہونا البتہ صدبار موجب خلافت ہوگا پس
حضرت عائشہ صدبار مستحق تر بخلافت اپنی پدر بزرگوار سی ہونگی شاید اسی سبب سے
لعنی اونٹ پر چڑہکر چاہا تہا کہ خلافت جناب امیر علیہ السلام سی چہین لین مگر شکر
خدا کہ شکست فاش پائی اور جنگ جمل کی ندامت الی یوم القیامت سینونکی ہاتھ
آئی اور اگر کوئی کہی کہ بنسبت غار کی ثانی اثنین خدا نے فرمایا ہی اور بنسبت دار کے
نہین فرمایا تو ہم کہین گے کہ گو خدا نی نہین فرمایا مگر واقع مین تو ایکوقت خاص مین

ساتھہ اونکی ثانی اثنین ہوتی تھے یا شیعونکی نزدیک اوسوقت خاص مین کوئی
ثالث بالخیر بھی موجود ہوتا تھا اور ترتب احکام اوپر امور واقعیہ کی ہوتا ہے خواہ خدا
بھی اوسکا ذکر کری خواہ نکری بہرکیف ثانی اثنین سے شیعونکی نزدیک غرض اسیقدر
ہی کہ مثل حضرت عائشہ کی ایک خانگی دشمن اوسوقت مین بھی موجود تھا اسبات کو
ادای مناصب دنیا و دین سے کیا علاقہ آری اگر اتحاد بین الاثنین مفاد آیہ ہوتا
جسطرح انفسنا و انفسکم مین ہے تو البتہ اگر کوئی شخص اتحاد منصب کا قائل ہوتا تو بیجا
نہ تھا لیکن اس مقام مین تو ہرگز مفہوم احد الاثنین مین اتحاد شیئین صنفاً و نوعاً و جنساً ضرور
نہین ہے فضلاً عن اتحاد الذات والصفات ایک آقا اور ایک غلام ملاکر اثنین
ہوتی ہین اور آقا احد الاثنین کہلائیگا اور اسیطرح ایک ملک پاک اور ایک سگ
ناپاک اور ایک ایزد اور ایک بت آذر اور ایک خدائی برحق اور ایک باطل مطلق
ملکر اثنین اور احد الاثنین پایا جاتا ہی اسی ایک دوسری مماثلت اور مشابہت فی الذات
والصفات نہین لازم آتی ہے اور اگر حضرات اہلسنت کو لفظ ثانی سے دہوکا ہوا
ہے کہ کبھی مشابہت اور مماثلت مین مستعمل ہوتا ہے جیسی کہتی ہین کہ زید ثانی اسد
ہی تو ہمنے بیان کیا کہ اس مقام پر ثانی بمعنی احد ہی نہ بمعنی مشابہ بلکہ معنی مشابہت
وقت اضافت باثنین کہنا فی نفسہ سخن مہمل ہے ورنہ بر قیاس ثانی اسد معنی اسکی
مشابہ باثنین کے ہونگی و ہو لغو بحت علاوہ اسکی جناب باری نے ثانی اس مقام
پر جناب رسول خدا کو فرمایا ہے نہ ابوبکر کو پس اگر معنی مشابہت مراد ہون تو لازم
آتا ہی کہ جناب رسول خدا مشابہ ابوبکر ہون اور چونکہ قاعدہ کلیہ ہی کہ مشبہ باقوی
مشبہ سی ہوتا ہی پس لازم آویگا کہ ابوبکر العیاذ باللہ افضل جناب رسول خدا سی ہو

Presented by Ziaraat.Com

وہو باطل بالاجماع من کل اہل الاسلام وبفرض محال اگر خداوند تعالیٰ ثانی ابوبکر کو
فرماتا اور معنی شباہت ہی مراد ہوتی تو تشبیہ کی لیے مشارکت فی بعض الامور کافی
ہے نہ مشارکت فی کل الامور یہانتک کہ زید کا لاسد مین زید کی لیے دُم بھی ضرور ہو
پس تشبیہ کی لیے مشارکت فی الاستتار فی الغار کافی ہے ادای مناسب دینی کہانسے
ثابت ہوسکتا ہے اگر ابوبکر کو لیاقت ادای مناصب دینی ہوتی تو تبلیغ آیات سورۂ
برات کہ ادنی مناصب دینی سی تھا حضرت ابوبکر اوس سی بی لیاقت نہ کیی جاتی
اور حضرتؐ نفرماتی یودی عنی رجل من اہلبیتی ولا یودی عنی الا اہلبیتی
کما فی البیضاوی وفی ازالۃ الخفا پس ادای مناصب دینی کی لیاقت بعد اونحضرتؐ کی اہل بیت
کو تھی نہ اوسکو کہ جسی لیاقت ادنی منصب کی ادا کرنیکی نہ تھی لیکن جب خدا نے
مثل کفار غار کی آنکھون اور کانون پر پردی ڈالی ہون تو بجز راہ ضلالت کے راہ
ہدایت کب دکھائی دیتی ہے فاعتبروا یا اولی الابصار قولہ ساتوین اللہ جلشانہ
فی صاحبہ کا لفظ ابوبکر صدیق کی نسبت فرماکر اونکی صحابیت کو ثابت کیا اقول
شیعونکو ہرگز صحابیت ابوبکر کا مثل صحابت جملہ منافقین کے انکار نہین ہے لیکن اس
صحابت لغوی کو یا صحابت ظاہری کو موجب شرف وفخار نہین جانتی اسلیے
کہ یہ صحابتین بین المومن والکافر وبین المومن والمنافق اطلاقات قرآن وحدیث
سی ثابت ہین کما سیجے آری شرف اوس صحابت مین البتہ ہے جسمین قید
ایمان حقیقی کے اور ما تو علی الایمان الحقیقی کی لگے ہوئی ہی اور شیعون کی نزدیک
بنسبت صدیق سنیان کے دونو مسلم نہین ہین بلکہ عدم ایمان اور موت علی الکفر ثابت
ہے قولہ آٹھوین اس آیت مین الفاظ لا تحزن ان اللہ معنا سی ثابت ہوتا ہے

Presented by Ziaraat.Com

کہ پیغمبر خدا نے ابوبکر صدیق کو تسلی دی اقول ابھی تو آپ ابوبکر کی یاری اور مددگاری
اور جان نثاری اور خدمتگذاری کو گھر سے نکلنے سے مدینہ مین پہنچنے تک سراہتے تھے
اب کیا ہو گیا کہ خود ابوبکر قابل تسلی و تشفی دادن ہو گئے کہ خود جناب رسول خدا
کو انکی مددگاری اور خدمتگزاری کرنے پڑی حال جان نثاری بخوبی معلوم ہو گیا
کہ فقط کفار کی دیکھنے سے جان نکل گئی اور قبل از مرگ واویلا کرنے لگے یہانتک کہ پیغمبر
کو تسلی دینی پڑی احیاناً اگر کفار تلوارین کھینچکر آہی پڑتے تو یقین تھا کہ بی مارے
مرجاتے سبحان اللہ کیا اچھی حفاظت اور کیا اچھی خدمت اور رفاقت تھی اور بعد
اسکے معلوم ہوگا کہ لا تحزن صیغہ نہی ہے اور حقیقت نہی واسطے حرمت کے ہی
اور دلالت کرتی ہے اوپر منع کرنیکی ایک فعل قبیح سے مگر یہ کہ کوئی قرینہ اوسکی
خلافت پر قایم ہو جیسا کہ شان کل مجازات ہی ویسیہی قولہ اور خدا کی حفاظت اور
نصرت مین اونکو اپنا ساتھی بنایا اقول بنا اس کلام کی اسپر ہی کہ ان اللہ معنا
مین مراد معیت سے معیت من حیث التائید والنصرۃ ہی نہ من حیث العلم والقدرہ
اور ضمیر جمع متکلم کا استعمال واحد پر نہین ہو سکتا اور یہ دونو امر خیر منع مین مین و
علی التنزل کوئی فضیلت بکری پر دلالت نہین ہی بلکہ رذیلت پر دلالت ہو سکتی
ہی تفصیل اسکی یہ ہی کہ اگر معیت سے جو لفظ معنا مین ہی مقصود اصلی ابوبکر ہوتے تو
ان اللہ معک بجای معنا ہوتا اور اگر جناب رسول خدا اور ابوبکر دونو مقصود
اصلی ہوتے تو معی ومعک ہونا ضرور تھا اور جب نہوا تو ہم کہتے ہین کہ اس مقام
مین معنا سے فقط جناب رسول خدا مقصود ہین اس دلیل سے کہ مراد معیت سے
معیت من حیث العلم والقدرۃ بنا بر فہم مخاطب کی نہین ہی ہرچند شیعونکے لئے اسکی

گنجایش ہے کہ کہین کہ جناب رسولخدا نی معنا اس راہ سی فرمایا کہ اے ابوبکر
جناب باری میری اور تیری حال سے خوب واقف ہی اور تیری بدنیتی اور میری
نیک طینتی کی جزا دینے پر قادر ہی تو کیون جزع و فزع کرکے مجکو ایذا دیتا ہی جیسا
کہ آپ معنی دوم شیعہ مین بعد اسکی لکھین گی لیکن یہ بات چونکہ آپکی طبع نازک پر
اسقدر ناگوار ہی کہ اسکے سنی سے حالت جنون طاری ہوتے ہی لہذا پاس خاطر
آپکی ہم اس سے درگذر کرکی کہتی ہین کہ جیسا آپ نی فرمایا کہ مراد معیت سی معیت
تائید و نصرت ہی یہی ہے لیکن یہ تائید و نصرت بقول خداوند تعالی وایدہ بجنود
لو تروھا مخصوص بجناب رسول خدا ہی اور حضرت ابوبکر اوس سی بی بہرہ ہین
پس بنا براسکے ضرور ہی کہ صیغہ جمع سے اسمقام مین معنی مفرد کی مراد ہون ہرچند
اہلسنت نی آیہ انما ولیکم اللہ مین جو بروایات فریقین مخصوص بجناب امیر
علیہ السلام ہی اسکا انکار کیا ہی اور اطلاق جمع علی الواحد جائز نہین جانا ہے مگر
محاورات فصحا و بلغا مین بکثرت ہی بلکہ خود کلام خدا مین انا اور نحن واسطے
ذات واحدہ اپنی کی بہت آیا ہی اور اسیطرح ربت ارجعون اور یا ایھا النبی اذا طلقتم
ورباتیتھم ولنخرجنھم یا ایھا النبی اذا طلقتم قصہ حضرت سلیمان مین مذکور ہی بلکہ خود حضرات اہلسنت نی بنا بر روایت
کاذبہ کی جو شان نزول آیہ ولا یاتل اولوا الفضل مین بنایا ہی حضرت ابوبکر کو
مصداق اُنو ٹھہرایا ہی الغرض اسیطرح اس مقام مین بھی کیون نہین جائز ہی کہ معنا
سی فقط ذات واحدہ جناب رسول خدا مراد ہو لیکن اگر آپ کچھ بخشے اسکو نہ مانئی
اور فرمائی کہ ہم کو اطلاق جمع علی الواحد پسند نہین ہے بلکہ ضرور ہی کہ اس مقام پر
دو شخص شریک کئی جائین تو ہم کہین گے کہ شخص دیگر جناب امیر علیہ السلام ہین

جیسا کہ آپ معنیٔ اول شیعہ مین بیان کر گئے یعنی جب جناب رسولؐ خدا نی پوچھا کہ لم
تبکی یعنے ای ابوبکر تو کیون روتا ہے کما فی ازالۃ الخفا ابوبکر نے از راہ زور و مکر
کہا کہ مین اپنے واسطے نہین روتا ہون بلکہ علی کیواسطے کہ وہ مار ڈالی گئی ہونگے اور
آپکی واسطے روتا ہون کہ عنقریب شہید ہو جاوی گا تب حضرت نی فرمایا کہ ان اللہ معنا
یعنی ہمارا اور علیؑ کا ناصر و معین خدا ہے اور اگر یہ بات بھی آپکو نہین پسند ہے تو
پاس خاطر عاطر ہم اس سے بھی درگزر کرتے ہین اور کہتی ہین کہ بہت خوب جیسا
آپ فرماتی ہین کہ ابوبکر ہی معنا مین شریک ہین وہ ہے سہی لیکن اسمین کچھ شک
نہین ہی کہ جب دونو مقصود اصلی نہین ہین جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کیا تو لاریب کہ ایک
بالاصالۃ اور دوسرا بالتبعیت ہی اور ظن غالب ہی کہ اتنی سنے انصافی تو آپ
نکرینگی کہ مقصود اصلی ابوبکر کو ٹھہراوین ورنہ تفضیل ابوبکر جناب رسولخدا پر لازم آویگی
ہر چند آپکی علما کو اس سے کچھ باک نہین ہی ابوبکر کیا عمر کو تفضیل رسولخدا پر دیجاتی ہے
جیسا کہ مصافحہ خدا اول عمر سے بیان ہوتا ہی اور قصۂ اسارای بدر مین ما نجی الا عمر
ہی کہا جاتا ہی اور بے عائشہ کی ناچ دیکھلانی کیوقت شیطان حضرت عمر ہی سے
بھاگتا ہے بہرکیف آپ مسلم کرین یا نکرین مقتضاے ادب یہی ہے کہ کہا جاوی
کہ مقصود اصلی معیت رسولؐ خدا ہی اور معیت ابوبکر بالتبعیت ہی چونکہ آنحضرتؐ کی
ساتھ تھی لیکن ہر چند ہم غور کرتے ہین مگر ہمکو کوئی شرافت و فضیلت اور مزیت اس
تبعیت مین حضرت ابوبکر کی لئے نہین ثابت ہوتی ہے اگر فرض کیجئے کہ دعوت
مین ایک بادشاہ عالیجاہ کی کچھ انفار بھی بہرہ یاب ہو جاوین تو اون انفار کی کیا
شرافت ہی اور اگر ظل سطوت مین ایک شاہباز کی ایک کہوست کی جان بچ جاوے

Presented by Ziaraat.Com

تو کھوسٹ کی لڑکی کیا فضیلت ہی اور اگر تسکا شیر شرزہ کی طرح خودہ سے لومڑی بھی سیر
ہو گئی تو لومڑی کو کیا مزیت حاصل ہوئی قولہ ابو بکر کا محسن اور متقی ہونا ثابت ہوا اقول احسان
اور اتقا بعد از ایمان ہے اِنَّ اللہَ مَعَنَا کو تو دلالت اوپر عدم ایمان ابو بکر کے ہے
سہائی کہ علم فصاحت و بلاغت مین ثابت ہوا ہے کہ تاسیس اولی اور اقدم تاکید سے
ہے پس اگر حضرت ابو بکر کو تصدیق و اذعان و ایمان و ایقان بتائید و نصرت خداوند
منان لشیء الانس و الجان ہوتا تو وہ حضرت اِنَّ اللہَ مَعَنَا ابو بکر سے کیون فرماتے
خصوصاً تاکید لفظ اِنَّ کہ حقیقۃً مخصوص واسطے منکرین کی ہی کما ثبت فی علم البیان
اور نہ ایمان رکھنے والی بتائید و نصرت خدا لرسولہ وہ منافقین تھے جنکی شان مین
جناب باری فرماتا ہی الظّانین باللہ ظنّ السّوء علیھم دائرۃ السّوء و غضب اللہ
علیھم و لعنھم و اعدّ لھم جھنّم و ساءت مصیرا تعجب ہی کہ جو
لوگ مصداق غضب خدا اور لعنت خدا ہون اور انجام کا مصیر ہو وہ محسن اور متقی
کیونکر ہو سکتی ہین قولہ نزول اللہ جل شانہ فی انزال تسلی ابو بکر پر نازل کی اقول
لا نسلم کہ ضمیر علیہ کی طرف ابو بکر کی پھرتی ہے کیون نہین جائز ہی کہ سکنے
طرف کل ضمیرین ماقبل و مابعد کی پھرتی ہون اوسکی طرف ضمیر علیہ کی بھی پھرتی ہو و اذا جاء
الاحتمال بطل الاستدلال چہ جای اینکہ گرنا درجہ فصاحت و بلاغت سے
اوس کلام کا جو حد اعجاز مین ہے دلیل بطلان احتمال اور متعین ہونا فی احتمال
ثانی کا ہو کما سیجئی عنقریب یہ کلام متعلق بہ نقل ہے لیکن دلیل عقلی اوپر تعین احتمال
ثانی کے پس قول مخاطب ہی وہو ہذا اور خدا اپنی تسلی نازل نہین کرتا مگر اونہین
لوگون پر جو کہ ایمان مین پکے اور اسلام مین مضبوط ہوتے ہین اقول اسبات مین

ہم آپکی سرمو مخالفت نہین کرتے اور بمقتضای الکذوب قد یصدق ہمقام پر آپکو سچا سمجھتے
ہین اور ہم بھی کہتے ہین کہ بی ایمان کو لئے خدا تسلی نہین نازل کرتا لیکن چونکہ بی ایمانی
ابوبکر کی بعدم تصدیق وعدۂ خدا و رسولؐ اور قلق اور اضطراب اور جزع اور فزع اور
ظن السوء باللہ سی ثابت ہی پس جو شخص کہ مورد غضب و لعنت خدا ہو وہ مورد تسلی خدا
کیونکر ہو سکتا ہے یہی ہے دلیل عقلی اوپر اسبات کی کہ ضمیر علیہ کی جناب رسولؐ خدا
کیطرف پھرتی ہے نہ ابوبکر کی کیطرف اور جب بدلیل عقل و نقل ثابت ہوا کہ ضمیر
طرف رسولؐ خدا کے پھرتی ہے تو تخصیص نزول سکینہ علی رسول اللہ ہمقام پر
دلیل ہے اوپر اسبات کی کہ اس جگہہ پر مع الرسول کوئی مومن نتھا ورنہ انزل اللہ
سکینتہ علی رسولہ و علی المؤمنین ہوتا ولا اقل علیہما ہوتا اسلئی کہ جہان جہان جناب
رسولؐ خدا کی ساتھہ مومنین ہوی تو تخصیص سکینہ برسولؐ نہین کی گئی بلکہ خدا نے
انزل اللہ سکینتہ علی رسولہ و علی المؤمنین فرمایا ہی اور جب ثبوت
تو یہ ایک دلیل دیگر ہی اوپر کفر حضرت صدیق عتیق کے پس علاوہ فضیلت ہشتم کی
فضیلت نہم بھی دلیل ہے کفر کے ہوی اور مثل مشہور یک نشد دو شد کی صادق
آئی بلکہ یہان تو باعتبار اسکی کہ ہر فضیلت سی ایک کفر ہی نکلتا ہے ایک نشد دہ
شد کہنا چاہیے قولہ دسوین ان آیتون پر غور کرنیسی بڑی فضیلت صدیق اکبر کے
ثابت ہوتی ہے اقول صاحبان بصیرت اگر فضیلت دہم اور نہم پر غور کرینگی تو بجز
تکرار بی سود کی کچھ حاصل نہ نظر آئیگا فرق اسیقدر ہی کہ اسمین حاصل مضامین آیات
سابقہ بڑھا دیئی ہین اور حقیقت یہ ہی کہ دو تین سخن واہی ہین کہ جنکو رنگ برنگ
کی تقریرون سے دس کی گنتی گنائے ہی اور اسے سبب ہی اعتراض فضیلت

وہم کو مثل چہارم و پنجم و ششم کی کہا گیا ہی اور عوام فریبی کیواسطی حاشیہ پر لکھدیا
ہی کہ ہمنی ضمناً ذکر کیا ہے حالانکہ دس کی گنتی تہی عقلا سمجہتی ہین کہ محض فریب
عوام ہی بہرکیف جواب وہم وہی ہی جو پنجم مین مذکور ہوا یعنی خداوند تعالی نے
اس آیت مین کہین صدیقیت صدیق کا ذکر نہین فرمایا اور نہ کوئی تمثیل دی اور نہ
کوئی ادنی خدمت اور ادای حق رفاقت کا ذکر کیا اور نہ کہین یاری اور
مددگاری پر کوئی لفظ دلالت کرتا ہی بجز اسکی کہ رفیق بے توفیق ایسا تہا کہ خود
پیغمبر کو اوسکی قلق اور اضطراب کی استمالت کرنی پڑی اور اوس دشمن خانگی سے
بہی مثل دشمنان بیرونی کے ایذا اوٹہانی پڑی اور ایسے وقت مین ہمنی اپنے
پیغمبر کی مدد کی کہ درمیان دو قسم کی دشمنونکی وہ گرفتار تہا اور کوئی حقیقت مین اوسکا
دوست نہا پس وقت تنہائی وقت مددگاری ہے نہ یہ کہ ایک مددگار کی موجود
ہونی کیوقت وقتِ مددگاری ہو طرفہ یہ ہے کہ خود حضرت مخاطب بیان فرماتی
ہین کہ خداوند تعالی اپنے بی نیازی اور بے پروائی کو بیان فرماتا ہی پس ایسے
وقت مین ذکر یاری و مددگاری غیر کا کیا موقع ہے جو خداوند تعالی یاری اور
مددگاری ابوبکر کا ذکر فرماوی اور اپنی بی نیازی اور بی پروائی کو باحتیاج مددگاری
و نصرت ابوبکر ظاہر کری اور کون لفظ اس آیہ مین اوپر مددگاری اور نصرت
ابوبکر کی دلالت کرتا ہی مقام حیرت ہی کہ خداوند تعالی تو فقد نصرہ اللہ سی
نص صریح اوپر اپنی نصرت کی فرماتا ہے اور مخاطب زبردستی نصرت اور مددگاری
ابوبکر کا خل مچاتا ہی عقل کسے قائل کی تجویز نہین کرتے ہی کہ اگر مقام نصرت و
یاری غیر خدا ہوتا تو وہ حضرت کسی شخص کو شجاعان اور ابطال سے ساتہہ

نہ لیتی بلکہ ایک جبان کہن سال مخنث خصال کو جسکا خود قلق و اضطراب سے برا
حال ہو ہمراہ لیتی اور جب وہ خود ہی ایسا حواس باختہ ہو کہ خود پیغمبر کو اوسی تسکین
دینی پڑی تو کیا مدد اور نصرت اوسنی کے ہوگی قولہ غرضکہ فضائل ابوبکر اقول
اس کلام مختل النظام مین بجای لفظ فضائل کے رذائل اور بجای حضرات شیعہ
کی حضرات سنیہ اور بجای محدثین بالتشدید کی بالتخفیف اور بجای افضل الصحابہ کے
اکفر اہل النفاق کرکے اس تقریر کو ہم منقلب کرتے ہین کہ کالائی بہ پیش خداوند ش
اولی است وہا انا اشرع فی رد ہفواتہ الآخر قال المخاطب القمقام ہداہ اللہ
سبل السلام بیان شیعیان عبداللہ ابن سبا کی اعتراض کا اس آیت پر ہم
اعتراضات کو اوسی ترتیب سی بیان کرتی ہین جس ترتیب سی ہمنے فضیلتین بیان کین
ہین تاکہ دیکھنی والونکو ہر فضیلت کی مقابلہ مین اعتراضات اور شبہات شیعونکی معلوم
ہو جاوین پہلا اعتراض پہلی فضیلت پر جو کہ ہمنے پہلی فضیلت مین بیان کیا ہے کہ
اللہ جلشانہ کی حکم سے پیغمبر خدا نی صدیق اکبر کو اپنے ہمراہ لیا اوسکو امامیہ اسطرح پر رد
کرتے ہین کہ نہ خدا نے پیغمبر خدا کو ابوبکر کی ہمراہ لینے کی اجازت دی نہ پیغمبر صاحب
نے اپنی خوشی سے اونکو اپنے ساتھ لیا بلکہ بلا مرضی اور بغیر اجازت حضرت
کے ابوبکر ہمراہ ہوگئی چنانچہ اسبات مین جو کچھ علمار شیعہ نے لکھا ہی اوسکو ہم بیان
کرتے ہین بڑی مجتہد صاحب یعنی شیعونکی قبلہ و کعبہ ذوالفقار مین لکھتے ہین کہ
کہ احتجاج باین آیت موقوفست کہ بہ ثبوت رسد کہ ہجرت ابوبکر باجازت حضرت
نبوی واقع شدہ و شیعہ این را قبول ندارند اور قاضی نور اللہ شوستری نے
مجالس المومنین مین اور اپنے اور رسالون مین بھی یہی لکھا ہی کما فی منتہی الکلام

Presented by Ziaraat.Com

کہ قاضی نور اللہ شوستری در مجالس المومنین و بعضی از رسائل دیگر ذکر میکنند کہ ابوبکر از
منافقین بود و بر خلاف امر اقدس نبوی در اثنا راہ ایستاد و حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بعد زجر شدید او را ہمراہ گرفت تا کفار را دلالت نہ کند اور ایک رسالہ مین جو منسوب
بہ حسینہ ہی ایک بڑی سیر صاحب اسطرح پر لکھتے ہین کہ چون پارہ راہ برفت دید
کہ شخصی در برابر آنحضرتؐ می آید حضرتؐ توقف نمود چون نزدیک رسید بشناخت کہ
ابوبکر ست فرمود کہ ای ابوبکر نہ من امر خدا بشما رساندم و گفتم کہ از خانہ خود ہا بیرون
نیائید تو چرا مخالفت امر الٰہی کردی گفت یا رسول اللہ دلم از بہر تو خائف بود و بیرون
بودم نخواستم کہ در خانہ قرار گیرم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم متحیر ماند بواسطہ آنکہ حکم
الٰہی نبود کہ کسے در ہمراہی خود برد در ساعت حضرت جبرئیل باز رسید و گفت یا
رسول اللہ بخدا سوگند کہ اگر این را میگذاری و ہمراہ نہ گیری کفار را گرفتہ از عقب
تو بیایند و ترا بقتل رسانند پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آنوقت بطرف غور ست باو را با خود
برد و در غار داخل شد غرض کہ اس اعتراض سی ثابت ہوا کہ ابوبکر صدیق بقصد
گرفتار کرانے پیغمبر صاحب کی گھر سی نکلی اور راہ روک کر کھڑی ہو گئی اور باوجودیکہ
حضرت نی گھر سی نکلنی کو منع کر دیا تھا وہ عدول حکمی کر کے بارادہ ایذا رسانی پیغمبر صاحب
کے سد راہ ہوئی آخر کار پیغمبر صاحب مجبور ہوئی اور بصلاح جبرئیل علیہ السلام کی اونکو
اپنی ساتھ لی لیا اگر ہمراہ نہ لیتی تو ضرور ابوبکر کفار کو لی آتے اور پیغمبرؐ کو گرفتار کر لیتے
اگرچہ اہل انصاف غور کر سکتی ہین تو بہ تو بہ ایسی بدیہی امر مین غور کی کیا حاجت ہی
ویسی ہی سمجھ سکتی ہین کہ یہ اعتراض بالکل پوچ اور واہی ہی اور اوسکی رکاکت الفاظ کی
الفاظ و معنی سی ظاہر ہے لیکن ہم چند باتین اس اعتراض کی بطلان پر لکھتے ہین

اور سفاہت اس دعوی کی کہ ابوبکر صدیق بقصد گرفتاری و ایذای پیغمبر صاحب کی
نکلی تہی ثابت کرتی ہین اول سوچنا چاہیے کہ ابوبکر صدیق اسوقت پیغمبر صاحب کی دوست
تہے یا دشمن اگر دوست تہے تو قصد گرفتاری اور نیت ایذادہی کی کیا معنے اگر دشمن تہی تو بسطرح پر
ابوجہل وغیرہ اور دشمن حضرت کی قتل کی نیت سی آپکے گہر پر گئی تہی اوسیطرح پر ابوبکر
اونکی ساتہہ کیون نہ گئی اونسی علیحدہ کیون ہوی دوسری ابوبکر کو حال ہجرت کا اور
وقت و ملتسر اسی برآمد ہونیکا اور غار مین تشریف لیجانیکا پیغمبر صاحب نی بتلایا تہا
یا نہین اگر نہین بتلایا تو ٹہیک وقت پر عین اوسی راہ پر جس طرفسی حضرت جاتے
تہی ابوبکر کسطرح راہ روک کر کہڑی ہوگئی اگر پیغمبر صاحب نی پہلی سے بتلادیا تہا تو
حضرت کو ابوبکر کا ہمراہ لیجانا منظور تہا یا نہین اگر منظور نہ تہا تو راز فاش کرنی سے
کیا حاصل تہا اور ایسی پوشیدہ بات کو دشمن پر ظاہر کرنیسی سوای اندیشہ ضرر کے
کیا فائدہ تہا اگر ساتہہ لیجانا منظور تہا تو پہر اعتراض بہی ہل ہوا تیسری اگر فرض بہے
کیا جاوی کہ ابوبکر صدیق بنیت قتل پیغمبر خدا راہ روک کر کہڑی ہوگئی اور اپنے
بدنیتی مین ایسی مضبوط تہی کہ حضرت جبرئیل اونکی نیت سی خوف کرکے فوراً ہی سدرہ سے
اوتری اور پیغمبر صاحب سی کہنی لگی کہ اگر این را میگذاری و ہمراہ نہ گیری کفار را از
عقب تو گرفتہ باید و ترا بقتل رساند لیکن یہ بات معلوم نہین ہوتی کہ اوسوقت ابوبکر
تنہا تہی یا اور کوئی کافر بہی اونکی ساتہہ تہا اور ہتیار بند تہی یا خالی ہاتہہ اگر یہ کہا جاوی
کہ اور کافر بہی موجود تہی تو کوئی شیعہ بہی اسکا قائل نہین اور اگر کوئی اور کافر ہمراہ
ابوبکر کی نہ تہا تو تعجب آتا ہی کہ ابوبکر باوجود جانی شجاعت اور قوت پیغمبر صاحب
کی تنہا حضرت کی گرفتاری اور قتل کو بغیر ہتیار کی چل دیئی اور دو چار رفیقونکو بہی

اپنی ہمراہ نہ لیا اور اگر یہ کہا جاوی کہ وہ فقط خبر لینی کی لئے کھڑی ہوگئی تھی چنانچہ جبرئیل
علیہ السلام کی اس ارشاد سی کہ کفار را از عقب تو گرفتہ بیا بیثابت ہوتا ہی تو یہ
امر معلوم نہین ہوتا کہ کفار اسجگہہ سی جہان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر کو ملی ایسے
نزدیک تھے کہ آواز پہنچ سکتے تھی یا اتنی دور تھی کہ اونکے بلانی کے لئی جانا پڑتا اگر
نزدیک تھی تو تعجب ہی کہ ابوبکر نے اونکو آواز دیکر کیون نہ بلا لیا اور چپ چاپ
کیون کھڑی رہی اور اگر دور تھی تو معلوم نہین کہ کیون پیغمبر خدا کو دیکھتی ہے ابوجہل
وغیرہ سی خبر کرنیکو نہ دوڑی کس امر کی انتظار مین کھڑی رہی اور تعجب تو اس امر پر ہی
کہ جبرئیل علیہ السلام نی یہ صلاح تو پیغمبر صاحب کو دی کہ اس دشمن کو اپنی ساتھہ لی لو
اور یہ مشورہ نہ دیا کہ ذرا ٹھہر و جب یہ تمہاری دشمنون کو خبر کرنی اور بلانی کو جاوی تب
چل دینا اور جب تک وہ لوٹی تب تک جای مقصود پر پہنچ جانا خدا جانی جبرئیل
کی عقل کو معاذ اللہ کیا ہوگیا تھا کہ ایسی اضطرار کیوقت مین پیغمبر صاحب کو ایسی دشمن
کی ہمراہ لینی کے صلاح دی اور جو حکمت اوسی بچنے کی تھی وہ نہ بتلائی جو تھی تعجب
ہی کہ جب ابوبکر کو پیغمبر صاحب کا گرفتار کرانا ہی منظور تھا تو پیغمبر صاحب کی ساتھ
کیون چل دیئی اور کیون غار مین جا کر حضرت کی ساتھہ چپ چاپ بیٹھہ رہی اور
کس لئی کوئی تدبیر گرفتار کرانی کی نکی اہل انصاف غور کرین کہ جسطرح پر اوسوقت
ابوبکر صدیق نی حضرت کو راہ مین پایا تھا اور اونکا قصد قتل کا تھا اگر اوسطرح پر ابوجہل
یا اور کوئی کافر قریشی حضرت کو دیکھہ لیتا تو کیا کرتا اور حضرت اوس سی کیا کرتے
اگر کسی کی ذہن مین یہ بات آوی کہ وہ حضرت کو چھوڑ دیتا یا حضرت اوسکو اپنے
ہمراہ لی لیتی تو ہم ابوبکر کی نسبت بھی شیعونکی خیال کو درست کہہ سکتی ہین ہم تہا

تعجب کرتی ہین کہ شیعونکی عقل پر کیسا پردہ پڑگیا ہی کہ اتنا نہین سمجھتی کہ ہجرت کا
وقت وہ تھا کہ تمام کفار مکہ کی پیغمبر صاحب کی قتل کے درپی تھی اور دور دولت پر
مجمع کرکی اپنے ارادہ کی پورا کرنیکی لیے پہنچ گئی تھی اور کسیکو خبر تک نہ تھی کہ پیغمبر صاحب
اس گھر سی نکل گئے بلکہ سب جانتی تھی کہ اپنی جگہ پر آرام کر رہی ہین اوسوقت مین جو
رفیق حضرت کا ہوا اوسکی نسبت دشمنی کا گمان کرتے ہین اگر وہ رفیق بحکم اور بمرضی
پیغمبر صاحب کی رفاقت کی لیے آمادہ نہوتا تو وہ اوس گروہ مین شامل ہوتا جو درد دولت
پر واسطی قتل کے گیا تھا یا بلا اطلاع بلا خبر راہ روک کر کھڑا ہوجاتا **یقول المتمسک**
بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام بیان ستیان یزید و معاویۃ العاویۃ کا
کہ اعتراض شیعہ اس آیت پر ہی محض کذب اور دروغ بیفروغ ہے بلکہ جب بزعم باطل
اپنی اہلسنت معاویہ مدعی ثبوت فضائل ابوبکر اس آیت سی ہوتی ہین تو شیعہ
بعدم تسلیم دعویہای بے دلیل اوسکی مجیب ہوتی ہین ان جوابون کا نام اعتراض
آیت پر رکھنا کمال حماقت اور بی عقلی پر دلیل ہے کجا اعتراض بر آیت اور کجا جواب
استدلالات اہل بدعت و مجاعت **قولہ** ہم اعتراضات کو اوسی ترتیب سی بیان
کرتی ہین **اقول** ہذا وعدہ کمذوب وعدہ تو یہ کیا کہ ہر فضیلت کی مقابلہ مین اعتراضات
بیان کرینگی لیکن انجام کو نہ پہونچا اور بحیلہ بیان ضمنی جان چرا کر اور دم دبا کی نکل گئی
مگر الحمد للہ کہ شیعونکی پوری پڑی کہ ہر فضیلت کو باطل کرکے بیدینی حضرت ابوبکر
ہمنی ثابت کردی اب جو ٹوٹی پھوٹی جوابات اہلسنت نی دی ہین کہ مصداق اس
کنواری مثل کی ہین کہسانی بلی کہبا نوچی اسکو بھی لعون اللہ باطل اور بیتا پا مضمحل
کئی دیتی ہین **قولہ** پہلا اعتراض پہلی فضیلت پر **اقول** چونکہ یہ فضیلت مبتنی ہے آپ

کہ ابتدا سی حکم خدا سی پیغمبرؐ ابوبکر کو ساتھ لی گئے شیعہ اس دعوئی بلا دلیل پر اسلام
کہتی ہین اور چونکہ منع ایک مقدمۂ خاص کی ہے احتیاج بسند منع نہین ہی کما تقرر
فی علم المناظرۃ ومع ذلک تبرعًا واحسانًا سند منع ہم کتب اہلسنت سی ثابت کرتے
ہین کہ ابوبکر کو جناب رسولخدا نی ابتدا سے ساتھ نہین لیا تھا کما سیجی من ازالۃ الخفا
وغیرہ اب اہلسنت کو لازم ہی کہ اثبات اپنی دعوی کا کسے دلیل عقلی سے کرین
یا سی ایسی دلیل نقلی سی کرین کہ شیعونکو جسکی انکار کی گنجایش نہ ہو ورنہ خرط القتاد
پس بفرض محال اگر کسی خبر سی جو اخبار احاد سی ہو کوئی سنّے اثبات اپنی دعوے
کا کری تو شیعہ کب اوسی مسلم کرینگی باآنکہ بحمد اللہ کسی خبر واحد کو بھی اسپر دلالت
نہین ہے کما ستعلم عنقریب قولہ بڑی مجتہد صاحب اقول بڑی مجتہد صاحب
اور چھوٹی مجتہد صاحب مثل مجتہدۂ سنیان نواب خورد محل صاحبہ کی ایسے نادان
نہین ہین کہ امثال طلحہ وزبیر کی فریب مین آوین اور جھوٹی گواہیان اہلسنت کے
مثل شہادت روز باجرائی کلاب حوأبؓ کی مان لین اسے سبب سی طالب دلیل
ہین قولہ ذو الفقار مین لکھتی ہین کہ احتجاج باین آیت موقوفست اقول یہ منع سہو ہے
مقدمہ اولی کی مقدمتین دلیل سے اور جسطرح سی اثبات فضیلت اوپر اثبات اس مقدمہ
کی موقوف ہی اسیطرح احتجاج موقوف ہی اوپر اثبات مقدمۂ ثانیہ کی بھی یعنے
جسکو پیغمبرؐ بحکم خدا ساتھ لین وہ ضرور ہی کہ پکا مسلمان ہو اسپر بھی ہم لانسلم کہتے ہین
کیون نہین جائز ہے کہ ایک منافق کو بھی مثل ایک کافر کی جو دلیل رسول اللہ
نہ ساتھ لین کما مر مشروحًا فلا تغفل قولہ کما ذکرنی منتہی الکلام اقول صاحب منتہی
الکلام کی صادق اور حضرت مخاطب اونکی خلف الصدق ہین قولہ ایک بڑی

میر صاحب اقول بڑے میر صاحب نی بڑے شیخ صاحب کی طرف نسبت قتل کی نہین دی ہے
بلکہ کفار کی طرف دی ہی آپ تباسی ایک کاذب کی ناحق تبلائی کذب فضیح ہوتے ہین رسالہ حسنیہ
کوئی کتاب نایاب نہین ہی لڑکونمین متداول ہی عبارت اوسکی یہ ہی در ساعت جبرئیل در رسید و
گفت یا رسول اللہ بخدا کہ اگر او را بگذاری کفار او را گرفتہ از عقب تو بیایند و ترا
بقتل رسانند الخ ما قال جناب والا اس تغییر اور تبدیل عبارت بکذب و افترا سے
بجز خسر الدنیا والاخرہ کی کچھ کام نہین نکلتا غرض اس کلام سی یہ ہی کہ اگر آپ
ابوبکر کو چھوڑ جائین گے تو یہ گرفتار دست کفار ہو جائینگی اور کفار مار مار کی انسے
سمت تشریف بری کا پتہ اور نشان پوچھینگی تو یہ بسبب خبث سریرت کی حسب
اعتقاد شیعہ اور بسبب حسن سیرت کی باعتبار اعتقاد اہلسنت کی اسلئی کہ صدیق
تھی ضرور سچی سچ بتاوینگی ورنہ کذبیت کہ منافی وصف صدیقیت ہی لازم آئیگی
پھر کیف خواہ بخوشی خاطر خواہ بجبر و اکراہ بخوف کہنہ نعال ابن ربیعہ گمراہ جب مظہر
سر رسول اللہ ہونگی تو البتہ سبب قتل آنحضرت کی ہوجاوینگی اور نسبت قتل طرف
سبب قتل کی دینا مجازات شائعہ سی ہے پس اگر صاحب رسالہ حسنیہ نے
نسبت قتل طرف ابوبکر دی ہوتی تو ہو سکتا تھا لیکن جب اونہون نی نسبت
[illegible] ہے تو آپ ناحق بنائی جواب اوپر ایک امر مکذوب کی ٹھہراتی
ہین قولہ غرضکہ اس اقتباس سی ثابت ہوا کہ ابوبکر صدیق بقصد گرفتار کرانے
پیغمبر صاحب کی گھر سی نکلے اقول یہ گر بنائی جواب شیعہ اوپر قصد ابوبکر کے
نہین ہے بلکہ ابھی تو توضیح تمام بیان [illegible] بنائی جواب اوپر عدم تسلیم اوس
مقدمتین کی ہے جسکا مقدمہ اولی [illegible] پیغمبر خدا انجام خدا ابتدا سی ابوبکر کو ساتھ لیکر

گھر سے نکلے چنانچہ جو عبارتین بخانت آپ نے نقل کین بعض صریح اسے بات پر
دلالت کرتی ہین باقے رہا یہ امر کہ ابوبکر گھر سے کس قصد پر نکلے آیا گرفتار کرنیکے
قصد پر نکلے یا کرانیکی قصد پر نکلے یا خود قتل کرنیکی قصد پر نکلے یا کفار سے کروانیکی قصد پر نکلے
یا بطمع دنیای عاجل نکلے کہ کفار سے ہاتھ آوے یا بطمع آجل نکلے کہ بعد مدینہ پہونچنے
کی جب اسباب مکنت و حشمت بہم پہنچین تب مال دنیا حاصل ہو واتیا کان کسے لفظ
کو ان عبارتونمین دلالت اوپر قصد ابوبکر کی نہین ہے **قولہ** راہ روک کر کھڑے
ہوئی **اقول** در اثنای راہ ایستادن دلالت اوپر راہ روکنی کے نہین ہے اوسمین کھڑا ہونا واسطے
انتظار کے بھی ہوتا ہی اور واسطے واقف ہونے اوپر اسرار کے بھی ہوتا ہے راہ روکنی پر منحصر نہین ہے
حضرت مخاطب نے راہ کا روکنا کہان سے نکالا **قولہ** عدول حکمی کرکے بارادہ ایذا رسانی پیغمبر صاحب
کی سد راہ ہوئی **اقول** عدول حکمی کرنا مسلم ہے لیکن بارادہ ایذا رسانی یا بارادہ دیگر اسکا ذکر
ان عبارتونمین نہین ہے اور کوئی لفظ ان عبارتون کا ارادہ ابوبکر پر نہین دلالت کرتا ہے
اور اسی طرح سد راہ ہونی پر بھی دلالت نہین کرتا **قولہ** تو ابوبکر ضرور کفار کو ہمراہ لاتے
اقول ابوبکر کفار کو ہمراہ لاتی یا نہ لاتی اسکا ذکر نہین ہی بلکہ اسکا ذکر ہے کہ کفار
ابوبکر کو بضرب خنجر واسطی نشان دینے کی ہمراہ لاتی **قولہ** یہ اعتراض بالکل پوچ
اور واہی ہے **اقول** تم خود پوچ اور واہی ہو اور تمہاری اعتراضات بھی از سر
تا سر پوچ اور واہی ہین جنکے رکاکت اوسکی الفاظ و معانی سی ظاہر ہے **قولہ** اور
سفاہت اس دعوی کی **اقول** تم خود سفیہ ہو اور یہ دعوی تمہاری سفاہت کا تراشیدہ
ہوا ہی شیعہ اس مقام پر ہرگز مدعی کسے امر کی نہین بلکہ تمہاری اس دعوی کو
کہ پیغمبر خدا نے بحکم خدا ابتدا سے ابوبکر کو ساتھ لیا مسلم نہین رکھتے ہین اور کہتی ہین

Presented by Ziaraat.Com

کہ کیون نہین جائز ہی کہ جیسا شیعہ روایت کرتی ہین کہ ابوبکر کا گھر سی نکلنا بلا مرضی
خدا و رسول واقع ہوا ایسی ہی ہو لیکن ابوبکر کس قصد سی نکلی باغوای شیطانی یا بقصد
تحصیل دنیای فانی یا بقصد ایذا رسانی اسکا ذکر ان عبارتون مین نہین ہی پس اپنی طرف سی
ایک دعوی تراشنا اور فکر اوسکی ابطال کی کرنا نہایت سفاہت پر دلیل ہی **قولہ** صدیق
اوسوقت پیغمبر کی دوست تہی یا دشمن **اقول** افسوس ہی کہ باینہمہ دعوای تحقیق ابہی
تک حضرت مخاطب کو یہ نہ معلوم ہوا کہ شیعون کا عقیدہ اسباب مین کیا ہی خیر اگر نہین
معلوم ہی تو اب سنی کہ حضرات شیعہ حضرت ابوبکر کو منافق کہتے ہین یعنی بظاہر
دوست و بباطن دشمن نہ مومن محض اور نہ کافر محض بلکہ لا الی ہولاء ولا الی ہولاء یہ لوگ
ایک قسم کی کافر علاوہ کفار بت پرست کی تہی حقیقت مین یہ لوگ بندۂ زر تہی نہ دوست
پیغمبر تہے نہ دوست کفار تہی بلکہ دوست کامل بغیۂ دنیای بی اعتبار تہی **قولہ** اگر دوست
تہی تو قصد گرفتاری اور نیت ایذا دہی کی کیا سے **اقول** درواقع اگر دوست ہوتی
تو کبہی اونکی ساتہہ اور اونکے اولاد کی ساتہہ بلکہ اونکی غلامونکی غلامونکی ساتہہ ایسا کرتی
جیساکہ کیا لیکن جب دوست کامل دنیا کی تہے پس جس جگہہ احتمال حصول دنیا گرفتاری
و ایذا دہی ہوتا تو حتی المقدور کیون اوس سی باز رہتے اور حقیقت یہ ہی کہ حتی المقدور باز
نہین رہی مگر جسوقت تک سے و تدبیر نی مساعدت نکی بجبوری خدمتگزارے
اور کفش برداری مین حاضر رہی اور جب قابو چیون سے قابو پایا گہر تک جلایا چنانچہ خود
شاہ عبدالعزیز تحفہ مین آگ لیجانی واسطے جلانیکے در اہلبیت رسالت بر قرین و سیعلم
الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون **قولہ** اگر دشمن تہی تو جسطرح پر ابوجہل وغیرہ اور
دشمن حضرت کی قتل کی نیت سے **اقول** واعجبا حضرت مخاطب کی لحیہ پشمی تو تا بجا نہ پہنچے

Presented by Ziaraat.Com

رہی مگر بچونکی سے یاقین کرتی ہین ابوجہل وغیرہ کی دشمنے اور عداوت ظاہر نظاہر تھے
وہ منافق تھے اور ابوبکر منافق تھی باطن کی دشمن اور ظاہر کی دوست تھی پس اگر ظاہر
کی دوست بھی کفار کی پاس جاتی تو وہ کچھ مرنا تی اسلئے کہ کفار علم باطن نہ رکھتی تھے کہ
درمیان دوست ظاہری اور باطنی کی تمیز کرتی آری کچھ منافقین ایسے بھی تھی کہ کفار سے
بھی کسیقدر رسم وراہ رکھتے تھی اونکو کفار ایسا نستاتی تھے جیسا مومنین کو ستاتی تھی
جیسے حضرت عثمان جب کفار مکہ مین تشریف لیگئی تو اونکو کسینے مارنہین ڈالا بلکہ باعزاز
واکرام پیش آئی بہرکیف حضرات شیخین چونکہ ظاہر مین ربقہ اسلام مین در آئی تھے
گو یہ در آنا طمع دنیا ہی تھا مگر اب شرکاء کفار سی ہونا اونکا نہین ہوسکتا تھا بدیں جہت شرکت
ابوجہل ممکن تھے اور اگر شرکت ابوجہل مین کچھ نفع دنیا دیکھتی تو پیشتر ہی سے اوسکا ساتھ
چھوڑ کر بظاہر مسلمان کیون ہوتی آرے اگر پیغمبر کو گرفتار کرا دیتے تو البتہ اون تک رسائی
ہوجاتی بلکہ کچھ خلعت اور جائزہ اور انعام بھی ملنے کی امید تھی اور ممکن ہی کہ خلیفہ صاحب نے
اسی طمع پر غار مین غل مچایا ہو لیکن چونکہ بقدرت کاملہ پروردگار وہ تمام سعی وکوشش
بیکار ہوئی لاجرم بحیلہ وحوالہ گزیدگی مار پھر اپنا اعتبار جمایا والنعم ماقیل ؎ میرین آن
امام کہ در عہد کشت مار ہمن این امام مار گزیدہ کجا برم + **قولہ** دوسری ابوبکر کو حال ہجرت
کا اور وقت خروج سے برآمد ہونیکا الخ **اقول** نہ پیغمبر خدا نی ابوبکر کو حال ہجرت کا بتایا تھا نہ
ہمراہ لیجانا منظور تھا بلکہ گھر سے نکلنی کو منع فرمایا تھا مگر ابوبکر اس منع کرنیسے سوچی کہ کوئی
امر مہم درپیش ہی اور قرائن حال سی معلوم کیا کہ پیغمبر خدا کو گھر سی نکل جانا منظور ہی پس
ایک ابن ربیعہ کی جوتیونکا خوف دوسری طمع دنیا جسکا ذکر ہم سابق مین کرچکی دونون باعث
اسکی ہوئی کہ خلاف حکم خدا ورسول گھر سی باہر نکلی اور ازاں ملاقات ملاقات بھی ہوگئی اسکے

Presented by Ziaraat.Com

لئی ٹھیک وقت جاننی کی کیا ضرورت ہی علاوہ اسکی اگر ٹھیک وقت نہ معلوم ہو تو آدمی
دوچار گھڑی وقت ظنون سی پیشتر نکل کر سر راہ مشترک منتظر کھڑا ہو سکتا ہی کہ جسمین
خواہی نخواہی ملاقات ہو خصوصاً وہ شخص جو ہمسایہ مین کسی شخص کی ہوا و سکونہ زیادہ تر
آہٹ جاگنی کی اور اوٹھنے کی ہمسایہ کی مل سکتے ہی بہرکیف ایسی استبعادات پوچ
و لچر سی اثبات کسی دعوی کا نہین ہو سکتا ہی جب تک کوئی دلیل یا دربان قطعے
سی اسکا اثبات نکیجئی کہ پیغمبر خدا بحکم خدا ابتدائً ابوبکر کو ساتھ لیگئی و اذ یمکر بک فلیس قولہ تیری
اگر فرض بھی کیا جاوی کہ ابوبکر صدیق بہ نیت قتل پیغمبر کی راہ روک کر کھڑی ہو گئے
اقول سابق مین بیان ہوا کہ جو عبارتین آپنے نقل کین اوسمین کوئی لفظ اوپر نیت اور
قصد اور ارادہ کسیکے نہین دلالت کرتا ہی کہ قتل کرنیکے قصد سی کوئی نکلا یا کروانیکے
قصد سی نکلا یا بلا حکم خدا آتش قہر خدا سی اپنا مونہہ جلانیکی قصد سی نکلا یا دنیا کی نیکی قصد سی
نکلا یا ابن سعید کے جوتیون سی جان بچانیکی قصد سی نکلا بجز ڈھنگا راہ روکنا بھی ان عبارتون سی نہین نکلتا
جس عبارت مین آپنے بکذب وضع تبدیل اور تغیر کر دی ہی اوس سی بھی بجز بہ نیت
قتل کی مباشرت قتل کا ثبوت نہین ہی آپنے جو تقریبات اوپر اسکی کئی ہین وہ سب بنائی
فاسد علی الفاسد ہین ایسے واہی تقریرون خود ساختہ کا جواب دینا ناحق اوقات عزیز کو
ضایع کرنا ہی قولہ حضرت جبرئیل انکی نیت سی خوف کر کی فوراً ہی سدرہ سی اوتر آئے **اقول**
ہمکو معلوم نہین کہ مخاطب کی نزدیک حضرت جبرئیل کا نازل ہونا بی حکم خدا برخلاف
یفعلون ما یؤمرون اور برخلاف نزلہ علی قلبک باذن اللہ کے ہوتا تھا
یا بحکم خدا ہوتا تھا اور اگر قائل ہونا تو مین یہودیت ہی اور بنا بر تناسخ کی کہنا چاہئے کہ خدای
جبرئیل خود ہی منافقین سی ایسا خائف اور ترسان تھا کہ ہمیشہ منافقین کی سکایتون اور دھمکیون

سی اپنے پیغمبر کو خبر دیتا رہتا تہا اور بی بی عائشہ اور حفصہ کی شرسی بچانی کی لئے باآنکہ خود
بذات اقدس متوجہ ہوتا تہا پہر بہی جبرئیل اور صالح المومنین کو شریک کمک فرماتا تہا الٰہی پہر
بہی اکتفا نکرکے بمقتضای والملائکۃ بعد ذالک ظہیرا اور فرشتونکو بہی
مددگاری کیواسطے بلاتا تہا پس جب خدائی جبرئیل مکر سے ایک زن ضعیفہ کی ایسا خائف
ہو تو اگر خود جبرئیل مکر پہ ضعیفہ سی خائف ہوکر سدرہ سی اوتر آئی تو کون مقام شکایت ہی
قولہ کہنی لگے کہ اگر این را میگذاری و ہمراہ نگیری کفار را از عقب تو گرفتہ باید **اقول**
لعن اللہ الکاذبین المحرفین الکلم عن مواضعہا **قولہ** لیکن یہ بات نہین
معلوم ہوتی کہ اوسوقت ابوبکر تنہا تہے یا کوئی اور کافر بہی ساتہہ تہا **اقول** ایک کافر
جو کان من الکافرین تہا وہ تو بیشک تہا اور ہمکو بہی نہین معلوم **قولہ** ہتیار بند تہی یا خالی
ہاتہہ تہی الی قولہ اپنی ہمراہ نہ لیا **اقول** اس بحث و فحص اور وقت نظر پر روح حضرت عمر
کی سو جانسے اپ پر قربان اور روح ابوبکر و عثمان کی بلا گردان اگر آپ ایسے ہی موشگافیان
کرینگے تو پہر بیچاری شیعونکا کہان ٹہکانا ہے آری ؎ ظہار در شوکا نے کار
ملا زادہ است لیکن ہمتو ایک بہونڈی سی بات یہ جانتی ہین کہ شیعہ ہرگز اسکی
قایل نہین ہین کہ حضرت ابوبکر اس نیت سی نکلی کہ نفس نفیس مباشر قتل ہوان اسلئے کہ
یہ امر نیت دنیا طلبی کی خلاف تہا غایۃ الامر یہ ہے کہ اگر گرفتار دست کفار ہو جاتے
تو وہ بار بار کی مستکشف اسرار ہوتی اور یہ حضرت اپنے جین اور بدینی سی کا شعار
ہوکر سبب قتل نبی مختار ہوتے آری اگر شیعہ کہتی کہ خود بدست عزی پرست
قتل کرنیکو نکلے تہی تو بیشک آپ یہ فرماتی تہی کہ ایک جبان کو قصد قتل افضل انبیا و اعلان عام
اسکا کرنا ایسے انتہا کی حماقت ہی اور باوجود سر قصد حماقت کی پہر بی بجائے پہنچنے

گھر سی نکلنا ایک دوسری پہلی سے بھی بڑی حماقت ہی اور عقل کسی عاقل کی قبول نہین
کرتی کہ حضرت ابوبکر ایسے بیخرد ہون کہ اسطرحکی دو دو حماقتین اونسی عملمین آوین اور یہ
تقریر آپکی بہت درست ہوتی اور اگر شیعہ اسکی جواب مین کہتی کہ جو شخص دنیا کو آخرت
پر دیدہ و دانستہ اختیار کری اوس سے زیادہ احمق من ابلہ کون ہوگا تو یہ بات کسیقدر
غور و فکر طلب ہوتی مگر الحمد للہ کہ شیعون نی باوجود دشمنی کی خلیفہ صاحب کی جان
بچادی اور ایسا کوئی دعوی نہین کیا کہ جس سی حماقت حضرت ابوبکر کی لازم آوے مگر
حیف ہی اہلسنت سی کہ باوجود دعوای دوستی انتہا مرتبہ کی حماقت خلیفہ صاحب کی
لئی ثابت کرتی ہین آری ؎ دشمن دانا کہ پی جان بود بہتر از ان دوست کہ نادان
بود ہای یارو حضرات اہلسنت کی لئی یہ مقام رونی اور خاک اوڑانی اور صف ماتم بچھانی
کا ہی بگوش دل متوجہ ہوکر سنو راویان اخبار فضائل ابوبکر و مخفی کنندگان آثار غدر و مکر
کہ انہین مین سی حضرت مخاطب بہی ہین یون روایت کرتی ہین کہ حضرت ابوبکر بخلوص
نیت اور بکمال صدیقیت جانبازی اور جان نثاری پر مستعد ہوکر واسطے یارے اور
مددگاری پیغمبر کے تن تنہا ہزارون کفار مین بی یار و مددگار اور بی ہتیار گھر سی باہر نکلے
چنانچہ راوی غدار فضیلت چہارم و پنجم مین اسکا تذکار کرتا ہی اور تنہائی اور بی ہتیار ہونی کا
اسمقام مین اقرار ہی ؎ یار واس روایت سی چند حماقتین ابوبکر کی ثابت ہوئین پہلی یہ
باوجود جانی شجاعت اور قوت اور کثرت کفار کی ایک پیر فرتوت کو قصد اونکی مقابلہ کا کرنا عین
حماقت تھی دوسری حماقت یہ تھی کہ تنہا نکلی دو چار اور رفیقونکو ساتھ نہ لی لیا تیسری حماقت
یہ تھی کہ بی ہتیار پکڑی ہوئی نکلے کاش ہاری جانب سے جان بچنی کی لئی ایک سپر ہی ہوتی
سے ہوئے تا وقت تولی و برسرین مبارک سپر کرنے پڑتے شیعہ اسمقام پر ایک فقرہ

بکر سوز اور بھی بیان کرتے ہین کہ جب احد اور خیبر اور حنین مین باوجود ہتیار پکڑنیکی حضرت
خلیفہ صاحب سی کچھ یاری اور مددگاری نہو سکی تو اس نہتے پن مین جو یاری اور مددگاری
ہوئی ہوگی وہ بخوبی معلوم ہی والعلم عند اللہ سے ورنہ گر اگندہ مرد باید بود ہر بخت صلاح جنگ
چہ سود قولہ چپ چاپ کیون کھڑی رہے اقول حضرت سلامت آپ ہوتی تو
لوستام پر کچھ کام کر جاتی مگر خلیفہ صاحب سی تو کچھ بھی نہ بن پڑی اسوجہ سی کہ ایکطرف سے
ابن ربیعہ کی جوتیون کا خوف تہا اور دوسری طرف سے کفش اسلامی کا بھی ڈر لگا تہا پھر
بیچارہ چپ چاپ نرہتا تو کیا کرتا قولہ اس دشمن کو اپنی ساتھ لیلیوا اقول اس سے
ظاہری اور دشمن باطنے کو اپنی قابو ہی مین رکھنا اوسوقت مناسب تہا تا افشای راز
نہونی پائی قولہ یہ مشورہ نہ دیا کہ ذرا ٹھہرو اقول اگر آپ مشاور ہوتی تو یہی مشورہ دیتی کہ
ٹھہرو کہ جسمین کفار اگر گرفتار کر لین لیکن عقل کل جو بفرمان خالق کل تشریف لاوی وہ ایسا
مشورہ کیونکر دے قولہ خدا جانی جبرئیل کی عقل اقول خدا جانی کہ تمہاری عقل
پر کیا پتھر پڑی کہ حکم کفار اور منافقین ایک ہی کئی دیتے ہو قولہ چوتھی تعجب ہی کہ جب ابوبکر کو
پیغمبر صاحب کا گرفتار کرانا منظور تہا اقول جب ہم اسکی قائل نہین ہین کہ بقصد
گرفتاری اور بقصد قتل ہی سے نکلے بلکہ ہم کہتی ہین کہ بقصد دنیا طلبی نکلی جسطرح سی حاصل ہو توجیہ
تعزیات اس تقریر مین بھی اپنی بنا بر خصوص قصد گرفتاری و قتل کے ہین سب بنای فاسد
علی الفاسد ہی فلا حاجۃ لنا الی جوابہ قولہ وہ پیغمبر صاحب کی ساتھ کیون چل دیئی اقول
ساتھ چلدینی کی وجہ تو بہت ظاہر ہی کہ بعد از ملاقات ستری اور نافرمانی حکم رسول مختار
خیر اختیار سی باہر تہی ورنہ زمرۂ اہل نفاق سی نکل کر داخل زمرۂ بعض کفار ہو جاتے
اوسوقت مین جناب رسول خدا اونکی ساتھ اس طرح پیش آتی جسطرح اگر کوئی کافر ملجاتا تو

اوسکی ساتھ پیش آتی قولہ غار مین جاکر چپ چاپ بیٹھ رہی اقول اگر چپ چاپ
ہی بیٹھ رہتی تو شیعہ کسیقدر اونکی شکر گزار ہوتی لیکن سنیونکی کتابون نے رونا اور
پیٹنا اور قلق اور اضطراب اونکا ثابت ہی قولہ اور کس لیئی کوئی تدبیر گرفتار کرانیکی نکی
اقول اونھون نی تو کرانیکی بہت تدبیر کی مگر کچھ چل نہ سکی اگر بجای ابوبکر کی کوئے
اپنکا ایسا دانشمند ہوتا تو ہم بھی کہتی کہ شاید کچھ کام کر لیتا مگر اوس بڑے بے عقل سی کچھ کام
نہ نکلا یقین ہے کہ آپکو نہایت افسوس اسکا رہا ہوگا مگر جب خدا نی کفار کی آنکھون اور
کانون پر پردی ہی ڈالی تھی تو آپ ایسے اگر ہزار بھی ہوتے تو کچھ نہ بنا سکتے قولہ
جسطرح پر اوسوقت ابوبکر نی حضرت کو راہ مین پایا تھا الخ قولہ اوس سی کیا کرتی اقول
ہم نہین سمجھتے کہ حضرت مخاطب کیا فرماتی ہین دو قسم کی کافرونکا کفر ایک قسم کا کیون
بتاتی ہین یہ بات تو بہت ظاہری کہ اگر ابوبکر ابوجہل ہوتے تو بیشک پیغمبر پر وار کرتی
اور وہ حضرت بھی اوسکو فی النار کرتے لیکن کفر ابوجہل کفر جحودی تھا جو مانع قتل و قتال تھا
اور کفر ابوبکر کفر نفاقی تھا جو مانع قتل و قتال ظاہری جانبین سی تھا اسلیئی کہ ایمان ظاہری
منافقین کا مقتضا یہ تھا کہ ظاہر بظاہر پیغمبر پر ہاتھ اوٹھاوین گو دلمین ہو کہ کسی تدبیر سے
قتل کرین مگر ظاہر مین تک رسول اللہ بحلف کہتی تھی گو خدا بھی شہادت اونکی کذب و
خدع کی دیتا ہی جیسا کہ سورۂ منافقین اسپر شہادت دیتا ہی اور اونحضرت کو بھی حکم خدا تھا
کہ منافقین کو قتل کرین چنانچہ جلد ثانی صحیح مسلم مین صفحہ ۲۲۱ نسخۂ مطبوعہ مین ہی در باب اوس
منافق کی کہ حضرت عمر نی اجازت اوسکی قتل کی جناب رسولخدا سی چاہی تھی پس اونحضرت نی
فرمایا دعه لا یتحدث الناس ان محمدا یقتل اصحابه یعنی اوسی عمر اسکو چھوڑ دی
تا لوگ نہ کہین کہ محمد اپنی اصحاب کو قتل کرتے ہین شارح نووی فرماتی ہین کہ اس حدیث مین

دلالت ہی حضرت کی علم پر اور اسپر کہ وہ بعض امور پسندیدہ کو بخوف ترتب مفسدہ ترک کرتے تھے اور
بعض امور فاسدہ کو اختیار کرتے تھے بخوف اسکی کہ کوئی مفسدہ عظیم تر اوس سے نہ لازم آوے لیے تالیف قلوب
ناس کیا کرتے تھے اور جفاہای اعراب اور منافقین پر صبر کرتے تھے تاکہ شوکت مسلمین قوی ہو اور دعوت اسلام
تمام ہو اور ایمان دلونمین مولفۃ القلوب کی جگہ پکڑے اور غیر اونکی طرف اسلام کی رغبت
کرین اور اسیوجہ سے وہ حضرت منافقین کو اموال جزیلہ عنایت فرماتی تھی اور اونکو اسیوجہ سے
قتل نہین کرتے تھی اور اسلئے کہ منافقین ظاہر مین اظہار اسلام کرتی تھی اور وہ حضرت
جانب خدا سے مامور تھی کہ حکم بظاہر کرین اور خدا متولی سرائر قلوب ہی ولا تہم کانوا مومنین
فی اصحابہ یعنی وہ لوگ بظاہر حضرت کی اصحاب مین شمار ہوتی تھی اور جہاد کرتی تھی اونحضرت
کی ساتھ یا بجہت یا بطلب دنیا یا بسبب تعصب کی وہ اصلی اون لوگون کی جو اون حضرت
کی ساتھ تھی عشائر اور قبائل اونکی سے انتہی الترجمہ بلفظہ اس حدیث اور شرح حدیث مین
فوائد کثیرہ ہین کہ انشاء اللہ مقامات مناسبہ مین اوسکی طرف اشارہ کیا جائیگا **قولہ** وحضرت
کو چھوڑ دیا یا حضرت اوسکو ہمراہ لیتی **اقول** یہ بات آپکی ٹھیک ہی کہ نہ ابوجہل حضرت
کو چھوڑتا اور نہ حضرت اوسکو بغیر فی النار کی چھوڑتے مگر ابوبکر نی اونحضرت کو علاوہ تامر دی
کی بوجہ نفاق چھوڑ دیا اور اون حضرت نی بھی اونکو بوجہ اونکی نفاق ہی کی ہمراہ لیا اور اگر
مومن ہوتی تو مثل جناب امیر علیہ السلام کی فرش خواب رسالت پر سوتی نہ یہ کہ حصن حصین
غار مین باظہار گزیدین مار ڈارین مار کر روتی **قولہ** شیعون کی خیال کو درست کہہ سکتے
اقول شیعونکا خیال درست ہی آپکا خیال محض باطل ہی کہ حضرت ابوبکر کو محسن
کافر کہتی ہین اور ثانی ابوجہل بنا تے ہین حالانکہ ان دونو کافرون سے ایک واجب القتل
اور دوسرا واجب الترک تھا جیسا کہ حدیث صحیح مسلم اور شرح نووی سے ہمنے ثابت کر دیا **قولہ**

شیعونکی عقل پر کیسا پردہ پڑگیا ہی **اقول** خدایا شیعونکی عقل پر کیسا پردہ پڑگیا ہی کہ ابوبکر
منافق کو حکم ابوجہل کافر دیتی ہین **قولہ** اور کسیکو خبر تک نتہی کہ پیغمبر صاحب اس گھر سی نکل گئی
اقول جسطرح سی کافرونکو خبر نتہی اسیطرح حضرت ابوبکر کو بہی خبر نتہے اسلئی سب خلاف
حکم خدا و رسول تفحص جناب رسول خدا مین آئی تو جناب امیر علیہ السلام کو دشمن خدا
پر سوتا پاکر رسول خدا جانکر یا نبی اللہ یا نبی اللہ پکار نیکی چنانچہ بعد اسکی اسبات کو ہم حدیث
ازالۃ الخفا سی ثابت کرینگی **قولہ** اسوقت مین جو رفیق حضرت کا ہوا اوسکی نسبت دشمنی
کا گمان کرتے ہین **اقول** اگر رفاقت کا بحکم خدا و رسول ہونیکا ثبوت ہوتا تو فی الجملہ
گمان دوستی کوئی کرسکتا تہا ہرچند ثبوت دوستی جب بہی نہین ہوسکتا ہی اسلئے کہ جائز
ہی کہ مصلحۃ للوقت حکم ایک منافق کی بہی ساتہہ لینی کا ہوا ہو جیسی کہ ایک کافر جو دلیل
رسول اللہ تہا اوسکی ساتہہ لینی کا حکم ہوا تہا چنانچہ پیشتر اس سی طبقات اور جذب القلوب
اور صحیح بخاری سی ہمنے نقل کیا کہ عبداللہ بن اریقط دیلی یا دیلے کہ ایک کافر تہا وقت
ہجرت دلیل رسول اللہ تہا اور مثل ابوبکر تا مدینہ ہمراہ تہا پس جسطرح ایک کافر ظاہرے
ہمراہ تہا اوسیطرح اگر ایک کافر باطنے بہی ہمراہ ہو تو اسمین کیا استبعاد ہی **قولہ** تو وہ اوس گروہ
مین شامل ہوتا جو در دولت پر واسطے قتل کی گیا تہا **اقول** یہ دعوی بہی محض غلط ہی
اگر منافقین ہمیشہ شریک کفار ہوا کرتے تو ابوبکر بہی شریک کفار اور مثل قاتلین رسول
کردگار ہو جاتی حالانکہ ابہی ترجمہ عبارت نووی ہم نقل کرچکی کہ منافقین کی حال مین کہتے
ہین انہم کانوا مسلمین فی ظاہر و یجاہدون معہ اما حمیۃ و اما لطلب الدنیا او عصبیۃ
لمن معہ من عشائرہم پس اگر منافقین شریک کفار ہو جایا کرتے تو پہر حضرت کی ساتہہ
مجاہدین لطلب الدنیا اور مجاہدین حمیت جاہلیت اور مجاہدین عصبیت عزیز و اقارب کون لوگ تہی

Presented by Ziaraat.Com

شیعونکی عقل پر کیسا پردہ پڑگیا ہی **اقول** خدایا شیعونکی عقل پر کیسا پردہ ہو اور کفار قریش
منافق کو حکم ابوجہل کا فرد بتی ہین **قولہ** اور کسیکو خبر تک نہتی کہ غار مین چھپے ہون اور یہی
اقول جسطرح سی کافرونکو خبر نتھی اسیطرح حضرت ابوبکر بھی رفاقت کی سبب سی تحیر طرح
حکم خدا اور رسول تفحص جناب رسول خدا خوش کی کہ یا رسول اللہ مین تو وہ شخص ہون کہ اگر
پرستو پاکر رسول خدا جانکر سینہ بلاؤنگا گرفتار ہون اور قیامت تک اونمین پڑا رہون تبھی
ازالۃ الخفا سی ثابت ہی کہ تجھکو چھوڑکر دنیا کی سلطنت قبول کرون میری جان میرا
کا کمان کیونکر ہی اہل و عیال لڑکی سب آپ پر قربان ہین آپکو چھوڑکر کہان رہونگا
کف پا بہر زمینے کہ رسد تو نازنین را بہ لب خیال بوسم ہمہ عمر آن زمین را یہ سنکر
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تیری زبان موافق تیری دل کی ہی
تو ہاتھین خدائے تعالی انکو بمنزلہ تیری سمع و بصر کی کرے گا اور تجھکو میری ساتھ
نسبت ہوگی کہ جو سر کو جسم سی اور روح کو بدن سے ہی الخ اس روایت کو دیکھکر ہم نہین جانتی
کہ پھر کیونکر شیعونکی زبان سی یہ بات نکلی کہ بلا اجازت پیغمبر خدا کی ابوبکر صدیق راہ روک
کر کھڑی ہوگئی تھے اسلئی کہ خود امام حسن عسکری علیہ السلام تصدیق کرتی ہین کہ پیغمبر خدا نی
بحکم اور وحی سے آپ ابوبکر کو اپنے ساتھ لیا تھا اور جو کچھ ابوبکر نی پیغمبر خدا سی کہا اور جو کچھ حضرت
نی اونکی نسبت فرمایا اوسپر بھی غور کرنیسے معلوم ہوتا ہی کہ ابوبکر صدیق کو پیغمبر خدا سے
کیسے محبت تھی اور پیغمبر خدا کو بھی اونپر کیسی شفقت تھی کہ اونکو اپنے سمع و بصر اور جان اور
ہین انہم کا تو اعتقاد تھی بانا چاہیے کہ اس حدیث کو بعد تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام
لمن معہ من عشائرہم پس اگر منافقین شریک کفار ہوجاتے بیان علی خان سے کہا تھا تو خان صاحب
مجاہدین لطلب الدنیا اور مجاہد بحمیت جاہلیت اور مجاہد بعصبیت عزیز و اقارب کون لوگ ہی نے کا

مقام تھا اسلئے کہ جب امام کی قول سی حضرت ابوبکر صدیق کا وحی لے آنے حضرت کی ساتھ
ہجرت کرنا اور پیغمبر خدا کا ابوبکر صدیق کو سمع و بصر سی تشبیہ دینا ثابت ہوا تو پھر بطلان
عقائد امامیہ مین کونسا شبہہ باقی رہا اور منشی سبحان علی خان صاحب نی اس روایت
کو دیکھکر جو خط مولوی نورالدین صاحب شہید ثالث کی نورالعین کی نام لکھا ہے اور جو رسالہ
الکاتیب فی ردیۃ الثعالیب والغرابیب مطبوعہ ۱۲۸۳ ہجری کی صفحہ ۱۰۹ مین بلفظہ نقل ہی
قابل ملاحظہ کی ہی ہم بھی شائقین کی دیکھنے کیلیے اوس عبارت کو بلفظہ نقل کرتے ہین
وہو ہذہ لکن اشکال ہمین اسمین کہ ناصب احادیث طریقہ امامیہ الالتقاط کردہ بفعل پنج جزو
از کتاب ابرام بعبارۃ العین یا چہ نام دارد فرستادہ دران حدیث مبسوط از تفسیر منسوب بہ
حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام قصہ ہجرت در مدح ابی بکر نقل کردہ پس اگر تالیفش و تالیف
بندہ بدست کسی از متمذہبین بمذہب غیر اسلام افتد و احسنتاہ و وا اسفاہ یعنی معاذ اللہ حکم تبعا رضا
و تساقطا کند مدبر عالم جلت قدرتہ زمان ظہور صاحب الامر والزمان نزدیک برساند تا این اختلاف
از میان برخیزد غرضکہ منشی صاحب ہزار واسفاہ و واویلاہ چاہین اور چہ چند امام صاحب
الامر علیہ السلام کی ظہور کی دعا کرین مگر امام حسن عسکری کی تکذیب نہین کر سکتے اور جو فضائل
ابوبکر صدیق کی امام کی قول سی ثابت ہوئے اوسکو باطل نہین کر سکتے ای بھائیو خدا سوچے
کہ جب امام صاحب یہ فرماوین کہ جو وحی لے آئے ابوبکر کو پیغمبر خدا نی اپنی ہمراہ لیا اور پھر ملا نور اللہ
شوستری وغیرہ سا نہین کہین کہ ابوبکر راہ روک کر کھڑی ہو گئی تھے تو اب ہم
امام کی قول کے تصدیق کرین یا ملا نور اللہ شوستری کی بات سنین حقیقت تو یہ ہی کہ ملا نور اللہ
شوستری نی ظاہر مین تو دعوی محبت ائمہ کا کیا لیکن باطن مین اونکو جو بھا نبایا اور
تشیع کی پردہ مین ایمان اور اسلام کو داغ لگایا ؎ دامن فشان گذشت و ما وار ابہانہ

ساخت خاکم بباد داد و صبا را بہانہ ساخت یقول المتمسک بولایۃ علی بن
ابیطالب علیہ السلام اہتمام پروی شل صادق ہی کہ دروغ گویم بر روے
تو آپنی جواب شیعہ کو اعتراض بر آیت نام رکھا اور فرمایا کہ چند باتین اس اعتراض کی
بطلان پر لکھتے ہین اب فرماتی ہین کہ جو کچھ لکھا بہ تسلیم روایات شیعہ لکھا اگر شیعون
کی روایات تسلیم ہی کئی تو بطلان کسکا کیا شیعون کا کلام اہتمام پر اسیقدر تہا کہ مخاطب
فی اثبات فضیلت اولی مین دو دعوی کئی ایک تو یہ کہ جناب رسول خدا بحکم خدا ابوبکر کو
ساتھہ لیگئی شیعون نی کہا کہ لانسلم کیون نہین جائز ہی کہ بلا حکم خدا و رسول ساتھہ آئی
ہون جیسا کہ شیعہ روایت کرتی ہین کہ باوجود منع رسول خدا کی ابوبکر گہر سی نکلے
اور اثنای راہ مین ملاقات ہوئی تب حکم خدا بخوف افشای راز کہ سبب قتل پیغمبر ہوتا
انکی ساتھہ لینی کا ہوا دوسرا دعوی مخاطب کا یہ تہا کہ جو شخص پیغمبر کی ساتھہ بحکم خدا جاوی
وہ ضرور ہی کہ پکا مسلمان اور سچا ایمان والا ہو اس دعوی پر بہی شیعہ لانسلم کہتی ہین
اور کہتے ہین کہ کیون نہین جائز ہی کہ ایک منافق شل ایک کافر کی جو دلیل رسول اللہ
تہا ساتھہ ہو وی آپنے اپنی دونو دعوون سے ابتک کسیکا اثبات نکیا بلکہ ایک امر آخر
کی ابطال پر چار دلیلین پوچ اور لچر بیان کین تسلے ابوبکر کا بقصد قتل اون حضرت کی
گہر سی نکلنا باطل ہے حالانکہ ہرگز شیعون نی قصد ابوبکر سی بحث ہی نہین کی تہی کہ
بقصد قتل نکلے تہی یا بقصد طلب دنیا نکلی تہی یا بقصد گہنی کی نکلے تہی یا موتی کی نکلے
تہی بہرکیف اس قول خارج از بحث کو اگر ہم مان ہی لین تو اس سی اثبات آپکی دونو
دعوون کا نہین ہوتا کچھ سمجھہ مین نہین آتا کہ آپ کس تخبط مین گرفتار ہین قولہ تفسیر خلاصۃ المنہج
مین تحریر فرماتی ہین اقول البتہ عبارت دلیل فقط آپکے بعض دعوی اول پر ہو سکتی ہی بشرط

ایک تصحیح نقل دوسری اعتبار روایت نہ آپکی دعوی ثانی پر اور اثبات فضیلت ابوبکر موقوف لوپر اثبات دونو
دعوونکی ہے نہ ایک پر کما مر تمکین او لا کلام تصحیح نقل مین ہی پس ہمکو شرم آتی ہے کہ حضرت مخاطب کے تکذیب
کہانتک کرین جو عبارتین آپ خلاصۃ المنہج سے نقل کرتے ہین ہم اوس سے مطابق نہین پاتے معلوم نہین کہ یہ کذب
عمداً ہی یا کسے تفسیر المسنت کو آپ خلاصۃ المنہج سمجھتے ہین ہم تو آپکی خدمت مین بپاس ادب
کچھ گستاخی نکرینگی مگر شیعیان مشاق تولا قل فوراً لعنۃ اللہ علی الکاذبین زبان پر جاری کرینگے
بہرکیف عبارت مفتری مذکور کی نسخہ مطبوعہ ۱۲۸۴ چاپہ طہران مین جو ہر جگہہ موجود ہی یہ ہی در شہر
مکہ امیر المومنین را در جای خود خوابانید و خود برفاقت ابوبکر بیرون آمدہ در مکان شبیہ بان
غار متوجہ شد انتہے پس اس عبارت مین نہ کہین وحی آنے کا ذکر ہی نکہین مرضئے
رسالت پناہی کا ذکر ہے جسکی آپ مدعی ہین اور نہ کہین از خانۂ ابوبکر برفاقت اوکا لفظ
ہی آپنے برفاقت ابوبکر کو از خانۂ ابوبکر بنایا اور اوس سی ابتدای رفاقت نکالا اور وحی
آنے اور مرضئے رسالت پناہی کا اوپر سی حاشیہ چڑہایا ان حیلہ سازیون اور بوبا
بازیون سی کچھ کام نہین نکلتا ہی اس عبارت مین اوپر ذکر شہر مکہ موجود ہی کہ انتہا اوس سے
صاف ظاہر ہی کہ ذکر شہر مکہ سی نکلنے کا ہی یعنی جسوقت حضرت شہر مکہ سی نکلی اوسوقت
ابوبکر ساتھہ تھی لیکن یہ ساتھہ ہونا ابتدا سے تھا یا بعد خروج از خانہ تھا اور وحی الٰہی اور
رضای رسالت پناہی بھی بخوشئے خاطر تھی یا بمجبوری یا بمقتضائی مصلحت وقت بعد از
ملاقات تھی اس عبارت کو کسیطرح سے اسپر دلالت نہین ہی پس مخالفت مولانائے
شوستری کی قول سی آپ کا خیال خام ہی الحمد للہ کہ مولانای شوستری اور صاحب
خلاصۃ المنہج دونو سچے اور آپ ہی جھوٹی نکلی ثانیاً گفتگو اعتبار روایت مین سے ہے پس
بفرض تسلیم اسکی کہ کسی نسخہ مین کسے خدا ناترس سنی نی عبارت کو تصحیف کیا ہو اور حدیث

آپ نقل مین اوسیطرح عبارت ہو تو یہ روایت شیعونکی نزدیک قابل اعتبا نہین
ہی بچند وجہ ایک احتمال تصحیف کہ نسخہ معتبرہ کی خلاف ہی دوسری سباق و سیاق اوپر
عدم اعتبار کی دلالت کرتا ہی یعنے داخل ہونا اسکا تحت قولہ نقل ہست کہ در سال نہم از
ہجرت الخ اور مابعد اسکے روایات مفسرین اہل سنت کا مثل مجاہد و قتادہ کی ذکر ہونا دلالت
کرتا ہی اسپر کہ یہ روایات بطور اہل سنت کی ہین تیسری مخالف ہونا اس روایت کا
روایات مقبولہ شیعہ سی جیسا کہ خود مخاطب رسالہ حسینیہ اور ذوالفقار اور مجالس
سی نقل ہوا پس جو روایت مخالف روایات مقبولہ شیعہ ہو شیعہ اوسکو کب معتبر
کہین گی ہزارون روایتین سنیونکی کتب امامیہ مین موجود ہین کہ بسبب مخالفت خاصہ
اور موافقت عامہ کی محمول بر تقیہ ہین پس مخاطب کو واجب ہی کہ پہلی مقبولیت روایت
ثابت کری تب اوس سے استدلال کری ورنہ خرط القتاد قولہ تفسیر امام حسن عسکری
علیہ السلام مین لکھا ہی اقول قبل اسکی کہ اس حدیث مین سنداً و متناً و دلالۃً بحث و فحص
کیجاوی ہم جواب مین یہ عرض کرتے ہین کہ علی التنزل اگر ہم فرض بھی کرلین کہ حدیث صحیح
ہی اور مضمون بھی اسکا یہی ہے کہ حضرت ابی بکر بحکم خدا ساتھ گئی تو اس سی آپکا دعوای
فضیلت ابی بکر نہ ثابت ہوگا اسلیئے کہ مکرر گذارش ہوا کہ کیون نہین جائز ہی کہ حکم خدا
لمصلحۃ ایک منافق کی بھی ساتھ لیئی کا ہوا ہو جیسے کہ ایک کافر دلیل رسول اللہ تھا
وقت ہجرت ہمراہ تھا کما مر مراراً اب اولاً جواب مین ہم کہتے ہین کہ جو تفسیر منسوب بہ امام
حسن عسکری علیہ السلام ہی گو اکثر روات احادیث اوسکی عند الشیعہ ممدوح ہون مگر اون
احادیث کو ہم قطعی الصدور نہین جانتی اور جب احادیث کتب اربعہ کو کہ واردہ مدار مذہب
شیعہ اوسی پر ہی سوای متواترات کی شیعہ قطعی الصدور نہین جانتی فما ظنک بغیرہا

Presented by Ziaraat.Com

من الکتب اور حال شیعون کا اس بارہ مین مثل حضرات اہلسنت کی نہین ہی کہ احادیث
صحیحین کو قطعی الصدور سمجھتی ہین اور دعوی اجماع امت اوپر صحت صحیحین کی کرتی ہین چنانچہ
شارح نووی شرح صحیح مسلم مین صفحہ ۵ کتاب مطبوع مین فرماتی ہین اتفق العلماء رحمۃ اللہ
تعالی علیہم علی ان اصح الکتب بعد القران العزیز الصحیحان المسلم والبخاری انتہی یہانتک کہ علمائے
اہلسنت اسکا اقرار کرتی ہین کہ اگر کوئی سنے طلاق زوجہ کو معلق بصحت ما فی الصحیحین کرے
تو طلاق واقع ہوجائیگا اور شیعہ جب اپنی کتب کی نسبت ایسا اعتقاد نہین رکھتی پس
جو احادیث مقبول و معمول بہ اپنی اصحاب کی نہین ہین اونکو یا تو اول یا محمول علی التقیہ
یا مطروح جانتی ہین پس یہ روایت بھی جو آپنے تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام سی لکھی
ہی اگر فرض کیا جاوی کہ اسکا وہی مطلب ہی جو آپ سمجھی ہین تو چونکہ روایات مقبولہ علما کی
خلاف ہی ضرور ہی کہ مطروح ہوئے پس اولاً مقبولیت روایت ثابت کیجئی بعد اسکی
معرض استدلال مین لائیے ورنہ خرط القتاد ثانیاً اس روایت کی اول اور آخر اور
وسط کو خلاف مقصود اپنا پاکر یا قل فی حذف و اسقاط کیا اور فقرات بی سر و پا کا التقاط
کیا ورنہ کل روایت نص صریح ہی اوپر نفاق بکری کی گویا لا تقربوا الصلوۃ کی لیا اور
اتم سکاری چھوڑ دیا مثل آپکی ہر کافر جاہل کہہ سکتا ہی کہ خدا نی قرآن مین خمر اور میسر کے
تعریف کی ہی اور فرمایا ہی کہ اوسمین منافع للناس ہی باقی رہا ابتدا مین جو فیہما اثم کبیر
ہی اور بعد اسکے جو اثمہما اکبر من نفعہما ہے تو یہ مسلمانونکی موافق مطلب ہی اسکو منکرین اسلام
مسلم نہین رکھتے پس جو کچھ اہلسنت جواب کفار مین کہینگے وہی شیعون کیطرف سی
جواب حذف فقرات بالعلی النفاق کا ہوگا ثالثاً زعم باطل حضرت مخاطب مین ان فقرات
ملتقطہ سی کوئے فقرہ اونکی دعوای بی دلیل پر صریح تر اس فقرہ سے نہین ہوگا کہ

امر کسان تستصحب ابابکر یعنی حضرت جبرئیل نے کہا کہ ای پیغمبر حکم کیا ہی خدا نی تمکو کہ
ساتھہ لو ابوبکر کو لیکن ہم نہین سمجھتے ہین کہ اس فقرہ مین کون لفظ اسپر دلالت کرتا ہی
کہ حکم ساتھہ لینی کا برضامندی خدا و رسول تھا اور شیعونکو اسی قسم کی ساتھہ لینے
سی انکار ہی چنانچہ خود آپنے تقریر شیعہ مین بیان کیا ہی کہ پیغمبر صاحب نی اپنی
خوشی سی اونکو ہمراہ لیا ہی انتہے ورنہ مطلق بحکم خدا ہمراہ لینی کا شیعہ انکار نہین کرتی
بلکہ صاحب سنیہ خود اسکی تصریح کرتے ہین کہ حضرت جبرئیل نازل ہوئی اور فرمایا کہ ابوبکر
کو ساتھہ لو کلام اسمین سے کہ آیا یہ حکم ابتدائی تھا جسکو آپ اوپر خوشنودی اور رضامندی
خدا و رسول کی دلیل ٹھراتی ہین کو خالے از فیہ مافیہ نہین ہی اسلئے کہ یہ دلیل رضا از
حکم ہی نہ دلیل رضا از محکوم جیسا کہ ہمنے منع کبری مین کہا ہی کہ کیون نہین جائز ہی کہ کسے
منافق کو اور کسی کافر کو کہ دلیل رسول اللہ لغرض و مصلحتے بخوشی خود و خدا پیغمبر خدا نے
ساتھہ لیا ہو کما مر یا حکم غیر ابتدائی بضرورت مصلحت وقت کہ بال نارضامندی تھا شیعہ کہتی
ہین کہ کیون نہین جائز ہی کہ ابتداءً فقط حکم خدا اون حضرت کو تنہا بغیر اسکی کہ خبر کسے
دوست و دشمن کو ہو ہجرت کرنیکا ہوا ہو اور اسیوجہ سی اون حضرت نی صحابہ کو گھر سے
نکلنی سی منع فرمایا ہو لیکن ابوبکر کسے غرض سی خلاف حکم خدا و رسول گھر سی باہر نکلی پس
جب وہ حضرت گھر سی نکلی اور ملاقات ابوبکر سی ہوئی تو متحیر ہوئے کہ کیا کرین کہ ایک شخص
کو خبر از کار پوشیدہ بہم پہنچی تب حضرت جبرئیل بحکم رب جلیل نازل ہوئی اور فرمایا کہ قریش
عنقریب بقصد قتل آپکی آیا چاہتے ہین پس خداوند تعالی فرماتا ہی کہ علی کو اپنی فرش خواب
پر سلاؤ تا کفار جانین کہ ابھی آپ سوتی ہین ورنہ فوراً تعاقب کرینگی اور نوبت آپکے گرفتار
ہو جانیکی آوے گی اور یہی فرمایا کہ ابوبکر کو اپنے ساتھہ لو اسلئے کہ اگر اسکو چھوڑ جاؤگی تو

یہ کفار کو خواہ لطمع دنیا خواہ بخوف جان خواہ بخوف کہنہ نعال امثال ابن ربیعہ آپکی طرف دلالت
کریگا اور موجب آپکی قتل کا ہوگا اور بسبب اسکی کہ آنحضرت نی زجر و توبیخ ابوبکر کی تھے
احتمال اسکا تھا کہ بشکستہ خاطری فرمانبرداری سی سرتابی کری یا کفار سی جا ملی لہذا تالیفاً
جیسا کہ جمیع مؤلفۃ القلوب کی ساتھ کیا جاتا تھا یہ بھی حکم ہوا کہ فانہ ان انسك وساعدك
وآزرك وثبت على تعاهدك وتعاقدك كان في الجنة من رفقائك
وفي غرفاتها من خلصائك یعنی اگر ابوبکر اس سفر مین تمہارا ساتھ
دیگا اور موانست اور مساعدت اور موازرت تمہاری ساتھ کریگا اور بعد اسکی عہد و پیمان
ایمان پر باقی رہجائیگا اور عقد بیعت ایمانی کو نہ توڑیگا تو درجات بہشت مین تمہاری رفقا
سی اور غرفات جنت مین تمہاری خلصا سی ہوگا اور یہ ایک قضیہ شرطیہ ہی کہ جس مین
دلالت ہوتی ہی اوپر انتفای مشروط کی بسبب انتفای شرط کی اور شیعہ جب خلیفہ صاحب
کی ایمان ہی کو نہین مانتے تو وفا بشروط ایمانی کو کب مانین گی واذا فات الشرط
فات المشروط اور اول عہد شکنے اور غیر موانست اونسی اوسی مقام غار مین عمل مین
آئی کہ منطق قلق و اضطراب ہوئی اور معلوم نہین کہ کس غرض سی رونا پیٹنا شروع کیا موانست
ایکطرف موجب وحشت خاطر عاطر ہوئی یہانتک کہ اون حضرت کو خود ہی سمجھانا پڑا
باقی اسکے جواب مین جو ابوبکر نے اظہار لسانی اخلاص جانی کا کیا پس کل منافقین
لسانا ایسا ہی کرتی تھے بلکہ حضرت ابوبکر نی تو کوئی قسم بھی نہین کھائی اور لوگ تو قسمین
کھا کھا کر ایسے باتونکا اظہار کرتی تھے یحلفون لکم لترضوا عنهم فان ترضوا
عنهم فان الله لا یرضی عن القوم الفاسقین قولہ زبان سے
یہ بات کیونکر نکلے گی کہ بلا اجازت پیغمبر خدا کی ابوبکر راہ روک کر اقول راہ روکنے

کا مضمون تو آپ کا تراشیدہ ہی مگر کہرسی نقل کرنا ماقات ہونی کی نفی عبارتنی حدیث کی کسے
لفظ سی نہین نکلتی **قولہ** خود امام حسن عسکریؑ تصدیق کرتے ہین **اقول** شیعہ بہی اسکے
تصدیق کرتی ہین کہ رسولؐ خدا نی ابوبکر کو بکم سے آگے بکفتہ جبرئیلؑ ساتھ لیا چنانچہ صاحب حسنیہ
تصریح کرتی ہین کہ جبرئیلؑ نازل ہوئے اور کہا کہ ابوبکر کو ساتھ لو ورنہ کفار کو دلالت کریگا
قولہ اور جو کچہ ابوبکر نی پیغمبرؐ خدا سی کہا **اقول** منافقین قسمین کہا کہا کر اس سی سے بڑہ
بڑہ کر کہا کرتی تہے لیکن دل ساتھ زبان کی موافق نہا یقولون بافواہہم مالیس فی قلوبہم
اسی سبب سی جناب رسولؐ خدا نی تصدیق صدیق کی اور فرمایا ان اطلع اللہ علی قلبک ووجد
مافیہ موافقا لما جری علی لسانک یعنی اگر خدا تیری راست گفتاری سی مطلع ہوگا ان اطلع کی
شرط پر غور کرنا چاہیے کہ خود مصدق صدیق نہوئی بلکہ اونکی تصدیق کو حوالہ علم خدا کیا اس
کلام سی صاف صاف سمجہ لیا گیا کہ مقصود آنحضرتؐ کا یہ ہی کہ مین نہین جانتا کہ تو سچا ہی کہ
جہوٹا ہی لیکن اگر خدا تجکو سچا جانے گا تو تجکو یہ رتبہ دیگا **قولہ** اپنی سمع وبصر اور جان اور
دل سی تشبیہ دیتی تہی **اقول** آپنی تشبیہ دینا سمع وبصر سی تو دیکہہ لیا اور سن لیا مگر قیود
اور شروط پر کچہ نظر نکی ادراک مفاد اوسکی سی آنکہون اور کانون پر پردی کیون پڑ گئی بالجملہ قیود و
شروط سی ہی وفا بعہد و پیمان ایمان اور نکث نکرنا اور تغیر نکرنا اور تبدل نکرنا اور رد نکرنا اور
حضرت ابوبکر کا عامل قیود و شروط ہونا شیعونکی نزدیک غیر مسلم ہی بلکہ اگر خود جناب
رسولخدا کو ابوبکر کیطرف سے اطمینان ہوتا تو وہ حضرت ہرگز بمنزلہ سمع وبصر ہونیکو موقوف ان
شرطون پر نفرماتی بلکہ جسطرح سے جناب امیر علیہ السلام کو بغیر کسی شرط کی اپنا سمع وبصر وجان و
دل فرمادیا **قولہ** کعلی ن الذی ہو منی کذلک یعنی مثل علیؑ کی کہ وہ بہ نسبت میری ایسی ہین یعنی
بمنزلہ سمع وبصر وجان ودل ہین وعلی فوق ذلک بلکہ اس سی بہی بڑہ کر ہین اوسیطرح ابوبکر

کو بھی فرما دیتی اور کسے شرط پر موقوف نکرتی لیکن جب ایسا نکیا بلکہ تین سطر کی عبارت مین تین
ہی مرتبہ حروف شرط لائی پہلے تو ان انسک اور اوسکی تحت مین چند قیدین ذکر کین دوسری
ان اطلع اللہ علی قلبک اور اوسکی تحت مین شرط موافقت لسان بجنان ذکر فرمائی تیسری
من عاہد اللہ اور اوسکی تحت مین عدم نکث عہد اور عدم تغیر اور عدم تبدل اور عدم جحد کو ذکر
فرمایا تو اس سی صاف سمجھا جاتا ہی کہ ابوبکر کو عامل ان شروط کا نہ جانتی تھی اور ہرگز اونپر
اطمینان نتھا کہ ان شروط پر عامل ہونگی بلکہ حدیث ترحم شہداء احد مین تو تصریح اور پر عدم
اطمینان کی بالخصوص بہ نسبت حضرت ابی بکر کی کردی ہی جیسا کہ فرمایا ہی لا ادری
ما تحدثون بعدی کما مر عن جذب القلوب پس حضرت صدیق اگر بصدق نیت موصوف
اور نفاق سی بری ہوتی تو حضرت نہ اپنی بی اطمینانی اسنے فرماتی نہ انکی حسن حال مین قیود
اور شروط لگاتی الغرض جو تقریر آپنے اور آپکی انیمانی کی کاریگر مولوی حیدر علی صاحب
منتہی الکلام فی فضیلت ابوبکر مین کاٹ چھانٹ کر مثل نری استر کی خوشنما بنائی وہ اونکے
قد و قامت زیبا پر راست نآئی آلات اور ادوات شرط کا ہرگز کچھ خیال و لحاظ ہی نہین فرمایا
نہ سمجھے کہ یہ فرمانا جناب رسول خدا کا بعینہ ویسا ہی کہ حضرت موسیٰ نی فرعون سے کہا
تھا کہ اگر تو ایمان لاویگا تو یہ سلطنت تیری ابدالاباد رہیگی اور یہ یہ مدارج دنیا اور آخرت
مین تجھے ملین گی اور جناب سید الشہدا علیہ وعلی آبائہ وابنائہ آلاف التحیۃ والثنا نی عمر
سعد لعین سے فرمایا تھا کہ اگر تو مجھی قتل نکریگا اور میری مساعدت کریگا تو دنیا اور آخرت
مین تجھے یہ درجات ملین گی لیکن جب اون اشقیا نی اون شرطون پر عمل نکیا تو مستحق
اون درجات کی بھی نہین ہوئی فرق اسیقدر ہی کہ اون اشقیا نی ظاہر نظاہر ستر اب
کی اور منافقین نی لسانا اقرار کیا اور جنانا انکار اسی سبب سی جناب رسول خدا نے

رسولخدا نی ان اطلع اللہ علی قلبک و وجدہ مافیہ موافقا لما جری علی لسانک

فرمایا اور بعد اسکی شروط لم تنکث ولم یغیر ولم یبدل ولم یحید کی لگائی اگر یہ شرطین بجالاتے تو

بیشک وہی مرتبہ پاتی جو حضرت نی فرمایا لکن اذا فات الشرطفات المشروط اور نکث

عہود خلیفہ صاحب سی بکثرت وکرات عمل مین آئے چنانچہ ابتدا ازاوسیوقت مقام غارمین

باظہار قلق وضبط اراده رسول کردگار ہوئے اور اگر خدا چشم وگوش کفار پر پردہ نہ

ڈالتا اور ملائکہ حافظ نہوتی تو خلیفہ صاحب نی کشف اسرار مین اپنی روانی پیچھے کسی کوتاہی

نہین کی تھی پھر نکث بیعت عدم فرار احد مین خیبر مین حنین مین کی پھر نکث بیعت غدیری

جسمین حضرات نی تخت کہا تھا بروز سقیفہ عمل مین لائے اور حکم خدا ورسول مین بخواہش

دنیای فانی تغیر کیا اور خلیفہ حق کو ساتھ خلیفہ باطل کے بدل دیا اور جناب امیر علیہ السلام سی

حسد کیا جیسا کہ آخر فقرہ حدیث مین جو آپنے ملتقط کیا ہی آپ خود ہی قائل ہین ولم یحسد من قد

اباہ اللہ بالفضیل یعنی نہ حسد کری اوس شخص کا کہ خداوند تعالی نی جسکے فضل کو ظاہر کیا ہے

آیات قرآنی مین مثل آیہ انما ولیکم اللہ اور آیہ مباہلہ اور آیہ تطہیر اور آیہ قربی اور مثل اسکے

بہت سی آیات مین قولہ مولوی حیدر علی صاحب نی جواب مین سبحان علی خانصاحب

کی لکھا تو خان صاحب کی ہوش وحواس جاتی رہی اقول قائل اسکی حضرت مخاطب

کاذب عن کاذب ہین شیعہ اسکو نہین مانتی بلکہ محض کذب وافترا جانتی ہین وکیف لا

حالانکہ اونای شیعہ کی تھوڑی توجہ نی فیض آبادی کی سجی بنائی جوڈیکی ٹانگے توڑی اور

جانب روی فرسودگان نعال کہنہ ابن ربیعہ کا سوڑی فرجع سے نجنے غنیہ متواترا عن الکاذبین

الفاجرین کافی صحیح المسلم الغرض تسلیم ایسی روایتونکی باعث ہوش وحواس جاتی رہی خواہ

خلیفہ صاحب ہی کہ ثبت نفاق ہی نہ ہو شعر وحواس شیعیان کہ اونکی عقیدہ وہ ایسا کر

عین وفاق ہی **قولہ** اور حقیقت مین ہوش وحواس جانیکا مقام **اقول** حقیقت مین تعلم
ہوش وحواس جانیکا یہ ہی کہ ایسا مدعی تبحر اور مدعی فہم وفراست ایسی حدیث کو جو سراسر
اوپر نفاق صدیقی کی دلالت کرتی ہی سند فضیلت اونکی ٹھہراوی اور قیود اور شروط کلام سی
بالکلیہ چشم پوشی کرکی کلام ناقص کو معرض استدلال مین لاوی یہ بات ایسی ہی کہ عقول عقلا
کو ولوی تحیر مین سب بیہتے ہی اسلئی کہ اس حدیث مین کوی لفظ خلاف دعوای شیعہ نہین ہے
بلکہ نفاق بکری کا حسب دعوای شیعہ ثبوت ہی کما مر **قولہ** امام کی قول سی حضرت ابوبکر
صدیق کا بوجی اتنے حضرت کی ساتھہ ہجرت کرنا **اقول** شیعہ بہی یہی کہتے ہین کہ بفرمودہ جبرئیل
بحکم رب جلیل ابوبکر کو بکمال نارضامندی حضرت نی ساتھہ لیا اور اس حدیث کا کوئے لفظ
اوپر بخوشی ورضامندی ساتھہ لینی کی نہین دلالت کرتا کما مر **قولہ** ابوبکر صدیق کو سمع وبصر
سی تشبیہ دینا **اقول** قد مر انہ کان مشروطا بشروط واذا فات الشرط فات المشروط
قولہ تو پہر بطلان عقائد امامیہ مین کونسا شک رہا **اقول** عین عقیدہ امامیہ کو مبطل عقائد
امامیہ سمجہنا نہایت مرتبہ کی دانشمندی ہی **قولہ** رسالۃ المکاتیب فی رویۃ الشعالیب و
الغرابیب **اقول** آپ کن لوگون کی روباہ بازی مین پڑی ہین اور کس غراب البین نے
آپکو حیران وادئی غربت اور سرگردان تیہ ضلالت کیا ہی رسالۂ مکاتیب کہ درحقیقت
اکاذیب الشعالیب ہی ظاہرا مصنف اوسکا وہی کاریگر انیائی کا یا کوئی اتباع اُنکی
سی ہی کہ جسکی غرابت طریقۂ علمی سے بنغیق غرابی لفظ غرابیب سی ظاہر ہی کہ بظاہر جمع
غراب سمجہا ہی وہذا منہ عجاب اسلئی غرابیب صفت سود ہی جیسا کہ کلام خدا مین غرابیب سود
ہی افسوس کہ دعوا ہای لسانے تو حفظ قرآنی اور قرآن دانی کی ہین اور جو لفظین کہ کلام اللہ
مین موجود ہین اوسکی معنے لفظے بہی نہین سمجہتی معنے مقصود کیا سمجہین گی الفاظ قرآنے

مثل طوطی نیا کی ازبر کرلئی معنون سی کچہ واسطہ نہین جو احادیث مسلم اور بخاری مین ہی
کہ بہت لوگون کی کلام اللہ حلق سے نہ اتریگا اور گلی سے نیچی نہ اوتریگا مصداق اوسکے
اہلسنت ہین جو غرابیب سود کی معنے سیاہ کوّی کی سمجھتے ہین حالانکہ معنی غرابیب سود کی
سخت سیاہ کی ہین اسمقام پر وہی مثل ٹھیک ہی کہ سیانی کوّی گوہ کہاتی ہین بالجملہ ایسے
جہالت شعار کی تصدیق بجز آپکی امثال کی کون کرسکتا ہی اور کیونکر عقل باور کرے کہ
جس حدیث مین از سر تا سر شواہد نفاق ابوبکری بھری ہوئی ہین اوسکو کوئی شیعہ محمول مدح
ابوبکر پر کری آری محبان ابوبکر ایسا کرسکتے ہین لان حب الشئ یعمی ویصم وعلی التنزل
عبارت از اقرار خصائص اقطاد الالت کرتی ہی اور پر تساوی سوال وجواب کی تاہم بحمد اللہ
شیعہ ہی در رہی لان الجرح مقدم علی التعدیل کما ثبت فی الاصول **قولہ** امام حسن
عسکری کی تکذیب نہین کرسکتی **اقول** شیعہ کلام امام کی تصدیق کرتی ہین کما مر اور
تکذیب کو کافر جانتے ہین آری تکذیب وہ لوگ کرتی ہین جو اون رذائل کذیب کو کہ
قول امام سے ثابت ہوی مبدل بفضائل کرتی ہین **قولہ** ای بہائیو ذرا سوچو **اقول**
ای سنے بہائیو ذرا سوچو کہ امام صاحب تو نفاق ابوبکر ثابت کرین اور حیدر علی مفتری وغیرہ
معاندین اہلبیت یہ کہین کہ ابوبکر کے فضائل بیان کرتی ہین تو اب ہم امام کی قول کی
تصدیق کرین یا اوس مفتری کی باتکو سنین حقیقت تو یہ ہی کہ امثال حیدر علی فی ظاہر مین
تو دعوای استدلال بقول ائمہ کیا لیکن باطن مین اونکو جھوٹا بنا یا اور تفنن کی پردی مین اپنے
ایمان اور اسلام کو داغ لگایا ہی ؎ دامن فشان گذشت وادا را بہانہ ساخت
خاکش بباد داد وصبا را بہانہ ساخت **وقال المخاطب** اقمقام ہداہ
اللہ سبل السلام اس تفسیر کی روایت سی بہی اگر سیری نہوی اور فارسے اردو

پڑھنے والی کو اس تفسیر کا ملنا دشوار ہو تو ایسے کتاب کی بدولت ہین جو ہر جگہ مل سکتی ہی
اور جسکا مولف بڑا غالی شیعی مشہور ہی اوسیکو دیکھکر ذرا عبرت پکڑین کہ پیغمبر کی یار غار کے
ساتھ یقیت باوجود ایسے تعصب و عناد کی انہین کی مجتہدین و علماء کی اقراری ثابت ہوتی
ہی اور اونکی بغض کی بیماری کی دوا اونہین کی نسخون سے نکل آتی ہی اسپر بھی دوا نکرین
اور اپنا ہلاک ہونا چاہین تو اختیار ہی اب اوس روایت کو سنا چاہئی جو حملۂ حیدریہ مین
مذکور ہی

نظم

زنزدیک آنقوم پر مکر رفت
چنین گفت آوی کہ سالار دین
چو سالم بحفظ بان آفرین

که سابق رسولش خبر داده بود
بسوی سرای ابوبکر رفت
پی ہجرت او نیز آماده بود

چو بوبکر زان حال آگاه شد
نبی بر در خانه اش چون رسید
بگوشش ندای سفر در کشید

نبی کند نعلین از پای خویش
ز خانه برون رفت و همراه شد
گرفتند پس راه یثرب پیش

چو رفتند چندی بدامان دشت
بسر پنجهٔ راه رفتن گرفت
پی خود ز دشمن نهفتن گرفت

ولی زین حدیث سبب جای گفت
قدوم فلک سای مجروح گشت
ابوبکر آنکه بدوشش گرفت

بزفتند القصه چندی دگر
که زکس پنان قوت آمد پدید
که بار نبوت تو انی کشید

که خواندی عرب غار ثورش لقب
چو گردید پیدا نشان سحر
بدیدند غاری دران تیره شب

بهر جا که سوراخ یا رخنه دید
گرفتند در جوف آن غار جائی
ولی پیش بنهاد بوبکر پائی

یکی رخنه نگرفته ماند از قضا
قبا را بدرید و آن رخنه چید
بدینگونه تا شد تمام آن قبا

نیامد جز او این شگرف از کسی
بران رخنه مانده آن یار غار
کف پای خود را نمود استوار

بدینسان پیرداخت از زحمت
که دور از خرد می نماید بسی
نیاید چنین کار از غیر او

اس روایت سی ثابت ہوتا ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
در آمد رسول خدا هم بغار
نشستند یکجا هم بر دو یار

خود ابوبکر کی گود مین اور اونکو

ہمراہ لیا اور جو کچھ ابوبکر صدیق نے خدمتین کین یعنی پیغمبر خدا کو دوش پر چڑھانا اور غار
مین اول جانا اور اوسکو صاف کرنا اور قبا کو چاک کرکی سوراخون کا بند کرنا اور باقی ماندہ
سوراخ کو اپنی کمر سے بند کرنا وہ عشق محبت پر دلالت کرتی ہین نہ کہ نفاق و عداوت
پر اگر یہ خدمتین ابوبکر صدیق نی شب ہجرت مین کین نفاق کی نشانیان ہین تو معلوم
نہین کہ محبت اور عشق کی علامتین کیا ہین یہ بات بھی لایق لکھنی کی ہی کہ بعض شیعون
نی دعوی کیا ہی کہ پیغمبر خدا نی سب صحابہ کو منع کیا تھا کہ اپنی گھرون سے نہ نکلنا اور
ابوبکر نی خلاف حکم پیغمبر کی کیا وہ بالکل غلط ہی اسلئے کہ خود مورخین اونکی اقرار کرتے
ہین کہ پیغمبر خدا نی سب اصحاب کو اول ہی سے روانہ کردیا تھا اور صرف دو شخصون
کو رکھ لیا تھا یعنے حضرت علی کو کہ اونکو اپنی جگہہ پر سولایا اور ابوبکر صدیق کو کہ اونکو اپنے
ساتھہ لیا پس کونسا اصحاب باقی رہگیا تھا جسکو پیغمبر خدا نی شب ہجرت مین باہر نکلنی سی
منع کیا ہو اور جنکی نسبت یہ ارشاد کیا ہو کہ نہ امر خدا بشمار سانم کہ از خانۂ خود باہر بیرون میائید
تو چرا مخالفت امر اسکے کردی اور یہ امر کہ سب اصحاب پہلی ہی ہجرت کرگئی تھے اور
صرف حضرت علی اور ابوبکر صدیق رہگئے تھی باقرار مورخین شیعہ ثابت ہی چنانچہ

حملۂ حیدریہ مین لکھا ہی کہ ؎

چنین داد فرمان ز لطف و کرم
نہان یک یک از چشم اعدا روند
برفتند پنہان بدنبال ہم
علی ماند و بوبکر خیر الانام

حبیب خدا چون بدید آن ستم
کہ اصحاب ہجرت بہ یثرب کنند
نہادند یاران بفرمان قدم
بدین گونہ رفتند یاران تمام
غرضکہ باقرار علماء شیعہ ثابت

ہوا کہ پیغمبر خدا نی باجازت اور بحکم آپ ابوبکر کو ہمراہ لیا اور ابوبکر نی حق رفاقت اچھی

طرح پر ادا کیا یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام احادیث
ائمۂ کرام اور اقوال علمائی اعلام سی جب حضرت مخاطب کا کچھ کام نہ نکلا۔ اپنی دلمین سوچی
کہ ہماری لغو بیانی بالکلیہ شیعونکی نزدیک ثابت ہو جائیگی تو ناچار ہو کر اپنی دعوی کو
قول شعرا سی ثابت کرنا شروع کیا بیخبر اس سی کہ قول علماء کی سامنی قول شعرا کس گنتی
شمار مین ہی آپ استدلال کرتی ہین کتاب حملۂ حیدری سی کہ ایک کتاب تاریخ ہی اور
مصنف اوسکا نہ شمار علمایمین ہی نہ مجتہدین مین بلکہ شوخ نزدوسی ایک شاعر شیعی المذہب
ہی اکثر کتب تذکرۂ شعرا سی اور بالخصوص کتاب مآثر الامرا سی ظاہر ہوتا ہی کہ مصنف
حملہ عہد بادشاہ متعصب عالمگیر مین کلیدار قلعہ گوالیار تھا۔ بانی اونکی صوبہ دار گجرات
تھی اوسی زمانہ مین کہ تعصب بادشاہ وقت سی انتہا کا تقیہ بند و ستان مین شیعون
کی لئی تھا نظم محاربات جناب امیر علیہ السلام شروع کیا۔ و کتاب مدارج النبوت وغیرہ
تواریخ اہلسنت کو تقیۃً پیش نظر رکھا اور بحوالہ رواۃ اپنی دامن کو لوث کذب سی بری
کرتی تھی چنانچہ خود کہتی ہین کہ ؎ من از گفت راوی بیان می کنم ۔ جوابش بر و
گفتہ کر بیش و کم ۔ باینہمہ شوخ طبعی جہان کہین کچھ موقع ملجاتا ہی تو توہینات سے
کرتی ہین اور بوجہ لطیف روایت کی تضعیف بھی کرتی ہین چنانچہ اسی روایت مین
دو جگہہ تعریض اور تضعیف کی ہی ایک جگہہ فرماتی ہین ؎ ولی زین حدیث
ست جائی شگفت ۔ دوسری جگہہ فرماتی ہین ؎ کہ دور از خرد مینماید بسے جیسا
کہ آپ خود ہی ناقل ہوئے ہین اسے سی سمجھ لیا گیا کہ یہ روایت اہل سنت کی مذہب
کی سے اور اگر اپنی مذہب کی روایت جانتی تو اگر تقویت نکرتی تو لا اقل تضعیف بھی
نکرتی بلکہ اگر مخالف مجمع علیہ ہوتے تو مثل آیات قرآنی تاویل کرتی اس سی واضح تر

کوئی دلیل اسپر نہوگی کہ یہ روایت شیعہ نہین ہی بلکہ تقیۃً روایت سنیۃ کو نظم کیا ہی
اور جبتک وہ بادشاہ متعصب زندہ تھا تب تک کی نظم تو اسی طریقہ پر ہی اور جب
وہ اپنی مقر کو سدھارا اور مقتضای حاربالحق وضیق الباطل بہادر شاہ بادشاہ رحمہ اللہ شیعہ
ہوا تو صاحب حملہ بھی ضیق تقیہ سی نکل کر کھل پڑی اور آخر حملہ مین ماجرای غدیر اور سقیفہ بندی
منافقان بی سیر پر بلا بلا تقیہ بیان فرمایا اور وہان کہہ دیا ہی سخن گفتار راوی آل رسول
نہ از گفت ہر سفلہ بو الفضول ۔ ایسی روایت سنیہ سی جو تواریخ اہل سنت مین موجود ہی
استدلال شیعونپر کرنا نہایت دانشمندی حضرت مخاطب ہی **قولہ** اس روایت
سی ثابت ہوتا ہی **اقول** جو کچھ اس روایت سی ثابت ہوتا ہی چونکہ روایت سنیہ ہی
معرض اعتبار مین نہین ہے اور جبکہ خود مصنف کتاب اوس روایت کی تضعیف کرتا ہی
تو اور لوگ اوسکا اعتبار کیونکر کر سکتے ہین اہلسنت مین اس روایت کا موجود ہونا
اور کتب شیعہ مین نہ پایا جانا اول دلیل ہی اوپر اسکی کہ مصنف نی تقیۃً روایت سنیہ
کو نظم کیا ہی الغرض پیغمبر خدا کا ابوبکر کی گھر جانا اور اونکو ہمراہ لی آنا ہرگز ہماری کتب معتبرہ
سی ثابت نہین ہی بلکہ خلاف اسکا ثابت ہی بلکہ خلاف اسکا کتب معتبرۂ اہلسنت سی بھی
ثابت ہی اور چونکہ ہماری اس بات کو جہال باور نکرینگی اور کہین گی کہ حضرت مخاطب جس
بات کا باین شدہ و مدعی ہی اور اوسکو اول دلائل اور سر سبد فضائل حضرت ابی بکر
سی قرار دیتا ہی کیونکر ہو سکتا ہی کہ اوسکا خلاف کتب اہل سنت مین پایا جاوی اسلئی ہمکو ضرور
ہوا کہ واسطے تسکین خاطر نابلدان کوچہ تحقیق کی کچھ تپہ اور نشان بتاوین پس محمد بن جریر طبری اپنے
تاریخ کی جزو ثالث مین علی ما نقل یون روایت کرتے ہین کہ آئی حضرت ابی بکر نزدیک
علیؑ کی پس سوال کیا کہ کہان ہین جناب رسول خدا کہا علیؑ نے کہ گئی طرف غار ثور کی

Presented by Ziaraat.Com

اور کہا علیؑ نی کہ اگر تجھے کچھ حاجت ہو تو جا پس ابوبکر باہر آئی اور راہ مین قریب رسولخدا
سے پہنچے چنانچہ گوش جناب نبوی مین آواز جرس ابوبکر پہونچے تاریک شب مین پس
گمان کیا پیغمبر خدا نی کہ کوئی شخص مشرکون سی ہی پس جلدی کی اون حضرت نی چلنی مین
تا اینکہ بند نعل مبارک ٹوٹ گیا پس اون حضرت کو ٹھوکر لگی کہ انگوٹھے سی اونکی خون
جاری ہوا بعد اوسکی ابوبکر سی ملاقات ہوئی انتہی ترجمہ موضع الحاجہ کیون حضرت اس
روایت سی تو نہ گھر ابوبکر کی جانا ہی ثابت ہی نہ ساتھ لی آنا ہی ثابت ہوتا ہی بلکہ اونکے
شامت سی پای رسول خدا کا فگار ہونا ثابت ہوتا ہی اور اگر حضرت مخاطب کو اس روایت
سی اطمینان نہوتا یا تاریخ طبری میسر نہ آوی یا کوئی متعصب اوسکو نامعتبر ٹھہراوی اسلئے کہ حضرت
نے ایسے کتاب کا ہم نشان دین کہ جو کثیر الوجود ہی اور چھپ جانی سی ہر کس و ناکس
کی دست فرسود ہی اور جسکی موثوق اور معتبر مورخین سے کسیکے مجال نہین ہی کہ دم زنی یعنی
کتاب ازالۃ الخفا شاہ ولی اللہ پدر شاہ عبد العزیز صاحب تحفہ کی اوسکی مجلد ثانی صفحہ ۲
مین ملاحظہ فرمائیے کہ لکھی ہین قال ابن عباس وشری علیؑ نفسہ فلبس ثوب النبی ثم
نام مکانہ قال ابن عباس وکان المشرکون یرمون رسول اللہ صلعم فجاء ابوبکر وعلیؑ
نائم قال وابوبکر یحسب انہ رسول اللہ صلعم قال فقال یا نبی اللہ قال لہ علیؑ وان
نبی اللہ قد انطلق نحو بیر میمون فادرکہ قال فانطلق ابوبکر فدخل معہ الغار انتہی ترجمہ
کہ جناب امیر علیہ السلام نی اپنی جان کو راہ خدا مین بیچا یہ اشارہ طرف آیہ یشری نفسہ ابتغاء
مرضات اللہ کی ہے کہ مدح جناب امیر علیہ السلام مین نازل ہوا پس پہنا جناب امیر علیہ
السلام نی لباس رسول اللہ کو اور سوئی فرش پر اون حضرت کی اور مشرکین گمان
اسکی کہ رسول اللہ سوتی ہین پتھر پھینکتی تھے اونکی طرف پس آئی ابوبکر جس حال مین کہ

علی سوئی تھی اور گمان کیا ابوبکر نے کہ رسول اللہ سوتی ہین پس پکاری حضرت کو یا
نبی اللہ کہکر پس کہا جناب امیر علیہ السلام نے کہ نبی اللہ تشریف لیگئی طرف چاہ میمون کی
پس جاتو پس چلی ابوبکر یہانتک کہ رسول خدا سے ملاقات ہوئی پس ساتھ اون
حضرت کی داخل غار ہوئے انتہی حضرت سلامت ذرا اس حدیث کو ملاحظہ فرمائیے
اور سر خجالت اور ندامت نیچے جھکائیے آپ دعوی کرتی ہین کہ جناب رسول خدا
ابوبکر کے گھر مین آئے اور ابوبکر کو اپنی ساتھ لائے لیکن آپکے جد فاسد شاہ ولی اللہ تصدیق
اس بات کی کرتی ہین کہ جناب رسول خدا بلانے نہین آئے اور ابوبکر خود ہی بلائے
ہوئے پیغمبر کی گھر مین گئے اور پیغمبر اونکو ساتھ لیکر گھر سے نہین نکلے بلکہ راہ مین ساتھ ہو گئے
اب فرمائیے کہ آپکے جد امجد مولانای شوستری کی تصدیق کرتے ہین کہ آپکی الحمد للہ
کہ شیعونکا دعوی ثابت اور آپکا دعوی آپ ہی کی کتاب سے کاذب ہوا افسوس ہے
کہ شاہ صاحب زندہ نہین ہین نہین تو بندہ اونکی خدمت بابرکت مین حاضر ہو کر عرض کرتا
کہ گو بات آپنے سچے کہی مگر اپنی پیری کی جڑ کھودی اگر ایسی ہی راست گوئی آپ اختیار
کرینگی تو مرید کافور ہو جائینگے اور بازار پیری مریدی سرد ہو جائیگا **قولہ** پیغمبر خدا کو دس
پیر پہنچایا **اقول** یہ بھی روایت سنیہ ہے جسکے تضعیف خود صاحب حملہ کرتی ہین جیسا کہ
فرمایا ہے ولی زین حدیث ست جای شگفت، کہ در کس چنان قوت آمد پدید، کہ بار
نبوت تواند کشید، اور مکذب اس روایت کی روایت نقش قدم شناس ہے جسکا نام
ابوکنز خزاعی تھا اور قریش اوسکو ساتھ لیگئی تھی کہ وہ نشان پای مبارک پہچانتا ہوا تا
در غار پہنچا چنانچہ عبارت روایت یہ ہے فما زال یقفو اثر رسول اللہ حتی وقف بہم
باب الغار فقال ہذہ قدم محمد یعنے برابر نقش پای رسول خدا کو پہچانتا ہوا تا در غار پہنچا

Presented by Ziaraat.Com

اور کہا کہ یہ نقش قدم محمدؐ ہی یہانتک وہ حضرت بیشک آئی ہین بعد اسکی نہین معلوم کہ آسمان
پر گئی یا زمین مین سما گئی اور مصدق اس روایت کی کتب تواریخ مثل روضۃ الصفا وغیرہ
کی بھی ہین پس اگر وہ حضرت ابوبکر پر سوار ہوتی تو پی شناس قدم اون حضرت کا کیونکر پہچانتا علے
التنزل اگر ہم فرض بھی کرین متحمل ہونا ابوبکر کا دلالت کریگا اوپر غیر مجانست فیما بین کے
اسلئے کہ اگر مثل جناب امیر علیہ السلام کی من نور واحد ہین شجر واحد ہوتی اور اسمین علاقہ
اصل و فرع نبوت اور امامت ہوتا تو فرع متحمل اصل کی نہو سکتی جیسا کہ ازالۃ الخفا مین مذکور
ہی کہ وقت کسر اصنام کے جناب رسول خدا نے جناب امیر علیہ السلام سی فرمایا کہ ای علی تم
متحمل بار نبوت نہین ہو سکتی ہو آخر بمقتضای الامر فوق الادب جناب امیر علیہ السلام نے
دوش مبارک پر قدم رکھی فرفعہ فکسر الاصنام ولنعم ما قیل ؎ زہی نقش پای کہ بر
دوش احمد زمہ نبوت مقدم نشیند بہر کیف اگر روایت سواری رسول اللہ صحیح
ہو تو ابوبکر متحمل ہونگی مگر بار جسمی کی نہ بار نبوت کی لیکن بار جسمی پس ناقہ و خر رسول اللہ اس
بار مین فضل ابوبکر سی تہا کہ نزول متحمل بار جسمی اون حضرت کا ہوتا تہا اور ابوبکر تو شاید ایک
میل کی بھی نہ بار بردار ہوئی ہونگے اور گویا بعض مصالح ہمارے ہی اونحضرت کی بعد اسکی
کہ ملاقات ہو گئی ایک یہ بھی مصلحت ہو سکتی ہی ؎ بیچارہ خر اچہ بی تمیزست بچون
بار جسمی برد عزیزست ۔ قولہ اور غار مین اول جانا **اقول** یہ بھی مبتنی اوپر اوسی روایت
مکذوبہ کی ہی اور علی التنزل اول جانا ظاہر مین سبتے بر جوش آمد اور باطن مین اوپر
اسکی ہو سکتا ہی کہ پہلے اپنی ہی تئین چشم کفار اشرار سی چہپائی اور امن حفظ و استتار
مین پہنچ جائے اور کل احوال تفاق ایسی ہی ہوتی تہی کہ ظاہر مین کچہ اور باطن مین
کچہ اور تہی قولہ اور قبا کو چاک کر کی سوراخون کا بند کرنا **اقول** یہ بھی روایت سنیہ

ہی بلکہ صاحب ازالۃ الخفا نے انس بن مالک سے باین لطافت روایت کی ہی کہ ابوبکر نے
حجر زائل شود بشقہ ثم القمہ الحجر حتی افعل ذلک بثوبہ ثم حتی بقی حجر فوضع علیہ عقبہ وقال
اوجل فلما اصبح قال لہ النبی فاین ثوبک یا ابابکر فاخبرہ بالذی صنع الحدیث مختصر یہہ
ہی کہ ابوبکر نے کل سوراخونکو اپنا کپڑا پھاڑ پھاڑ کر بند کیا یہانتک کہ کپڑا تمام ہو گیا اور ایک
سوراخ باقی رہگیا پس جب صبح ہوئی تو جناب رسول خدا نے پوچھا کہ ای ابوبکر تمہارا
کپڑا کیا ہوا کہا کہ رات کو سوراخونکی بند کرنیمین خرچ ہو گیا پس اسے صنع بدیع اور فعل شگرف
پر صاحب حمامہ تعریض کرتی ہین کہ ؎ نیاید جز او این شگرف از کسی ، کہ دور
از خرد نماید بسی ، اس مقام کی بعض اشعار بتاشی سارق القرآن مخاطب نی چرائی
وہی ہذا ؎ بغار اندرون در شب تیرہ فام ، چسان دید سوراخہا را تمام ، دران تیرہ شب
یک بیک چون شمرد ، یکی کامد افزون برو یا فشرد ، نیاید چنین کار از غیر او ، الحق سبحانے
تعجب ہی کہ اوس شب تیرہ و تار مین تاریکی غار مین یار غار کو سوراخہای کثرت و مار کیثرت
دکھائی دیئے کہ قبا کو پھاڑ پھاڑ کر بند کئی اور اگر فرمائیے کہ مثل اندہونکی ٹٹولا تو اتنی سوراخہائے
کثیر کہ جسکے بند کرنیمین ای قبا صرف ہو جائی کل ٹٹولنی سی ملجائین اور بند ہو جائین اور بجز سوراخ کے
جو آپکی نیچے تہا اور وہ سوراخ مارتہا کوئی باقی نرہی خالی از استغراب نہین ہی اور شگرف
تر یہ ہی کہ قبای مبارک تزیب و تجمل کی نہوگی کہ دریدہ ہونیمین صدا اوسکی مثل صدای مسعود
عمری علی المنبر ظاہر نہوتی اور بوقاحت حاجت باظہار پڑتی بلکہ ظاہر یہ ہی کہ قبای خلیفہ صاحب
پشم شتر وغیرہ کی ہوگی پس لاقل اوس سی وقت مدیکی صدای گوز شتر مثل صدای
خطبہ معاویہ علی المنبر کی شان مین حاضرین مجلس نی علی منبر رسول اللہ بدعۃ کہا تہا
نکلی ہوگی اور اسمین بہی شک نہین ہی کہ بنسبت سوراخہای متعددہ کی یہ صدائین بہی متعدد

نکلی ہونگی پس تعجب ہی کہ جناب رسول خدا باینہمہ قرب کوئی آواز نہ سنین یہان تک کہ
جب دن ہوئے تو حال قبا پوچھین تب صدیق بصدق وراستے بیان فرماوین کہ شب
کو بخوف کثرت دم وار بالکل سپٹ گئی بہرکیف علی التنزل یہی ایک فعل نفاقی تہا کہ اہل نفاق
سے محل اوسکا بجز خوش آمد کی کسی امر پر نہین ہوسکتا ہی ولنعم قیل ؎ دست بیچارہ
چون بجان نرسد چارۂ جز قلابدن نیست **قولہ** موخرین اونکی اقرار کرتی ہین کہ پیغمبر خدا
نی سب اصحاب کو اول ہی روانہ کردیا **اقول** غلط محض ہی کوئی مورخ نہین اقرار
کرتا اور صاحب عملہ نی جو روایت سنیہ تقیۂ نظم کی ہی سیا کہ ہمنی ابہی بیان کیا شیعون پر
حجت نہین ہوسکتی یا لاجب کہ شیعونکی واسطے روایات علما حجت نہون اور قول ایک شاعر
کا کہ وہ بہی تقیۂ قابل روایت سنیہ ہو اور خود اوسکی تضعیف ہی کرے حجت ہو بای اب ہم
کہتی ہین کہ روایت سنیہ فی نفسہ باطل ہی اور خلاف اون نصوص قرآنی کی ہی کہ جسمین صحابہ
کو تاکیدین واسطے ہجرت کی کیگئے ہین مثل قولہ تعالی قالوا کنا مستضعفین
فی الارض قالوا الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا فیہا وقولہ
تعالے ومن یہاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغما کثیرا وسعۃ
وقولہ تعالی ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ
الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ پس اگر صحابہ سی کوئی باقی نہ تہا تو یہ تاکیدین کن
لوگونکو واسطی ہجرت کی ہوتی تہین اسے سبب سی محققین اہل سنت نی اس روایت باطلہ
کی تاویل کی ہے چنانچہ محدث شاہ عبدالحق دہلوی نی کتاب جذب القلوب مین روایت
نہ باقی رہنے کسی شخص کی صحابہ سی تاویل کی ہی وہذا عبارتہ وازصحابہ غیر از ابوبکر صدیق و
علی مرتضے رضی اللہ تعالی عنہما بآنحضرت در مکہ نماندند وناگزیر ادباین کلام آنست

کہ از اعیان صحابہ و اکابر ایشان غیر از صدیق اکبر و علی و نفسی باو کسی نماند و الا در روایت
آمدہ کہ چند از برآمدن سرور انبیا صلے اللہ علیہ وآلہ بسوی زمرہ بہ صفوان و سائر مشرکان ضعفاء
صحابہ را کہ با آنحضرت توانستند برآمد آوردند و بر جانب دانوا بخطوبات گرفتار میکردند
انتہے موضع الحاجۃ اب کوئی صاحب انصاف فرماوے کیسا قول صحیح ہوا اور کسکا غلط
ہوا **قولہ** کونسا اصحاب باقی رہگیا تہا **اقول** بقول آپکے ابوبکر سا اصحاب تو باقی رہگیا تہا
تو اگر اوسی سے حضرت نے فرمایا ہو کہ من امر خدا بشما رسانیدم تو کیا قباحت ہے آپ
خود اقرار کر چکے ہین صفحہ ۳ مین کہ خطاب طرف کل کی ہوتا ہی اور مراد بعض ہوتے ہین
یہ بات تنزلی ہی ورنہ صحابہ کا موجود ہونا بھی ہم ثابت کر چکے ہین اور اطلاق لفظ اصحاب
کی نہی استعمام مین آپکے کلام مین بجز تاویل خاطر کوئی بات نہین آتی **قولہ** چنانچہ
باقرار علمای شیعہ ثابت ہوا **اقول** غرضکہ باقرار علمای اہلسنت ثابت ہوا کہ ابوبکر
ابتداءً باجازت خدا و رسول صلعم ہمراہ نہین گئے تہے بلکہ خود ہی گئے تہے اور حضرت نے گہر سے
اونکو ہمراہ نہین لیگئے تہے بلکہ راہ مین مگئے تہے اور ادای حق رفاقت مین تعلق و اضطراب
جنبی طبعی یا ساختہ تصنعی کوتاہی کی اور اگر کوئی خدمت بھی کی تو بجوش آمد و ریاکاری
و دنیا خواہی کی کما مر و سیجے **قال المخاطب** القمقام ہداہ اللہ سبل
السلام دوسرا اعتراض دوسری فضیلت پر دوسری فضیلت مین ہمنے بیان کیا ہی کہ
اگر ابوبکر صدیق پیغمبر خدا پر عاشق نہوتے اور اپنی جان و مال کو حضرت پر نثار کرنے پر راضی
نہوتے تو ایسے مصیبت کی سفر مین کبھی شریک نہوتے ادہر علمای شیعہ یہ اعتراض کرتے
ہین کہ ابوبکر کی نیت ہجرت مین اچھی نتہے چنانچہ مجتہد صاحب ذوالفقار مین لکھتے ہین کہ بنیز
باتفاق فریقین شرط ترتب ثواب بر ہجرت صحت نیت است الی قولہ پس ماوا سیکہ

Presented by Ziaraat.Com

ما را علم بصحت نسبت ابی بکر بثبوت نرسد دخول او در مدلول این آیہ متیقن نمیشود و تا متیقن نشود
احتجاج باین آیہ بر علو مرتبہ او نمی تواند شد ازقاضی صاحب احقاق الحق مین فرماتے
ہین کہ وقد ظہر من جزعہ وبکائہ ما یکون من شدۃ ساد الحال فی الاحتفاد الی قولہ فافضلیتہ فاتے
فضیلۃ فی الغار یفتخر بہا لابی بکر ولا الکابرۃ واللداد یعنی ابوبکر صدیق کی جزع اور بکا سے
ثابت ہوا کہ اونکا حال اچھا نتھا اور نیت اونکی درست نتھی اس اعتراض کا جواب خود
امام حسن عسکری ع کی تفسیر سی اوپر مذکور ہو چکا ہی کہ جب پیغمبر خدا نی پوچھا کہ ارضیت ان تکون
معی یا ابا بکر تطلب کما اطلب الی قولہ قال ابوبکر یا رسول اللہ انا انا لو عشت عمر الدنیا
اعذب جمیعا اشد عذاب الدنیا ابوبکر تو میری ساتھ چلنی سی اس شرط پر راضی ہی
کہ تو عذاب اور تکلیف مین گرفتار ہوئے تو اونہون نی یہ جواب دیا کہ آپکی رفاقت مین
اگر قیامت تک بھی عذاب ہووی تو منظور ہی لیکن آپکا ساتھ چھوڑنا منظور نہین ہے
پس اس جواب سی کیا ثابت ہوتا ہی نیک نیت ہونا ابوبکر کا یا بدنیت ہونا اور چونکہ
نیت کا حال افعال اور اعمال سے ظاہر ہوتا ہی اور حرکات جوارح سی دلکی کیفیت معلوم
ہوتی ہی پس جو کام ابوبکر صدیق نی شب ہجرت کو کئی وہ اونکی نیک نیتی پر شاہد ہین یا اونکے
بدنیتی پر یقول التمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام
دعوائے جان نثاری لڑائیون مین جان بچا کر بھاگنے سے ہم باطل کر چکے
دعوائے مال نثاری سے ہم دعوائے بے دلیل ٹھرا چکے اور شب تاریک
مین کونسا محل مال نثاری کا تھا مصیبت سفر کا ہے حال ہم سے کہچکے
کہ کلاب جیفہ دنیا جو سفرہائے چین ورد سس کرتی ہین اونکے تکلیفین بحر و بر
کی کہین تکالیف حضرت ابوبکر سے بڑھی ہوئی ہوتی ہین قولہ ابوبکر کی نیت ہجرت مین ابھی تک

تنبیہ

اقول شیعونکی نزدیک نیت ابوبکر کی کہی کسے کام مین اچھی تھی اونکی بیٹیکا
تردیدون عرض الدنیا سی ثبوت ہی تخلف جیش اسامہ سی حقیقت بندی سی غضبت فاطمہ
فی الغرض سیکڑون دلیلون سے ثبوت ہی اور بالخصوص اہتمام پر بدنیتی سے بے حکم خدا
و رسول کی گھر سے نکلنی سی غار مین رونی پیٹنے سی قلق و اضطراب ظاہر کرنے ایذای
رسول اللہ اور قصد افشای راز رسول اللہ سی ثابت ہی اور بعد ثبوت بدنیتی کی جن افعال کو
اونکیطرف اہلسنت کذب و دروغ منسوب کرتی ہین بشرط ثبوت محمول ریاکاری ہین کا
ہو شان اعمال المنافقین الرائین الذین یراؤن الناس قولہ صاحب ذوالفقار لکھتے
ہین اقول صاحب ذوالفقار اور صاحب احقاق الحق جو لکھتی ہین وہ نہایت بجا اور درست
ہی اسلئے کہ ثبوت نفاق اور بدنیتی فقط ایک فعل دال بر نفاق سی ہوتا ہے جیسا کہ
صاحب ازالۃ الخفا قائل ہین کہ نفرت المنافقین بغض علی ابن ابیطالب علیہ السلام پس اگرچہ
کل افعال کسی شخص کی حسن ہون مگر صحابہ فقط ایک اسی فعل سی یعنے بغض علی ابن ابیطالب
سی اثبات نفاق کر لیتی تھی اسیطرح سے جب ہمکو غصب خلافت اور غصب فدک اور منع
قرطاس اور تخلف از جیش اسامہ اور امثال اسکی سی کہ اوسی پر عدم ایمان بوفائی وعدہ خدا اور
اظہار قلق و اضطراب اور جزع و بکا اہتمام پر نفاق اور بدنیتی خلیفہ صاحب کی ثابت ہوگئی تو
اگر آپ ہزارونکی خدمتین اور محنتین اور مشقتین بیان کرینگے ہم سبکو محمول ریاکاری پر کرینگے
اور یہ بات بعد فرض ثبوت ہی وانی لہ الثبوت قولہ جواب خود امام حسن عسکری کی تفسیر
سی اوپر مذکور ہو چکا ہے اقول جواب الجواب بھی توضیح اوسی کی نیچے لکھ چکا ہی قولہ
جب پیغمبر خدا نی پوچھا الی قولہ اس جواب سی کیا ثابت ہوتا ہی اقول اس جواب سے
خدا نی اونکی ریاکاری اور ریاکاری ثابت ہوتی ہی کہ دلمین کچھ تھا اور زبان پر کچھ تھا جیسا کہ ہمنے

Presented by Ziaraat.Com

بیان کیا کہ اسیوجہ سی جناب رسول خدا نی تصدیق صدیق نکی اور یہ نفرمایا کہ ای ابوبکر تو سچ کہتا
ہی بلکہ فرمایا ان اطلع اللہ علی قلبک آو کہ مناجات بکا بجز اسکی نہین ہی کہ ان ابوبکر خدا نی تو سچ
کہتا ہی کہ جھوٹ کہتا ہی رسول خدا کا تصدیق نکرنا اول دلیل اوپر کذب صدیق کی ہے
تعجب ہی خوش فہمے مخاطب سی کہ اظہار لسانی کو دلیل تصدیق جنانی ٹھہراتا ہی شاید نقیضون کو فہم
مالیس فی قلوبہم سی خبر ہی نہین ہی قولہ اور چونکہ نیت کا حال افعال اور اعمال سی معلوم ہوتا ہی
اقول سچ ہی کہ افعال اور اعمال ہی سی معلوم ہوتا ہی نہ اقوال لسانی سی کیونکہ حضرت
قلق اور اضطراب اور جزع اور بکا کیا افعال اعمال سی نہین ہی اب فرمایئے کہ یہ حرکات خوش نیتی کی
ہین یا بدنیتی کی وقال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام تیسرا
اعتراض تیسری فضیلت پر تیسری فضیلت مین ہمنے بیان کیا ہی کہ گھر سی نکلنی کیوقت سی
مدینہ مین پہونچنی تک جو باتین صدیق اکبر نی کین وہ اونکی عشق اور محبت پر ساتھ رسول خدا
کی دلالت کرتی ہین حضرات شیعہ اوس سی انکار کرتی ہین اور کہتی ہین کہ ابوبکر صدیق
کی حرکتین اونکی نفاق اور عداوت پر دلالت کرتی ہین اسلئے ہم اونکی خدمتونکو جو شب ہجرت
اونہون نی کین بیان کرتے ہین تاکہ معلوم ہو جائی کہ جو کام ابوبکر صدیق نی کئی وہ سوائی
عاشق صادق کی کسی دوسری سی نہین ہو سکتی اول جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتھ
ابوبکر صدیق چلی تب راہ مین ادہر اودہر نظر کرتی جاتی تھی حضرت نی پوچھا ای ابوبکر یہ کیا تیرا
حال ہی تب ابوبکر صدیق نی عرض کی یا رسول اللہ میرا مطلب صرف آپکی حفاظت ہی
چنانچہ صاحب منتہی الکلام ریاض النضرہ سی اسکا خلاصہ ان لفظون سی لکھتی ہین کہ چون
صدیق ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارشاد شریف متوجہ نمارشدگاہی پس میرفت
وگاہی در عقب وگاہی بجانب راست توجہ میکرد و ساعتی بطرف چپ قطع راہ مے نمود

حضرت پرسیکہ ای ابوبکر کاہی ترا چنین ندیدہ بودم چہ افتاد کہ در رفتن راہ اختلاف میکنی عرض
کرد کہ مقصود من نگاہبانی حضرت از شر دشمنان ست مبادا کہ از خجالت در رسند و حضرت
را از راہ تا غار بر دوش برد و دوسری جب پیغمبر خدا کی پای مبارک کی کسل پر ابوبکر صدیق
کو اطلاع ہوئی تو تنبیہ اسکی کہ حضرت نی کچہ کہا ہو ابوبکر صدیق نی حضرت کو اپنی دوش پر
چڑہایا اور غار تک پہونچایا پس زہی نصیب ابوبکر کہ جنکی دوش پر شاہ نبوت نی قدم
رکہا چنانچہ اس امر کو ہم اوپر جملہ حیدریہ سی ثابت کر آئی ہین تیسری جب غار کی کنارے پر
پہونچی تب اول ابوبکر صدیق غار مین گئی اور اوسکو صاف کیا اور سوراخون کو بند کیا تب پیغمبر خدا
کو بلایا اور اپنی ران پر سلایا اسکو بہی ہم ثابت کر آئی ہین اور قاضی نور اللہ شوشتری بہی ابوبکر صدیق
کی اول غار مین جانیکو تصدیق کرتی ہین چوتہی ابوبکر صدیق کی اوس پاؤن مین جو بند کرنیکے
لئی سوراخ پر رکہا تہا سانپ نی کاٹا اور حضرت نی اونکو تسلی دی پانچوین جب تک
مین رہی تب تک ابوبکر صدیق کی گہر سی اونکا لڑکا کہانا پہنچاتا رہا اور پیغمبر صاحب کو کہلاتا
رہا چہٹوین دو اونٹنیان پیغمبر خدا نی ابوبکر صدیق کی بیٹی سی منگائین اور اونسی حاضر کردین ایک
پر آپ سوار ہوئی اور اپنی سانہہ ابوبکر کو سوار کیا اور دوسری پر عامر جو کہ شبان بیت الحرام
تہا اشتربان سوار ہوا چنانچہ اس سب باتونکو جسطرح پر صاحب حلۂ حیدریہ نی بیان کیا
ہی اوسکو ہم لکہتی ہین بیت مین امر چہارم کی ؎

رسیدند کفار بی بر ان ۔ چو شد کار پرداختہ آنچنان
رسید بشر زندان باری گزند ۔ وزان درد افغان او شد بلند
رسید ندا مدا کن راز فاش ۔ مخور غم کہ یزدان صلاح البند
بیت مین امر پنجم کی ۔ بغار اندرون تا سہ روز و سہ شب
کہ بر روی سوراخ بود استوار ۔ پیمبر باو گفت آہستہ باش
کہ از حزم انعمی نیابی گزند ۔ بسر بر و آن شہ بفرمان رب

لہ اقال ان تو الله ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اول ثانی دخلا فی الغار بلکہ اول ثانی ہو کما نص علیہ القاضی نور اللہ ۱۲

شدی پور بوبکر هنگام شام
حبیب خدای جهان را خبر
کرای چون پدر اهل صدق و صفا
برفت از برش پور بوبکر زود
برو کرد راز نبی آشکار
تهی شد از آن قوم آنکوه و دشت
دو جمازه آورده بد جمله دار
برآمد بران دیگری جمله دار

بروی دران غار آب طعام
بنوبت مین امر ششم کی
دو جمازه باید کنون راهوار
مبنال کاری که فرموده بود
از و جمله دار این سخن چون شنود
رسول خدا عازم راه گشت
نشست آن بر یک شتر شاه دین
بهمراه او گشت عامر سوار

نمودی هم از حال اصحاب شر
نبی گفت پس پور بوبکر را
که ما را رساند به یثرب دیار
هم از اهل دین بد یکی جمله دار
دو جمازه در دم مهیا نمود
بصبح چهارم برآمد ز غار
ابوبکر را کرد با خود قرین
پس نهایت تعجب کی

بات ہی کہ باوجودیکہ مورخین شیعونکی ان خدمتونکا اقرار کرتی ہین اور پھر بھی ابوبکر صدیق کی صدیقیت کا اقرار نہین کرتی یقول المشتک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام جواب تیسری فضیلت کا ہم بخوبی بیان کر آئے بالاجمال جو حسن خدمات آپ بیان کرتی ہین وہ سب دعاوی بلا دلیل ہین یا بروایات اہلسنت ہین شیعہ کیون نہ اونکا انکار کرین کہ صدق روات اہلسنت انکی نزدیک نہین ثابت ہی بلکہ کذب ثابت ہی وفی التنزل محمول بر یاکاری ہین جیسا کہ کل افعال منافقین خدا عین ایسے ہی ہین آپکی افعال کفریہ کی چھپانی سی اور اعمال حسنہ کاذبہ کی ظاہر کرنے سی حسن ایمان اونکا نہین ثابت ہو سکتا کل منافقین کی اکثر اعمال ظاہری ایسی ہوتی تھی بلکہ معنی نفاق یہی ہین کہ ظاہر اچھا اور باطن برا پس اگر مخاطب ہذا فعل ظاہری ایسی ثابت کری حالانکہ ایک کا ثبوت بھی محل کلام ہی لیکن نہ نفاق اور نہ ثبوت ایمان اوس سی بھی اعمال ناحق اوقات عمر عزیز کو اونکی گنتے مین مخاطب خوش فہم ضایع کرتا ہی قولہ صاحب

منتہی الکلام ریاض النضرہ سی یون لکھتے ہین اقول یہ استشہاد اشطب بذنبہ ہی لومڑی
اپنی دم کو گواہ کری صاحب ریاض النضرہ یعنی محب طبری وہ سنی ہی کہ صاحب ازالۃ الخفا اور
صاحب جذب القلوب جسکو اپنا پیشوا جانتی ہین بھلا شیعہ اوسکے روایت کو کب
مانتی ہین خصوصاً اوسوقت مین کہ صاحب منتہی الکلام نے اپنائی کی کاریگر اوسکو کاٹ
چھانٹ کر بھین اور سادہ مین تڑپ جھڑپ مچلی اور زردوزی کی دین جب بھی خدا کے
عنایت سی آپکی تقریر سی طابق النعل بالنعل منطبق نہین ہے اسلئی کہ آپ فقط ادھر اودھر
کا دیکھنا بیان کرتے ہین اور کاریگر صاحب پیش وپس اور راست وچپ چلنا بیان کرتی
ہین بھلا پیچھے چلنی مین تو خبر گیری حال پس سر کی ہوسکتی ہی ہر چند معجزات آنحضرت سی تھا
کہ پیش سر اور پس سر کیان دیکھتے تھی باقی آگی اور داہنے اور بائین تو جناب رسولخدا
خود ہی نظر فرماتی ہونگی اور نظر پیشہ کی جوان سی تیز تر بھی نہین ہوسکتے ہی پھر انکی آگی
چلنے سی کسطرح حفظ وحراست مد نظر ہوسکتے ہی اور یہی کچھ خیال مین نہین آتا ہی کہ
ایک پیر فرتوت بی ہتھیار بیکڑون کفار اشرار نابکار سے کنونکر حفظ وحراست کر لیتا پس بجز
اسکے کوئی امر ذہن نشین نہین ہوتا کہ مقصود اصلی اس بیداری وہوشیاری اور بخیہ کاری
اور خبرداری سی یہ تھا کہ اگر کسی طرف سے سایہ کفار نظر آوی تو آنحضرت کو مثل رو روز احد
وحنین سپرد کفار کر کی دوسری طرف سے رو بفرار لاوین اور اپنے جان بچاوین ای یار وتم کو
ابوبکر ہی کی قسم ہی سچ کہو کہ ابوبکر کو اگر مد نظر حفظ وحراست اور یاری اور مددگاری ہی رسولخدا
کی تھی تو ہتھیار پکڑ کر گھر سے کیون نہ نکلی اگر کوئی کچھیانہ ملتے تھی تو کھرپی کا بینٹ ہی ہاتھ
مین تھام لیا ہوتا قولہ زہی نصیب ابوبکر کی کہ جبکی دوش پر شاہ نبوت نی قدم رکھا
اقول سابق مین گزرا کہ یہ وہ روایت سنیہ ہی جسکے صاحب حلبی نی بھی تصنیف کی ہی

ف ۱ ڈاہونا اوپر کا اور پیچھے کا دیکھنا اور سامنے کا روایت غلام ابوبکر انیس سر نشی کی ازالۃ الخفا

اور علاوہ اسکی ابوبکر ہی بڑھکر نصیب اون حضرت کی حمار کی تھے جسکا نام معفور تھا کہ بار شاہ
نبوت منزلون اوٹھاتا تھا آری رہے نصیب اوس شاہ ولایت کی جسنے قدم دوش
شاہ نبوت پر رکھا کما مر من ازالۃ الخفا ونعم ما قیل ؎ علی بر دوش احمد چشم بد دور
عیان شد معنی نور علی نور قولہ اول ابوبکر صدیق غار مین گئی اقول وہی روایت سنیہ
ہی کما مر قولہ قاضی نور اللہ شوشتری ہی اقول آپکو کچھ تمیز بات سمجھنی کی نہین ہی
جب فخر رازی مدعی اسکا ہوا کہ ثانی اثنین کی معنے یہ ہین کہ ابوبکر مثل جناب رسول خدا
ہین تب مولانای شوشتری علیہ الرحمہ اوسکی ابطال مین فرماتی ہین کہ اتمام مرعی
مماثلت لفظ ثانی سی مراد لینا بنا بر قول موحدین اہلسنت کی بھی باطل ہی اسواسطیکہ انہون
نی ابوبکر کو ثانی نہین کہا بلکہ جناب رسول خدا کا ثانی ہونا اس راہ سی کہا ہی کہ اول غار
مین گھسنے والی ابوبکر تھے اور ثانی جناب رسول خدا تھی پس معنے ثانی بنا بر قول
اونکی بھی مثل کی نہ ٹھہری بلکہ دوسری کے ہوئی یہ مطلب نہین ہی کہ مولانای شوشتری
خود اسکی قائل ہین ورنہ حوالہ بسیر سنیہ کیون کرتی جیسا کہ انکی عبارت سی ظاہر ہی اور
ابطال اسکا کہ ثانی معنے مثل نہین ہی ابطال فضیلت شیخین بخوبی کر چکی فتذکر قولہ
سوراخ پر رکھا تھا سانپ نی کاٹا اقول تب جناب رسول خدا نی ابوبکر کی لعاب دہن لگا دیا پوچھے
روایت کسی آدمی کیون لکھتے ہین شیعہ اس روایت سنیہ مین اسیقدر قبول کرتی ہین
کہ اس بہانہ سی ابوبکر روئی اور قصد افشائی راز رسول اللہ کیا چنانچہ جن اشعار حملہ کی آپ
مصدق ہین اونمین یہ مضمون بصراحت مندرج ہی ؎ پیغمبر با گفت آہستہ باش
رسید ند اعدا کمن راز فاش ؛ مخور غم مگردان صدا را بلند ؛ کہ از زخم افعی نیابی گزند ؛
قولہ ابوبکر صدیق کی گھر سے اونکا لڑکا کپڑا پہنچاتا رہا اقول اونکا لڑکا یا اونکی لڑکی اسما

جیسا کہ آپکی بعض روایات مین ہی اگر اپنی باپ کیواسطے کھانا لائی تو ابوبکر کی کیا خدمتگزاری
ہوئی بلکہ اونکی لڑکی نی اپنے باپ کی خدمت کی واسطے کہ مثل اپنے پکے وہ نا خلف
نہین تھے شاہ عبدالحق دہلوی جذب القلوب مین مواہب لدنیہ سی ناقل ہین کہ
اسما بنت ابی بکر ہر روز طعام برای آنحضرت بالای کوہ می برد و محمد ابن ابی بکر اخبار کفار
می رسانید انتہی العجب پیدائش محمد بن ابی بکر کی عام الحجہ مین ہی کہ کتنے سال متاخر
از ہجرت ہی پس کیونکر محمد بن ابی بکر قبل از پیدائش اپنی اخبار کفار جناب رسول خدا
کو پہونچاتی تھے اور اگر کوئی عذر وہم راوی کری تو حضرت مخاطب کی پیر و مرشد کا دیگر
اینٹائی کی ایسے باتونپر نہایت مسخرگی کرتی ہین بہرکیف ایک مضمون حیرت یہ بھی
ہی کہ جو توشہ کمر بند اسما چیر پہاڑ کی باندہا کیا کہ جس سی اسم اسما ذات النطاقین ہوا جیسا کہ آپکی
روایات مین ہی وہ کیا ہوگیا جو ابوبکر کی لڑکی لڑکی کو کھانا پہنچانی کی احتیاج پڑی اور یہ
بھی تعجب ہی کہ جو شخص ابوبکر کی اسفے نے زیر سواری لانا بلا قیمت کی مثل خلوت عایشہ
بلا مہر کی باوجود اصرار ابوبکر کی بقبول نفرمائی کما فی الصحیح البخاری وہ کھانا ابوبکر کا بلا قیمت
کیونکر قبول فرمائیگا اور اگر قیمت قبول کیا تو بہت بھاری قیمت لیکر کھانا کھلا دیتی ہین
اسمین کوئی امر ابوبکر کی لئی موجب فخر نہین ہی قولہ چھپوین دو اونٹنیان پیغمبر خدا نے
ابوبکر صدیق کی بیچے مسی سنگائین اقول ابوبکر کی بیچے کا اونٹنیان لانا کوئی خدمتگزاری
حضرت ابوبکر نہین ہے بلکہ بالاصالۃ خدمت پسری واسطے پدر کی گو اسکی ضمن مین
ایک کار رسول خدا بھی ہوگیا لیکن آپنے تو وعدہ ابوبکر کی خدمتون کی بیان کرنیکا کیا تھا
نہ یہ کہ اونکی صاحبزادی کی خدمتین بیان ہون اور کیون نہین جائز ہے کہ صاحبزادی کے
یہ خدمت ضمنی بھی بطمع دنیا یا منوط باجرت ہو فان الولد سر لابیہ جیسا کہ مضمون اجرت اجیر

ف بیان ہی قتال ابوبکر
یا رسول اللہ تو
مارے گئے قتال
رسول اللہ ابوبکر
فقط ۱۲ ۱۲

دوسری روایت اہلسنت مین وارد ہی چنانچہ صحیح بخاری اور جذب القلوب مین مذکور ہی
واللفظ للاخیر بعد ازان شخصے را از بنی دیل کہ نام او رقیط بود و در کار ہدایت و بدرقگی ماہر و
بامانت و حفظ اسرار مشہور بود اجیر گرفتند تا بعد از سہ روز ہر دو شتر بجبل ثور حاضر آورد و
این رقیط ہم در دین کفار بود انتہے اس روایت مین تو اجیر کافر کی اور شیان لائیکا مذکور ہی
ابوبکر کی لڑکی لڑکی کا کچھ ذکر نہین ہی اور بہر کیف علی التسلیم اگر اولاد بھی مثل پدر کی اہل نفاق
سی تھی تو اونکی خدمات بھی افعال نفاقی ہونگی ہمارے آپکی بحث تو اس مقام مین ابوبکر
مین ہے نہ اونکی اولاد اور احفاد مین قولہ فی الحاشیہ حضرات شیعہ کو اس مصرعہ
پر غور کرنا چاہیئے کہ پیغمبر خدا نے ابوبکر صدیق کی صداقت اور صفائی کو کس صفائی سی بیان
فرمایا ہی اقول یہ صفائی تقریر مرزائی باذل علیہ الرحمہ ہی اور مبتنے اوپر سخریہ اور استہزا کی
ہی ورنہ آپ خوب جانتی ہین کہ شیعہ صدیقیت کی منکر اور کذبیت کی مقر ہین شاید قصیدہ
عالی نظر عالی سی نہین گزرا جسمین مذکور ہی ؎ اول آن ہر سہ تن حضرت صدیق بود و
ما ز صداقت شدیم جملہ ثناخوان او قولہ مورخین شیعہ بھی ان خدمتونکا اقرار کرتی ہین اور پھر
بھی ابوبکر صدیق کی صدیقیت کا اقرار نہین کرتی اقول اولا تو روایات سنیہ کا اقرار ہی نہین
کرتی اور ثانیا علی التنزل مثل افعال دیگر منافقین کی محمول بر ریا و سمعہ کرتی ہین پھر آپ ہی فرمائیے
کہ کیونکر صدیقیت کی قائل ہون آپکا تعجب جای تعجب ہی کہ ایسی پیش پا افتادہ باتین بھی
نہین سمجھتا اور ناحق تعجب کرتی ہین قولہ فی الحاشیہ چوتھی اور پانچوین اور چھٹوین فضیلت
کی اعتراضونکو ہم اور فضیلتونکی اعتراضات کی ضمن مین بیان کرینگی اقول سابق مین اپنی بیان
وعدہ ضمنی نہین کیا تھا بلکہ فرمایا تھا کہ ہم اعتراضات کو اوسی ترتیب سی بیان کرتی ہین جس ترتیب
سی ہمنے فضیلتین بیان کین ظاہرا جواب اعتراضات سی عاجز آئی اسلئے بہانہ ذکر ضمنی

اپنے جان بچائی خیر تم بھی بھاگنی والیکا پیچھا نہین کرتے اور مثل آپکی کہتے ہین کہ ہمارا جواب
الجواب بھی ضمناً آجاوی گا قال المخاطب القمقام ہداہ اللہ سبل
السلام ساتوان اعتراض ساتوین فضیلت پر ہمنے اوپر بیان کیا ہی کہ لصاحبہ کی لفظ سی
صاحبیت ابوبکر صدیق کی ثابت ہوتی ہی اور یہ رتبہ کسی دوسری کو نصیب نہین ہوا کہ خدا
نی کسیکے صحابیت کو تخصیص کرکی بیان فرمایا ہو اور پر علماء شیعہ چند طرحسی اعتراض کرتی
ہین اول اسطرح پر کہ لفظ صاحب سی مراد ہمراہ کی ہی اوس سی کوئی فضیلت ثابت نہین
ہوتی بلکہ اللہ جلشانہ نی اپنی کلام مین کافر کو مومن کا صاحب بیان کیا ہی چنانچہ فرماتا
ہے فقال لصاحبہ وھو یحاورہ اکفرت بالذی خلقک من تراب
اور دوسری جگہہ فرماتا ہی کہ حضرت یوسف نی اپنی رفیقون سی جو قید مین تھی اور کافر تھی
فرمایا یا صاحبی السجن پس اس صاحب کی لفظ سی فضیلت بکطرف اسلام کا ثبوت بھی
نہین ہوسکتا ہی اور صاحبیت اصطلاحی کی لئی ایمان کا ہونا ضرور ہی کہ وہ ابوبکر صدیق کو
حاصل ہی نہ تھا پس وہ فضیلت جو اس لفظ سی ظاہر ہوتی ہی نسبت اونکی ثابت نہین
ہوسکتی چنانچہ آیت اول کا جواب یہ ہی کہ بیشک آیہ فقال لصاحبہ وھو یحاورہ
مین اللہ جلشانہ نی کافر کو صاحب مومن کا فرمایا مگر اوسیوقت اوسکی اہانت بھی بیان
کردی اور اوسکا کفر ظاہر کردیا اور کہدیا کہ اکفرت بالذی خلقک من تراب اور
یہان جو صدیق اکبر کو صاحب بیان کیا تو اوسکے ساتھ ہی وہ کلمہ جو محبت اور تسلی پر دلالت
کرتا ہی بیان کردیا کہ پیغمبر کیطرف سے فرمایا کہ لا تحزن ان اللہ معنا کہ غمگین
ہو خدا ہماری ساتھ ہی پس دونون مین کیا مناسبت ہی اور دوسری آیت کا یہ جواب
ہی کہ صاحبی السجن مین صاحب کا لفظ مضاف سجن کیطرف ہی نہ حضرت یوسف کیطرف

سلہ یہان اور یہان فضیلت کی اعتراضات کی مخالفین بیان کرتی ہین

اور اس آیہ مین لفظ صاحب کا مضاف نبیؐ کیطرف ہی رہا ایمان لانا ابوبکر صدیق کا وہ
بروایات معتبرۂ امامیہ ثابت ہی چنانچہ مجالس المومنین مین قاضی نورالله شوستری
نی لکھا ہے کہ خالد بن سعید از سابقین اولین بود اسلام او مقدم بر اسلام ابوبکر بودہ بلکہ
ابوبکر ببرکت خوابی کہ او دیدہ بود مسلمان شدہ بود و بالجملہ سبب اسلام خالد آن بود کہ در خواب
دیدہ بود کہ بر کنار آتشے افروختہ ایستادہ است و پدر او میخواہد کہ او را در آتش اندازد
کہ ناگاہ رسالت پناہؐ گریبان او را گرفتہ بجانب خود کشید و با او گفت کہ بجانب من بیا تا
بہ آتش نیفتی خالد ازین خواب ہولناک بیدار شد و ہم یاد کرد کہ این خواب من صحیح
است و آنگاہ متوجہ خدمت حضرت رسالت گردید در راہ ابوبکر با او ملاقات نمود و از حال او
پرسید خالد صورت واقعہ را با او بیان نمود ابوبکر نیز با او موافقت کردہ بخدمت آنحضرت صلی
الله علیہ وسلم آمدند و بشرف اسلام فائز گردیدند اس روایت کی دیکھنے والی انصاف
کر سکتے ہین کہ جو شخص اسلام کی سچائی پر بالہام غیبی یقین لایا ہو اور جسکو خدا نی رویاء صادقہ
کی ذریعہ سی ایمان پر راغب کیا ہو اوسی نبوت کی زبان سی نکل سکتا ہی کہ وہ ایمان سی
بی بہرہ تہا برای خدا کوئی تہا نورالله شوستری کے اس فقرہ کو کہ ابوبکر ببرکت خوابی کہ او دیدہ بود مسلمان شدہ
مجتہد صاحب کے اس فقرہ سے کہ خلیفہ اول از اول امر از ایمان بہرہ نداشت باتفاق علمای امامیہ مطابق کر
اور انصاف سے نگذرے کہ ان لوگونکو دشمنی اور عداوت نے کیسا اندھا کر دیا ہی کہ ایسے صدیق کی ایمان سی انکار کرتے ہین
جسکو خدا نی بذریعہ رویاء صادقہ کی حقیقت اسلام پر آگاہ کر دیا ہو اگر کوئی کسی کہ قاضی نورالله
شوستری نی اسلام کا اقرار کیا ہی اور مجتہد صاحب نی ایمان سی انکار فرمایا ہی اوسکا
جواب ہم چند طرح سے دیتی ہین اول یہ کہ ہمکو یہ امر ثابت کرنا ہی کہ ابوبکر صدیق نی پیغمبر صاحب
کی نبوت کو ایسی سچ جانا اور حضرت کی دعوت کو دل سی قبول کیا اوسکا نام مجتہد صاحب

اسلام زمین یا ایمان سو بفضلہ تعالی تعاسے نور اللہ شوستری کی اقرار سی ثابت ہو گیا اور اگر
مجتہد صاحب نی ایمان اور اسلام کی تفظونمین اس نظر سی فرق کیا ہو کہ ایمان سی مراد تصدیق
بالجنان ہی اور اسلام سی فقط اقرار باللسان اور ایمان سی ابو بکر صدیق کی اسلئے انکار کیا
کہ اونکو پیغمبر صاحب کی نبوت پر تصدیق قلبے کا مرتبہ نتھا تو اونکی تکذیب کی لئی اونہین کی
شہید ثالث کا اقرار کافی ہی یعنے ابو بکر برکت خوابی کہ اودیہ بود مسلمان شدہ بود دویم یہ
مانا کہ ایمان اور اسلام مین فرق ہی اور اس روایت سی شہید ثالث کی اسلام ابو بکر کا ثابت
ہوتا ہی نہ ایمان لیکن ہم ابو بکر صدیق کا ایمان بھی امیر المومنین علی مرتضے کی اقرار سے
ثابت کرتی ہین اور مجتہد صاحب کی تار و پود کو درہم برہم کئی دیتے ہین مومنین کو چاہئی
کہ اونکو خدا دل سی نہین اور اپنے بزرگونکی بیخبری پر افسوس کرین کہ علامہ حلی نی شرح تجرید
مین لکھا ہی کہ قال علیہ السلام یوما علی المنبر انا الصدیق الاکبر انا الفاروق الاعظم اسلمت
قبل ان اسلم ابو بکر و آمنت قبل ان آمن کہ حضرت علی علیہ السلام نی ایکدن منبر پر یہ فرمایا کہ مین ہون
صدیق اکبر مین ہون فاروق اعظم اسلام لایا قبل اسلام ابو بکر کے اور ایمان لایا قبل ایمان ابو بکر کے پس
علامہ حلی نی حضرت علی کی زبان سی اسلام بھی ابو بکر کا اور ایمان بھی اونکا ثابت کر دیا اگر نہ شوستری
کی قول سی مجتہد صاحب کا قول باطل نہوا تھا تو اب علی مرتضے کی قول سی اونکا قول
کہ خلیفہ اول از ایمان بہرہ نداشت باطل ہو گیا والحمد للہ علی ذلک بلکہ اس روایت سی یہ
بھی معلوم ہوا کہ اسلام اور ایمان کو ابو بکر کی ایسے وقعت اور عزت اور شہرت تھی کہ حضرت
علی نی فخریہ بیان کیا کہ مین اونسے بھی پہلی ایمان اور اسلام لایا اگر موافق قول شیعونکی ابو بکر
صدیق ایمان اور اسلام مین کامل نہوتی یا معاذ اللہ منافق ہوتی یا طمع دنیا سی ایمان لائی
ہوتی تو حضرت علی اونسی پیشتر ایمان لانی پر افتخار کیون کرتی ہین اس روایت سی یہ

بھی ثابت ہوا کہ ابوبکر صدیق کی اسلام و ایمان کی نسبت جو علماء امامیہ کا قول ہی کہ وہ صرف
ظاہر مین اسلام لائی تھی اور کاہنونکی کہنے سی بر طمع خلافت مسلمان ہوگئی تھی وہ بالکل غلط
ہی لیکن قاضی صاحب کی شہادت سی جسمین اونہون نی ابوبکر صدیق کو سابقین اولین مین
بیان کیا اونکی اگلی پچھلی جھوٹی ہوگئی اور یہ کوئی خیال نکری کہ قاضی صاحب کی اس
فقرہ نی فقط اپنی اور مجتہدین کی قولون کو باطل کیا بلکہ اپنی حضرت صاحب الامر کی
قول کو بھی رد کر دیا یعنی شیعونکی امام مہدی صاحب کا بھی یہی قول ہی کہ ابوبکر صدیق
دنیا کی طمع سی ایمان لائی تھے اور یہودیون سی پیغمبر صاحب کی بادشاہت اور غلبہ
کا حال سنا کرتی تھی پس موافق اونکی کہنے کی ظاہرین کلمہ گو ہوگئی تھی چنانچہ اسکو ملا باقر
مجلسی نی بحار الانوار کی رسالہ رجعیہ مین بروایت شیخ صدوق محمد بن بابویہ قمی کی لکھا
ہی اسلام ابوبکر طوعاً بود اما برای طمع دنیا زیرا کہ ایشان با کفرہ یہود مخلوط بودند الی قولہ
چون حضرت دعوی رسالت فرمود ایشان از روی گفتہ یہود بہ ظاہر کلمتین گفتند و در
باطن کافر بودند انتہی ان روایتون سی اسلام اور ایمان ابوبکر صدیق کا بخوبی ثابت
ہوا اور جب ایمان اور اسلام اونکا بخوبی ثابت ہوا تو صاحب کی لفظ سی یہ بھی بنص قرآن
ثابت ہوا کہ وہ پیغمبر کی صاحب تھی اور پیغمبر صاحب کی اصحابونکی جو فضائل اور درجات
ہین اونکو علماء امامیہ بھی تسلیم کرتی ہین انکے مصداق بھی ٹھہری پس باوجود اسکی جو کوئی
اونکی صحابیت کا بھی انکار کری اور اونکی فضائل کو نہ مانی وہ منکر نص قرآنی ہی بقول
المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہم بھی اوپر بیان کر چکی کہ
فی نفسہ صحابت مین کوئی شرافت نہین ہی مگر بعد ثبوت ایمان حقیقی کی اور ایمان
حقیقی کہ جزو اعظم اسکا تصدیق جنانی ہی منافقین صحابہ مین خصوصاً حضرات ثلثہ مین

شیعونکی نزدیک منقود ہی پس اگر صحابت اصطلاحی بھی اسمقام پر مراد لیجاوی تو نہوگی
مگر باعتبار ایمان ظاہری کی جسطرح کل منافقین باعتبار ایمان ظاہری کی شمار صحابہ مین داخل تھی جیسا کہ
سابق مین قول امام نووی سی ہمنے ثابت کیا کہ وہ شان منافقین مین فرماتی ہین ولا نہم کانو معدودین فی اصحابہ
یجاہدون معہ اما حبۃ واما لطلب الدنیا الی آخر ۔ وقد مر اور حدیث اصحابی اصحابی اور
حدیث من الاصحاب من لا یرانی اور امثال اوسکی جو بیان ہوچکی سب اسی پر دلالت
کرتی ہین کہ منافقین داخل صحابہ تھی پس اگر جناب باری نی بھی یہی صحابیت نفاق اذ
یقول لصاحبہ مین مراد لی ہو تو حضرت ابوبکر کی کے لئی اسمین کیا شرافت اور کیا فضیلت
نکلی لیکن کسے مفسر نی کسی فقیہ نی کسی محدث نی اسمقام پر نہین کہا ہی کہ خدا نی معنی اصطلاحی
مراد لئی ہین باقی رہے معنے لغوی پس اطلاق اوسکا قرآن مین حدیث مین عرف مین
اور ساتھہ رہنے والون کی آیا ہی خواہ ساتھی مومن ہو خواہ کافر ہو یہانتک کہ اگر حیوان
بھی ساتھی ہو تو کبھی اوسکو بھی صاحب کہتی ہین جیسے عرب بولتی ہین مثل الصاحب الحمار
چنانچہ قرآن مجید مین چند مقام پر اسطرحکا استعمال موجود ہی پس ای سی ہی جناب رسولخدا
کو صاحب کفار کہنا چنانچہ فرمایا ہی وما صاحبکم بمجنون یعنی ای کفار تمہارا صاحب یعنی جناب
رسول خدا مجنون نہین ہین اور اسی سے ہی بیان صحابت درمیان ایک مومن اور ایک
کافر کی جیسا کہ فرمایا ہی قال لصاحبہ وہو یحاورہ انا اکثر منک مالا واعز نفرا یعنی ایک کافر
نی اپنے صاحب سی کہا کہ مین زیادہ تر ہون تجھسے از روی مال کی اور پھر فرمایا قال
لصاحبہ وہو یحاورہ اکفرت بالذی خلقک من تراب یعنی کہا واسطی اوسکی صاحب اوسکی
نی درحالیکہ مباحثہ کرتا تھا اوس سی کہ آیا کافر ہو گیا تو ساتھہ اوسکی کہ جسنے پیدا کیا تیرے
تئین مٹی سی اور اسی سی ہی وہ مقام جہان خداوند علام نی زبانی حضرت یوسف کی فرمایا

ہی کہ اونہون فی دو کافرون سی جو قید خانہ مین اونکے ساتھہ تہی کہا یا صاحبے السجن یعنی
ای دو نوساب میری قید خانہ مین پس صحابت لغوی فی نفسہ موجب کسی فضیلت
و شرافت کی نہین ہی ورنہ کافر کو صاحب مومن اور مومن کو صاحب کافر نہ کہتی آئے
سی صاحب کی فضیلت کسی لفظ ما بعد یا قبل سی ثابت کیجاوی تو کلام اوس لفظ ما بعد اور
قبل مین ہوگا نہ لفظ صاحب مین **قولہ** سپر شیعہ چند طرح سی اعتراض کرتی ہین اول
طرح پر **اقول** اول وہی کہ جسکی ثانی اثنین مفقود ہی اون پندرہ طرحکی اعتراضون کا جو شیعہ
کرتی ہین اگر آپ سی جواب نہین ہو سکتا تہا اور فقط ایک ہی اعتراض کی جواب پر آپکو
قدرت تہی تو یہی فرمایا ہوتا کہ اون چند اعتراضون سی ایک یہ ہی اوسکا نام اول کیون
رکہا اسلئے کہ لفظ اول خواہی نخواہی خواہان ثانی ہی **قولہ** صاحب سی مراد ہمراہی کی ہے
اقول باتفاق مفسرین اس مقام پر یہی معنے لغوی مراد ہین کسی مفسر نے نہین کہا ہے کہ
یہین قرآن مین صحابت کی اصطلاحی معنے بہی مراد ہین ولا اقل اذا جاء الاحتمال بطل
الاستدلال اور جب اختلاف اوسکا مومن و کافر دونو پر ہوا تو قول شیعہ کہ صاحب کی
لفظ سی فضیلت بکیطرف امام کا ثبوت بہی نہین ہو سکتا جیسا کہ آپ خود قائل ہین نہایت
بجا اور درست ٹہرا اسلئے کہ اگر کسین مذمت یا فضیلت سمجہی جائیگی تو نفس لفظ صاحب سی
سمجہے جائیگی بلکہ یا لفظ ما قبل یا ما بعد سی سمجہے جائیگی اور قابل بحث و فحص وہی لفظ ما قبل
و ما بعد ہوگا نہ لفظ صاحب کا **قولہ** آیت اول کا جواب یہ ہی **اقول** یہ جواب محض مہمل
ہی اور دلیل کمال غباوت و جہالت پر ہی اسلئے کہ خود مخاطب اسکا اقرار کرتا ہے کہ
بیشک خدا نی کافر کو صاحب مومن کہا ہی پس اسی قدر سی دعوائے شیعہ کہ صاحب کا
اطلاق مومن و کافر دونو پر ہوتا ہی ثابت ہوگیا **قولہ** مگر اوسیوقت اوسکی اہانت بہی بیان

کردی **اقول** اہانت کا بیان کردینا عین ثبت دعوای شیعہ ہوا اگر اہانت نہ بیان فرماتا
اور کفر اوسکا نہ ثابت کرتا تو ہم کیونکر جانتی کہ صاحب کا اطلاق کافر پر بھی آیا ہے **قولہ** اور یہان
جو صدیق اکبر کو صاحب بیان کیا تو اوسکی ساتھ ہی وہ کلمہ **اقول** اگر اوسکی ساتھ ہی وہ کلمہ بیان کیا ہے
تو وہی کلمہ اوپر فضیلت کی بنا پر مخاطب کی عقیدہ کی دلالت کریگا نہ لفظ صاحب کا اور کلام اس مقام مین لفظ صاحب
مین ہی نہ اوس کلمہ دیگر مین کہ بحث و محض اوسمین بعد اسکی ہم کرینگی اس مقام پر غرض اسیقدر
ہی کہ لفظ صاحب مین کوئی فضیلت نہ ہوئی باسواسطے کہ اگر بقول تمہاری فضیلت ہوئی تو
لفظ مابعد مین ہوئی نہ لفظ صاحب مین الحمد للہ کہ یہ دعوی شیعونکا تو باقرار آپکی ثابت
ہوچکا اب آیئی لفظ مابعد مین ہم گفتگو کرتی ہین کہ وہ لفظ لاتحزن ان اللہ معنا ہی آپ مدعی
ہین کہ یہ کلمہ محبت اور تسلی پر دلالت کرتا ہی ہم کہتے ہین کہ لانسلم نہ یہ کلمہ فی نفسہ محبت پر
دلالت کرتا ہی نہ تسلے پر بلکہ لفظ لاتحزن صیغہ نہی ہی اور اصل نہی واسطے حرمت کی ہی
جیسا کہ اصل امر واسطی وجوب کی ہی پس باعتبار معنے اصلی کی یہ لفظ دلالت کریگا اوپر واقعی
ہونی ایک فعل قبیح کی خلیفہ اول سے کہ وہ اظہار قلق و اضطراب اور حزن و بکا تھا جو
دلیل ہی بدینی اور بی ایمانی اور عدم تصدیق بوعدہ خدا و رسول پر بسلنا کہ اوپر تسلے ہی کی
محمول ہی لانسلم کہ تسلی کی لیے ایمان بھی لازم ہی کیون نہین جائز ہی کہ کسی کافر یا منافق
کو بخوف افشای راز تسلے دیجاوی یعنے اگر اوس کافر یا منافق کو تسلی نہ دیتی تو وہ افشا
اوس راز کا کہ جسکا چھپانا مصلحت وقت تھا کردیتا **قولہ** پس دونو مین کیا مناسبت ہی
اقول دونو آیتون مین بڑی مناسبت ہی ایک تو یہ کہ لفظ صاحب نہ وہان ایمان پر دلالت
کرتا ہی نہ یہان ایمان پر دلالت کرتا ہی دوسرے جیسے وہان مابعد دلالت کفر پر کرتا ہی
ویسا ہی یہان بھی شیعونکی نزدیک مابعد دلالت اوپر کفر ہے کے کرتا ہی جیسا کہ عنقریب

Presented by Ziaraat.Com

جہان آپ نے نحت و فتح لفظ لاتحزن مین کرنیکی اہم بتوضیح تمام بیان کرنیکی قولہ اور دوسری آیت
کا یہ جواب ہی کہ صاحبی ابن زین العابدین صاحب کا مضاف سجن کیطرف ما قول ہی او صاحب
ایسا جواب نامعقول اور سمجھنے سے اضافت کی نہایت جاہی حیرت ہی صبیان کتب
ہی جانتی ہین کہ اضافت ادنیٰ ملابست سے ہی محاورات فصحا و بلغا مین ثابت و ذایع ہی ہر مضاف
الیہ کو ضرور نہین ہی کہ مضاف الیہ حقیقی ہو جیسے جری النہر و لحم العید و سہم النبل پس حقیقت
مین نہر کوئی چیز سیال ہی کہ جسکے طرف جریان کی اضافت کرین اور نہ عید کوئی جانور ہی
کہ اوسکا گوشت کہین نہ نبل کوئی کلوی ہی کہ جسکا تیر ہو پس یہ اضافتین نہین ہین مگر ادنے
ملابست اسطرح اضافت صاحب کی طرف سجن کی بملابست ظرفیت ہی نہ یہ کہ سجن مضاف
الیہ حقیقی ہی اور کیونکر حقیقۃً صاحب سجن کی ہو سکتی ہی حالانکہ سجن عبارت ہی جسد اور
سقف سے پس کون کہہ سکتا ہی کہ فلان شخص صاحب جدار ہی اور صاحب سقف ہی
آری اگر معنی صاحب کی مالک کی لین تو سجن مضاف الیہ حقیقی ہو سکتا ہی لیکن اس مقام پر
صاحب سے السجن مالک سجن تھی بلکہ مقید فی السجن تھی بنا برا کی ضرور ہوگا کہ مضاف الیہ
حقیقی یہان محذوف کیا جاوی کہ وہ یای متکلم ہی اور معنی کلام کی یہ کہی جاوین کہ ای دو نوجوان
میری قید خانہ مین اور اگر اس بات کو آپ ہمسی باور نکیجئے تو اپنی بڑی مقدمہ ادب قاضی
بغیاوی کی کہنے کو تو البتہ مانئی کا دیکھئے وہ اپنی تفسیر مین فرماتی ہین کہ معنے یا صاحبی
السجن کی یہ ہین کہ یا صاحبی فی السجن فاضافتہما الیہ علی الاتساع کقولہ یا سارق اللیلۃ اہل الدار
سلقتہ ای یا سارق فی اللیلۃ اہل الدار پس کہا ای دو صاحب میری قید خانہ کی پس اضافت طرف
سجن کی مجازاً ہی جیسا کہ قول قائل مین ہی ای چرانی والی رات کی اہل دار کی تئین اب تو
کچھ مانی چون و چرا آپکو نہ رہی ہوگی اب فرمایئے صاحبی اور یا صاحبی مین کیا فرق ہے

صاحب مضاف طرف نبی کی دونو جگہہ ہی کہ نہین اُسمی یہ فرق ہی کہ ایک جگہہ مضاف ایک
صاحب کی ہی اور دوسری جگہہ اضافت دو صاحب کی ہی بسبب اسکی کہ دوسری صاحب
یہان موجود ہی نہ تہی ورنہ نہین معلوم کہ کیا آفت برپا ہوتی اور جناب رسول خدا کو کتنے
تسلی دینی پڑتی اور بڑی مشکل تو یہ تہی کہ دوسری صاحب تو تسلی دینی و راضی ہونیکی
عادت ہی نہین رکہتے تہی چنانچہ روز حدیبیہ ہر چند جناب رسول خدا نے تسلی دی اور
فرمایا کہ انی رسول اللہ ولن یضیعنی اللہ یعنی مین خدا کا رسول ہون اور خدا مجکو ہرگز
ضایع نکریگا مگر غیظ و غضب مین خلیفہ صاحب کی کمی نہوئی جیسا کہ صحیح مسلم مین موجود ہی
یہانتک کہ نبوت ہی مین اظہار شک کرینگی پس ایسے صاحب سی تو فقط ان اللہ معنا
کہنی سی جان بچانی بہت مشکل بات تہی مگر الحمد للہ کہ بخیر گذشت کہ آپ ساتہہ ہی تہی
قولہ اس آیت مین لفظ صاحب کا مضاف نبی کیطرف ہی اقول اگر غرض یہ ہی کہ
لفظ نبی کیطرف مضاف ہی تو محض کذب و افتری علی اللہ ہی اسلئے کہ اضافت طرف
ضمیر مجرور متصل کی ہی کہ لکہنے مین واو اور پڑہنی مین ہی ہی کما صرح بہ علماء التجوید اور
اگر غرض یہ ہی کہ باعتبار مرجع ضمیر کی اضافت طرف نبی کی ہی تو کوئی کہہ سکتا ہی کہ لانسلم
کیون نہین جائز ہی کہ مرجع ضمیر لفظ نار ہو کہ بہت قریب ہی اور اضافت صاحب النار
کی مثل اضافت صاحبی السجن کی ہو پس اس صورت مین بہی فرق کرنا آپ کا
بین الاضافتین محض باطل ہو گیا اور اگر عذر گذشت ضمائر قابل پذیرائی ہوگا تو شیعونکا
بہی عذر گذشت ضمائر سکینتہ علیہ مین کہ جس سی عدم ایمان خلیفہ صاحب ثابت ہوتا ہی البتہ
قابل پذیرائی ہوگا یہ نہایت بی انصافی ہی کہ میٹا میٹا ہپ اور کڑوا کڑوا تھو یعنی عمل
اسکی ہی کہ آیہ انما ولیکم اللہ مین جس سی خلافت جناب امیر علیہ السلام ثابت ہوتی ہی

اطلاق جمیع علی الواحد جائز نہین ہی اور آیۂ الو الفضل مین الو ابوبکر ہین افسوس ہی کہ دنیا
مین انصاف نہین ہی قولہ ر با ایمان لانا ابوبکر کا وہ بروایات معتبرۂ امامیہ ثابت ہی
اقول ہمکو معلوم نہین کہ مخاطب کس ایمان کا ذکر کرتا ہی اگر غرض ایمان نفاقی ہی جیسی
ایمان منافقین تہا کہ مصداق قالوا امنا بافواہہم ولم تؤمن قلوبہم کا تہا یا
مصداق آمنوا ثم کفروا فطبع علی قلوبہم فہم لا یفقہون کا تہا تو
بطیب خاطر مسلم ہی کہ روایات معتبرۂ امامیہ سی البتہ ایمان لانا ابوبکر کا باین ایمان
ثابت ہی اور اگر غرض ایمان حقیقی ہی جسکا جزء اعظم تصدیق جنانی ہی تہیں ہا مسلم کہ
کسی روایت غیر معتبرۂ امامیہ سی بہی ثابت ہو فضلا عن الروایات المعتبرۃ بلکہ خلاف اسکا
ثابت ہی چنانچہ خود ہی حضرت مخاطب صفحۂ مابعد اور حاشیہ مین اوسکی فرماتی ہین کہ
روایت حضرت صاحب الامر کی کہ جسکا مضمون یہ ہی کہ ابوبکر نے دنیا ایمان لانی سے
منجملہ اون روایتونکی ہی جنسے اکثر کتابین شیعونکی بہری ہوئی ہین سے یعنے دلالت کرتی
ہین اوپر کفر اور نفاق حضرت خلیفہ صاحب کی طرف یہ ہی کہ وہ اسطی خوش کرنی مومنین کے
آپکو تیسرا اسکی نقل کا بہی ارادہ رکہتی ہین غافل اس سی کہ البتہ اون روایتون سی اسپر
خوش ہونگی مگر اہلسنت کی گہر تو صف ماتم بچہائے اور اوسی جگہ انشاء اللہ حضرت
مخاطب کی اور اونکی بزرگون کی بیہودگی اور رکاکت بیان بہی ہو جیسا کہ حاشیہ مین فرماتی
ہین معلوم ہوگی فانتظر قولہ قاضی نور اللہ شوستری نی لکہا ہی اقول اس روایت مین
تو کہین چہوٹی ایمان کا بہی ذکر نہین ہی فضلا عن الایمان الحقیقی والتصدیق الجنانی آری
ببرکت خواب خالد ابوبکر کی مسلمان ہونیکا ذکر البتہ ہی اور ہمتعنا سی ولا کن قولوا اسلمنا
ولما یدخل الایمان سے تسلیم کہ کل منافقین مسلمان ہوئی تہی اس سے

ایمان حقیقی نہین ثابت ہوتا ہی **قولہ** اس روایت کی دیکھنے والی انسانات دیکھ سکتے
ہین **اقول** کل دیکھنے والی اس روایت کی مثل خاصب کی فہم نہین ہین کہ بعض کہین
ایمان ابوبکر کا ذکر تمسنین ہی اوس سی ایمان سمجھتے اور تصدیق جنانی ابوبکر نہین آری
ذکر اسلام ابوبکر ہین کہ وہ اعم ہی ایمان حقیقی اور کفر نفاق سی **قولہ** کہ جو شخص اسلام کی سچائی پر الہام
غیب یقین لایا ہو **اقول** اس روایت مین نہ ابوبکر کی الہام غیبی کا ذکر ہی نہ ابوبکر کی
یقین لانیکا ذکر ہی آری ذکر خواب دیکھنے والا ہی پس الہام ہوا اور یقین آیا تو خواب
دیکھنے والی کو آیا نہ ابوبکر کو **قولہ** جسکو خدا نے رویا صادقہ کی ذریعہ سی ایمان پر راغب
کیا **اقول** کچھ سمجھ مین نہین آتا ہی کہ حضرت مخاطب کتنی بوتلون کی نشہ مین یہ کلام کر رہی
ہین نہ انکی کسکو رویا صادقہ دکھلایا اور کسکو راغب طرف ایمان کی کیا رویا صادقہ
دیکھنے والا نہین ہی مگر خالد کہ جسکا اسلام مقدم اسلام ابوبکر سی ہوا بلکہ اوسکا خواب بظاہر سبب
اسلام ابوبکر ہوا ابوبکر کو خدا نی کب خواب دکھلایا اور کب اسلام کیا اونکی خواب دیکھنی کا
ذکر تک نہین اس عبارت مین نہین ہی ابہ خود فکر کی معلوم ہوتا ہی کہ غالب پہ نکہ مست مے
بکری ہی اور نالت بیخودی مین بغیر صورت متبرکہ ابوبکر کوئی صورت دیگر اوسکی تخیلہ مین نہین
سماتی لہذا اوسکی ضمیر اس عبارت مین کہ بلکہ ابوبکر برکت خوابی کہ اوسکو دیکھ بود ملاحظہ شد دلو
طرف ابوبکر کی خلاف سباق وسیاق کلام پھیرتا ہی حالانکہ سابق کی ضمیرین طرف خالد کی
پھرتی ہین جیسے ضمیر مستتر از سابقین اولین بود و او ضمیر بارز اسلام او مقدم بر اسلام ابوبکر بود
پھر اس کلام پر لفظ بلکہ ترقی ہی کہ اسلام خالد تو اسلام ابوبکر پر مقدم ہی تھا بلکہ خواب خالد جب
اسلام ظاہری ابوبکر ہوا اور بعد اس کلام کی ذکر خواب خالد ہی پس اگر ضمیر ابوبکر کے
طرف ابوبکر کی پھری ہی تو اس کلام کو ما قبل اور مابعد مین کیا علاقہ ہے یقین ہے

Presented by Ziaraat.Com

کہ دستور العمل بیان خوانان کتب ہی اس عبارت سی بجز خواب خالد کی خواب ابوبکر کی تعبیر
کی مگر ترتیب ہی خوش فہمی نہ طلب سی کہ صاف صاف فارسی عبارت کی سمجھنے مین
آنکھین خواب غفلت سی نہین کھولتی اور ایسے ٹھوکرین مونہہ کی کھاتی ہین کہ بس سے
لڑکونکو ہنسے آتی ہی اور باایں ہمہ غوث زمانی دعوی قرآن اور حدیث کی عبارت سمجھنی کا
ہی جناب والا یہ کلام اللہ نہین ہی کہ جسکو عامۃ الناس نہین سمجھتی ہین بضمیر کو جو ہر جی
چاہا خلاف سابق و سیاق پھیر دیا جیسے سکینۃ منہ کی ضمیر کی خوف خطر طرف ابوبکر کے
پھیر دی گو کلام مختل اور جہالت سی کر جائی تو کر جائی مگر ابوبکر کا کام تو بنجائی اگر اس
بی انصافی مین رسوائی اور فضیحتی ہی تو خواص کی نزدیک ہی عوام کی نزدیک تو نہین
ہی لیکن اس عبارت فارسی کی ناقصی تو کاتبون اور لالاؤن اور گلستان خوانون کے
نزدیک بھی موجب فضیحتی ہوگی اور سب کہینگی کہ متعصابی بنون و دیوانگی ہی کہ کوئی خواب
خالد کو خواب ابوبکر کہی حضرت خاصاب کو غیر چھوٹ زمین ہی مگر بخدا کہ ہمکو شرم آتی ہی
کہ ہمنے ایسی خوش فہمونکو مخاطب کیا ہی کیا کیجئے کہ انسان بضرورت ہر جائی ضرورت
کیطرف متوجہ ہوتا ہی ولنعم ما قیل ؎ پا منہ آنجا کہ بہر قضای حاجتی ۔ خانہ اہل دوا جائی
ضرور ہی بیش نیست قولہ اونکی نسبت کسکی زبان سی نکل سکتا ہے اقول خواب دیکھنی
والی کی نسبت تو بیشک نہین نکل سکتا ہی لیکن ابوبکر کی نسبت جو خواب دیکھنی والی تھے
البتہ نکل سکتا ہی کہ ایمان سی بے بہرہ تھی قولہ برائی خدا کوئی فاسقہ نور اللہ کی اس
فقرہ کو اقول برائی خدا کوئی اس فقرہ کو کہ بلکہ ابوبکر سرکشی انہ ساتھ فقرہ ماقبل کی کہ اسلام
اوستدم بر اسلام ابوبکر بود و او رسانہ فقرہ مابعد کی کہ ما بجملہ سبب اسلام خالد اک بود کہ در
خواب دیدہ بود الخ ملا دی اور کہی کہ اس عبارت سی خواب خالد کا ثبوت ہوتا ہی یا خواب

ابوبکر کا اور بعد اسکی خوش ہونے خاطب پر تحسین و آفرین کری یا تحسین و نفرین قولہ مجتہد صاحب
کی اس فقرہ کو الی قولہ سطابق کری اقول بیشک و بین اللہ ہمنی دونون فقرونکو طابق کیا تو
دونونکو نہایت سطابق پایا اور کسیطرحکا آپسمین تخالف نہین ہی اسلئے کہ مجتہد صاحب مثل
کل فرقہ امامیہ کی نافی ایمان شیخین خلیفہ اول ہین اور مولانا شوستری علیہ الرحمہ
بھی مثل کل فرقہ امامیہ کی مثبت اسلام ظاہری ابوبکر مثل اسلام ظاہری کل منافقین کی
ہین اور ان دونون باتونمین آپسمین کسیطرحکا تناقض اور تخالف نہین ہی بلکہ علماء اہل سنت
بھی بہ نسبت کل منافقین کی اسی بات کی قایل ہین کہ ظاہر مین مسلمان اور حقیقت مین بے ایمان
تھی پس اگر علمای شیعہ بھی ابوبکر کو اہل نفاق ہی سمجھ کر اسکی قائل ہوئی تو کیا قباحت
لازم آئی قولہ کہ ان لوگون کو دشمنی اور عداوت نی کیا اندہا اقول حقیقت مین کور مولی
وہ ہی کہ جسکو محبت ملشہ نی ایسا اندہا کردیا ہی کہ عبارت فارسی تک کا بھی مضمون نہین سوجھتا
نعم حب الشی یعمی و یصم و انہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور قولہ
ایسے صدیق کی ایمان کا انکار کرتی ہین اقول اوس صدیق کو کہ مصداق سے برعکس
نہند نام زنگی کافور ہی کذیب سمجھ کر اوسکی ایمان کا انکار کرتی ہین قولہ جسکو خدا نی بذریعہ
رویا صادقہ اقول تذکی رویا صادقہ واسطی ابوبکر کی خود کاذب و مفتری ہے مولانا
شوستری نی رویا صادقہ واسطی خالد کی ثابت کیا ہی نہ واسطے ابوبکر کی اور ہے
ایمان ابوبکر کو ٹوٹتے پھرتی ہین مگر کہین خواب و خیال مین بھی نہین دکھائی دیتا تب جھوٹے
خواب بناتی ہین ؎ این خیال ست و محال ست و جنون قولہ اگر کوئی کہے کہ
قاضی نور اللہ شوستری نی اسلام کا اقرار کیا ہی اقول امر واقعے کو ذہن کرنا کیا حقیقت
مین قاضی علیہ الرحمہ مثل کل شیعہ کی اسلام ظاہری کا اقرار کرتی ہین اور ایمان حقیقی کا

مثل کل شیعہ انکار کرتی ہین اور یہی حال مجتہد صاحب کا بھی ہی قولہ پیغمبر صاحب کی
نبوت کو دل سے سچ جانا اور حضرت کی دعوت کو دل سی قبول کیا اقول اگر اسی امر کا
آپ ثبوت کر دیتی تو ہماری اور انکی جھگڑا ہی طے ہو گیا ہوتا آج بارہ سو برس کا زمانہ گذرا
اور لاکھون شیعی اسی ہوس خام مین مر گئے مگر اجتہد کہ ایک ذرہ بھی اس دعوی سی ثابت
نہو سکا بھلا آپ بیچاری ایک جھوٹا خواب ابوبکر کی واسطے بنا کی اور بدرجہ خواب خالد
کو خواب ابوبکر ٹھہرا کی کیا ثابت کیجی گا قولہ سو بفضلہ تعالی قاضی نور اللہ کی اقرار سی ثابت
ہو گیا اقول محض غلط اور نہایت دروغ بیفروغ ہی کس عبارت سی کس فقرہ سی کس
لفظ سی قاضی علیہ الرحمہ کی ثابت ہو گیا کہ ابوبکر نی نبوت کو دل سی سچ جانا اور دعوت
کو دل سی مانا عبارت مذکورہ مین تو فقط مسلمان ہونیکا ابوبکر کی ذکر ہی دل سی سچ جانا اور
دل سی قبول کرنا کس لفظ کا مفہوم ہی مسلمان ہونا مستلزم سچ جاننی کا نہین ہی ورنہ کل منافقین
مصدق نبوت دل سی ہو جائین قولہ تصدیق قلبی کا مرتبہ نہ تھا اقول حاشا وکلا
کہ تصدیق قلبی ابوبکر مین کبھی چھپی گئی ہو اب تک نہ کوئی شیعہ اسکا معتقد ہی نہ قیامت
تک ہوگا قولہ اونکی تکذیب کی لئی اونہین کی شہیدثالث کا اقرار کافی ہے اقول
مخاطب کی تکذیب کی لئی یہ عبارت شہیدثالث کی کافی اور وافی ہی کہ کہین تصدیق
قلبی ابوبکر کا اوسمین ذکر ہی نہین ہے بلکہ فقط مسلمان ہونیکا ذکر ہی اور خواب خالد کا ذکر
ہی نہ خواب ابوبکر کا نعلم ابوبکر جو بظاہر مسلمان ہوئی تو بسبب خواب خالد کی ہوئے کہ وہ
خواب مذکر بشارت کا بن ہوا کما ستعلم قولہ ہمنے مانا کہ ایمان اور اسلام مین فرق ہے
اقول یہ بات ایسی ہی کہ اگر بخوشی نہ مانیگا تو بعض مقامات پر نص قرآنی بل قولوا آمنا
جبکہ ماننی پڑیگا آری بعض مقامات پر جیسا کہ سابق مین اشارہ ہوا اسلام اور ایمان

دو ملوثہ اوصاف بھی ہین اور جب عبارت شہید ثالث فقط اسلام ہی پر دلالت کرتی ہی تو ابتدا
مین کیون کہا تھا کہ ہم اونکی ایمان کا اثبات کرتے ہین قولہ لیکن ہم ابوبکر صدیق کا ایمان
بھی امیر المومنین علی مرتضے کی اقراری ثابت کرتی ہین اقول کچھ شہید ثالث کی اقراری
ثابت کیا اب کچھ جناب امیر کی اقرار بھی ثابت کیجیے گا تمکو تو لیاقت فہم سخن کی بھی نہین ہی
تم کلام جناب امیر علیہ السلام کیا خاک سمجھو گی قولہ تار و پود کو درہم و برہم کرتی دیتی ہین اقول
تار و پود ایمان ابوبکر ایسا درہم و برہم نہین ہی کہ تمہاری سلجھائی سی سلجھ جائی علمای اہلسنت
نی بارہ بارہ سو پانچی کی ڈاڑھیونکی کچھ چیاق نائین جب بھی بارہ سو برس ہوئی کہ ابتک نہ
سلجھا اٹھائے کی کاریگر تک بھی بہت متوجہ رہی اور بہت طلائی نقرئی تقریرین بھین مگر
کوئی سجاوٹ بکار آمد صورت زیبای حضرت ابوبکر نہوئی قولہ اور اپنی بزرگون کے
بیخبری پر افسوس کرین اقول ہمکو تمہاری بزرگونکی بیخبری پر البتہ افسوس ہی کہ اپنے
سحاح مین احادیث نفاق ابوبکر مثل حدیث غصب فدک و حدیث بیش اسامہ اور حدیث
قرطاس اور حدیث سقیفہ و امثالہا لکھکر کیون بیچاری ابوبکر کی تار و پود ایمان کو درہم و برہم کرگئی
کہ اب تک اوسکی سلجھانیمین سینونکی جان پر بنی ہی مگر کچھ نہین بن پڑی قولہ علامہ حلی
نی شرح تجرید مین کہا ہی اقول علامہ حلی علیہ الرحمہ نی بغرض ابطال دعوی سابق الاسلامی
ابوبکر جسکی اہلسنت فخریہ مدعی ہین اس حدیث کو کتب اہلسنت سی احتجاجاً علیہم لکھا ہی اور ظاہر
ہی کہ جو کلام الزاماً خصم لکھا جائیگا وہ ضرور ہی کہ کتب خصم سی لکھا جائی چنانچہ ابن ابی الحدید نے
بھی اسکو نقل کیا ہے پس جو کلام کہ مقبول اہلسنت ہو شیعہ اہلسنت کو اوس سی الزام دیتی
ہین اور اہلسنت کو نہین ہو سکتا کہ شیعون کو اوس سی الزام دین قولہ علامہ حلی نے
علی مرتضے کی زبان سی اقول اگر زبان حضرت علی مرتضے صلوات اللہ وسلامہ علیہ

کی سمجھنے کی مخاطب کو لیاقت ہوتی تو اس کلام کو ہرگز زبان پر نہ لاتا کہ جس سی دعوے
صدیقیت و فاروقیت شیخ عتیق اور اونکی رفیق شفیق کا کاذب اور سرمایۂ فخر و مباہات از
سرتاسر باطل ہوا جاتا ہی اور باوجود کذب صدیقیت اور فاروقیت کی ہوس اثبات
ایمان کمال بالہوس ہی اسلئے کہ بنا بر اسکی ایمان خود بخرق اجماع مرکب باطل ہو جائیگا
بدینوجہ کہ اجماع کل تا است اسی پر ہی کہ یا خلیفہ جی موصوف بصدیقیت اور ایمان تھے یا
موصوف بکذبیت اور بی ایمانی تھی پس قول بعدم صدیقیت باوجود ایمان ایک قول ثالث
ہی کہ جس سی خرق اجماع مرکب ہوا جاتا ہی و ہذا ہو باطل بالاتفاق لیکن ہم قطع نظر اسی
کسکی کہتے ہین کہ اس عبارت سی فی نفسہ بھی اثبات ایمان ابوبکر نہین ہو سکتا ہی بچند وجہ
اولاً یہ کہ غرض اون حضرت کی اس کلام بلاغت نظام سی کہ مجمع عام مین علی المنبر فرمایا
ابطال دعوای ہواخواہان ابوبکر و عمر ہی جو بزعم باطل اپنے بعلت سابق الاسلامی و
سابق الایمانی ابوبکر کو لقب صدیق اکبر دیتے تھی اور اونکی لئی فضیلت سابق الاسلامی
ٹھراتی تھی پس وہ حضرت ردّاً و ابطالاً لزعمہم الفاسد فرماتی ہین کہ اگر بزعم باطل تمہاری
سبقت اسلام اور ایمان موجب صدیقیت ہی تو مین صدیق اکبر ہون اسلئی کہ اسلام اور
ایمان میرا مقدم ہی نہ اسلام اور ایمان ابوبکر کا جو تمہاری عقیدہ مین اسلام اور ایمان حقیقی
ہی گو حقیقت مین فقط ظاہری ہی پس اونحضرت فی اطلاق ایمان ابوبکر پر نہین کیا مگر بنا بر
عقیدۂ ہواخواہان ابوبکر کی جیسے خدا فی الہتکم خیر مین اطلاق آلہہ معبودان باطل پر نہین کیا
مگر بنا بر عقیدۂ باطل اہل باطل کی اور اسیطرح سی حضرت ابراہیم نی شمس و قمر کو رب نہین کہا
مگر بنا بر عقیدۂ اہل باطل کی کما صرح بہ علماء التفسیر پس بنا بر اس اطلاق کی اگر کوئی مومن کسی کافر
سی کہی کہ الوہیت خداوند کریم کی قدیم ہی اور الوہیت تمہاری آلہہ کی حادث ہی یا یون

سے کہے اوس سی جو مسیلمہ کذاب کی نبوت کا قایل ہی کہ نبوت خاتم الانبیا پیشتر از نبوت مسیلمہ
ہی تو آیا کوئی اوس مومن کو مصدق الوہیت اللہ جل یا مصدق نبوت مسیلمہ کذاب کہہ سکتا
ہی اسیطرح سی اس کلام جناب امیر سی تصدیق اسلام اور ایمان حقیقی ابوبکر نہین ہو سکتی ثانیاً
بقرینہ اینکہ روی خطاب طرف ہواخواہان ابی بکر کی ہی اور وہ اسلام اور ایمان کو مترادف
جانتی ہین اور وہ واقع مین بھی کبھی مترادف ہوتی ہین جیساکہ ہمنی سابق مین بیان کیا پس
اگر جناب امیر علیہ السلام نی بھی اس مقام پر دونو کو مترادف لیا ہو تو ابوبکر کی لئی زائد از اسلام
کوئی امر ثابت نہوگا اور ہرگاہ اسلام اعم ہی ایمان حقیقی سی جیساکہ آیہ قل لم تومنوا ولاکن
قولوا اسلمنا مین ہی فلا دلالۃ للعام علی الخاص باحدی الدلالات الثلث اور اگر قرینہ خطاب
سی بھی قطع نظر کیجاوی تو لاقل یہ محتمل ہی واذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال پس جب تک
مخاطب کوئی دلیل عدم ترادف مین اس مقام پر قائم نکری ایمان حقیقی ابوبکر کا ہم جناب امیر
علیہ السلام سی ثابت نہین کر سکتا ثالثاً جب معلوم ہی کہ اطلاق لفظ ایمان کا ایمان حقیقی اور
ایمان ظاہری دونون پر آیا ہی جیساکہ جناب باری فرماتا ہی یا ایھا الرسول لا یحزنک الذین
یسارعون فی الکفر من الذین قالوا آمنا بافواھھم ولم تؤمن
قلوبھم اور پھر فرماتا ہی ومن الناس من یقول آمنا باللہ و
بالیوم الآخر وما ھم بمومنین اور پھر حق منافقین مین سورہ منافقین مین فرماتا ہی ذالک بانھم
آمنوا ثم کفروا فطبع علی قلوبھم فھم لا یفقھون اور پھر فرماتا ہے
ان الذین آمنوا ثم کفروا ثم آمنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا
الغرض جب اطلاق ایمان کا ایمان ظاہری پر بھی ہوا پس کہان سی ثابت ہوا کہ قول
جناب امیر علیہ السلام مین جو ایمان کہ لفظ امنت سی مراد ہی وہی ایمان لفظ امن ابوبکر

سی بھی مراد ہو بلکہ ہم کہتے ہین کہ ایک جگہ ایمان حقیقی یعنے ظاہری و باطنی دونو مراد ہی
اور دوسری جگہ فقط ایمان ظاہری مراد ہی پس حضرت مخاطب نی دونو ایمانونکو ایک طرح کا ہونا
کہان سے ثابت کیا اور کیونکر سمجھی کہ ایمان ابوبکر اور ایمان جناب امیر ایک تھا حقان مابین السماء
والارض فرق آسمان و زمین ہی درمیان ایمان حقیقی اور ایمان ظاہری کی آری کوئی حرف
تشبیہ بھی اس جگہ ہوتا تو مخاطب کو بظاہر اسکا گمان ہو سکتا تھا مثلاً یون ہوتا کہ کانت
کما اسن ابوبکر لیکن بحمد اللہ وہ بھی تو نہین ہی اور اگر ایسا ہوتا تب بھی اتحاد دونو ایمانونکا بکل الوجوہ
نہین ہو سکتا تھا اسلئے کہ تشبیہ کی لئی اتحاد فی بعض الوجوہ کافی ہی ورنہ زید کالاسد
مین زید کی لئی دم ہونا بھی ضرور ہوتا پس اس مقام مین وجہ تشبیہ مین فقط اقرار رسانی کافی
تھا یہ کچھ ضرور نہین ہی کہ دونون مین تصدیق جنانی بھی ہو اور شیعونکو جو کچھ بحث ہی تو اسی
تصدیق جنانی دین ہی نہ اقرار رسانی مین جیسا کہ کل منافقین مین پایا گیا تھا کہ مصداق یقولون
بافواہہم ما لیس فی قلوبہم کی تھی اور جب خود جناب امیر علیہ السلام خطبہ شقشقیہ مین کہ باعتراف
مجد الدین فیروزآبادی اور ابن اثیر جزری صاحب قاموس و صاحب نہایہ کلام جناب امیر
ہی نفاق حضرات ثلثہ ثابت کرین اور حق حضرت ابی بکر مین لقد تقمصہا ابن ابی قحافۃ وہو یعلم ان
محلی منہ محل القطب من الرحی یعنے بتحقیق کہ تکلف و تصنع سے پہن لیا قمیص خلافت کو
ابوبکر نی بمکر و خدع و فریب خلیفہ جی بن بیٹھے حالانکہ خوب جانتا تھا کہ حقیقت مین آسیای
خلافت سوای میری گرد کسیکے نہین پہر سکتے ہی تو اسصورت مین اونحضرت کی کلام سی
ایمان حقیقی ابوبکر ثابت کرنا نہایت خوش فہمی مخاطب ہی واضح ہو کہ یہ سب گفتگو ہماری
تنزلاً ہی ورنہ یہ حدیث کتب اہلسنت کی ہی کہ ہماری علمای الزاماً للخصم لکھا ہی کما اشرنا الیہ
پس از راہ ابطال صدیقیت مقبول ہی فان اقرار المتلازمین علی انفسہم مقبولۃ دون لانفسہم اور

از راہ ثبوت ایمان مقبول نہین ہی جیسا کہ مخاطب اس حدیث کو از راہ اثبات ایمان بزعم
فاسد اپنی قبول کرتا ہی اور از راہ ابطال صدیقیت نہین قبول کرتا حالانکہ چونکہ حدیث اوسکے
مذہب کی ہی اوسکو ہر طرح سے قبول کرنا لازم ہی **قولہ** ایمان بھی اونکا ثابت کردیا **اقول**
ایمان ظاہری جہانتک مرادف اسلام ہی کوئی اوسکا منکر نہیں کلام ایمان حقیقی مین ہی جو ضدین
جانی پر موقوف ہی اور ہرگز کلام جناب امیر مین تصدیق جنانی کا ذکر نہین ہی **قولہ** اگر نور الدین
شوستری کی قول سی **اقول** نہ علامہ شوستری کی قول سی ایمان حقیقی ثابت ہوا نہ
قول جناب امیر علیہ السلام سی بلکہ دونونکی قول سی سابق الاسلامی باطل ہوگئی اور یہ امر
اہلسنت کا مابہ الافتخار تہا اور اسی پر لقب صدیقیت دینی کا مدار تہا الحمد للہ کہ صدیقیت بروایات
مقبولہ مخاطب مبدل بکذبیت ہوگئی آری ساتہہ کذبیت کی ایمان ظاہری کا بھی ثبوت ہوا
اور ہم اوسکی منکر نہین ہین بلکہ منکر ایمان حقیقی خلیفہ صاحب کی ہین اور وہ اس مقام پر بخرق
اجماع مرکب باطل ہوگیا کما اشرنا الیہ اور جب ایمان ظاہری ثابت اور ایمان حقیقی
باطل ہوگیا پس اسی کا نام نفاق ہی کیا قدرت خدا کی ہی کہ جس جس کلام سی مخاطب ایمان
ثابت کرتا ہی اوسی سی نفاق ثابت ہوتا جاتا ہی وذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء **قولہ**
اونکا یہ قول کہ خلیفہ اول از ایمان بہرہ نداشت **اقول** جس ایمان سی خلیفہ صاحب بے بہرہ
تہی وہ ایمان حقیقی ہی اور وہ ثابت نہوا بلکہ بجای اوسکی نفاق ثابت ہوا **قولہ** الحمد للہ
علی ذلک **اقول** الحمد للہ علی ثبوت النفاق **قولہ** ایمان کو ابوبکر کی ایسی وقعت و عزت اور شہرت تہی
اقول ہونا ایمان ابوبکر کی نزدیک وقعت و عزت و شہرت سب مسلم ہی کہ اونہون نے بعض فاسد خلیفہ بنانے کے لیے
کیا تہا لیکن شیعونکی نزدیک جیسی وقعت و عزت ہی آپکو خوب معلوم ہی اور جس ایمانکی اونکی
شہرت ہی وہ بھی آپکو خوب معلوم ہی کہ اونکی قرین بزین نفاقی کی سبب ایمان حقیقی

لب پر نہین آتا ہی بلکہ کہین وہم وخیال مین بہی نہین گذرتا قولہ اسلام مین کامل نہوتی یا
معاذ اللہ منافق ہوتی یا طمع دنیا سی ایمان لائی ہوتی اقول تردید کی کچہ احتیاج نہین ہے
قضیہ مانعۃ الجمع اور مانعۃ الخلو نہین بلکہ شیعونکا اعتقاد یہ ہی کہ خلیفہ صاحب ساتہہ کل ان
صفات کی موصوف تہی قولہ افتخار کیون کرتی اقول سبحان اللہ کیا خوش فہمی
حضرت مخاطب ہی کہ جناب امیر تو دعوی ابوبکر ونکا بر منبر علی رؤس الاشہاد باطل کرین
اور حضرت ابوبکر کی لئی بجای صدیقیت وصف کذبیت ثابت کرین اور مخاطب باغیرت دیا حیا
اوپر افتخار کرین اور کہین کہ جناب امیر افتخار کرتی ہین جناب والا افتخار نفرمائے بلکہ مناسب
ہی کہ بجای افتخار افجار افتجار فجار فرمائیی یعنی غاصبین خلافت غاصب القاب بہی تہی
قولہ سوم اس روایت سی یہ بہی ثابت ہوتا اقول اس سوم کو اور اس سی پیشتر
بہی دوم کو اصل اعتراض سی کچہ واسطہ نہین ہی وہ اعتراض کہ خود مخاطب نی شیعون کی
جانب سی اپنی اوپر کیا تہا بقولہ اگر کوئی کہے کہ قاضی نور اللہ شوستری نی اسلام کا
اقرار کیا ہی اور مجتہد صاحب نی ایمان سی انکار فرمایا ہی اسکا جواب ہم چند طرح سی دیتی
ہین انتہے پس کوئی منصف مخاطب کی دوم وعلی الخصوص سوم کو اس اعتراض سی ملاوے
اور دیکہی کہ اوسکو جواب اعتراض سی کیا علاقہ ہی دوم مین اگر ایمان بزعم مخاطب ثابت
بہی ہوا تو قول جناب امیر سی نہ قول مولانای شوستری سے حالانکہ اوپر دعوی کیا تہا
کہ ایمان لانا ابوبکر کا مولانا شوستری کی روایت سی ثابت کرتی ہین اور سوم مین یہ
بیان کیا کہ مسلمان ہونا ابوبکر کا بطمع دنیا تہا قاضی نور اللہ شوستری کی بیان سے
باطل ہو گیا اپکو قاضی کی اقرار اسلام اور مجتہد صاحب کی انکار ایمان ابوبکر سی کیا علاقہ
ہی اور وہ اعتراض اس سی کیونکر دفع ہوا غرض ہماری اس تطویل سی فقط اثبات تخبط

Presented by Ziaraat.Com

حضرت مخاطب ہی کہ مثل ناقہ عشواء کی ہر طرف ہاتھ پاؤن پٹکتا ہی اور کچھ بنائی بن نہین پڑتا
ہی قولہ ابو بکر صدیق کی اسلام اور ایمان کی نسبت جو علماء امامیہ کا قول ہی کہ وہ صرف ظاہر
مین اسلام لائے تھی **اقول** سچ ہی یہی قول کل علماء امامیہ کا ہی کہ اونہین سے مولانا
شوستری بھی ہین اور اس روایت مین اونکی کچھ اسلام اور ایمان ظاہری اور حقیقی سے
بحث نہین ہی اور بجز اسکی کہ ببرکت خواب خالد ابو بکر مسلمان ہوئے کوئی لفظ اسپر نہین
دلالت کرتی کہ اقرار نبوت بصدق دل کیا اور للہ و فی اللہ کیا اور بطمع دنیا نہین کیا تو ہم
حیران ہین کہ اس روایت مولانا شوستری کو قول علماء امامیہ سی مخالفت کیا ہی
مخاطب کو لازم تھا کہ وجہ مخالفت توضیح و تصریح بیان فرماتا دعوای بے سر و پا نہ رہتا قولہ
اور کاہنونکی کہنے سی بطمع خلافت مسلمان ہو گئی تھی **اقول** یہ بات بھی سچ ہی علماء امامیہ
کا اتفاق اسے پر ہی اور احادیث معصومیہ بھی اسی پر بالتصریح دلالت کرتی ہین اور اس
مضمون کو بسطرحسی مخالفت روایت مولانا شوستری سی بھی نہین ہی اسلئے کہ مضمون روایت
اسیقدر ہی کہ خواب خالد سبب ایمان ابو بکر ہوا پس مراد سبب سی ضرور ہی کہ سبب قریب
لیا جاوی اسطرح پر کہ خواب خالد یا دیدہ قول کاہنین ہوا اور طمع خلافت سراپا جلافت غالب
آئی اور یہی سبب ہوا مسلمان ہونیکا نہ یہ کہ اتباع لمعات اللہ مسلمان ہوئے قولہ وہ بالکل
غلط ہی **اقول** وہ ہرگز غلط نہین ہی بلکہ آپکا غلط کہنا بالکل غلط ہی اور آپ خود غلط انشا
غلط املا غلط ہین اور اگر آپ خود غلط نہوتی تو اپنی دعوی پر کوئی دلیل بیان کرتی قولہ لیکن
قاضی صاحب کی شہادت سی جسمین اونہون نی ابو بکر کو سابقین اولین مین بیان کیا
اقول حاشا و کلا کہ قاضی صاحب نی ابو بکر کو سابقین اولین سی کہا ہو بلکہ خالد بن سعید کو
سابقین اولین سی کہا اور مثل جناب امیر علیہ السلام کی سابق الاسلامی ابو بکر کو باطل کیا اور

Presented by Ziaraat.Com

جو اسلام ابوبکر کی سے لئے ثابت کیا وہ موجب از اسلام حنا لہ ثابت
کیا نہین معلوم کہ حضرت مخاطب کس عبارت سی کس لفظ سی ابوبکر کو سابقین اولین سی
ہونا ثابت کرتی ہین مصداق سابقین اولین ہونیکی لئی بہت شرطین ہین کہ مقدم اون شروط
کا ایمان اور تصدیق بالجنان ہی وہ ابوبکر کی لئی ثابت ہی نہین ہی پھر ابوبکر سابقین اولین سی
کیونکر ہو گئی بعد چند مومنین موقنین کی فقط بظاہر مسلمان ہونیسی کوئی شخص سابقین اولین سی
نہین ہو جاتا جب تک سبقت ایمانی اور تصدیق جنانی نہ ثابت ہو اور بحمد اللہ روایت
قاضی نور اللہ رحمہ اللہ کی کسے لفظ کو اسپر دلالت نہین ہی پس ادعائی مخاطب از سر
باطل اور علیہ صحت سی عاطل ہی **قولہ** اونکی اگلی پچھلی جھوٹے ہو گئی **اقول** اس درشت
زبانی سی کیا فائدہ جناب والا ہمارا جی نہین مانتا کہ ہم بھی مثل آپکی ایک دعوی بلا دلیل کرین
اور آپکی علماء کی ستر پشت تک جھوٹا اور مفتری اور کذاب اور خائن اور فادر اور آثم کہہ کر
درگذر کرین اور بی اسکا اثبات کسی اور بی اسکو قبول کرائی آپکی جان چھوڑ دین کہو کوئی صحیح مسلم
کی کتاب الجہاد کی باب حکم الفئی کو اوسمین ملاحظہ فرمائی وہ حدیث کہ جسمین حضرت خلیفہ
ثانی بخطاب و عتاب جناب امیر علیہ السلام اور عباس سی فرماتی ہین فلما توفی رسول اللہ
قال ابوبکر انا ولی رسول اللہ فجئتما تطلب میراثک من ابن اخیک ویطلب ہذا میراث
امرأتہ من ابیہا فقال ابوبکر قال رسول اللہ لا نورث ما ترکناہ صدقۃ فرأیتماہ کاذبا آثما غادرا
خائنا الی ان قال ثم توفی ابوبکر فکنت ولی رسول اللہ وولی ابی بکر فرأیتمانی کاذبا آثما
غادرا خائنا الحدیث یعنی ہرگاہ رسول اللہ نی وفات فرمائی ابوبکر نی کہا کہ مین وارث رسول اللہ ہون
پس تم دونو ای عباس و علی اونکی پاس آئی پس ای عباس تو طالب میراث ابن اخ کا
ہوا اور یہ یعنی علی اپنے عورت کی باپ کی میراث کا طالب ہوا پس کہا ابوبکر نی کہ رسول خدا

نی کہا ہی کہ ہم کسیکو ورثہ نہین دیتی جو ہمنے چھوڑا وہ صدقہ ہی پس تعین کیا تم دونون نے
ابوبکر کو جھوٹا گناہگار فریبا دغاباز خائن پس جب ابوبکر مرا اور یہ خلیفہ وارث رسول اللہ اور
وارث ابوبکر ہوا پس جانا تمنی مجکو بھی جھوٹا گناہگار دغاباز چوٹا مال مردم خوار انتہی اور اسی حدیث
کو صحیح بخاری والی نی معنیہ روایت کیا ہی مگر چوٹا پن یہ کیا ہی کہ بجای کاذبا آثما غادرا خائنا کی
کذا ولذا لکھہ دیا ہی اور جھوٹی دغاباز ہونیکی تصریح کردی پس اگر خلیفہ صاحب سچی ہین تو حضرت
جناب امیر علیہ السلام کہ جنکی شان مین یہ در الحق مع علی حیث دار متفق علیہ جھوٹی دغاباز ہین
اور اگر جھوٹے ہین تو بھی اپنا مطلب یہی ہی اب آپکو اپنی عمر عزیز ہی کی قسم ہی کہ بانصاف
فرمائیے کہ پیروان صادقین علیہم السلام کی اگلی پچھلے جھوٹی ہین یا پیروان کاذب و غادر و خائن
کی اگلی پچھلی جھوٹی ہین قولہ علما اور مجتہدین کی قولونکو باطل کیا بلکہ اپنی صاحب الامر کی قول
کو بھی رد کیا اقول اللھم احفظنا من شر کل غبی و غوی خدایا اس اولٹی سمجھ کا کیا علاج ہی
چاہتا ہی مخاطب خوش فہم ہمارا کہ قول مجمع علیہ کل علما و مجتہدین کو جو مورد نص معصوم ہے
ایک روایت احادی جو کہ منسوب کسی معصوم کی طرف بھی نہین ہی باطل کری حالانکہ امامیہ
بمفاد خذ بالمجمع علیہ و دع الشاذ النادر قول مجمع علیہ سی اخبار احاد ماقل یا مطروح کرتی ہین اگر
مخالف مجمع علیہ ہو چہ جای اینکہ ہرگز روایت مخالف مجمع علیہ فرقہ حقہ نہو اسلئی کہ غایۃ ما فی
الباب روایت قاضی علیہ الرحمہ سی ثبوت اسلام ابوبکر ہوتا ہی نہ ایمان اور نہ تصدیق بالجنان
اور اسلام اور ایمان ظاہری بھی مجمع علیہ فرقہ حقہ ہی جیسے عدم ایمان حقیقی و عدم تصدیق
جنانی متفق علیہ فرقہ حقہ ہی پس ان دونو باتونمین کون تناقض اور تضاد ہی کہ ایک دوسری
کا مبطل ہو و قد مر تفصیلا قولہ امام مہدی صاحب کا بھی یہی قول ہی اقول آپ بہت صحیح اور درست
فرماتی ہین اسبارہ مین ہم آپکی شہادت قبول کرتے ہین فان الکذوب قد یصدق سچ ہے

۲ اور یہ تعین کیا کہ وہ وقائی کی اگر صحیح ہو تو بالکل پیروان وقائی کی روایت سے

کہ آنحضرت نی یون ہین فرمایا ہی اور جو کچہ اونہون نی فرمایا ہم اوسکا ایمان ملاسی وکفر تمام بجہت
والطاغوت پس اگر روایت سابقہ اسکی مخالف ہوتی تو ظاہر اوسکا مطرح کرنے مین
بحمد اللہ کہ کسی طرح سے مخالف اسکی نہین ہی قولہ الغرض ان روایتون سی اسلام اور ایمان
ابوبکر صدیق بخوبی ثابت ہوا الی قولہ منکر نص قرآنی ہی اقول الغرض انہین روایتون سی
کفر ونفاق ابوبکر کا اور کذبیت اون جہوٹی صدیق کی بخوبی ثابت ہوئی اور قال لصاحبہ
کی لفظ سی یہ بہی نص قرآنی ثابت ہوا کہ مومن کی صاحب کافر بہی ہوتی ہین اور صحاب کفر
کی رذائل اور درکات جو ہین اونکو علمائی اہلسنت بہی تسلیم کرتے ہین اور ابوبکر بسبب کفر
نفاقی کی اونکی مصداق بہی ٹہری پس باوجود اسکی جو اونکی صحابت کفری ونفاقی سی انکار کری
اور اونکی رذائل کو نمانی وہ منکر چند نصوص قرآنی ہے قال المخاطب لتمام ہدایۃ اللہ
سبل السلام آٹہوان اعتراض آٹہوین فضیلت پر مبنی اوپر بیان کیا ہے کہ
لاتحزن ان اللہ معنا سی ثابت ہوتا ہے کہ جب ابوبکر صدیق نی کفار کو دیکہا غار پر آپہنچا ہوا دیکہا تو بخیال
اسکی کہ حضرت کو صدمہ نہ پہنچی اندوہگین ہوئی تب حضرت نی فرمایا کہ لاتحزن ان اللہ معنا
کہ کچہ غم نکر خدا ہماری ساتہ ہی اور معنا مین ضمیر جمع متکلم کی ہی اسلئے فرمایا کہ اوس معیت مین
خدا کی ابوبکر بہی شریک ہوئین پس پیغمبر صاحب نی ابوبکر کو بہی اوس معیت مین اپنی
شامل کر لیا اسپر چند طرح سے امامیہ اعتراض کرتی ہین اول اسطرح پر کہتے ہین کہ حزن ابوبکر
کا طاعت تہا یا معصیت اگر طاعت تہا تو پیغمبر خدا کا طاعت سی منع کرنا ثابت ہوتا ہی
اور اگر معصیت تہا تو عصیان ابوبکر ثابت ہوا دوسری ابوبکر کو خدا اور اوسکی رسول کی قول
پر یقین نتہا اور باوجود اپنی اکیلی غار مین بہت سی نشانیان حفاظت کی دیکہین مثل
کبوتر وان اور جنکبوت وغیرہ کی کہ تب بہی اونکو یقین حفاظت پر نہوا اور خوف کی ماری

Presented by Ziaraat.Com

زور زوری اور دنا شروع کیا اور ہر چند پیغمبر خدا نے جبکا رااور زجر و توبیخ باز رکھنا چاہا مگر وہ دونو
اور چلانی سی باز نہ رہی تیسری بار ابوبکر کا رونی اور چلانی سی یہ مقصد تھا کہ کفار آواز سن لین اور
پیغمبر خدا سب کو گرفتار کرلین اور اسیواسطی حضرت اونکو سمجھاتی اور رونسی باز رکھتی تھے
لیکن وہ باز نہ رہتی تھی اور اپنی بدبختی اور فساد طبعی کو رونکی پیرایہ مین ظاہر کرنا چاہتی تھی
بلکہ بعض دانشمندون نی اسقدر اور بھی بڑھا دیا ہی کہ جب ابوبکر کا رونسی کام نہ نکلا
اور کافرون نی آواز نہ سنی تب اونھون نی اپنا پاؤن غار سی باہر کردیا کہ کفار دیکھ لین اور
غار کی اندر کہیں آوین کہ اوسیوقت خدا کی حکم سی سانپ نی اونکی پاؤن مین کاٹا اور بیحد سے
اونھون نی اپنا پاؤن اندر کھینچ لیا چوتھی جب ابوبکر کا مطلب پاؤنکی باہر کرنیسی بھی حاصل
نہوا اسلئے کافرون نی اگر حضرت کو غار مین نہ پکڑا تب اور طرح سی پیغمبر خدا کو تکلیف دینا
شروع کیا یعنے حضرت علی کی یاد کرنیلگی اور اونکی تنہائی پر اپنا رنج ظاہر کرنیلگی تب پیغمبر خدا
نی فرمایا کہ لاتحزن کہ ای ابوبکر اپنا رنج علی کی تنہائی پر ظاہر نکر ان اللہ معنا خدا ہماری اور علی
کی ساتھ ہی پانچوین ان اللہ معنا سی دو معنی مراد لیتی ہین ایک یہ کہ خدا ہماری اور علی کی ساتھ
ہی دوسری یہ کہ ابوبکر سی پیغمبر خدا نی کہا کہ خدا ہماری ساتھ ہی یعنی ہماری نیکی پر اور
تمہاری بدی پر مطلع ہی ہمکو نیکی کا صلہ اور تمکو بدی کا بدلا دیگا ان تقریرونکو سنکر ہر شخص کو
حیرت ہوئی اور زانوی تحیر سی سر نہ اوٹھائیگا اور تعجب کریگا کہ یہ اعتراض ہی یا جنونکی
بڑبڑ ہی جواب ہی یا دیوانونکی جھک ہی بلکہ جو لوگ عقل و دانش رکھتی ہین اونکو یقین ہے
اسکا نہوگا کہ یہ تقریرین کسی عالم یا مجتہد کی زبان سی نکلی ہونگی مگر جس کسیکو شک ہو وہ
احقاق الحق اور مجالس المومنین وغیرہ کو کھولکر دیکھی کہ انہین تقریرونکو شہید ثالث نی کس
آب و تاب سی لکھا ہی اور ملا خضر شہدی نی ان تقریرون پر کیسا فخر کیا ہی اور صاحب

تعقیب المکائد فی جواب تقریر خاتم المحدثین کی اسی پر کیا کچھ ناز کیا ہی بلکہ مولانا صاحب پر
بڑا طعنہ کیا ہی کہ اونہون نی قاضی نور اللہ شوستری کی تقریر کو بعینہ نقل نہین کیا اور ان
لفظون سی اپنا غصہ ظاہر کیا ہی کہ ناصبے را می بایست کہ این عبارت جناب قاضی را نقل میکرد
بران انچہ می توانست وارد میکرد ترا شیدن تقریری از طرف خود و نسبت دادن بطرف شیعیان و بعد
از ان بجواب ان مشغول شدن از اعظم مکائد این ناصبے ست اب ہم اون تقریرونکا خلاصہ
تو لکھ چکی اصل عبارت کو بھی لکھتے ہین اور نہایت ادب سی خدمت مین حضرات شیعہ
کی عرض کرتی ہین کہ وی ذرا انصاف فرماوین کہ یہ تقریرین ایسی ہین کہ اونپر کوئی ناز
کری یا ایسے ہین کہ اونسی شرماوی ہماری نزدیک اگر کسی دانشمند یا صاحب حیا و
شرم کیطرف ایسی تقریرون کو کوئی منسوب کری تو منہ پر روہ اوس نسبت کو اپنا عار و ننگ
سمجھیگا اور ایسی پوچ اور بیہودہ باتونکی انتساب سی شرماویگا معلوم نہین کہ قاضی صاحب
اور ملا صاحب نی ان تقریرونمین کونسی مضامین حکیمانہ درج کیی ہین اور کیسی جواہر بیش بہا
اونمین رکھی ہین جنپر اونکو اور اونکی متعلقین کو اسقدر ناز و افتخار ہی ہم تو اونمین ایک بات
بھی ایسے نہین پاتی جو بیہودگی سی خالی ہو اور ایک لفظ ایسا نہین دیکھتی جو سفاہت
اور رکاکت سی محفوظ ہو ؎ زپای تا بسرش ہر کجا کہ می نگرم ٭ کرشمہ دامن دل
میکشد کہ جا اینجاست ہماری نزدیک تو شاہ صاحب قدس اللہ سرہ نی بڑا احسان
قاضی صاحب اور ملا صاحب پر کیا تھا کہ اونکی تقریرونکو بلفظہ نقل نہ کیا اور فضیحت اور
رسوای سی اونکو بچا لیا لیکن چونکہ حضرات امامیہ کو اونکی تشہیر ہی منظور ہی اسلئے اب ہمنی
بمجبوری اونکو نقل کردیا اگرچہ ہمکو ایسی بیہودہ تقریرونکی جواب مین لکھنا اوقات کا ضایع
کرنا ہی مگر تنبیہا للسفہاء کچھ لکھتی ہین یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب

ہم نے بھی اوپر بیان کیا ہی کہ ابوبکر کا اظہار حزن و بیقراری جو مستتبع گریہ و زاری تھا اور قریب
باشنای راز رسول خدا ایزد بیکتا تھا اگر امر واقعی تھا تو سبتنے اوپر بیدینی اور بی ایمانی کی تھا کہ تصدیق
بوعدۂ خدا اور رسول باوجود کمینی علامات اور امارات حفظ و حراست کی نکی اور اگر امر تصنعی تھا
تو دلالت اوسکی بیدینی اور بی ایمانی پر ظاہر تر ہی اور اگر ایک ادنی چھوکرہ کسیکے ساتھ ہو
اور مالک اوسکا کہین اپنی دشمنونسی چھپ کر بیٹھی اور وہ رونا پیٹنا شروع کری اور
قلق و اضطراب ظاہر کری گو مالک اوسکو سمجھاوی تاکہ وہ تسکین پاوی اور راز پوشیدہ
افشا نہو جای مگر ایسے غلام کو لوگ نمکحرام کہینگے گو وہ کہی کہ مین اپنی واسطی نہین روتا ہون
بلکہ تمہاری ہی واسطے روتا ہون لیکن یہ کہنا اوسکا اور مالک کا سمجھانا موجب اسکا نہوگا
کہ عقلا اس فعل غلام کو ممدوح کہین بلکہ جو عاقل سنیگا یہی کہیگا کہ یہ چھوکرہ بڑا پاجی نمکحرام تھا کہ
مالک کو گرفتار ہی کرانیکی فکر کی تھی گو وہ مالک اپنی قسمت سی بچ گیا ہو یہ جای اسکی کہ
ایک پیر فرتوت بقول مخاطب واسطی یاری اور مددگاری کی ساتھ ہوا اور پھر اوس سے
ایسی حرکت ناشایستہ عمل مین آوی پس جسطرح مالک کا سمجھانا دافع عار و شنار واسطے
غلام کی نہوگا بعینہ اسیطرح جسی جناب رسول خدا کا ابوبکر کو بقول تمہاری لاتحزن ان اللہ معنا
کہکر سمجھانا موجب دفع عار و شنار ابوبکر کیواسطی نہوگا اور اگر فرض کیا جاوی کہ جناب رسول خدا
باین لفظ یعنی بصیغۂ نہی کہ اصل اوسکی واسطی حرمت کے ہی نسمجھاتی بلکہ لفظ دیگر مثل اسکت ان اللہ معنا
سے سمجھاتے جب بھی فعل قبیح کا قبح اوس سے ہرگز برطرف نہوتا چہ جای اینکہ وہ صیغہ ہو جسکی دلالت بالاصالۃ
اوپر ایک فعل قبیح کی ہی کما ستعرف اور حضرت مخاطب جو اسکا دعوی کرتی ہین کہ ابوبکر
بخیال اسکی کہ حضرت کو صدمہ نہ پہنچی اندوہگین ہوئی یہ ایک دعوای محض بلا دلیل ہی شیعہ
اسکو کب مسلم کرتی ہین نہ آیت کا کوئی لفظ اسپر کسی دلالت سی دال ہی نکوئی حدیث

مقبول شیعہ اسپر دلالت کرتی ہی پھر آپکو کہانسے ثابت ہوا کہ ابوبکر کسواسطی روتی تھی
کیون نہین جائز ہی کہ بمکر و فریب روتی ہون یا از راہ جبن و بزدلی و بی ایمانی بوعدۂ خدا
و رسول روتی ہون جیسا کہ اعتقاد شیعہ انکی روایتون سی ہی اور اگر فرمائیے کہ ابوبکر
خود ہی انکی منظہر ہوئی ہین کہ مین اپنے واسطے نہین روتا ہون بلکہ آپکی واسطی روتا
ہون تو ہم اولاً ابوبکر کا کہنا ہی نہین مسلم رکھتے اسلئی کہ ناقل اسکی مسلم اور بخاری ہین سو جنکے
ہزارون روایتین ہم کذب و افتری علی اللہ جانتی ہین اور ثانیاً اگر ہم تسلیم بھی کرین تو
جب ہم خود فعل ابوبکر کو محمول بر مکر و فریب کرتی ہین تو قول ابوبکر کو بدرجۂ اولی محمول بر
خدع و فریب کرینگی حضرت مخاطب کو اپنی عمر اور ابوبکر ہی کی قسم ہی کہ ذرا انصاف کو
راہ دیکر فرمائین کہ جو لوگ حضرت ابوبکر کو بشہادت حضرت عمر بقول جناب امیر کاذب اور
خائن اور غادر اور آثم کما فی صحیح المسلم سمجھتے ہین وہ کیونکر قول و فعل ابوبکر کو محمول بر کذب و خدع
و فریب نکرین اور کیونکر انکی اس فرمانیکو کہ مین آپکی واسطی روتا ہون عذر تقصیر بدتر از تقصیر
نہ سمجھین علاوہ اسکی اختلاف بیانی آپکا کہ مبتنی اوپر اختلاف بیانی حضرت ابوبکر کی ہی اول
دلیل ہی اوپر کذب و خدع کی کبھی تسلی دینی رسول خدا کو مبتنی اوپر سانپ کاٹنی کی کرتے
ہین جیسا کہ پیشتر اس سی آپنے فرمایا اور کبھی مبتنی اوپر اسکی کرتی ہین کہ آپکی واسطی غمگین
نتھی بلکہ جناب رسول خدا کیواسطی غمگین تھی جیسا کہ اسجگہ آپ فرماتی ہین اور کبھی مبتنی اوپر
مقتضائی بشریت کی کرتی ہین جیسا کہ آگی چلکر فرمائیگا الغرض یہ قلق اور اضطراب تحریر نہین
ہی مگر ایک فعل قبیح جسپر انکی واسطی آپکی معتقدین ان باتونکی بنا کہ مان لین تو ان لین بلا شبہ
کب مانتی ہین اسلئے کہ ابوبکر کو اصحاب کفر نفاق سی جانتی ہین قولہ ۱۲ مینا بسمین ضمیر جمع متکلم
کی بھی اسلئی فرمایا کہ اوس معیت مین خدا کی ابوبکر بھی شریک ہو دین اقول جواب سنا

بتنقیح و توضیح تمام ہم رد فضیلت ہشتم مین بیان کر چکی ہین اور چند طرح کی جوابات دیچکی ہین اونکی
یہ بھی ہی کہ اطلاق صیغہ جمع اوپر واحد کی محاورہ فصحا و بلغا مین اور کلام خدا مین بہت ہی اور
انا اور نحن سی ذات واحدہ مقدسہ مراد ہی اور اسمقام پر کلام حضرت مخاطب بھی اسکا موید
ہی اسلئے کہ سطر سابق مین آپ فرماتی ہین کہ جب ابوبکر صدیق نی کفار کو در غار پر آپہنچا ہوا
دیکھا تو خیال اسکی کہ حضرت کو صدمہ پہنچی اندوہگین ہوئی اس سی صاف سمجھا گیا کہ اپنی
واسطی اندوہگین نہ تھی اور صاحب ازالۃ الخفا نی بھی تصریح اسکی کی ہی کہ جب جناب رسول خدا
نی ابوبکر سی پوچھا کہ تم کیسی لیئے تو کیون روتا ہی تب ابوبکر نی فرمایا کہ مین اپنی واسطی نہین
روتا بلکہ آپکی واسطی روتا ہون اور ظاہر ہی کہ جس چیز کیواسطی انسان اندوہگین ہو اوسمین تسلی
اور تسکین دینا کسی شخص کا ایک امر مرغوب ہے پس تسلی دینا جناب رسول خدا کا ابوبکر کو فقط
اپنی ہی واسطی تھا نہ یہ کہ اپنی واسطی اور خود ابوبکر کیواسطی بھی تھا پس اسصورت مین بقول مخاطب
محصل ان اللہ معنا کا یہ ہوا کہ ای ابوبکر تو اپنی واسطے تو غمگین ہی نہین ہی باقی رہا میری
واسطی بھی اندوہگین نہو کہ اللہ میری ساتھ ہی بنا بر اسکی معنا کا یہ معنے معی کی ہونا خود آپ ہی
کی اقرار سی ثابت ہو گیا اور قائلین وحدہ لاشریک لہ کی نزدیک حضرت مخاطب کا شرک
ابوبکر باطل ہو گیا والحمد للہ وہذا من سوانح الوقت **قولہ** اول اسطرح پر کہتی ہین کہ حزن ابوبکر کا
طاعت تھا یا معصیت **اقول** ہرگز یہ تقریر اعتراض شیعہ نہین ہی کاذب
مفتری ہی جو شخص کہ مدعی اسکا ہی کہ یہ تقریر شیعہ ہی آج قریب ہزار سال کی زمانہ گذرا
کہ شیخ مفید علیہ الرحمہ نی اسکا انکار کیا اور اس تقریر کو تراشدہ ابوالحسین خیاط خود وستداران ابوبکر
سی تھا سمجھا لیکن آجتک کسی سنی سے یہ نہو سکا کہ کتب شیعہ سی اس تقریر کو ثابت کر کی
قول شیخ مفید علیہ الرحمہ کو باطل کر دیتا کسقدر حضرات باغیرت ہین کہ اوسی خرقہ پارۂ خیاط

مین آج تک پیوند لگاتی ہین اور اوسی کہنہ چرکینہ سی بشست وشو لباس فاخرہ
ابوبکر کو نپاتی ہین غافل اس سی کہ شیعہ جب دیکھین گی تو اوسکو چیر پہاڑ ڈالین گی اور بی تکلف
خلیفہ صاحب کی پردہ دری کر ڈالین گی مصدیق اس مقال کی اور مکذب مخاطب سراپا
کذب واحتیال کی عبارت مجالس ہی کہ اوسمین مذکور ہی کہ از جملہ حکایات مفید شیخ مفید علیہ
الرحمہ آنست کہ در مجالس خود از ابو الحسین خیاط رئیس معتزلہ نقل نمود کہ گفت روزی یکی از
شیعۂ امامیہ نزد من آمد واظہار نمود کہ رئیس ایشان اورا فرستادہ کہ سوال نماید از آنکہ
خبری کہ از ابوبکر در غار واقع شد وحضرت رسالت بقول خود لا تحزن از ان نہی فرمود طاعت
بود یا معصیت اگر طاعت بود پس نہی آنحضرت منع از طاعت باشد واگر معصیت بود پس
عصیان ابوبکر ثابت شود ابو الحسین گوید کہ چون آن سوال از وی شنیدم گفتم کہ امروز جواب
را بگزار وپیش آن رئیس برو واز وی سوال کن کہ خوفی کہ موسیٰ را بود وحق تعالیٰ بقول خود لا تخف
منع فرمود طاعت بود یا معصیت اگر طاعت بود پس خدای تعالیٰ نہی او را از طاعت
کردہ باشد واگر معصیت بود معصیت موسیٰ لازم آید آن سائل نزد رئیس خود رفت وچون
باز آمد گفتم کہ رئیس تو از ان سوال چہ جواب داد گفت مرا نصیحت نمود کہ دیگر با او آشنائی مکن
وبعد از نقل حکایت مذکورہ جناب شیخ فرمود کہ سخت این بر من ظاہر نیست ودور نیست
کہ ابو الحسین آن حکایت را از پیش خود وضع کردہ باشد واگر راست بودی کہ کسے از
رؤسای شیعہ محرک آن سوال بودی ہر آئینہ آن رئیس در دفع معارضۂ ابو الحسین
تقصیر نخواستی نمود وانچہ بخاطر میرسد آنست کہ ابو الحسین چون آن نقض را قوی گمان بردہ
خواستہ بود کہ وضع آن حکایت تقبیح حال امامیہ نماید انتہی بلفظہ مصنفین اس عبارت کی
دیکھنی سی دریافت کرینگی کہ یہ تقریر اعتراض شیعہ نہین ہی بلکہ قطع وبرید ایک خیاط کی

ہی بنا براسکی ضرور تہا کہ مخاطب تقریر اعتراض اول کتب شیعہ سی ثابت کرتا بعد سے
جواب ہوتا اور نہ اپنی بنائی بات کا جواب دینا مصداق مثل کہ الٹی نصیحت عزلہا انکا ثابت
ہوتا ہے۔ یہ معنی مثل اوس زن منکارہ نابکار کی کہ اپنی بگڑی ہوئی کو آپ ہی کہولی اعتراض شیعہ
استمام پر اوس تقریر سی ہی جو قاضی علیہ الرحمہ نی احقاق الحق مین بیان فرمایا ہی اور آپ نے
بعد اوسکی نقل کی جو ابات قیل و اوسکی سی جی چرایا ہی اور نہ جواب اوپر اوسی تقریر خیالی کی
ٹہرایا ہی کما سیتضح عنقریب قولہ دوسری ابوبکر کو خدا اور اوسکی رسول کی قول پر یقین نہتا
اقول یہ اعتراض ایک جزو ہی اوسی اعتراض اول کا جو کلام قاضی علیہ الرحمہ مین مذکور ہی
اور منتظم بیان مخاطب اصل تقریر کی ملانی سی ظاہر ہوجاتا ہی کہ یہان بنای کلام لحوق خوف
پر ہی اور وہان کلام مبتنی ہی اوپر اظہار خوف و قلق و اضطراب و انزعاج اور بکا کی جو
مستوجب افشاء راز خدا و رسول تہا اور ان دونون باتون مین بڑا فرق ہی جیسا کہ عنقریب
ظاہر ہوگا قولہ تیسری ابوبکر کا رونی اور چلانی سے یہ مقصد تہا **اقول** ابوبکر نی اپنی مقصد
دلی کا حال تو شاید اپنی دوستون سی بیان کیا ہوگا شیعیان علی ابن ابیطالب کو کیا
معلوم مگر ہم اہلسنت سی از روی انصاف ابوبکر کی قسم دیکر پوچہتی ہین کہ اگر کوئی غلام یا
خدمتگار کسیکا وہ حرکات کری کہ جس سی افشاء راز مالک لازم آوی تو ایسے غلام اور خدمتگار
کو قتل کیا کہین گی حضرت ابوبکر کا سن شریف تو اوسوقت چہل شش و با این ریش و فش اظہار خوف
و ملال اسدرجہ کرنا کہ جس سی قلق اور اضطراب اور انزعاج اور بکا اعضا و جوارح پر طاری
ہوا کیا معنے پس اگر شیعہ کچہ کہین تب بہی جو سنی گا یہی کہی گا کہ یا مقصد ابوبکر گرفتار کرانے کا
رسول خدا کو تہا تاکہ کفار سی کچہ فدیہ حاصل ہاتہ آوی یا مثل فرار از زحف کی جبنا
اور بزدلی اور عدم ایمان بوعدہ نصرت خدا و رسول باعث اسکا تہا بہرکیف ان حرکات کو

Presented by Ziaraat.Com

ہر طرح سے دلالت اوپر سوء حال حضرت ابو بکر کی ہی **قولہ** بعضی دشمنون نی استدلال اور بھی
بڑا دیا ہے **اقول** پاؤن بڑھانیکا ابو بکر کے خود مخاطب بھی اقرار کر چکی ہین فرق اسیقدر ہی
کہ علت اوسکی اپنی سوراخ مار بند کرنا فرمایا ہی اور یہ سبب اسکی ہے کہ آپ اونسی حسن اعتقاد
رکھتی ہین ورنہ کوئی دلیل اسپر قایم نہین ہی اور شیعونکی نزدیک چونکہ نفاق ابو بکر کا ثابت
ہی وہ خواہی نخواہی اس حرکت کو بھی مثل جملہ افعال کی محمول حرکت نفاقی پر کرینگی اور دلیل
شیعونکی اسپر سانپ کا کاٹنا ہی اگر نیت بخیر ہوتی تو ہرگز ایسی وقت مین کہ حیوانات
دیگر مثل کبوتر و عنکبوت محکوم مشیت الہی اور سرگرم حفاظت بالہام کبریائی تھی بلکہ نباتات
بھی مثل درخت مغیلان کی جو بحکم ایزد قہار در غار پر آگیا تھا جیسا کہ بعض روایات مین ہے
کیون سانپ ابو بکر کو کاٹتا اور جادۂ اطاعت سی سرکشی کرتا پس درحقیقت شیعون ہی
کا قول درست معلوم ہوتا ہی اسلئے کہ سانپ کا کاٹنا ابو بکر کو عین حفاظت رسول خدا کی تھی
اگر مجبوری ابو بکر پاؤن کھینچ نہ لیتے تو بیشک افشائی راز رسول خدا ہوتا **قولہ** چوتھی جب
ابو بکر کا مطلب پاؤنکی باہر کرنیسی بھی حاصل نہوا **اقول** مطلب ولی ابو بکر کو تو خدا جانی ہم کو تو
اونکی حرکات سخیفہ سی سوائی نفاق کی بوی وفاق نہین آتی بسوقت کہ باظہار قلق و اضطراب
و بکا قریب بافشائی راز ہوئی تو کیون نہین جائز ہی کہ رسول خدا نی بقول آپکی واسطی تسلی
اور تشفی ہی کی وجہ بکا کو بقول خود لم تبکی سے یعنے کیون روتا ہی کما فی ازالۃ الخفا مکرر پوچھا ہو
اور حضرت ابو بکر نی ہر دفعہ بغایت اضطراب یا بمقتضای آنکہ در وغگو را حافظہ نباشد
ایک نئی وجہ بیان فرمائی ہو پس جسطرح ایک دفعہ یہ بیان فرمایا کہ سانپ کی کاٹنی سے
روتا ہون دوسری دفعہ کہا کہ آپکی واسطی روتا ہون جیسا کہ آپ خود مضمون اوسیطرح اوسی
دفعہ یا تیسری دفعہ یہی بیان کیا ہو کہ آپکی واسطے روتا ہون کہ قریب ہی کہ گرفتار دست

Presented by Ziaraat.Com

دست کفار ہوکر شہید ہوجائی اور علی اکیوا سطی پر روتا ہون کہ وہ تو غہید ہی ہوگئی ہونگی پس
اگر شیعون نی اسکی روایت کی تو اسمین کونسا حال ادکیا اجتماع النقیضین اور کون
شریک الباری لازم آیا کہ آپکی عقل اوسکو قبول نہین کرتی **قولہ** پانچوین ان اللہ مناسی دو
معنی مراد لیتی ہین **اقول** سابق مین توجیہات بیان ان اللہ مناسی گذر چکی اوس سی مخاطب
کو یہ معلوم ہوا ہوگا کہ شیعونکی نزدیک توجیہ کلام انہین دونو معنو پر موقوف نہین ہی بلکہ جائز
ہی کہ بخاطر حضرات اہلسنت ہم اوس سی درگذر کرین جب ہی حضرت ابوبکر کی لئے کچہ
نفع اور شیعونکی لئی کچہ ضرر نہین ہی بلکہ امر العکس ہی فتذکر **قولہ** ان تقریرونکو سنکر ہر شخص
محو حیرت ہوگا **اقول** ہر شخص نفرمائی بلکہ اپنا سا ہر شی فرمائی **قولہ** او تعجب کری گا
اقول ہمکو تو اسمین کچہ تعجب نہین ہی بلکہ تعجب اسمین ہی کہ سب آیہ سی شیعہ کتوک
حضرت خلیفہ اول کا بدلائل و براہین ثابت کئی دیتی ہین پہر کیونکر حضرات اہلسنت اوس سی
فضیلت ابوبکر کی ثابت کرتی ہین اگر کچہ بہی شرم و حیا ہوتی تو پہر اس آیت کا نام نہ لیتی **قولہ**
یہ اعتراض ہی کہ مجنونونکی بڑ ہی جواب ہی کہ دیوانون کی جہک ہی **اقول** جہک مارتی
ہو گو کہاتی ہو کیا بکتی ہو طریقہ علم کلام نقض و ابرام ہی و بلا وجہ درشتی اور بدزبانی
پاجیونکا کام ہی جواب بات کا بات ہی اور پاجی پن کا جواب جوتا اور لات ہی حضرت
مخاطب کو اعتراضات شیعہ نی باؤلا کر دیا جب جواب نہین سوجتا تب دوسرونکو دیوانہ
اور مجنون کہتی ہین اور یہ نہین سمجہتے کہ اگر خصم آپکا بر سر انتقام آویگا تو آپکی کیا حقیقت ہے
آپکی ثلاثہ کی کیا گت بناویگا تعجب ہی کہ تیزی زبان شیعیان سی تو حضرات اہلسنت
نالان اور گریان ہین اور آپ اونہین سی زبان درازی کرتی ہین اور آل کا سی نہین
ڈرتی کہ اگر ادہر سی تبری کی پتہر فونکی بوچہار ہوگی تو حضرات کی اگلی پشتون کی

Presented by Ziaraat.Com

پیشانی حضرات ثلثہ تاب نگارسوں ؎ چو کردی باکاوخ انداز پیکار ہمر خود را بنادانی
شکستی ؛ چو سنگ انداختے بر روی دشمن ، حذر کن کاندر آماجش نشستے **قولہ** کہ انہین
تقریر ونکو شہید ثالث نی کس آب وتاب سی لکھا ہی **اقول** اگر غداعی اور مکاری
پیش نظر مخاطب نہوتی تو شہید ثالث کی تقریر ونکو بعینہ اوسی آب وتاب سی نقل
کرتا اور اوسکا جواب دیتا اور کرشانی تقریر ونکو نہ بیان کرتا طرفہ یہ کہ باوجود بگاڑنی تقریر ونکی
پہر بہی جواب نہو سکا بجز ایک تقریر خیاطی کی کہ اوسکی جواب الجواب مین بلا فہم مقصود ایک
عالم کی خاک اپنی سر پر اوڑہائی اور پہر بہی کچہ بن نہ آئی اور باہمہ شور وشین مصداق
رجع بخفی حنین ہو کما ستعلم عنقریب **قولہ** ملا خضر مشہدی **اقول** ہم نہین جانتی کہ یہ بزرگ
کوئی تمہاری بزرگوار ونسے ہین یا تمہاری والد ماجد کی بزرگوار ونسی ہین ہماری علما مین
کوئی مشتہر ملا خضر نہین ہی **قولہ** صاحب تقلیب المکائد نی بجواب تقریر خاتم المحدثین **اقول**
صاحب تقلیب المکائد نی آپکی خاتم المحدثین بحدث اکبر واصغر کی کیادی ومکاری بنقل
عبارت قاضی علیہ الرحمہ ظاہر کردی ہی کہ اعتراض شیعہ کی تقریر اور ہی اور شاہجی کی
تقریر اور ہی شاہجی نی بکذب وفریب ایک تقریر خود تراشیدہ کو شیعونکی طرف بلغرض
منسوب کیا اور یہی عادت جبلی اونکی ہی کہ کل تقریرین ساختہ وپرداختہ اپنی شیعون
کی طرف نسبت دیتی ہین اور کسی کتاب شیعہ سی نقل نہین کرتی اور پہر جوابات مین اون
تقریرہای خود ساختہ کی کیسے کیسی نازونخرون سی مشکلتے ہین اور اٹکہیلیان کرتی ہین و
نعم ما قیل ؎ خر چو سرگینش کند بوخندہ بر گردون زند ہا ؛ چونکہ مخاطب نی بخوف
افتضاح اپنی خاتم المحدثین کی عبارت تحفہ اہتمام پر نقل نہ کی کہ کیادی اونکی ملانی عبارت
قاضی علیہ الرحمہ سی ظاہر ہو جائیگی اسلئے مناسب معلوم ہوا کہ ہم عبارت شاہجی اور عبارت

Presented by Ziaraat.Com

صاحب تقلیب علیہ الرحمہ اسمقام پر نقل کرین تاکہ منصفین کی نزدیک فرق درمیان تقریر
قاضی علیہ الرحمہ کی اور تقریر خود ساختہ شاہجی کی معلوم ہو جائی اور حضرت مخاطب کا بے
خدع اور فریب و خبط اور غلط درمیان تقریر قاضی علیہ الرحمہ کی اور درمیان تقریر خیاطی کی
ظاہر ہو جائی پس واضح ہو کہ عبارت تحفہ سروقہ شاہجی یہ ہی کہ اپنی مکائد جزئیہ مین فرماتی
ہین گویند اہلسنت جبان را بر شجاع در مقدمہ خلافت و امامت کہ بنای کار آن بر شجاعت
و دلیری ست و جنگ و قتال با کفار و تجہیز جیوش لازمہ آن منصب است ترجیح دہند
ایضاح این مہم آنکہ شجاعت حضرت امیر چیزیست کہ در تمام عالم ضرب المثل و در جمیع آفاق
شہرہ و علم ہست و ابوبکر صدیق جبان بود مدلیل قولہ تعالی اذ یقول لصاحبہ لا تحزن معلوم
شد کہ ابوبکر در غار محزون بود و حزن درین قسم معارک استحانیہ دلیل جبن ست انتہی صاحب
تقلیب المکائد اسکی جواب مین فرماتی ہین چون اہلسنت بر فضیلت ابوبکر باین آیہ کریمہ
تمسک جستند علمائی شیعہ در جواب ایشان گفتند کہ آیہ مذکورہ ہرگز دلالت بر فضیلت
ابوبکر نمیکند بلکہ دلالت بر منقصت او البتہ میکند چنانچہ قاضی نور اللہ شوستری در احقاق الحق
گفتہ و کیف یتوہم حصول منقبۃ لہ فی حضور الغار و قد ظہر فی الغار خطاؤہ و زللہ لانہ لما دخل
فی الحزن الحزن و المکان المصون بحیث یامن اللہ تعالی علی نبیہ ما یظہر لہ من الآیات
من تعشیش الطائر و نسج العنکبوت علی بابہ و لم یثق بالسلامۃ و لا صدق بالآیۃ و اظہر الجزع
و الخافۃ حتی غلبہ بکاؤہ و تزاید قلقہ و انزعاجہ و یلی النبی فی تلک الحال الی مقاساتہ
و دفع الی مداراتہ و نہاہ عن الحزن و زجرہ و نہی النبی لا یتوجہ فی الحقیقۃ الا الی زجر عن القبیح
و لا سبیل الی صرفہ الی المجاز بغیر دلیل لا سیما و قد ظہر من جزعہ و بکائہ ما یکون من مثلہ فساد
الحال فی الاخفاء فہو انما نہی عن استدامتہ و وقع منہ و لو سکن نفسہ الی ما وعد اللہ تعالی نبیہ

لا جبان بلکہ نام او بزدل ۱۲

وصدقہ فیما اخبرہ بن نجاتہ لم یحزن حیث ان یکون امنہ ولا انزج قلبہ فی الموضع الذی
یقتضی سکونہ فاتی فضیلۃ فی الغار یفتخر بہا لابی بکر لولا المکابرۃ والعناد ہذا انتہی حاصل یہ ہی
کہ کیونکر تو ہم کہہ یا سکتا ہی کسی تعریف کا واسطے ابوبکر کی بیچ ماجرای غار کی حالانکہ اونکی
خطا اور لغزش وہان ظاہر ہوگئی اسلئے کہ ہرگاہ وہ داخل ہوئی ایسی مقام محفوظ اور مکان
مصون مین کہ خداوند تعالی نی اپنے نبی کیواسطی جای امن وامان ٹھہرایا اور نشانیون کو
اپنی حفظ وحمایت کی برملا دکھلایا جیسے کبوتران وحشی کا اوس جگہہ پر بحکم خدا نشیمن کرنا اور
اندھی دنیا اور عنکبوت کا دروازہ پر جالا لگانا الغرض آیات وعلامات طمانینت بخوبی ملاحظہ
کئی تب بھی خلیفہ صاحب نی اعتماد قول وفعل خدا ورسول پر نکیا اور وثوق بسلامت و
عافیت حاصل نہوا اور آیات حفظ خداوندی کی تصدیق نکی اور اعلان اور اظہار حزن وخوف
بیجا شروع کیا یہانتک کہ غلبہ کیا اونپر بیکانی اور زائد ہوا قلق اور اضطراب اور انزعاج
یعنی بیقراری اور بی صبری اور رازجا رقلقی اونکی یہانتک کہ جناب رسولخدا کو رنج وغم اوٹھانا
اور ابوبکر کو سمجھانا پڑا اور زجر ومنع کیا رسول خدا نی ایسے اظہار حزن وملال سی جو
مورث افشائی راز تھا اور نہی رسول کی بنا بر معنی حقیقی کی نہین ہی مگر منع کرنا ایک فعل
قبیح سی اور بیدلیل طرف معنی مجازی کی جانا جائز نہین ہی خصوصًا ایسے مقام پر جہان
جزع وفزع اور بکا موجب خرابی حال اخفا ہو اور امر دفع اضطراری نہ تھا کہ بلا قصد وعمد دفعۃً
سرزد ہوگیا ہو ورنہ احتیاج بمنع نہوتی بلکہ جب اس حالت پر استدامت ہوئی تو حاجت بمنع
ہوئی اور اگر سکون ہوتا اونکی نفس کو ساتھہ اوس وعدی کی جو خدا نی اپنے نبی سی کیا تھا
اور تصدیق رسول کرتی اوس خبر مین جو رسول نی دی تھی اپنے نجات کی دست کفار
سی تو ایسا حزن ایسے مقام امن مین نہ ظاہر کرتی اور نہ بیقرار ہوتا دل اونکا ایسی مقام مین

جو مقتضی اطمینان نفس تھا پس کیا فضیلت مولانا ابوبکر کو اسی غار مین جو اہلسنت کی رائے موجب
افتخار ہو بلکہ اگر انصاف کرین اور بنظر اور عناد کو راہ نہ دین تو یہ بات انکی
موجب عار و شنار ہی نہ باعث افتخار صاحبان انصاف اس تقریر شستہ و رفتہ پر بطور
ضبط کو دخل نہ دین اور یہ بات انکی کہری کہ ہمنے تقریر نفس ملا دین کہ باہم کسقدر فرق ہی یہ ہی تقریر
شیعہ کی کہ جسمین بحث ہی حزن ناصبی ہی یہ مقام خاص ہین کہ مقام اشتہار تھا
جو خلیفہ جی کی لئی عارض ہوا اور مستتبع اظہار بیزاری اور گریہ و زاری تھا جو موجب نشای راز
برگزیدہ خداوند باری تھا اور تضرع اوپر عدم اطاعت قول خدا و رسول کی تھا نہ وہ تمام تقریر کہ جو ابکی
ورزی صاحب نی کتراکر جسمین بحث مطلق حزن سی کی ہی اور معارضہ حزن بیجا بحزن بیجا انبیا کیا ہے
اور صیغہ نہی کو جو ایک فعل قبیح کی بعد ہی مماثل کیا ہی ساتھ اوس صیغہ نہی کی جو بعد ایک فعل
حسن کی ہی جو انبیا سی واقع ہوا کہ اوسمین کسیطرح گنجایش اسکی نہین ہی کہ نہی کو معنی اصلی پر کوئی
محمول کر سکی اسلئے کہ عصمت انبیا مانع ہی معنی اصلی پر محمول کرنی سی اور نہ وہ مباطا تقریر کہ جو
ملای مباطی نی اپنے تحفہ مسروقہ مین بیان کی کہ مطلق حزن و خوف کو دلیل جبن ٹھہرایا حالانکہ کلام
ایک حزن و خوف خاص مین ہی جو مبتنی اوپر عدم تصدیق آیات اور عدم ایمان بقول خدا و
رسول ہی اور جو حدیث افسانی راز خدا و رسول ہی اور بدیہیات جلیہ سی ہی کہ جبن و عجز مطلقاً
صفات ذمیمہ سی شمار کرتی ہین اور جبن و خوف کو عند نزول البلاء و قبل نزول البلاء مطلقہ مذموم
نہین جانتی بلکہ حقیقت مین حزن و خوف مثل شک و یقین کی کیفیات طاریہ علی النفس سی ہی
فی نفسہ حسن و قبح اور امر و نہی و تکلیف اور مواخذہ و عذاب سی متعلق نہین ہو سکتا مگر باعتبار سوابق
اور لواحق کی کہ امور اختیاریہ ہوتی ہین مثلاً شک و یقین کے سوابق سی ہے نظر و فکر و تامل کرنا اور اسکو اعتقاد
خلاف سے پاک کرنا اور ترک تقلید آبا و اجداد کرنا اور لواحق مین سے اعتراف حق بلسان و ارکان کرنا اور ترک

لہ ذہبی ابن المغازلی از تذکرۃ الخواص و از نور ۱۲

خصومت ولد او ساتھہ ارباب حق کی کرنا اور اوسکی مقتضے پر عمل کرنا تاکہ مصداق جحدوا
بہا واستیقنتہا انفسہم کا نہو جیسا کہ حواشی شروح سلم مین بیان سے تصدیق واذعان
تین بخوبی تحقیق کیا گیا ہی اسیطرح حزن وخوف بہی فی نفسہ متعلق بحسن وقبح نہین ہوسکتا ہی
مگر باعتبار سوابق و لواحق کی جو امور اختیاریہ سے ہوتی ہین پس اگر سوابق اور لواحق بجا ہین تو حزن
وخوف بہی بجا اور ذو حسن ہے اور اگر سوابق ولواحق بیجا ہین تو حزن وخوف بہی بجا
اور قبیح ہی پس سوابق سے ہی مثلاً بلحاظ ظلم جسوقت کہ نوبت بجان ومال وعرض پہنچے
اور کوئی مانع اور عائق اور حافظ وحارس اوسی ظلم کا نہو پس اس مقام پر حزن وخوف بجا ہی اور
فعل حسن ہے اور عقلا اسکو مذموم نکہین گی بلکہ ایسے مقام پر خوف نکرنا عین سفاہت و
وقاحت اور محمول بر تہور مذموم ہی اور فاعل اوسکا ملوم اور ضروری ہی کہ خوف معصومین
اسی قسم کا ہو جیسا کہ مقتضای عصمت ہی اور سوابق حضرت ابوبکر سے یہ امر نہتا بلکہ خلاف
اسکی تہا اسلئے کہ نہ ایدین دست رس ظلمہ کی لئی مانع اور عائق حفظ وحراست خداوندی تہی
اور وعدہ خیانت جانب خدا سے بقول رسول مقبول اونکو معلوم ہوچکا تہا اور آیات اور
علامات حفظ خدا مثل تفتیش الطایر ونسج العنکبوت وغیرہ خود اپنی انکو نسی دیکہتی تہے
پس ایسے وقت کا حزن وخوف نہایت بیجا اور فعل قبیح اور مبتنے بر عدم ایمان بقول خدا
ورسول تہا پس ایسے خوف اور حزن مخصوص کو جو مبتنے اوپر عدم ایمان کی ہی خوف
وحزن معصومین پر قیاس کرنا قیاس آسمان بر زمین ہی اور چند درجہ بالاتر از قیاس شیطان
لعین ہی ؎ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ؛ یہ تہا ذکر بعض سوابق کا اب لواحق کا
ذکر بہی سن لیجئی پس لواحق سے ہی مثلاً ثبات وقرار اور صبر وسکون ووقار وقت لحوق
حزن وخوف خصوصاً اوس مقام پر جہان کوئی امر واجب کنندہ ثبات وتحمل ہو مثلاً امر خدا

بہ ثبات قدم وعدم فرار عن الزحف یا حکم خدا بعدم افشای راز خدا و رسول پس حسنی مقام خوف
اور حزن مین یہ ثبات قدم اختیار کیا اور صبر و تحمل کو راہ دیا اوسنے نہایت فعل حسن کیا اور
عقلا کی نزدیک قابل مدح و ثنا ہوا اور معصومین علیہم السلام کو عصمت سے مانع ہی کہ خلاف
اسکی عمل مین لاوین پس خوف و حزن اونکا جسطرح باعتبار سوابق کی قبیح نہ تہا باعتبار لواحق کے
بہی قبیح نہین ہو سکتا ہی برخلاف خوف و حزن ابوبکر کہ جس طرح باعتبار سوابق کی قبیح
تہا اوسیطرح باعتبار لواحق کی بہی قبیح تہا اسلئے کہ بعد لحوق خوف و حزن بیجا کی ثبات قدم
اور صبر و تحمل کو ایک ذرہ بہی کار فرما نہوئی چنانچہ فرارات اونکی عن الزحف اسپر شاہد عادل
ہین اور بالخصوص مقام غار مین اظہار قلق و اضطراب اور جزع اور بیقراری اور گریہ و زاری کہ
موجب افشائی راز خدا و رسول تہی اوسنے عمل مین آئی پس یہ حزن و خوف خاص جو
مستتبع عار و شنار اور مستلزم ایذای رسول ایزد کردگار تہا اسکو حزن و خوف انبیا اور معصومین سے
کیا نسبت جو کوئی ایک کو دوسری پر قیاس کری پس یہ قیاس بہی وہی قیاس آسمان بر زمین
اور چند درجہ بالاتر از قیاس شیطان لعین ہی اب صاحبان انصاف بتلائین کہ آیا نہی
جو بعد ایک حسن کی ہو ساتہہ اوس نہی کی جو بعد ایک قبیح کی ہو مساوی ہو سکتی ہی اور کس
نہی کو لیاقت اسکی ہی کہ تسلے اور تشفے پر محمول ہو اور کس نہی کو سعی اصلی پر محمول کرنا
ضرور ہی جسکو ایک ذرہ بہی عقل ہوگی وہ خواہی نخواہی اوس نہی کو جو بعد وقوع ایک فعل
قبیح کی ہوگی حرمت پر محمول کریگا اسیوجہ سی جناب قاضی صاحب علیہ الرحمہ نی فرمایا کہ اس
مقام پر نہی کو محمول سعی مجازی پر کرنا بیوجہ ہی کہ عقل کسے قائل کی اسکو جائز نہ کہے
گی اور اسیوجہ سی جناب مفتی صاحب علیہ الرحمہ نی فرمایا کہ ناصبے رامی بابیست کہ این عبارت
جناب قاضی را نقل میکرد و بر آن انچہ می توانست رد میکرد و تراشیدن تقریری از جانب خود

ونسبت دادن بطرف شیعیان وبعد ازان بجواب ان مشغول شدن از اعظم مکاید این ناصبی است
قولہ بلکہ مولانا صاحب پر طعنہ کیا ہی اقول جب تمنی تقریر تراشیدہ اپکی مولانا کی اور تقریر اصلی قاضی
علیہ الرحمہ کی دونو نقل کردی تو یقین ہی کہ منصفین اپکی مولانا کو ہدف طعن و سنان
ملام کرین کہ جواب اپنے خصم کی تقریر کا دینا تہا اور مخالف کی کرچوٹونکی وار روکنا تہا
نہ یہہ کہ خود ہی اپنے نازک ہاتہونسی اپنے سر پر ماریں اور خود ہی سپر سنبھالین قولہ
اب ہم اون تقریرونکا خلاصہ تو لکہہ چکی اقول ایک تقریر باضبط و ربط بگاڑ کر چند تقریرین
بی سروپا کین اور اوسکا نام خلاصہ رکھا کہ جسمین کہین سی جای فرار ملجای اور کوی ملجا
اور ماواجان بچنی کا ٹہر جائے لیکن شیعہ کب اس مکر و فریب مین اتے ہین اور کب اس
کیتادی کا دہوکا کہاتے ہین قولہ اصل عبارت کو لکہتی ہین اقول اصل عبارت کو تو خود
صاحب تغلیب الکائد علیہ الرحمہ نی لکہہ دیا ہی لیکن تمنی اصل عبارت شاہ جی کو نہ لکہا کہ جسمین
دونو باہم ملانے سے کیتادی شاہ جی ظاہر ہو جاتی قولہ اور نہایت ادبسی خدمت
حضرات شیعہ مین الی قولہ ما اینجاست اقول ہم بہی بعد اسکی کہ دونو عبارتین
شاہ جی اور قاضی علیہ الرحمہ کی نقل کر چکی نہایت تر از نہایت داب و ادب سی خدمتمین
حضرات اہلسنت کی عرض کرتی ہین کہ وی ان دونو تقریرونکو ملاوین اور ذرا انصاف
کرین کسقدر آپسمین فرق ہی کجا ایک خوف و حزن خاص کو باعتبار سوابق اور لواحق کی بی دینی
اور بی ایمانی ٹہرانا اور کجا مطلق خوف و حزن کو دلیل حبیب ٹہرانا شتان ما بین السماء والارض
اور بعد اسکی ذرا غور فرماوین کہ اپنی تقریر مہمل کا خود جواب دینا اور اوسپر اسقدر ناز و نخری
کرنا صاحبان شرم و حیای عثمانی کا کام ہی یا عار و ننگ کا مقام ہی اور یہہ کسی کیتا دو مکار کے
شعبدہ کا رے ہے یا بی غیرتے اور بیحیاے فواحش بازارے ہے

جب دانشمندون اور علماء کا حال یہ ہی تو واسی بر حال ہیں بلکہ کسی ادنی سے ادنی
جاہل سی سے یہ گمان نہین ہوتا کہ ایسے لچر اور بیہودہ حرکت کری کہ اپنی تقریر بیہودہ کو
دوسرونکی گلی منڈہی اور پہر اپنی بیہودگی پر ناز و غمزہ فرمادی اور خدا اور خلق خدا سی نشرماوے معلوم
نہین کہ شاہ صاحب اور مخاطب صاحب کو یہ کونسی اقبال حکیمانہ سمجہہ مین آئی کہ جواہر بیش بہا کی
جگہہ جہوٹی موتی دکہائی اور عوام کو دام فریب مین لائی ہم تو ماوجود ان لوگونکی روبہ بازے
اور حیلہ سازی کی ایک بات بہی ایسے نہین پاتی جو بیہودگی سے خالی ہو اور ایک لفظ
بہی ایسا نہین دیکہتے جو سفاہت اور رکاکت اور حماقت اور وقاحت اور فضاحت اور
شناعت اور رذالت اور خداعت سی محفوظ ہو ؎ ز پای تا بسرش ہر کجا کہ بنگری
کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست ۔ قولہ ہماری نزدیک تو شاہ صاحب نی بڑا
احسان الی قولہ نقل کردیا ۔ اقول ہماری نزدیک تو شاہ جی نی جو کچہ احسان کیا حضرات
اہلسنت پر کیا کہ جو تقریر شیعونکی جگر سوز اہلسنت تہی اور اونکی خرمن تشکیک کو سرتاسر جلاتی
تہی اوجہتی جی دوزخ کی کنارہی لگاتی تہی شاہ جی نے اوسکو بخدع و فریب بالکل بدل دیا
لعبہ تبرو تازگی تقریر ایلہ فریب آتش دوزخی اہلسنت پر آب پاشی کی اور اپنی فضیحتے اور
رسوائی بکذب و فریب اپنی اوپر گوارا کری اور استمام پر فوا طب والا تمام انی بعوض احسان شاہ جی
اونپر یہ احسان کیا کہ عبارت شاہ جی کو نقل نکیا باین خوف کہ اگر کوئی منصف اس عبارت
کو عبارت تقریر قاضی علیہ الرحمہ سی ملاویگا تو شاہ جی کی فضیحتے اور رسوائی بکذب و فریب
ظاہر اور عیان ہو جائیگی لیکن اس پر وہ وہی سی کیا حاصل کہ پیشتر اوس سی صاحب تعذیب المکائد
علیہ الرحمہ کشف عورات شاہ جی بقبل عبارت قاضی علیہ الرحمہ کر چکی ہین اور اونکی
مکاری اور بیحیائی اور بیغیرتی کو کہ ایک نمونہ ہدایات الاعلام سی بہی بڑہی ہوئی ہی کا اظہار

علی رؤس الاسلام مشتہر کرچکے ہین آری گدہی پر جرا ہانی کی تشہیر باقی رہگئے ہی وہ سب
انشاء اللہ فی یوم الوقت المعلوم عمل مین آجائیگی قولہ اگر یہ ہمکو ایسے بہودہ تقریرونکی
اقول اگرچہ ہمکو بھی ایسی بیہودہ خود ساختہ مہمل تقریرونکی جواب مین کچھ لکھنا اوقات کا
ضایع کرنا ہی مگر تنبیہا للسفہاء والجہلاء الانبیاء والاشقیاء کچھ لکھ دیتی ہین قال
الخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام بہ نسبت پہلی اعتراض کی کہ حزن
ابوبکر کا طاعت تہا یا معصیت اگر طاعت تہا تو پیغمبر صاحب نی کیون منع کیا اگر معصیت تہا
تو ابوبکر کا گنہگار ہونا خدا کی کتاب سی ثابت ہوا جواب الزامی یہ ہی کہ اللہ جلشانہ
نی جو خطاب حضرت موسیٰ سی کیا ہی کہ لاتخف انک انت الاعلیٰ اور حضرت لوط سی
فرمایا ہی کہ لاتحزن انا منجوک واہلک اور پیغمبر خدا سی فرمایا ہی کہ لایحزنک قولہم اس سی
ظاہر ہوتا ہی کہ حضرت موسیٰ اور حضرت لوط کو خوف تہا اور پیغمبر خدا کو کافرونکے باتون
سی رنج ہوتا تہا خدا نی اونکی اطمینان اور تسلی کی لئی لاتخف ولاتحزن فرمایا پس ہم
شیعیان پاک سی پوچھتی ہین کہ اون پیغمبرون کا خوف طاعت تہا یا معصیت
اگر طاعت تہا تو خدا کا طاعت سی منع کرنا ثابت ہوتا ہی اگر معصیت تہا تو انبیاء
معصومین کا گنہگار ہونا ثابت ہوتا ہی پس جو کچھ وہ اسکا جواب دینگی وہی ہماری طرف
سی ہمین اسکی جواب مین تامے فرالله شوشتری نی مجالس المؤمنین مین ضمن
حکایات مفیدہ شیخ مفید کی بجواب تقریر ابوالحسن خیاط رئیس معتزلہ کی لکھا ہے کہ انبیاء
کی عصمت بدلیل عقلی ثابت ہی اسلئے جو نہی اونکی نسبت ہی اوس سی ظاہر ہے
معنے مراد نہین ہو سکتے اور ابوبکر کی عصمت ثابت نہین اسلئی جو نہی اونکی شان مین
ہے اوسکی ظاہری معنے مراد نہین ہو تبا عبارت مضمون آن یا معنی است لیکن انبیاء

راازارتکاب قبیحی کہ فاعل ان مستحق ذم میشود بواسطۂ دلیل عقلی کہ بر عصمت انبیا و اجتناب
ایشان از گناہان قایم گشت موجب عدول از ظاہر شد از ظواہر آن آیات عدول میکنیم
و ہرگاہ اتفاق حاصل باشد در آن کہ ابوبکر معصوم نبود واجب است کہ اجرای نہی کہ در شان آن
واقع شدہ بر ظاہر آن کہ قبح حال ابوبکر است بماند بجواب اسکی ہم یہہ کہتی ہین کہ خوف کو
معصیت مین شمار کرنا ہی غلط ہی اور انبیاء علیہم السلام نی جو خوف کیا اور خدا نی اونکو
اوس سے مطمئن کیا اوس نہی کو بلا ضرورت ظاہر سی عدول کرنا ہی لغو ہی بلکہ خوف کو معصیت
قرار دیکر عمداً انبیاء پر تہمت کرنا ہی اور جو فرقہ انبیا کی عصمت کا قائل نہین ہی اوسکو تقویت دینا ہی
حالانکہ خوف منجملہ اون امور بشریت کی ہی جنسی کسی بشر کو خواہ وہ نبی ہو یا امام ہو خواہ ولی ہو
چارہ نہین اوسپر خدا کے طرف سے ہے مواخذہ نہین ہے
چنانچہ حضرت موسےٰ اور ہارون کو حکم ہوا کہ فرعون کو جاکر سمجھاؤ اور
اوسکو دعوت ایمان کی کرو تو اونہون نے خوف کیا اور یون کہا کہ ربنا
انّنا نخاف ان یفرط علینا او ان یطغیٰ کہ خداوندا ہمکو خوف ہوتا ہی کہ کہین وہ ہمپر زیادتی
کری تب اللہ نی مطمئن کیا اور فرمایا کہ لا تخافا انّنی معکما کچھہ خوف نکرو مین تمہارے ساتھہ ہون پس
ذرا غور کرنیکا مقام ہی کہ جب کہ حضرت موسیٰ اور ہارون باوجود نبوت کی خوف کرین اور خدا کیطرف سے
اس خوف پر اونکو عتاب نہ ہوی اور اونکی نبوت مین فرق نہ آئی تو اگر حضرت ابوبکر صدیق نے جو بالاتفاق نہ نبی تھے
نہ معصوم خوف کیا تو کیا گناہ کیا بلکہ جسطرح خدا نی حضرت موسیٰ اور ہارون کو انّنی معکما کہکر
مطمئن کر دیا اسی طرح پیغمبر خدا نی ان اللہ معنا فرما کر ابوبکر کو مطمئن کر دیا ہمکو شبہ ثالث کی
سمجھہ پر نہایت تعجب آتا ہی کہ ابوبکر صدیق کی محزون مغموم اور خائف ہونیسی خوف
کو بھی گناہ مین داخل کر دیا اور ایک ابوبکر کی ذمہ گناہ ثابت کرنی کی لئی تمام پیغمبرونکی

نسبت معاصی کا الزام لگایا او بلا ضرورت الفاظ خوف کو اونکی حقیقی ظاہری معنی سے
عدول کیا لیکن جب کہ جا بجا قرآن مین الفاظ خوف کی انبیاءؑ کی نسبت وارد ہین
اور مفسرین نی اوسکی ظاہری معنی مراد لئی ہین اور کسی نی خوف کو معصیت اور گناہ
اور نقص مین شمار نہین کیا ہی تو ایک شہید ثالث کی کہنی سی کچہہ نہین ہوسکتا چنانچہ آیہ
فاوجس منہم خیفۃ کی تفسیر مین علامہ طبرسی نی جو محققین شیعہ سی ہین لکہا ہی کہ فلما
امتنعوا عن الاکل خاف منہم وظن انہم یریدون سوءً افقالوا ای قالت
الملائکۃ لاتخف یا ابراہیم کہ جب فرشتون نی حضرت ابراہیمؑ کی ساتہہ کہانا نہ کہایا
تو وہ ڈری اور گمان کیا کہ کہین یہ لوگ کچہہ بدی سی پیش نہ اوین تب ملائکہ نی کہا ای ابراہیم
کچہہ خوف نکرو اور ہمسی نہ ڈرو ہم آدمی نہین ہین پس خوف دور کرنیکی لئی جو کلمات تشفی و تسلی
کی بہ لفظ لاتخف یا لاتحزن کلام الہی یا احادیث نبوی مین مذکور ہین اونکو از قبیل اوامر
نہی کی تصور کرنا جو اونکا معاصی کی منع کی لئی مستعمل ہین بڑی غلطی ہی ورنہ اگر یہہ امر تسلیم
کرلیا جاوی کہ جہان لفظ لا جو حرف نہی کا ہی استعمال کیا جاوی وہان مراد نہی عن المعصیت ہو
یا جہان کسی شی کی نہی بیان ہو اوس سی اوسکا وقوع ہونا بہی ضروری سمجہا جاوی تو ہزارون اعتراض
ائمہ کرامؑ پر ایسی وارد ہونگی کہ سوای اونکی عصمت کی دوسرا جواب حضرات امامیہ سی بن نہ پڑیگا
مثلاً علل الشرایع مین لکہا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی علیہ السلام سے فرماتی ہین کہ یا علی
لاتتکلم عند الجماع ولاتنظر الی فرج امرأتک ولاتجامع امرأتک بشہوۃ امرأۃ
غیرک کہ ای علی نہ کلام کرو وقت جماع کی اور نہ دیکہہ اپنے عورت کی شرمگاہ اور نہ صحبت کر اپنے
بی بی سی اور کسی عورت کی شہوت پر پس اگر کوئی پوچہی کہ حضرت علیؑ یہہ کام کرتی تہی یا نہ کرتی تہی اگر نہ کرتی تہی
تو وہ قاعدہ باطل ہوا جاتا ہی کہ نہی شئی وقوع شئی پر دال ہے اور اگر کرتی تہی تو وہ فعل

طاعت تہا یا معصیت اگر طاعت تہا تو پیغمبر خدا نے کیون منع کیا اگر معصیت تہا تو امام معصوم
کا گنہگار ہونا ثابت ہوا اگر کوئی یہ جواب دے کہ امام معصوم ہوتے ہین اسلئے اس نہی کو الزام
نہی عن المعصیت ہی از ظاہر آن عدول نکنیم تو ہم بہی مجبوری یہ کہنے لگین گے کہ ابوبکر صدیق
بہی معصوم تہے اسلئے ہم بہی نہی لاتحزن ان اللہ معنا کو از ظاہر آن عدول نکنیم ای یار و ایسے
صریح اور صاف بات کو عناد اور عداوت سی کیون معما اور پہیلی بنائی دیتی ہو اور میاں
سچی بات کو کسلئے مشکل کئی دیتی ہو ذرا انصاف کرو کہ اگر کوئی دوست کسی دوست پر
صدمہ پہنچنے سے رنج کرے اور وہ دوست اوسکو مطمئن کری اور کہی کہ کچہ خوف نکر اللہ ہمارا
مددگار ہی تو یہ کہنا از قبیل تشفی اور تسلی کی ہی یا از قسم زجر و توبیخ کی اگر تشفی و تسلی کی قسم سی ہی
تو لاتحزن ان اللہ معنا کو بہی اوس قسم سی سمجہو خدا کی آیتون کی تحریف لفظی نکرو اور یہ خیال
نکرو کہ نے کی حرف کا استعمال واسطے منع اور زجر و توبیخ کی ہوتا ہی بلکہ واسطے ترحم
اور شفقت کی بہی ہوتا ہی چنانچہ اگر قرآن مجید کی لفظون پر کوئی غور کری تو اوسکو خود معلوم ہو جائیگا
کہ اکثر جگہہ خدا نے پیار و محبت مین بہی حرف نہی کا استعمال کیا ہی چنانچہ پیغمبر خدا سی فرمایا ہی
کہ لاتحرک بہ لسانک تعجل بہ کہ بہت جلدی زبان نہ کہولہ یا کر اور میری کلام کو پورا سن لیا کرو
اور دوسری مقام پر فرماتا ہی کہ فلا تذہب نفسک علیہم حسرت کہ لوگون کی پیچہے تیری جان
نہ جاتی رہے تو اونکی لئی اپنی جان نہ دی تو کیا ان کلمات کو بہی منہی حسب زجر و توبیخ کی کلمی
سمجہین گی اور تحریک لسان اور ذہاب نفس کو معصیت اور ذم تصور کرکی بلحاظ عصمت
حضرت کی ظاہر سی عدول کرینگی اور اگر ان کلمات کو رحمت اور شفقت پر محمول کرینگی
تو اپنی دعوی کی سفاہت کی قائل ہونگی اعتراض دوسرا کہ ابوبکر کو خدا اور رسول پر کچہہ
یقین نتہا اسلئے باوجود یکہ بہت سی نشانیون حفاظت کی وہ روئی اور ہائی

مچانی لگی اسکا جواب یہ ہی کہ ہائی ہائی کرنا اور زور زور سی چلانا ابوبکر صدیق کا کسی
طرح پر ثابت نہین ہی اسلئے کہ قرآن مجید سی تو حزن کرنا ثابت ہوتا ہی اور حزن کی
معنی نوحہ اور فریاد کی نہین ہین اگر کوئی خاص لغت کی کتاب حضرات امامیہ کی ایسی ہو
کہ جو الفاظ صحابہ کبار کی شان مین ہون اونکی کچھ معنی ہی علیحدہ اسمین لکھی ہون تو ہم نہین
جانتی ورنہ حزن کی معنے غم کی ہین نہ ہائی ہائی مچانی اور زور سی چلانی کی جسکو نور اللہ شوستری
نی احقاق الحق مین لکھا ہی حتے غلبہ بکاؤہ و زرایہ قلقہ وانزعاجہ علاوہ اسکی خود مفسرین
امامیہ کی تفسیر پر خیال کرنا چاہیے کہ اونہون نی حزن کی کیا معنی لکھی ہین پس مفسر کاشانی
نی خلاصۃ المنہج مین اسکا ترجمہ کیا ہی کہ چون گفت پیغمبر یار خود را اندوہ مخور اور علامہ طبرسی
نی فرمایا ہی لاتحزن ای لاتخف پس ہمکو سراسر حیرت ہی کہ قاضی صاحب نی حزن
کی معنے نوحہ و فریاد کی کہانسے نکالی بقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام
سابق مین بیان ہوا کہ یہ تقریر اعتراض شیعہ نہین ہے بلکہ تراشیدہ ابوالحسن خیاط ہے شیعہ مطلق حزن و خوف
سی بحث کرتے ہین مطلق نہی سی بحث کرتی ہین بلکہ ایک حزن و خوف خاص سی بحث کرتی ہین
جو ابوبکر کی لئی غار مین بوجہ عارض ہوا بلکہ بوجہ بی ایمانی و عدم تصدیق بقول خدا و رسول عارض ہوا جو مستلزم
بیقراری اور گریہ و زاری تہا اور باعتبار سوابق اور لواحق کی بجز امر قبیح کی کسیطرح سی اوسکی لئی کوئی
محمل صحیح نہین نکل سکتا اور اسیطرح ایک نہی خاص سی بحث ہی جو بعد اسکے فصل
قبیح کی واقع ہوئی کہ جسکو بجہ معنی اصلی حقیقی کی معنے مجازی پر حمل کی لیاقت نہین
ہی اور باوجود اسکی اگر کوئی معنے مجازی تشفی پر حمل بہی کری تب بہی مطلوب اہلسنت
نہین حاصل ہو سکتا ہی اسلئے کہ اگر کوئی قباحت قلق و اضطراب سے ایک کافر کی مثل افشائی
راز کی لازم آوی تو ممکن ہی کہ بنظر عدم فوت مقصود کی ایک کافر بہی تسلی اور تشفی

دیا جاوی فضلا عن المنافق المظہر بلسانہ التوافق اور جب یہہ تقریر اعتراض خود ساختہ
خیاط ٹھہری تو شیعونکو اسکی ردّ جواب کی کچھ ضرورت نہین ہی اور جو کچھہ اس تقریر کے
جواب مین لکھنی والے بے سر و پا لکھین یا کوئی موچی صاحب کہنہ ہزار سالہ کو از سر نو
سجین یا کوئی بساطی صاحب اپنے بساط پر نئی ڈھنگ سے جماوین یا کوئی اونکی
مستقد صاحب ایک عالم کی خاک اپنے سر پر اوڑاوین کلاً وطرّاً بنا ہی فاسد علی الفاسد ہے
قولہ جواب الزامی یہہ ہی اقول ردّ جواب الزامی سی جو بعد اسکے خود مذکور فرمائیگا
ایسے ہوش و حواس باختہ ہوگئی کہ ذکر جواب تحقیقی بھول لی یہہ بعینہ وہی جواب جسکا جامہ ہزار
سال کا بیش اس زمانہ سی پیش اوسی خیاط مذکور نی واسطی ستر عورات ابو بکر کی قطع
کیا تہا اور بریسمان جدّ و کد سوزن شدّ و مد اونکی قامت زیبا پر سیا تہا اور ہر چند شیعون نے
چیر پہاڑ کر اوسکی پرزی اوڑدی مگر ابتلک ہوا خواہان حضرت ابی بکر اسمین جوڑ پیوند لگاتی
اور ٹڑا لگوٹا بناتی ہین انہونکو مار مار کر زبردستی پہناتی ہین اور اونکی فضائح کو چھپاتی ہین
لیکن جسکو خدا نی ایک خلق کثیر کی سامنی از شرق تا غرب رسوا کیا ہو اوسکی فضائح کسیکے چھپانے
سی نہین چھپتی قولہ حضرت موسیٰ کو اور حضرت لوط کو خوف تہا اقول بنا بر تقریر
شیعہ کی جب تک مماثلت خوف انبیاؑ اور خوف ابو بکر مین نہ ثابت کیجاوی تب تلک قیاس ایکا
دوسری پر قیاس مع الفارق ہی پس ثابت کرنا چاہیے کہ حضرت موسیٰ اور حضرت لوطؑ اور
جناب رسولخدا بھی بعد اسکی کہ مثل ابو بکر کی ایک مامن حفظ و حراست مین پہنچ چکی تہی اور
خدا نی وعدہ حفظ و حراست بھی کیا تہا بلکہ آیات اور علامات حفظ و حراست مثل
تعشیش الطائر و نسج العنکبوت سے دیکھا یا تہا پھر بھی ان بزرگونکو اطمینان نہ حاصل
ہوا اور اسدرجہ خوف و حزن طاری ہوا

کہ باوجود اسکی کہ مقام مقتضی سکوت تھا اگر خلاف رضای خدا بافشار راز خدا لازم نہ آتا
مگر ان انبیاء نے مثل ابوبکر کی کچھ اسکا لحاظ نکرکی قلق و اضطراب و بیقراری اور گریہ وزاری
کو شروع کیا ایسے ہنگام مین خدا نے ان پیغمبرون سی لاتخف اولا تحزن فرمایا ہے
پس جب تک یہ سب حالات نفاق دلالات العیاذ باللہ انبیاء کی انکی حضرت مخاطب
ثابت نکری تب تک دونو خوف و حزن ایک نہین ہو سکتی واتی لہ ذلک قولہ بجواب
تقریر ابو الحسن خیاط **اقول** سابق مین بیان ہوا کہ تقریر خیاط علی تقریر شیعہ نہین ہے پس
برادران اخیاء فی خیاط کو ضرور تھا کہ اس تقریر کہ تقریر شیعہ ہونا اونکی کسی کتاب معتبر
سی ثابت کرتی لیکن قریب ہزار سال کی زمانہ گذرا کہ کسی سے اثبات اسکا نہو سکا
پس اسصورت مین اسکا جواب شیعونکو دینا کچھ ضرور نہین ہی باوجود اسکی علی التنزل
شیخ مفید علیہ الرحمہ نی وہ جواب معقول دیا کہ قابل قبول فحول ذوی العقول ہی اور اہلسنت
اجتک اوسکی پیچ و تاب مین اور مثل ابوبکر کی عجب قلق و اضطراب مین ہین کہ کچھ بنائی
نہین بن پڑتی دیوانونکی طرح اوکھڑی پکھڑی باتین بی سر و پا بکتے ہین اور اوسی سی اپنا جی خوش
کرتے ہین ما استعلم قولہ و بذہ عبارتہ مضمون آن آیات نہی ہست **اقول** یہ تقریر
باتوقیر لاجواب مبتنی ہے اوپر چند مقدمہ کی ایک یہ کہ مطلق امر و نہی یعنی صیغہ
افعل و لا تفعل حقیقۃ موضوع واسطے وجوب اور حرمت کی ہی اور یہ وہ بات ہے
کہ محققین اہل اصول کا اسپر اتفاق ہی اور بکثرت دلائل عقلی اور نقلی کتاب اور سنت سی
علم اصول فقہ مین اسپر قایم ہین از انجملہ قولہ تعالی فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ
ان تصیبہم فتنۃ الخ یعنی چاہیئے کہ ڈرین خلاف کرنیوالے امر خدا اس بات
سی کہ پہنچے اونکو کوئی بلا دنیا مین یا عذاب دردناک آخرت مین و قولہ تعالی

ما منعك ان لا تسجد اذ امرتك یعنی کون چیز مانع ہوئی تجکو سجدہ کرنی سے
جسوقت کہ کہا مینے تجکو باسجد قال البیضاوی بعد اذ امرتك دلیل علی ان مطلق الامر
للوجوب والفور یعنی توبیخ شیطان بمخالفت امر از دمنان دلیل ہی اوپر اسبات کے
کہ مطلق امر موضوع حقیقۃ واسطے وجوب اور فوریت کی ہی اور جو لوگ کہ قائل اسکی نہین
کہ امر للوجوب ہی اونکو چارہ اس سی نہین ہی کہ قائل ہون نہی مین اصالت حرمت کی
بدلیل قولہ تعالی ما نہاکم عنہ فانتہوا یعنی خدا و رسول جس کام سی تمکو نہی کرین
اوس سی باز رہو اور جب باز رہنا واجب ہوا اصلی کہ انتہوا امر ہی اور امر للوجوب ہے
تو یہی معنے حرمت کی ہین اسواسطی کہ جس شے سی باز رہنا واجب ہی اوسکو حرام
کہتی ہین اور جب ثابت ہوا کہ حقیقۃ امر و نہی واسطے وجوب و حرمت کی ہی پس
بدیہیات سی ہی کہ معنے حقیقی سی بلا قرینہ صارفہ طرف معنی مجازی کی جانا جائز نہین ہے
دوسرا مقدمہ یہ کہ بدلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ ثابت ہی کہ انبیاء معصوم ہین اور کافی
ہی واسطی اثبات اس امر کی تنزیہ الانبیاء جو جواب تنزیہ الانبیاء المنت مین لکھی گئی ہے
اور باوجود گذرنی سیکڑون برس کی تاحبکہ اوسکا جواب نہین ہو سکا اور بدیہیات سی
ہی یہ امر کہ عصمت مانع ہی اس سی کہ کوئی نہی اوسکے بارہ مین متعلق واقع ہو کسی امر قبیح کی
ہو سکی تیسرا مقدمہ یہ ہی کہ ابوبکر مثل انبیاء کی معصوم تھے چنانچہ ابوبکر کے
معصوم نہونے پر کل امت کا اجماع ہی بلکہ بنظر بت پرستی و شراب خواری و
حرام کاری ایام جاہلیت یہ امر جلی بدیہیات سی ہی پس کوئی ضرورت دعی اسکے
معین ہی کہ جو نہی اونکی بارہ مین ہو وہ خواہی نخواہی مصروف معنی حقیقی ظاہری سے
کیجاوی پس حاصل ان مقدمات بدیہیہ جلیہ کا یہ ہی کہ کلیۃ جو نہی انبیاء کی بارہ مین ہی

Presented by Ziaraat.Com

بضرورت عصمت ضروری ہے اسلئے حقیقی ظاہری سے مصروف الی المعنی المجازی
ہوا حد ابو بکر کی لئی یہ امر ضروری نہین ہی بلکہ بلا وجہ معنی حقیقی ظاہری سے عدول کرنا جائز
ہی نہین ہے یہ تقریر دعا ضد اہلسنت سے تھے کہ جسکا نام حضرت مخاطب نے
جواب الزامی رکھا ہی اور اس تقریر کی اوٹھا دینے کی لئی ضروری ہی کہ کسی مقدمہ کو مقدمات
ممہدہ سے باطل کرین لیکن حضرات اہلسنت سے از متقدمین تا محدثین کسی صاحب سے
یہ نہ ہو سکا کہ کسی مقدمہ کو ان مقدمات سے رد کرین بلکہ متاخرین محدثین نے از جانب خود
بیہودہ تقریرین بنا کے بے سر و پا جواب دئے اور اپنے اور دوسرونکے اوقات عزیز کو
ضایع کیا کما سمعت و سیسمع تفصیلہ اما قولہ بجواب اسکے ہم کہتے ہین اقول یہ سوال
از سر نسیان اور جواب از آسمان ہی قولہ خوف کو معصیت مین شمار کرنا ہی غلط ہی اقول
یہ کیا مہمل اور لغو کلام ہی کسنے مطلق خوف کو معصیت کہا بلکہ بعض خوف کریم مین عبادت
و طاعت شمار کرتی ہین مثلاً وہ خوف جو انسان کو بلحاظ زشتی کردار اور غضب خدا و رفتار
اور خوف نار کی عارض ہوتا ہی اور باعث توبہ و استغفار بدرگاہ ایزد کردگار ہوتا ہی
پس ایسا خوف ہرگز معصیت نہین اسکو معصیت مین شمار کرنا ہم سے غلط کہتے ہین کلام
اور بحث اوس خوف مین ہی جو غیر انبیا مین مورد نہی ہوا در معارک کارزار مین موجب
فرار عن الزحف ہوا در مقام فرار مین باعث افشاء راز رسول ایزد کردگار ہو اگر یہ خوف
معصیت نہ تھی تو خدا نے کیون ایسے خوف سے نہی فرمائی اور فرارین کی حق بار بغضب
من اللہ کیون فرمایا قولہ اور نہی کو بلا ضرورت ظاہر سے عدول کرنا ہی لغو ہی اقول
حضرت مخاطب خود لغو ہی اور اوسکا ہر کلام لغو ہی اور بالخصوص یہ کلام لغو تر از ہر لغو
ہی کچھ ظاہر نہین ہوتا کہ مطلق سنے سے تبادر معنی حرمت ہوتے انکار ہی یا اقرار

Presented by Ziaraat.Com

اگر انکار ہی تو اپنے اجداد کی تصریحات کا کتب اصول مین کیا جواب دیتی ہین اور
اگر اقرار ہی اور بخصوصیت مقام بقیام قرائن صارفہ عن المعنے الحقیقی اسمقام پر معنے
کو محمول بر معنے تسلی فرماتی ہین تو مثل شیعونکی معنی اصلی حقیقی سے عدول
کرتے ہین پھر معنے اصلی سے عدول کرنے کو لغو کیونکر ٹھراتے ہین اور
شیعون نی کب معنی تسلی سی اس مقام پر عدول کیا ہی آری ان معنون کو اصلی
نہین ٹھراتی جیسا کہ تمنی برخلاف تصریحات اپنے علماء اصول کی ٹھرایا ہی اور جب یہ معنے
اصلی نہوئی تو ضرور ہی کہ محتاج بقرینہ ہون اور قرینہ انبیاء مین عصمت انبیاء ہی اسی لئی
شیعون نی جہان کہین نہی متعلق بانبیاء ہی وہان مقتضائی مطلق نہی سی کہ حرمت ہے
عدول کیا ہی طرف معنی تسلی وغیرہ کی مثل نہی قبل از وقوع فعل تقدماً للحفظ کما فی قولہ
تعالی لا تطع منہم آثما او کفورا لیکن اسکی لئی ضرور نہین ہی کہ جو نہی متعلق بغیر
انبیاء ہی اوسمین بھی خواہی نخواہی بلا وجہ عدول کرین آری اگر کوئی وجہ عدول قایم ہو
تو کرینگی اور اگر غرض یہ ہی کہ جو نہی متعلق بخوف ہی مطلقاً خواہ نسبت بانبیا ہو خواہ نسبت بغیر انبیا
ضرور ہی کہ معنی اصلی حرمت سی عدول کرکی معنے تسلی پر محمول کرین تو یہ اول بحث ہی
اسلئے کہ خوف انبیاء بسبب عصمت کی کسیطرح قبیح نہین ہو سکتا ہی پس معنی اصلی حرمت
اوسمین مراد لینا جائز نہین ہی بخلاف خوف غیر انبیاء کی کہ باعتبار سوابق اور لواحق
کی قبیح ہو سکتا ہی جیسا کہ ہمنی خوف ابوبکر مین بالخصوص غار مین اور بالخصوص فرار مین
صف جنگ سی بعد اور خیبر اور حنین مین بایں کیا قولہ بلکہ خوف کو معصیت قرار دیکر عمداً انبیاء
پر تہمت کرنا ہی اقول ہرگز شیعہ خوف انبیاء اور اوصیاء کو معصیت نہین ٹھراتے
بلکہ عدم معصیت انبیاء مین تنزیہ الانبیاء لکھتے ہین تہمت انبیاء پر کرنیوالا وہی فرقہ

گمراہی جو کہ تخطیۃ الانبیاء لکھتا ہی اور معصومین کی خطائین ثابت کرتا ہی **قولہ** جو فرقہ
انبیاء کی عصمت کا قائل نہین **اقول** وہ حضرات اہلسنت و جماعت ہین جنکی بعض
علماء یہانتک قائل ہین کہ کافر صادق اللہجہ بھی نبی ہو سکتا ہی فضلاً عن الفاجر **قولہ** تقویت
دنیا ہی **اقول** تقویت دینی والی وہ نالایق ہین جو معنے ظاہری سی عدول نہین کرتی
اور آیات متشابہات سی معنی ظاہری مراد لیکر خطائی انبیاء ثابت کرتی ہین نہ وہ لوگ کہ
جو انبیاء و اوصیاء کو از اول عمر تا آخر ہر گناہ صغیرہ اور کبیرہ سی معصوم جانتی ہین یہانتک کہ
کہ خطای اجتہادی بلکہ اجتہاد تک اونکی نسبت نہین جائز رکھتی بلکہ ما ینطق عن الہوی کا ایمان لائے ہین
قولہ حالانکہ خوف منجملہ اون امور بشریت سی ہی **اقول** یہ بات سچ ہی مگر انبیاء اور غیر
انبیاء مین اسقدر فرق ہی کہ انبیاء کا خوف بدلیل عصمت کبھی بیجا نہین ہو سکتا اور باعتبار
سوابق اور لواحق کی خواہی نخواہی حسن ہوگا اور خوف غیر انبیاء کبھی جا اور کبھی بیجا اور کبھی
باعتبار سوابق و لواحق حسن اور کبھی قبیح ہو سکتا ہی جیسا کہ ہمنی خوف ابی بکر مین بیان کیا کہ
محض بیجا تہا اور نہایت قبیح تہا **قولہ** اور اوسپر خدا کیطرف سے بھی مواخذہ نہین ہے
اقول اگر مراد یہ ہی کہ بالخصوص بعض خوف خاص پر مواخذہ نہین ہی تو مسلم ہی ہم بھی
کہتے ہین کہ بعض خوف پر یعنے جو خوف کہ بجا اور حسن ہی اوسپر مواخذہ نہین ہے
جیسے خوف انبیاء اور اوصیاء مطلقاً کہ بسبب حسن ہونیکی قابل مواخذہ نہین ہی بلکہ
بعض خوف کو ہم عین طاعت و عبادت و عین ایمان سمجھتے ہین جیسے خوف خدا
اور خوف عذاب اپنی سیئات اعمال پر لیکن خوف ابوبکر اس قسم کا نہ تہا بلکہ خوف بیجا
اور قبیح اور عین بی ایمانی تہا کما مر اور اگر مراد یہ ہی کہ مطلق خوف قابل مواخذہ نہین ہی
تو غیر مسلم ہی اور دعوائی بلا دلیل ہی اس دعوائی کاذب پر کاش کوئی جھوٹی سے بھی

Presented by Ziaraat.Com

دلیل نو کرکی ہوتی اگر مطلقاً ہر خوف مین مواخذہ نہین ہی تو آیہ وہنی ہدایہ اتخشونہم فاللہ
احق ان تخشوہ ان کنتم مومنین مین مومنون کا خوف کفار سی کیون مذموم ہوا یا ان کنتم مومنین مشعر اسکا ہی کہ جسطرح
خوف خدا
مین ایمان ہی اوسیطرح اس مقام پر خوف از کفار مین بی ایمانی ہی اور ہر تعریف مومنین
مجاہدین مین فرمایا ہے یجاہدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم
پس ہرگاہ عدم خوف از لائمین ممدوح ہوا تو خوف از لائمین البتہ مذموم ٹھہرا اور یہہ فرمانا
ہی فلا تخشوا الناس واخشون یعنی جن مقامات مین تمکو خوف ناس سی منع کیا گیا
ہی وہان آدمیون سی نہ ڈرو بلکہ خدا سی ڈرو الغرض ایسے مقامات کا خوف البتہ مذموم
اور قابل مواخذہ ہی پس ہر خوف پر مواخذہ نہونا محض باطل ہوگیا اور بدیہیات سی ہی
کہ جو خوف آپکی شیخ کبار کی واسطے سبب فرار مقابلہ اور مقاتلہ کفار سی ہوتا تہا اگر جای
مواخذہ نہ تہا تو کیون خداوند تعالی فی آیہ من یولہم یومئذ دبرہ نازل فرمایا اور
کیون فقد باء بغضب من اللہ سی بہگوڑون پر اپنا غضب ظاہر کیا اور کیون ماواہ
جہنم وبئس المصیر سی جہنم کو اونکا بازگشت قرار دیا افسوس ہی کہ حضرت مخاطب
عمدگی لمت عہد جناب رسالت مآب مین موجود تہی ورنہ صحابہ فارین اور مرتدین متخلفین
از جہاد کیطرف سے بذریعہ سند حاصل کردہ از صدر وکالت فضولی کرتی اور بدین تقریر
دلپذیر درگاہ خدا اور رسول مین معذرت خواہ ہوتی کہ فرار اور تخلف بعلت خوف ہی اور
پایا جانا معلول کا عند وجود العلۃ ضروری ہی اور خوف امور بشریت سی ہی جس سے
ہر نبی و ولی کو مجبوری ہی اور کسے طرح قابل مواخذہ نہین ہی تو فارین غضب خدا مین اور
متخلفین خصوصاً الثلثۃ الذین خلفوا دوری از رحمت خدا مین بمقتضای لمن اللہ من تخلف
عن جیش اسامۃ کما فی الملل والنحل گرفتار ہوتی قولہ چنانچہ حضرت موسی و ہارون

اقول جب کل افعال کل انبیاءؑ و اوصیاءؑ کی بدلیل عصمت حسن تو لاریب کہ خوف
اونکا بھی بجا و حسن تا نہ مثل خوف ابوبکر کی بجا اور قبیح بالجملہ ذکر موسیٰؑ و عیسیٰؑ و ہارونؑ
و ابراہیمؑ کا مخاطب کو کچھ فائدہ نہیں دیتا جب تک عصمت ابوبکر کو ثابت نکری یا عدم
عصمت انبیاءؑ ثابت نکری و انی لہ ذلک کاش اسیقدر ثابت کر دیتا کہ ان انبیاءؑ کو بھی
باوجود اسکی کہ خدا کی طرف سے وعدہ حفاظت ملا اور آیات حفاظت بھی مثل تعشیش الطائر
و نسج العنکبوت دکھائے گئی پھر بھی قلق و اضطراب و بیقراری اور گریہ و زاری لاحق ہوئے
اور تصدیق بوعدہ خدا و رسول صلعم نہیں ہوئی اور پھر بھی خوف لاحق رہا تب البتہ دو خوف
یعنی خوف انبیاءؑ اور خوف ابوبکر یکساں ہو جاتی و اذ لیس فلیس قولہ اس خوف پر انکو عتاب
نہوا اقول خوف بجا اور حسن پر عتاب کی کیا وجہ قولہ خوف کیا تو کیا گناہ کیا اقول
گناہ یہ کیا کہ خوف بجا اور قبیح کیا بلکہ گناہ کیسا ہین کفر اور بے ایمانی کی کہ تصدیق قول خدا
و رسولؐ نکی قولہ ابوبکر کو مطمئن کر دیا اقول ہمکو کلام اسمین نہین ہی کہ خدا اور رسولؐ کسی کافر
کو بمصلحت مثل عدم افشائی راز مطمئن کرین خصوصاً ساتھ دکھانی آیات حفظ و حراست کی مثل
تعشیش الطائر و نسج العنکبوت کی لیکن کلام اسمین ہی کہ ابوبکر کو باوجود اس سب کے
اطمینان نہوا اور اظہار بیقراری اور گریہ و زاری کی کاربند ہوئی کما سیجئے من ہذا حکم پس
یہی دلیل کفر اور نفاق اور بے ایمانی کی ہی قولہ ہمکو شہید ثالث کی سمجھ پر نہایت تعجب
آتا ہی اقول ہمکو حضرت مخاطب کی سمجھ پر نہایت تعجب آتا ہی کہ اظہار حزن و غم و
خوف ابوبکر کو کہ بمقتضے اوپر بیدینی اور عدم ایمان بوعدہ خدا و رسولؐ اور عدم تصدیق آیات
حفظ کی تھا کیونکر گناہ بلکہ کفر و نفاق نہین کہتا اور اس خوف کفر و نفاق کو ساتھ خوف مستحسن انبیاءؑ
معصومین کی کیونکر مساوی کرتا ہی قولہ ایک ابوبکر کی ذمہ گناہ ثابت کرنیکی لئی اقول

سے تمنے ایک ابوبکر کی ذرہ گناہ ثابت نکرنیکی لئی کسے خوف کو قابل مواخذہ نرکہا اور کل
فارین عن الزحف کو اور کل متخلفین اور قاعدین عن الجہاد کو خدا سی خوف نکرنی پر اور
کفار سی ڈرنی پر معذور کردیا قولہ تمام پیغمبرونکی نسبت معاصی کا الزام لگایا اقول
الزام معاصی انبیاء جب ہوتا کہ خوف انبیا سی العیاذ باللہ مثل خوف ابوبکر کی سبتنے
بر کفر و نفاق و عدم ایمان بوعدہ خدا و رسول ہوتا اور نہ انبیاء بعلت عصمت معدول
سنی اصلی ظاہری حرمت سی نہوتی اور ہرگاہ انبیا اور ابوبکر مین فرق اسمان و زمین پایا
گیا پہر معصیت ابوبکر سی معصیت انبیاء کیونکر لازم آئی قولہ الفاظ خوف کو اونکے
حقیقی ظاہری معنی سی معدول کیا اقول کلام مین ہی کسنے خوف کی معنون سے
عدول کیا نہی کی سے اصلی حرمت سی عدول کرنیکو خوف کی معنی سی معدول کرنا فرقی
ہین نہین معلوم کہ یہ غباوت ہی یا غوایت ہی قولہ الفاظ خوف کی انبیاء کی نسبت وارد
ہین اور مفسرین نی اوسکی ظاہر معنی مراد لئی ہین اقول بی شبہ جان جان خوف انبیاء
ہی اوسکی ظاہری معنے مراد ہین کوئی خوف کی باطنی معنی نہین ہین لیکن خوف انبیاء بجا اور
مستحسن ہی اور خوف ابوبکر بیجا اور مستہجن قولہ کسینے خوف کو معصیت اور گناہ اور نقص شمار
نہین کیا اقول اگر خوف حسن انبیاء کو معصیت اور گناہ اور نقص نہین کہا ہی تو اونکی معصومیت
کی وجہ ہی اسکو لازم نہین ہی کہ خوف ابوبکر کو بہی معصیت اور گناہ بلکہ کفر و عدم ایمان باللہ کوئی
شمار کری قولہ تو ایک شہید ثالث کی کہنی سی کچہ نہین ہو سکتا ہی اقول خوف انبیاء کو
حسن اور خوف ابوبکر کو کفر و معصیت کہنی والی فقط شہید ثالث نہین ہین بلکہ دنیا بہر کے
شیعہ ہین اور اسپر تفرع اگرچہ بالفعل کچہ نہین ہو سکتا ہی تاہم اسقدر ہو سکتا ہی کہ مجالس خاص
شیعہ مین آپ کہڑی نہین ہو سکتی اور ضرورت اسکی پڑجاتی ہی کہ مثل شیوخ کیا رکی رو بفرار

Presented by Ziaraat.Com

لاتی ہین اور موتی اوبار ہو جاتی ہین **قولہ** چنانچہ آیۂ فاوحس منہم خیفۃ مین اسے **قولہ** بڑے
غلطے ہی **اقول** یہ بڑی غلطے اون اشقیا کی ہی جو تخطیۃ الانبیاء کرتے ہین لیکن جو
لوگ نہی کو معنے اصلی حرمت سی بداعیۂ عصمت معدول کرکی تنزیہ الانبیا کو لکھتی ہین وہ
ہر چھوٹی بڑی غلطے سی مبرا ہین لیکن اس سی آپکے حضرت ابوبکر کو جنکی عصمت کو اونکی
بت پرستی اور شراب خواری نی خاک مین ملایا ہی کیا ملیگا پس جونہی کہ اونکی بارہ مین ہے
ہمکو کیا وجہ اور کیا غرض کہ معدول عن ظاہر الحرمۃ کرین آپنی اونکو اپنا پیر بنایا ہی خلیفہ جی
ٹھرایا ہی اب جو کچھ اونکی حق مین کرین بہت بجا ہی مگر مشکل یہ ہی کہ آپ دوسرونسے
بھی وہے بات کروانی چاہتے ہین یہ بیجا ہی **قولہ** جان لفظ لا جو حرف نہی کا ہے
استعمال کیا جاوی وہان مراد نہی عن المعصیت ہوا **اقول** لڑکی میزان خوان بھی جانتی
ہین کہ لا ہر جگہہ حرف نہی نہین ہے بلکہ اکثر حرف نفی بھی ہی اور کسنے اسکا دعوی کیا کہ ہر
لا نہی عن المعصیۃ ہی آری آپکی محققین علماء اصول اسکی تصریح کرتی ہین کہ اصل نہی للحرمۃ
ہی جیسا کہ اصل امر للوجوب ہی لیکن یہ کچھ ضرور نہین ہی کہ ہر جگہہ اصلی معنی مراد ہون بلکہ جب کوئی
قرینہ صارفہ نہوگا تب اصلی ہی معنے مراد ہونگی اور انبیاء اور اوصیاء مین عصمت قرینۂ صارفہ
ہی کہ وہ ابوبکر مین نہین ہے اور اس امر کو ہر لا نہی عن المعصیۃ ہونیسی کیا علاقہ مگر ہاری
مخاطب عشق حضرت ابوبکر مین ایسے از خود رفتہ ہین کہ ہر بات مونہہ سی بی ٹھکانی کی نکلتی ہے
قولہ ہزارون اعتراض ائمہ کرام پر **اقول** خداوند قہار زبان اوس بدلگام بدانجام کے
معترض اشقین سی قطع کری جس سے نام اعتراض بر ائمۂ کرام علیہم السلام وعلی جدہم آلاف
التحیۃ والسلام نکلتا ہی اعتراض بر کرام اونہین اشقیائی لیام کا کام ہی کہ جنکو طیب ولادت
سی بہرہ نہین ہی کیا بغیرتی اور ایمانی ہی قیاس کرنا حال رجس الاوثان اور نجس الاعیان کو

Presented by Ziaraat.Com

اور پر انوار پاک خداوند منان کی کجا نطفہای ناپاک مشرکین اور زادہ ہای فواحش عاہرہ
اور کجا معصومین مطہرین سلالۂ کتا فی اصلاب طاہرہ و ارحام طاہرہ و ابوبکر کو عمر پر قیاس
کرنا چاہیے نہ ابوجہل کو پیغمبر پر ؎ چہ نسبت خاک را با عالم پاک قولہ کہ سوای اونکی
عصمت کی دوسرا جواب حضرات امامیہ سی نہ بن پڑیگا اقول دوسرا بن پڑے یا
نہ بن پڑے آپکا مونہہ توڑنی کی واسطے تو یہی جواب عصمت انبیاء اور اوصیاء کافی اور
وافی ہی اسلئے کہ مقام مانحن فیہ مین مدار جواب شیعہ اوپر عصمت کی ہی یعنی اصل سنے
دلالت اوپر وقوع حرست کی کرتی ہی مگر معصومین مین بقرینۂ عصمت ماؤل ہی اور ابوبکر
مین چونکہ باتفاق عصمت منتفی ہی اور وقوع خوف اور حزن بیجا یا اظہار اضطراب و بیقراری
اور گریہ وزاری بہی کتب اہلسنت سی ثابت ہی کما مر مجملاً و سیجے تفصیلاً پس شیعون کی
پاپوش کو غرض نہین ہی کہ ابوبکر کی بارہ مین سنے کو معنی اصلی سی معدول کرین قولہ پیغمبر خدا
حضرت علی سی فرماتی ہین اقول جیسے خدا پیغمبر سی فرماتا ہی لاتطع منہم اثما
او کفورا پس بضرورت عصمت دونون ماؤل ہین نہ نہی ابوبکر قولہ بمجبوری یہ کہنی
لگین گی کہ ابوبکر صدیق بہی معصوم تہی اقول واقع مین یہ جواب مجبوری کا ہے جب
جواب کچہ نہ بن پڑی تو بجز ایسے مہملات مزخرفات کی بکنے کی اور تمکو چارہ کیا ہے
اسی جگہہ سی تمہاری عاجزی جواب سی ظاہر ہی تمنے بنای الزام شیعہ مسلمات شیعہ پر
رکہے ہی اور صدر کتاب مین کہا ہی کہ اونہین کی معتبر کتابون سے ہم اونکو الزام دیتی ہین
اب جب اس مقام مین کچہ نہین بن پڑتے تو بنای جواب اوپر محفوظیت ابوبکر کے
کرتی ہو اب تمپر واجب اور لازم ہی کہ بنا بر اپنی اقرار کی محفوظیت ابوبکر کی کسے غیر معتبر
ہی کتاب سی شیعونکی ثابت کرو تم خوب جانتی ہو کہ شیعہ اونکی ایمان ہی کو نہین مانتی

بلکہ اونکو کافر اور منافق جانتی ہین پہر اونکی محفوظیت کو کب مسلم کرینگی پس شیعون کی
مقابل مین یہ جواب دینا نہایت جبک مارنا اور گو کہنا ہی علاوہ اسکی اگر محفوظیت سے معنے
عصمت از گناہ ہی تو تم خود اقرار کر چکی ہو کہ ابوبکر معصوم نہین تہی اور اگر بمعنی عصمت از
معصیت نہین ہی تو معصیت ابوبکر سی کون امر مانع ہے کہ کسیکو ضرورت تاویل
معنی اصلی سے سی ہو اور ہم نہین سمجہتے کہ دعوای محفوظیت کس وجہ سی ہی آیات پر سے
سی یا شرک سی یا نفاق سی یا ارتداد سی یا شرب خمر سی قبل اسلام یا بعد اسلام اگر محفوظ
ہوتی تو تریدون عرض الدنیا کی مصداق کیون ہوتی اگر محفوظ ہے ہوتی تو مولیتین الدبر
سی کیون ہوتی اور ناکثین بیعت خدا و رسول سی بفرار عن الزحف کیون ہوتی آری اگر بعد
خلافت اہلسنت کی نزدیک محفوظ ہو گئی ہون تو ہو سکتا ہی مگر شیعونکی نزدیک تو یہ
خلافت سراپا خلافت عین ارتداد ہی فلا تغفل **قولہ** از ظاہر آن عدول مکنید **اقول**
بسیار بیجا میکنید کہ بدون عصمت مانعہ از معصیت از ظاہر معنی عدول میکنید پس شمارا باید
کہ از نہی جملہ اہل معاصی و فسق و فجور عدول کنید چہ نہی فرعونی و ہامانی و نمرودی و شدادی
و دست از اسلام چہ از کرستانی ہم بردارید و بدہرنیت گرائید **قولہ** صاف بانکو عناد اور
عداوت سی کیون متعا اور پہلے **اقول** صاف بات تو یہی ہی کہ باوجود کہینی آیات
حفظ خداوندی کی ابوبکر کا اظہار قلق و اضطراب اور جزع و فزع دلیل نفاق ہی تم اسکو چاہو
متعا بناؤ چاہو پہلے بوجہو **قولہ** اور سیدہی سچے بانکو کس لئی مشکل کہی دیتی ہو **اقول**
سیدہی سچی بات تو یہی ہی جو تم سن چکے شیعونپر تو اسکا قایل ہونا بہت سہل
اور آسان ہی اگر سنیون پر مشکل پڑی تو شیعونکی پاپوش سی **قولہ** اگر کوئی دوست
کے دوست پر صدمہ پہنچنے سی رنج کری **اقول** اثبات دوستی ذمہ دوستان

Presented by Ziaraat.Com

ابوبکر ہی شیعہ تو اونکو دشمن حضرت رسالت مآب اہلبیت رسالت سمجھ کی جو مناسب
بحال دشمنان ہی سے ہے کہین گے آپ چاہین خوش ہون چاہین ناخوش ہون
قولہ تو یہ کہنا از قبیل تشفی اور تسلی کی ہی کہ از قسم زجر و توبیخ کی ہے اقول اگر دوست
کی حق مین کہنا ہی اور خوف اور حزن اوسکا بجا اور درست اور مستحسن ہی تو از قسم تشفی
اور تسلی ہو سکتا ہی اور اگر کوئی دشمن باظہار جزع و فزع و قلق و اضطراب افشائی راز
کرکی فکر ایذا رسانی مین ہے اور خوف اور حزن اوسکا بیجا اور مستہجن ہی تو بیشک زجر و
توبیخ پر محمول کرینگی ہے ہر سخن جای و ہر نکتہ مقامی دارد قولہ آیتو کمی تحریف لفظی
کرو اقول تحریف لفظی تو حضرت عثمان محرق القرآن نی کی اور تحریف معنوی تم کرتی
ہو کہ بلا وجہ و بلا قرینہ معنی اصلی سی عدول کرتی ہو قولہ اور یہ خیال نکرو کہ نہی کی حرف
کا استعمال واسطی منع اور زجر و توبیخ کی ہوتا ہی اقول یہ بات تم اپنی گرو گھنٹالون کو کیون
نہین سکھا دیتی کہ وہ نہی کو بمعنی حرمت کبھی نہ کہین قولہ بلکہ واسطی ترحم اور شفقت کی
اقول ترحم اور شفقت اور عنایت اور محبت کوئی معنی اصلی نہین ہین بلکہ بقرائن صارفہ
عن المعنی الاصلی مراد ہوتی ہین برخلاف معنی اصلی ظاہری کی کہ جسمین احتیاج قرائن
نہین ہی یہ جائی اینکہ معنی اصلی پر قرائن بھی قایم ہون جیسے انحن فیہ مین اظہار جزع و
فزع و قلق و اضطراب کہ مفضی بافشاء راز خدا و رسول تھا ولاریب فی حرمتہ قولہ لا تحرک بہ
لسانک الی قولہ تو ان کلمات کو بھی قاضی صاحب زجر و توبیخ کی کلمے سمجھین گی اقول
ہرگز نہ سمجھین گے اور کہین گی کہ معصومین مین بدلیل عصمت اول اور در باب ابوبکر معنی
جرمت اور معصیت پر محمول ہونگی قولہ بلحاظ عصمت حضرت کی ظاہری عدل کرینگے
قول ہان بیشک کرینگی لیکن ابوبکر مین تو نکرینگے قولہ اور اگر ان کلمات کو رحمت

اور شفقت پر محمول کرینگے تو اپنی دعوی کی سفاہت کی قائل ہونگی اقول دعوے
سفاہت اور حماقت اور ضلالت اور غوایت اور بلادت یہ ہی کہ کوئی شخص بلا وجہ اور بلا
ضرورت داعیہ اور بلا قرینۂ صارفہ معنیٔ اصلیٔ حرمت سی عدول کر کی معنیٔ رحمت
اور شفقت پر محمول کری اور جس جس مقامات پر کوئی قرینہ صارفہ عن المعنی الاصلی موجود
ہی جیسے نحن فیہ مین کہ عصمت مانع عمل علی المعنی الاصلی ہی پس یہ مقامات مورد
بحث سی بالاتفاق خارج ہین پس سفیہ جاہل یا متعصب متجاہل وہ ہی جو غیر معصومین کو
معصومین پر قیاس کرتا ہی قولہ دوسرا اعتراض کہ ابوبکر کو خدا و رسول پر کچھ یقین نہ تھا
اقول وعدۂ خدا و رسول پر یقین نکرنا یہ ایک جرم ہی کہ جسکا منشا اس مقام پر بجز بدینی
اور بی ایمانی کی اور کچھ نہین ہو سکتا ہی آپ ہی اپنے ایمان سی کسی صاحب ایمان کا نشان
دیجئے کہ جسکو وعدۂ خدا و رسول پر اعتماد نہوا ہو اور پھر وہ مومن حقیقی کہلایا ہو اگر یقین درست
ہوتا تو حزن و خوف اپنی جان کی لئی یا بقول آپکے بلکہ بقول کاذب و افکی جناب رسول خدا کی لئے
باوجود دیکھنے آیات کے ہرگز نہ عارض ہوتا قولہ وہ رونے اور ہای ہای مچانیگے اقول رونا اور ہای ہای مچانا
ایک جرم دیگر ہے علاوہ عدم تصدیق وعدۂ خدا و رسول کی کہ جس سے افشاء راز خدا و رسول ہوتا تھا اور
ایذاء خدا و رسول ہوتی اور موذیان خدا و رسول مصداق لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرہ ہین جیسا کہ
خود جناب باری نی فرمادیا ہی قولہ جواب یہ ہی کہ ہای ہای کرنا اور زور زور سی چلانا
ابوبکر صدیق کا کسیطرح پر ثابت نہین ہے اقول سچ ہی اور بجا فرماتی ہین کہ آپکے
نزدیک ثابت نہین ہی بسبب اسکی کہ محبت ابوبکر نی آنکھونپر پردی ڈالی ہین نعم
حب الشیٔ یعمی ویصم لیکن شیعہ تو بدلیل عقل و نقل ثابت کئی دیتے ہین لیکن اقول
پس اسوجہ سی کہ حزن و غم اور خوف و ترس ایسے امور قلبیہ سے ہے کہ اگر انسان

Presented by Ziaraat.Com

اسپنے تئین سنبھالی اور ضبط کری تو ہرگز دوسری شخص پر منکشف نہین ہو سکتا ہی آری اگر ضبط
نکری تو مظہر اوسکی اعضا و جوارح باضطراب و بیقراری و گریہ و زاری ہو جاتی ہین پس اگر حزن
و خوف ابوبکر محض امر قلبی ہوتا اور ابوبکر نے ضبط اوسکا کیا ہوتا تو پیغمبر کو اوسکی منع فرمانی
کی یا بقول تمہارے تسکین اور تسلی دینی کی کیا ضرورت تھی اور حزن قلبی ابوبکر سے
انتظام امور دنیا اور آخرت مین کونسا خلل آیا جاتا تھا جسکے رفع کرنیمین خدا اور رسول کو یہ
اہتمام ہوا کہ ضرورت منع کرنیکے یا تسکین دینی کی پڑے پس لاریب لاتحزن منع تھا
اوس حزن و خوف سی جو مستلزم افشائی راز خدا اور رسول اور مبطل مصلحت استتار فی
الغار تھا اور وہ نہین ہو سکتا ہی مگر وہ حزن جو مستتبع شور و غل و بکا ہوا اور وہ خوف جو مصدر
صدا ہائی ہیجا اور ہیجا از زیر و بالا ہوا اور اگر فرمائیے کہ یہ اہتمام فقط از راہ محبت و دوستی
تھا کہ حزن قلبی ابوبکر چند ساعت کا بھی گوارا ای خاطر خدا و رسول نہ تھا تو ہم اسکی جواب مین
عرض کرینگی کہ محبت اور دوستی بعد الایمان اور فرع ایمان ہی اور ہم ابتدای کتاب سی تا اینجا
اور از اینجا تا آخر کتاب کفر و نفاق حضرات ثلثہ ثابت کرتی ہین اور جس آیت سی آپنی کوئی
جھوٹے فضیلت بھی نکالی ہمنی اوسی جگہہ سے سچا نفاق ثابت کر دیا اور قول سابق
مین ہمنے بیان کیا کہ تصدیق نکرنا وعدہ خدا و رسول کی اور باوجود دیکھنی آیات خدا کی
کی پھر ایمان نہ لانا اور یقین امن و امان نکرنا اور اظہار حزن و خوف کرنا عین دلیل کفر و
نفاق ہی اور باوجود ثبوت کفر و نفاق دعوائی دوستی و محبت خلاف عقل ہی یہ ہے
دلیل عقلی لیکن ثانی یعنی دلیل نقلی پس قول آپکی محدثین اور مفسرین کا ہی چنانچہ آپکے
محدث کامل شاہ ولی اللہ صاحب کتاب ازالۃ الخفا مین صحیح بخاری و مسلم سی ناقل ہین
فارتحلنا والقوم یطلبوننا فلم یدرکنا منہم الا سراقۃ بن مالک فدعا علیہم فرجع اور رحمین او ثلثہ

یعنی تعلی
نفی و فرع
ربع سمب

قلت یارسول اللہ ہذا الطلب قد لحقنا فقال لاتحزن ان اللہ معنا حتی اذا دنی فکان بینہ
وبینہ قدر رمح او رمحین قلت یارسول اللہ ہذا الطلب قد لحقنا وکبیت قال لم تبکی قال قلت اما واللہ
لا ابکی علی نفسی ولا کن ابکی علیک قد بیت یعنی خود حضرت ابوبکر بنی سرگذشت میں روتا
ہین کہ پس ارتحال کیا ہمنے اور قوم نی ہمارا تعاقب کیا پس نہین پایا ہمکو کسی نی مگر سراقہ
نی کہ درمیان ہماری اور درمیان اوسکے بقدر ایک نیزہ یا دو نیزہ یا تین نیزہ کی فاصلہ
ہوگا پس کہا مینی کہ یارسول اللہ یہ ایک شخص پہنچ گیا پس حضرت نی فرمایا لاتحزن ان اللہ
معنا تا اینکہ وہ اور قریب ہوگیا پس کہا مینے کہ یا حضرت وہ اور قریب ہوگیا یہ کہکی مدد یا
پس حضرت نی فرمایا کہ کیون روتا ہی کہا مینے کہ مین اپنی لئی نہین روتا ہون آپکی لئی
روتا ہون انتہا اس حدیث سی چند فائدہ حاصل ہوتی ہین ایک تو یہ کہ حضرت ابوبکر
کو اسقدر خوف غالب تہا کہ بدحواسی سی یہ نہین تشخص تہا کہ کسقدر فاصلہ سراقہ سے تہا
ایک نیزہ کہ دو نیزہ کہ تین نیزہ دوسری باوجود فرمانی رسول خدا کی لاتحزن ان اللہ معنا پہر
بہی اسقدر اضطراب اور بیقراری ہوا اور نوبت گریہ وزاری پہنچی تیسری حزن ابوبکر گریستن
وبکا کردن تہا نہ فقط حزن قلبی چوتہی نزول سکینہ مخصوص بمسکین بالکسر تہا نہ بمسکن بالفتح ورنہ
نوبت باضطراب وبیقراری وگریہ وزاری نہ پہنچتی خصوصا بعد فرمانے لاتحزن ان اللہ
معنا کی پانچوین صدیق کا کمال صدق واسطے کہنا کہ مین اپنے واسطے نہین روتا
ہون بلکہ آپکی واسطے روتا ہون اسپر دلالت کرتا ہی کہ ان اللہ معنا سے ضمیر جمع سے
فقط رسول خدا اور ابوبکر کو اونکو اپنا کچہ غم نہ تہا پس معنا مین اونکو داخل کرنا
لغو اور بیکار تہا یہ تہا کلام محدثین کا اب سنئی کہ آپکے بڑی مفسر قاضی بیضا صاحب
بیضاوی مین یون کہ کہتے ہین لہ یعنی ابوبکر کا ان منہ عنہ اگر معنی ہا نزعاج مین تہا

تو قاموس کو ملاحظہ فرمائیے کہ توضیح اوسکے تعلق وصیحہ کرتی ہین اب قابل ملاحظہ یہ بات
ہی کہ جناب مولانای شوستری کی عبارت مین جسکے آپ ناقل ہین اسیقدر ہی کہ حتی
غلبہ بکاوہ وتزاید قلقہ وانزعاجہ پس غلبہ بکا باقرار مسلم وبخاری وقلق وانزعاج باقرار قاضی
بیضا ثابت ہوگیا اب فرمائیے کہ مولانا شوستری نے آپکے محدثین اور مفسرین سے
بڑھکر کونسے بات زیادہ کہی کہ جسکے آپ فکر ابطال اور انکار مین پڑی ہین اور جب
صیحہ بھی داخل مفہوم انزعاج ہوا تو اگر ہائی ہائی نہو تو وای وائی سہے اور اگر یون بھی نہو
نہو تو یون یون سے الغرض ہر طرح سی بکای بیجا یا صدا رصدای بیجا ثابت ہوگیا اور آپکا
فرمانا کہ رونا اور ہائی ہائی مچانا ثابت نہین ہی باطل ہوگیا **قولہ** حزن کی معنی غم کے
ہین نہ ہائی ہائی مچانے **اقول** تہہ پڑین اس سمجھ پر یہ کسنے کہا کہ حزن کی معنی سوائے
ہائی مچانی کی ہین جناب والا حزن کی معنے غم واندوہ ہی کی ہین خواہ بوجہ خوف ہو
یا بوجہ دیگر لیکن حزن وغم دو قسم کا ہوتا ہی ایک محض قلبی کہ انسان اوسکا ضبط کری
دوسری یہ کہ بگریہ وزاری وقلق وبیقراری انسان اوسکا مظہر ہو لیکن حزن ابوبکر قسم ثانی
ہی سے تہا جیسا کہ ہمنی قول مفسرین اور محدثین سے ثابت کیا اور احقاق الحق
مین زائد اوس سے نہین ہے کما مر اور کوئی لغت خاص اور کتاب خاص کی تصنیف کی
شیعونکو کیا حاجت ہی اور اگر تصنیف بھی کرتی تو آپ اوسکو کب مانتی ہمکو کتب عامہ
اپنے مطالب کی اثبات کی لئی الزاماً علی المخالف کافی ہین لطف اسمین سے ہے کہ
جسکے جوتی اوسے کا سر **قولہ** حزن کی کیا معنے لکھے ہین **اقول** جسنے اندوہ کی
معنے لکھی اوسنے محض قلبی کے قید نہین کی اور جسنے تعبیر بخوف کیا اوسنی بطور تسمیۃ
المسبب باسم السبب کیا اسلئے کہ وہ حزن وغم جسکا اظہار بکا وقلق وانزعاج ہوا سبب

[illegible]

ہوا ہی اور

موسیٰ نبی خدا اللہ جلشانہ

اور اوسکی لشکری مجھی قتل نکر ڈالین تب

اسکا خوف نکر تو امن و امان مین رہیگا بلکہ علامی امامیہ ی

ایسے موقع پر اقرار کیا ہی کہ نہ اوس سی انکار کر سکتے ہین نہ اوسمین تاویل

بودلیل حضرت علیؑ کی حضرت موسیٰؑ سی افضل ہونی پر بیان کی ہی اوسمین بھی تقریر کی ہی

کہ حضرت موسیٰؑ جب مصر سی مدین کو جاتی تھے تب وہ خائف و ہراسان تھی فخر منہا

خائفاً یترقب اور حضرت علی ہجرت کی رات کو بیخوف پیغمبرؐ کی بستر پر بیفکر خاطر

سوتی تھی اگر کچھ بھی خوف ہوتا تو ہرگز اونکو نیند نہ آتی اور اگر اسپر بھی حضرات شیعہ کے

خاطر جمع نہو اور ابو بکر صدیق پر خوف و ترس کی الزام لگانی سی باز نہ آوین تو ہم اونکی

اقرار سے خود پیغمبر خدا کا خائف ہونا ثابت کرتی ہین چنانچہ صاحب تعلیب الکائد

کید ہشتادو ہفتم کی جواب مین فرماتی ہین کہ اگر خوف قتل و قتال نبود پیغمبر خدا چرا

مخفی بیرون رفت و حالانکہ سبب ہجرت مخفی بودن رسول خدا محض خوف قتل بود

بار خدایا بجہ مین نہین اما کہ علماء شیعہ حضرت ابو بکر صدیق کی حسن ظن خوف

کو کس طرح اونکی عدم یقین پر محمول کرتے ہین جبکہ انبیاء و مرسلین کی حزن و خوف کا خود
اقرار کرتی ہین اور خاص سید انبیاء کی ہجرت کا سبب محض خوف قتل کہتی ہین ہماری
عقیدہ کی مطابق ابوبکر صدیق حضرت موسیٰ سی افضل تھے کہ خائف نہوتی پیغمبر خدا سی
زیادہ اطمینان اونکو نہ تھا کہ قتل و قتال سی نہ ڈرتی یہ عقیدہ تو حضرات شیعہ کا ہی کہ حضرت
موسیٰ کو خائف بتلاوین پیغمبر خدا کی نسبت قتل و قتال کی خوف کو نسبت دینی کو عیب نجانین
لیکن حضرت سے کی نسبت خوف کا خیال بھی نکرین اور اونکی تقیہ کو ہتک ابرو کی خوف
کا سبب سمجھین جیسا کہ تقریب المکائد کا مولف لکھتا ہی تقیہ بجہت خوف ہلاکت جان خود
نبود بلکہ بجہت خوف ہتک عرض و ناموس بود مالی قولہ کہ دانستے کہ خوف حضرت
امیر المومنین نہ از ہلاکت جان بود بلکہ خوف ہتک عرض و ناموس غرضکہ ان سب عبارتونکے
دیکھنے سی یہ بات ثابت ہوگئی کہ الزام خوف کا ابوبکر صدیق پر کسی طرح عاید نہین ہوسکتا
اسلئے کہ اگر یہ کہا جاوی کہ اونکو خوف قتل و قتال کا تھا تو ایسا خوف باقرار علمائی شیعہ
انبیاء کو بھی ہوا ہی اور اگر یہ کہا جاوی کہ اونکو قتل و قتال کا خوف نہ تھا بلکہ ہتک ابرو کا
تھا اوسکا خوف حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ کو بھی ہوا ہی جو باعتقاد شیعہ سب نبیون
سی افضل اور سب پیغمبرون سے بہتر تھی الحاصل قرآن مجید کی آیتین اور ائمہ کی حدیثین اور
علماء امامیہ کی اقوال اسپر شاہد ہین کہ حضرت ابراہیم سی پیغمبر جو خدا کی خلیل تھی اور حضرت
موسیٰ سی نبی جو خدا سے باتین کرتی تھی اور حضرت سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثنا سی رسول
جو خدا کی خاص محبوب تھی اور حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ سی امام جو پیغمبر کی وصی اور
خدا کی شیر تھی اور سب پیغمبرون سی افضل اور بہتر تھی قتل و قتال کی خوف اور عزت اور آبرو کے
خوف و ڈر سی محفوظ نہین رہے تو اگر ابوبکر صدیق بھی خوف و ترس سے نہ بچی ہون تو کیا عجب ہی لیکن تمکو

نہایت تعجب آتا ہی علماء شیعہ سی کہ اونہون نی ابوبکر صدیق کی ایک شب کی خوف
پر اسقدر زبان درازی کی اور اونکی خوف کو اونکی کفر و نفاق کا نتیجہ سمجھا باوجودیکہ اونکا عقیدہ
ہی کہ تمام ائمہ کرام اول سی آخر تک پیدایش کی زمانہ سی موت کی وقت تک ہر لحظہ
و ہر ساعت خوف مین رہی اور امام اول سی لیکر امام آخر الزمان تک سب کی سب تقیہ
کرتی رہی ایک بھی ائمہ اثنا عشر ایسا نہین ہوا کہ جسکی ہمہ خود و ترس مین نہ گذری
ہو اور ایک لحظہ بھی خوف سی مہلت پائی ہو آخر تقیہ جسکے بنا مدار خوف پر ہی ایمان کا
جزو اعظم قرار دیا گیا اور التقیۃ دینی و دین آبائی امامت کا کلمہ مقرر کیا گیا پس جبکہ ائمہ
کرام باوجود یکہ موت و حیات اونکی اختیار مین کہ جب تک چاہین زندہ رہین ملائکہ اونکی حکم
مین کہ جو چاہین وہ کرین نگاہ مین اونکی وہ تاثیر اگر پہاڑ کیطرف دیکھین وہ بھی پھٹ جاوے
بازو مین اونکی وہ قوت کہ اگر ایک ہاتھ اوٹھاوین ستے ہزار جن قتل ہو جاوین علم کا وہ
حال کہ جو کچھ ہوا اور ہوگا سب سی آگاہ جو کچھ گذرا اور گذریگا سب سی واقف اعجاز کے
یہ کیفیت کہ عصا ہاتھ سی گرا دیوین اژدہا ہو جاوی کفار اور منافقین کیطرف اشارہ کرین
ایکدم مین سبکو نگل جاوے اور پھر باوجود ایسی قدرت اور طاقت اور اعجاز کے تمام عمر خوف اور
ترس مین رہین اور اپنی امامت کا دعوی تک نکرین جان و آبرو کی ڈر سی کسی سی سچ بات نکہین اگر
کسے اپنی خاص خواص سی کوئی راز کی بات کہنی کو ہون تو دروازی بند کرلین ڈرتے
ڈرتے اپنی شاگردون کو علوم دینی کی تعلیم دین اور اگر ایک ناصبی سامنی آجاوی تو اونکا
کرجاوین اپنے مخلص احباب پر لعنت اور تبرا کرنے لگین اور حضرات شیعہ اونکی
خوف و ترس پر کچھ بھی طعنہ نکرین اور اونکی امامت اور فضیلت پر اوس سی کچھ شبہ نلاوین
بلکہ اوس خوف کو بہترین عبادت سمجھین اور تقیہ کو ائمہ کرام کا دین سمجھین اور ابوبکر صدیق کے

ایک شب کی خوف پر بسقدر زبان درازی کرین اور اونکی خوف ترس کو اونکی کفر و نفاق کی
دلیل سمجھین باوجودیکہ نہ ابوبکر صدیق کی اختیار مین موت و زندگی تھی نہ ملائکہ اونکی تابع فرمان تھی
نہ علم ماکان و مایکون اونکو حاصل تھا نہ اسے ہزار جن کی قتل کردینی کی اونکو طاقت تھی معلوم
نہین کہ حضرات نی ائمہ کرام کی خوف مین اور ابوبکر صدیق کی خوف مین بالامتیاز کیا قرار دیا ہے
کہ وہی خوف ائمہ کی حق مین فضیلت ہو اور ابوبکر صدیق کی حق مین نقص و عیب ہو بین تفاوت رہ
از کجاست تا بکجا لیکن اگر ہم شیعون کی عقیدی کی موافق خوف کو انبیا اور ائمہ کی نسبت سبب
معصوم ہونی افکی ظاہر سے عدول کرین اور اون آیات کی نسبت جنسی خوف اونکا ثابت
ہوتا ہی از ظواہر آن عدول نکنین تو بھی کچھ حاصل نہین ہوتا اسلئے کہ علاوہ انبیا کی خدا کی
کلام سی مومنین کا بھی خائف ہونا ثابت ہوتا ہی چنانچہ اللہ جل شانہ فرماتا ہی کہ ان
الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ الا تخافوا
ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون کہ جو لوگ کہتی ہین کہ خدا ہمارا پروردگار
ہی اور پھر مضبوط رہتے ہین اونپر ملائکہ یہ کہتی ہوئی نازل ہوتی ہین کہ لا تخافوا ولا تحزنوا
کہ کچھ خوف نکرو اور کچھ غم نکرو پس اس سی اون مومنین کا جو اپنی ایمان پر نہایت مضبوط ہوتی
ہین خائف اور محزون ہونا ثابت ہوا اور ایک دوسری جگہ پر اللہ جل شانہ مومنین سی فرماتا ہی
کہ ولا تحزنوا وانتم الاعلون کہ کچھ غم نکرو تمہین کو غلبہ ہوگا پس معلوم نہین کہ ان
آیتون مین جو مومنین کی نسبت لفظ لا تحزنوا کا ہی یہی زجر و توبیخ کیواسطے ہی یا تسلی اور تشفی
کی لئی پس یہ تو ظاہر ہی کہ قاضی صاحب بھی اسکا اقرار نکرینگی کہ یہان بھی زجر و توبیخ کی لئی
ہی بلکہ یہی فرمادینگے کہ تسلی و تشفی کی لئی ہے تو پھر ہم نہین سمجھتی کہ ابوبکر صدیق کی شان مین
جو لفظ لا تحزن کا ہی اوسکو کسطرح زجر و توبیخ کی لئی بیان کرتے ہین تعجب کی بات ہی کہ

Presented by Ziaraat.Com

لیکن ہی کلمہ لاتحزن ہزار جگہہ واسطے تسلی اور تشفی کی استعمال کیا جاوی ہا اور ایک جگہہ واسطے
زجر و توبیخ کی ہان اگر کوئی قرینہ عتاب و خفگی کا پایا جاتا تو ہم تسلیم کرتی کہ ابوبکر صدیق کے
نسبت کلمہ لاتحزن واسطے زجر و توبیخ کی ہی سو وہ بھی نہین اسلئے جسطرح مومنین کی
نسبت خدا نی فرمایا کہ لاتحزنوا اور آگی بیان کیا کہ ابشروا بالجنۃ کہ کچھ غم نکرو تمہاری واسطے
بہشت موجود ہی یا ارشاد کیا کہ ولا تحزنوا وانتم الاعلون کہ کچھ غم نکرو تمہین کو غلبہ
ہوگا اوسیطرح پر ابوبکر صدیق سے بھی پیغمبر نے فرمایا کہ لا تحزن ان اللہ معنا - کچھ غم
نکرو خدا ہماری تمہاری ساتھہ ہی پس بظاہر دونون مین کچھ فرق پایا نہین جاتا اسلئے اگر ان
آیتونمین لاتحزنوا واسطے تسلی اور تشفی کی ہی تو اس آیت مین بھی تسلی کی لئی ہی اور اگر وہان
واسطے زجر و توبیخ کی ہی تو یہان بھی لیکن باوجود اتحاد الفاظ اور تطابق قراین کی لاتحزنوا کو
اون آیتون مین تسلی پر اور یہان عتاب پر محمول کرنا موجب ہزار حیرت ہی اور باعث
صد ہزار تعجب ہی لیکن ہم حضرات شیعہ کو معذور سمجھتی ہین کہ اگر الفاظ قرآنی سے اونکی
حقیقی معنے مراد لین تو صدیق اکبر کی صدیقیت کا اقرار کرنا پڑتا ہی اور اگر اقرار کرین تو سب
ہاتھہ سی جاتا ہی پس بجز اسکی کہ قرآن کی تحریف معنوی کرین اور کلام اللہ کی لفظونکی نئی سے
معنی بناوین اور کچھ چارہ نہین ہی ، دست بیچارہ چون بجان نرسد ، چارہ جز سر بزمین
نیست ، یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام
جو کچھ آپنے اوپر لکھا اوسکی بھی ہمنی بھی اپنا قلم چلایا اور آپکی بیکار افکار کو ثبات نہ دیا اور
اگر آپ پر اونہین ثبات فرسودہ افکار کو جلوہ گر کرتی ہین تو ہرچند اب ہمکو انکی طرف
رغبت نہین ہی مگر بخاطر آپکی پھر ہم بادل خواستہ و ناخواستہ برخاستگی کرینگی اور دل سے
آپکی آگی دہرینگے گویا اول رغبت تہا اور بعد اسکی نظیر قوت یا فقط آپکی مروت سی ہو

بہر کیف جن جن خوفونکا ان آیات مین سے پنجہ ذکر کیا ہی یا خوف حسن اور بجا ہی یا مورد نہی
نہین ہی یا متعلق بمعصومین ہی کہ جسکا حسن ہونا دلیل عصمت ثابت ہی کوئی اسمین سی مثل
خوف ابوبکر کی باعتبار سوابق ولواحق کی بیجا اور قبیح اور مبنی بر عدم تصدیق قول خدا و رسول اور
مستتبع قلق اور بیقراری اور گریہ وزاری اور مستلزم افشائی راز رسول اور خداوند بارے نہین قولہ
حضرت موسیٰ نی کہا کہ اخاف ان یقتلون **اقول** جواب تقریر خوف ابوبکر بخوف
موسیٰ یہ وہی عجوزہ شوہار ہزار سالہ ہی کہ جسکا نشو ونما خانہ خیاطی مین ہوا اور فرسودہ انظار
علما و فحول سابقین و لاحقین ہی معلوم نہین کہ کبتک حضرات اہلسنت لباسہای تقریرات
جدیدہ اوسکو پہنا پہنا کر ہر ہر محفل مین نچاوینگی اور گائی ہوئی راگ گاوینگی حالانکہ ہم بشرح و بسط تمام
بیان کر چکی ہین کہ خوف انبیاء اور اوصیاء باعتبار سوابق ولواحق کی مستحسن اور خوف ابی بکر
بعد وعدہ خدا و رسول اور دیگر آیات حفظ و حراست کی نہایت قبیح اور مستہجن تہا اور نہی مقام
اول مین بضرورت عصمت مصروف عن الظاہر اور نہی مقام ثانی مین بعدم ضرورت داعیہ
عن الصرف محمول علی الظاہر ہی پس قیاس احدہما علی الآخر قیاس مع الفارق ہی
بالجملہ آپکی اگلی پچھلون نی فریب دہی عوام پر کمر باندہی ہی اور اندیشہ قتل کو درمیان مقیس اور
مقیس علیہ کی ایک علت جامعہ ٹہرا کی دونو خوفونکو یکسان کر دیا ہی حالانکہ یہ جامع محض غلط ہی
خوف ابوبکر تہا مگر خوف جان جسکے وجہ سی ہر ہر لڑائی سی جان بچا کر بہاگتی تہی اور مصداق
ولیتم مدبرین کی ہو جاتی تہے مگر چونکہ غار مین راہ فرار سیب آجاتی کفار کی مسدود تہی ناچاری
رونی پیٹنے لگی اور افشای راز خدا و رسول کا کچہ خیال نکیا برخلاف حضرت موسیٰ کہ وہ راہ
خدا مین قتل ہو جانی کو اور شہادت پانیکو فوز عظیم جانتے تہی اور اپنی جان جانی سی خائف تہی
مگر اسواسطی کہ ایسا نہو کہ میری قتل ہو جانی سی امای رسالت مین جو مقصود خداوند جل شانہ ہی

برہمی ہو جائی اور چونکہ کوئی تدبیر مجھسے واقع ہونی مقصود خدا مین نہ بن پڑی تو شاید یہ امر
موجب نارضامندی خدا ہو پس حقیقت مین یہ خوف راجع طرف خوف خدا کی ہی چنانچہ
آپکی بڑی مفسر قاضی بیضا صاحب توجیہ حسن خوف موسیٰ مین فرماتی ہین اخاف ان یقتلون
قبل اداء الرسالۃ اور تحت قولہ تخاف ان یفرط علینا فرماتی ہین ان یعجل علینا بالعقوبۃ ولا یصبر
علی اتمام الدعوۃ واظہار المعجزۃ یعنے غرض حضرت موسیٰ کی یہ ہی کہ مین خوف رکھتا ہون
اسکا کہ قبل ادا کرنی تیری رسالت کی مجھی قتل کری اور تعجیل عقوبت کری اور اسقدر مہلت نہ دی
کہ تیری دعوت کو مین پورا ادا کر سکون اور تیری آیات معجزہ کو دکھا سکون پس اس سی ثابت ہوا
کہ حضرت موسیٰ کو جان جانی کا خوف نتھا بلکہ حکم خداوندی کی عمل مین نہ اسکا خوف تھا اور ہمنے
پیشتر اس سی بیان کیا ہی کہ خوف خدا مین عبادت ہی الحاصل قطع نظر از عصمت انبیا وجود دلیل
حسن و خوبی کل افعال انبیاء کی ہی ہمنے حسن ہونا خوف موسیٰ کا تمہاری بڑی معتبر تفسیر سے
ثابت کر دیا اب تمکو چاہیے کہ حسن خوف ابوبکر کو کوئی ہماری غیر معتبر ہی کتاب سی ثابت کر دو تب
ایک خوف کو دوسری خوف پر قیاس کرو ورنہ تمہارا قیاس بدتر از قیاس اول من قاس ہی
قولہ تب خدا نی فرمایا لا تخف انک من الامنین **اقول** کیون خدا پر
افترا کرتی ہو کہین خدا نی خاف ان یقتلون کی بعد لا تخف انک من
الامنین نہین فرمایا بلکہ آیہ فلما راٰھا تھتز کانھا جان کی بعد لا تخف انک
من الامنین ہی دعوی حفظ قرآنی کی تو بڑی بڑی اور مونہہ کی ٹھوکرین کھانی سے اگر کچھ بھی
غیرت ہو تو چلو بھر پانی مین ڈوب مرو قولہ حضرت موسیٰ جب مصر سی مدین کو جاتی تھی **اقول**
کہان تک کدھر چلی ذرا ہوش مین آؤ عقل کی ناخن لو گفتگو ہماری تمہاری نسبت اون خوفون
کی ہی جو مورد نہی ہین کہ تم مطلق خوف منہی عنہ کو حسن کہتی ہو اور نہی کو محمول بر تشفی کرتی ہو اور ہم

اسکو نہین مانتی پس بحث نہین ہی مگر خوف منہی عنہ مین اور بالاتفاق خوف موسیٰؑ وقت
سفر مدین منہی عنہ تہا اور اوسکی مستحسن ہونیمین کسینی آجتک بحث نہین کی پہر اوسکا ذکر
کرنا اس مقام مین محض لغو اور گفتگو اوسمین خروج از محل نزاع ہی آری جب انسان عاجز
ہوتا ہی تو ایک شاخ سی دوسری شاخ پہ جاتا ہی اور اسیطرح سی سرود خارج از آہنگ
گاتا ہی الا تری انہم فی کل وادٍ یہیمون ○ **قولہ** حضرت موسیٰؑ کی خائف ہونیکا
ایسے موقع پر اقرار کیا ہی **اقول** اس موقع کی خصوصیت کی کچہ ضرورت نہین ہی علماء امامیہ
نی کسے موقع پر انکار خوف موسیٰؑ سے نہین کیا ہی آری خوف موسیٰؑ کی مستہجن ہونیکا بنظر
عصمت ہر موقع پر انکار ہی اور خوف ابوبکر کی قبیح اور غیر مستحسن ہونیکا بسبب گریہ بکا اور افشاء
راز خدا اقرار ہی **قولہ** جو دلیل حضرت علیؑ کی حضرت موسیٰؑ سی افضل ہونی پر **اقول** شیعون
کی لئی فضیلت جناب امیرؑ پر بہت دلایل لامعہ اور حجج ساطعہ مین مثل آیۂ انفسنا و انفسکم اور
مثل حدیث انا و علی من نور واحدٍ و من شجر واحدٍ و علماء امتی کانبیاء
بنی اسرائیل فما ظنک براس الرؤس و رئیس الرؤساء
و امیر الامراء جیسا کہ توضیح تمام اپنی مقام پر مذکور ہین پس شیعونکو اس دلیل کی کیا
حاجت ہی اگر آپ سچی تہی تو نام عالم اور نام کتاب کیون کہا گئی ایسے تدلیسات ابلیسی سے
کیا کام نکلتا ہی **قولہ** فی الحاشیہ واضح ہو کہ حضرت موسیٰؑ نی ایک ہی مرتبہ خوف نہین کیا
اقول حضرت موسیٰؑ نی ایک مرتبہ خوف کیا یا سو مرتبہ یا ہزار مرتبہ کیا جو کچہ کیا بہت خوب
اور بہت مستحسن کیا اسلئے کہ معصوم تہی اور افعال اونکی مثل افعال ابوبکر بستی سرپیٹنی اور بلی
ایمانی نہ تہی کہ جس سی عدم تصدیق قول خدا و رسولؐ اور عدم وثوق بآیات خدا اور افشائی
راز خدا و رسولؐ لازم آوی **قولہ** فیارستیز کو سانپ کی شکل پر دکہلایتے ہی حضرت موسیٰؑ

ذکر کئی القول ہان ڈر سکے گر روئی چلائی تو نہین افشاء راز خدا اور رسول تو نہین کیا الغرض
جس جس جگہہ پر اور جس جس طرح پر خوف حضرت موسیٰ کو لاحق ہوا وہ مستحسن تہا اور توجہات
حسن خوف خود تمہاری مفسرین نی کی ہی وقد قال بعض العرفاء فی توجیہ ہذا الخوف ولعمری
ما احسن اقال لست اخاف موسیٰ ورنق الجبل فی الوری وما کان یخشے غیر ما
ولا عجب قولہ فیما خدا نی حضرت موسیٰ سی وعدہ کر لیا تہا اقول آپکو کہان سی ثابت
ہوا کہ وعدہ خدا انتما ومن اتبعکما الغالبون بنسبت غالب آنیکی اور پیاحرین
کی تہا اور پیشتر از خوف موسیٰ ہو چکا تہا تا خوف موسیٰ کا بیجا ہونا لازم آوی آپ پر واجب
تہا کہ پہلی اس اپنی دعوی کو کتب شیعہ سی ثابت کرتی تب ایسی بات منہ سی نکالتی
لیکن غباوت کا کیا علاج ہی اور ہم کہتی ہین کہ جسکو کچہ بہی عقل ہی وہ یہ سمجہتا ہی کہ ارشاد
فرمانا جناب باری کا کہ جب خوف لاحق ہوا حضرت موسیٰ کو تب ہمنی لا تخاف
انک انت الاعلیٰ کہا یہ دلالت کرتا ہی کہ خوف قبل از وعدہ طور وظہور تہا اور بعد از وعدہ خدا
ہرگز حضرت موسیٰ کو مثل ابوبکر کی خوف نہین لاحق ہوا اور روئی پیٹی نہین اور کسیطرح کا
افشاء راز خدا و رسول نہین کیا ومن ادعی خلاف ذلک فعلیہ البیان قولہ فیہا باوجود وعدہ
الٰہی کی حضرت موسیٰ کی خوف و اندیشہ کا کوئی محل نہ تہا اقول آخر آپ سی ضبط نہو سکا
اور جو کفر و زندقہ دل مین تہا وہ نکل ہی پڑا ؎ می تراود چہ کنم انچہ در آوند و نست بخاطر
ابوبکر آپ نی خوف حضرت موسیٰ کو بیمحل ٹہرا ہی دیا اور یہ آپنے کوئی امر جدید نہین کیا ولیس ہذا
اول عقارورتہ کسرت فی الاسلام بلکہ پیشتر آپکی اشقیا صاحب تحفۃ الانبیاء نے
بپاس حفظ ناموس نبی شیخ نکتہ کی کل انبیا کو خاطی اور فاعل افعال قبیحہ ٹہرا چکا ہی
مگر الحمد للہ علیٰ ہدایۃ الانبیاء تی اوسکی کذب و الحاد کو توڑا کہ جسکا آجتک باوجود گذرنی صدہا سال کی

ذکر خوف حضرت موسیٰ

ایک ذرہ نہ ہلا

جواب نہو سکا بالجملہ اول تقدم وعدہ الٰہی کتب شیعہ سی ثابت کرنا چاہئی تب یہ کلمہ پوچ
و باطل موضوعہ سی نکالنا چاہیے حالانکہ نص قرآنی اوپر تاخر وعدہ کی صریح ہی کما تقدم قولہ
فیہا دلیل عدم رضا و وعدہ الٰہی **اقول** بیان رضا او رعدم رضا کا ذکر کرنا دلیل مالیخولیا ہی
اس مقام پر ذکر عدم وثوق اور عدم ایمان بقول خدا و رسول کا ہی قولہ فیہا تو ہزار درجہ صدیق
اکبر سی بڑھکر الزام حضرت موسیٰ پر ہو سکتا **اقول** سچ ہی حضرت موسیٰ کو بھی غلبہ بکا اور قلق
اور انزعاج ہوا اور ایمان آیات خدا نہین لائے اور افشای راز خدا و رسول ابوبکر سی ہزار درجہ
بڑھکر کیا ذالک ظن الذین کفروا فویل للذین کفروا من النار قولہ فیہا منکرین نبوت پیغمبرون پر
طعنہ کر سکتے ہین **اقول** حضرت سلامت شیخین نبوت نی جو کچھ کیا وہ ہرگز منکرین نبوت سے
نہو سکا ہے ہیچ کافر نکند انچہ مسلمان کردند۔ آخر بیعت یزیدی مسلمانون ہی نی کی تھی کہ اوسمین بڑے
بڑے مسلمان خلیفہ زادی ابن عمر ابن الخطاب بھی تھی کما مر من صحیح البخاری و المسلم اور خاندان نبوت
کا قلع قمع مسلمانون ہی کی ہاتھ سی ہوا بالجملہ آپکو بخوبی معلوم ہی کہ صاحب تحفۃ الانبیا منکرین
نبوت سی نتھا بلکہ سواد اعظم حضرات اہلسنت و جماعت سی تھا اونسی کس قبیح کو باقی رکھا کہ جسکے
نسبت طرف انبیاء علیہم السلام کی نہین دی و نعوذ باللہ من ذلک الکفر والزندقۃ والالحاد
قولہ خود پیغمبر خدا کا خائف ہونا ثابت کرتی ہین **اقول** مگر عرض گزارش و نگارش
مین آیا کہ ہم خائف ہونی انبیاء اور ائمہ سی منکر نہین ہین لیکن اونکی خوف کو بضرور بجا عصمت
بجا نہین کہتے بلکہ نہایت بجا اور مستحسن بلکہ عین عبادت سمجھتی ہین برخلاف خوف منافقین
کہ کفار نابکار کو پشت دیکر رو بفرار لاتی تھی اور افشاء راز خدا و رسول صلعم کرنیکی لئی چلاتی
تھی آپ گالی ہوئی رگ کاتی ہین ہم بھی مجبوری بھینس کی آگی بین بجانے ہین قولہ
سمجھ مین نہین آتا **اقول** جب عقل پر تعصب کی پردی پڑی ہین تو کیا خاک سمجھ کی قولہ

صدیق کی حزن وخوف کو کسطرح انکی عدم یقین پر محمول کرتی ہین اقول اسطرحسی کہ باوجود
وعدۂ خدا ورسول اور دیکھنی آیات خدا کی پھر بھی رونا پیٹنا شروع کیا اور افشاء راز خدا ورسول
کرنیکی قولہ مرسلین کی حزن وخوف کا خدا اقرار کرتی ہین اقول ہان اقرار کرتی ہین مگر مثل خوف
ابوبکر از راہ بیدینی اور بی ایمانی کی نہین کہتی اور اگر بعد وعدۂ خدا اور دیدن آیات وہ بے
روئی پیٹی ہوتی تو البتہ آپ اونکی خوف کو مثل خوف ابوبکر کہہ سکتی تھے واذ یقول ظہیر قولہ
سید الانبیاءؐ کی ہجرت کا سبب محض خوف قتل کہتی ہین اقول یہ خوف ایسا مستحسن تھا کہ خدا
نی اس سی نہی نہین فرمائی بلکہ بعوض اوسکی حکم ہجرت باخفا فرمایا اور گو ابوبکر نی از راہ بیدینی
اوسکی ظاہر کر نہین کوتاہی نکی مگر خدا نی اوس دشمن باطنی کی شر سی اپنی نبی کو محفوظ رکھا
قولہ ہماری عقیدہ کی مطابق ابوبکر حضرت موسیٰ سی افضل نہ تھی اقول اور ہماری عقیدہ کے
مطابق کفار ابوبکر سی بدارج اعلی وافضل تھی فما ظنک بالمومنین فضلاً عن الانبیاء والمرسلین
فان المنافقین فی اسفل السافلین قولہ قتل وقتال سی نڈرتی اقول انبیا بلکہ ادنی مومنین بھی
بعد وعدۂ حفظ خدا اور دیکھنے آیات خدا کی ہرگز نہین ڈرتی چنانچہ آپکی بینادی صاحب فرماتی
ہین کہ بعد اسکی کہ عصا اژدہا بنا اور حضرت موسیٰ ڈری پس خدا نی لاتخف فرمایا وما قال لہ
ربہ ذلک الا لطمانت نفسہ حتی ادخل یدہ فی فمہا واخذ بلحیتہا
یعنی ہرگاہ خدا نی یہ اطمینان بخشا اونکا دل ایسا مطمئن ہوگیا کہ بخوف وخطر اپنی ہاتھون کو
اژدہی کی منہ مین ڈالکر دونکلا اوسکی پکڑ لیئی پس اگر ابوبکر کو بھی کچھ ہمارا ایمان ہوتا بعد وعدۂ
خدا اور دیکھنی آیات خدا کی نہ ڈرتی علاوہ اسکی انبیاء کا خوف قتل وقتال مستتبع گریہ وزاری
وقلق وبیقراری اور افشاء راز خدا وزبان بنتا اور معارک قتل وقتال سی مستلزم فرار نہ تھا بخلاف
خوف ابوبکر کہ لڑائیون سے بھاگتی تھی اور غار مین چھپاتی تھی فشتان ما بین الخوفین قولہ

عیب نہ جانین اقول البتہ کیونکر عیب جانین کہ معصومین کو ہر نقص و عیب سی مبرا جانتی ہین
قولہ علی کی نسبت خوف کا خیال بھی نکرین اقول جو خوف کہ ابوبکر کو تھا کہ بنا اوسکی سراسر
بیدینی اور بی ایمانی پر تھی ہم اونی مومن کی نسبت بھی اوس خوف کا خیال نہین کرتی فضلا
عن المعصومین قولہ جیسا کہ تقلیب المکائد مکا مؤلف لکھتا ہی اقول جو کچھ صاحب تقلیب نے
لکھا بہت درست لکھا اگر اونکو بھی خوف جان ہوتا تو مثل ابوبکر کی لڑائیون سی وہ بھی
بھاگ بھاگ جایا کرتی اور رسول خدا کو نرغۂ کفار مین تنہا چھوڑ دیتی قولہ الزام خوف کا ابوبکر پر
پر کسی طرح عاید نہین ہو سکتا اقول ہمنی بخوبی ثابت کیا کہ الزام خوف کا ابوبکر پر باعتبار سوابق
اور لواحق دونو کی عاید ہو سکتا ہی باعتبار سوابق کی بی ایمانی اور بی دینی اور بی یقینی وعدہ خدا و رسول
پر اور باعتبار لواحق کی رو پیٹھ پھیرنا افشاء راز خدا و رسول کی بلا طلب حضرت خطاب کیسا الزام
چاہتی ہین قولہ تو ایسا خوف باقرار علمای شیعہ انبیا کو بھی ہوا اقول غلط کہتی ہو ہرگز
علمای شیعہ اسکا اقرار نہین کرتی اسلئے کہ خوف انبیاء کا مثل خوف ابوبکر کی قبیح اور مذموم
اور مستعبن اور بری عنہ تھا قولہ تو اسکا خوف حضرت امیر المومنین علی مرتضی کو بھی ہوا اقول خوف
ہوا لیکن بعدم تصدیق قول خدا و رسول نہین ہوا اور مستلزم روپیٹھ پھیرنے کا نہین ہوا اور موجب
افشاء راز خدا و رسول نہین ہوا اور مورد نہی من اللہ والرسول نہین ہوا قولہ سب فیتون نے
فضل اقول آری جیسا ابوبکر سب مخلوقات سی اذل اور ارذل تھی قولہ الحاصل قرآن مجید
کی آیتین اقول الحاصل قرآن مجید کی آیتین اور مسلم اور بخاری کی روایتین اور علمای سنیہ
کی اقوال سب اسی پر شاہد ہین کہ حضرت ابراہیم اور خاتم الانبیاء اور افضل الاوصیاء کا خوف
مثل خوف ابوبکر مبتنی بر بیدینی اور بی ایمانی اور بی یقینی کی نتھا اور خوف ابوبکر کا عین کفر و
الحاد اور مستلزم مشاقۃ اللہ اور ایذاء اللہ والرسول تھا لیکن ہمکو نہایت تعجب آتا ہی کہ علمای سنیہ

Presented by Ziaraat.Com

کیونکر خوف بجا اور بیجا مین فرق نہین کرتی اور خوف کفری و نفاق کو ساتھ اوس خوف کی جو
عین ایمان بلکہ طاعات اور عبادات خدا سے تہلہ ساوی کرتی ہین اور خوف نفاقی کفری
ہی کی چہانی کی لئی انبیا اور معصومین پر زبان درازیان کرتی ہین اور بالکلیہ دین و ایمان سی
ہاتھ اوٹہا کر بخوف خدا بخاطر ابوبکر خوف معصومین کو بہی بیجا اور بیمحل اور قبیح اور مستہجن کہتی ہین قولہ
خوف کو اونکی کفر و نفاق کا نتیجہ بتا اقول سچ ہی ابوبکر مین ایسا ہی سمجہا اسلئے کہ اونکی کفر و
نفاق کی قائل ہین اور دلیل اسکی اس مقام پر عدم تصدیق قول خدا و رسول اور رونا پیٹنا اور
افشاء راز خدا و رسول کرنا ہی اور چونکہ معصومین مین العیاذ باللہ کفر و نفاق کی قائل نہین ہین تو
اونکی خوف کو نتیجہ ایمان سمجہتے ہین برخلاف اونکی جو انبیاء کو مثل ابوبکر معصوم نہین سمجہتی ہین مثلاً
بحال اونکی یہ ہی کہ دونو خوفون کو کفر و نفاق ہی کا نتیجہ کہین جیسا کہ مخاطب نی خوف حضرت
موسیٰ کی بیمحل اور بیجا ہونیکا اقرار ہی کر دیا قولہ ائمہ کرام الی قولہ ہر ساعت خوف مین رہی
اقول کس خوف مین رہی جو عین ایمان تہا نہ مثل خوف ابوبکر کہ نتیجہ کفر و نفاق تہا اور منہی
عنہ من اللہ والرسول تہا قولہ آخر تقیہ جسکی بنا سراسر خوف پر ہی اقول عجب نافہم سی کام پڑا ہے
کہ کچہ نہین سمجہتا کہ کہان سی کہان جاتا ہی خوف بیدینی اور بی یقینی ابوبکر کو مثل کرتا ہی ساتھ
خوف مقامات جواز تقیہ کی حضرت سلامت اتنا تو سمجہے کہ جس جس مقام پر تقیہ کو شیعہ
جائز جانتی ہین وہان کا خوف منہی عنہ کہان ہی اوس خوف کا مثل خوف ابوبکر کی مذموم اور قبیح
ہونا آپنے کہان سی ثابت کیا اور حسن و خوبی پر اوس خوف کی اسقدر کافی ہی کہ خدا و رسول
نی اوس خوف سی راضی ہو کر حکم بجواز تقیہ دیا اور الا ان تتقوا منہم تقاۃ اور تقیہ کافی بالبیضاوی
فرمایا اور اس بارہ مین الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان نازل کیا اور عمار یاسر کی تقیہ کی حدیث
اور جناب رسولخدا کا فرمانا ان عادوا فعد تحت اس آیہ وافی ہایہ کی بیضاوی مین موجود ہی جس طرح

سے صحیح بخاری مین التقیہ الی یوم القیامۃ موجود ہی اور لا تقوا بایدیکم الی التہلکۃ اور قال
رجل مؤمن من آل فرعون یکتم ایمانہ بھی کلام خدا مین موجود ہی کما سیجئے فی بحث التقیہ مفصلاً ان شاء
اللہ تعالی الغرض خوف آیۂ محکمہ نتیجۂ ایمان ہی بدلیل یکتم ایمانہ و بدلیل تقابہ مطمئن بالایمان اور
خوف ابوبکر بقول آپ ہی کے تقیہ مین کفر و نفاق جانتی ہین پس قیاس ایک کا دوسری پر سراسر
جہالت اور نادانی ہی قولہ موت اور حیات اونکی اختیار مین ہے اقول اس فہمی مین آپکا کچھ قصور نہین
آپ معذور ہین یہ قصور فہم اوسی مبارک کی اور اوسی بیہودہ گو کا ہی کہ حدیث الائمہ یموتون
باختیارہم کے معنو مین انہون نے نافہمی یہی اختیار کیا یہ نہ سمجھے کہ جس طرح اختیار کی معنی ان شاء فعل وان
شاء لم یفعل کی ہین اوسیطرح اختیار بمعنی اصطفا اور پسند کرنا بھی بہت آیا ہی کما قولہ تعالی
اخترتک لنفسی و فی قولہ تعالی اخترتک بکلامی و برسالتی و فی قولہ اختار موسی من قومہ سبعین
رجلا و کما فی قولہم اختار الدنیا علی الآخرۃ و فی قولہم اختار البصریون اعمال الفعل الثانی والکوفیون
الاول و فی قولہم اختار الخلیل الرفع و ابو عمر النصب پس غرض اس قسم کی احادیث سی یہی کہ انبیا
اور ائمہ علیہم السلام تقاضۂ خدا کو پسند کرتی ہین اور مثل عمر اور ابوبکر کی موت سی کارہ نہین ہین جو
مرگ سی لڑائیون سی مثل حضرات ثلثہ کی بھاگتی نہین کجا یہ معنے کجا وہ معنی جو نافہم سمجھی مگر آپنی
چونکہ نافہمون کا مذہب اختیار کیا ہی آپ کو ضرور ہی کہ انہین کی معنونکو اختیار کیجئی ہماری معنی
آپکو ناپسند ہی ہونگے ہمین ہمارا کیا اختیار ہی ہم کلمۂ حق سنا دیتے ہین آئندہ آپکو اختیار ہے سنئی یا نہ سنئی اگر سنتی تو
سنی کیون نہ سنتے قولہ ملائکہ اونکی حکم مین الی قولہ سبکو شامل جاوی اقول یہ باتین جو آپنے قدرت اور اختیار
کی لکھین سچ ہی کہ شیعہ اسکی قائل ہین کہ ایزد کردگار نی انبیا اور ائمہ علیہم السلام کو مخصوص باین
کرامات و معجزات کیا ہی اور مثل اہلسنت کی ہر کون و ہر مہزہ گرد اور ہر مجذوب و دیوانہ صحرا
نورد اور ہر کاشت مصرعہ و فرد کو صاحب ان مقامات اور درجات کا نہین جانتے اور

جناب رسول خدا کو ان جمیع فضائل مین ساری دنیا سی افضل و اعلیٰ سمجھتے ہین لیکن باینہمہ
کل انبیا و ائمہ کو تابع حکم و مرضی خدا جانتی ہین پس جس جگہ ان لوگون کو حکم کسے امر کے
اظہار اور اعلان کا ہوتا تھا وہان بجا اوسی فرمان خدا مین سر مو کوتاہی نکرتی تھی اگرچہ نوبت
بجان و مال و ہتک حرمت بظاہر پہنچی جیسا کہ جناب سید الشہدا روحی لہ الفدا نی کیا اور جس
جگہ حکم خدا مخفی و استتار و بوفی الغار ہوتا تھا اگرچہ کفار اور منافقین استہزا کرین وہان کچھ استہزا
کی پروا نکرکی حکم خدا کی تعمیل فرماتی تھی اگر مستہزئین کو کچھ بھی دین اور ایمان سی بہرہ ہوتا تو اتنا
تو سمجھتے کہ قوت اور قدرت انبیا اور ائمہ اطہار علیہم السلام محض مستعار ہی اور قوی متوکل موجود
حضرت ایزد کردگار ہی اور خود فرماتا ہی ولو شاء ربک لآمن من فی الارض
کلھم جمیعا پس باوجود اس قدرت اور اختیار کی انبیا اور اوصیا کا معرض خوف و قتل
مین ڈالنا اور امثال فرعون کو چار سو برس تک دعوای انا ربکم الاعلیٰ پر چھوڑ دینا نہین ہی
مگر کسے وجہ سی پس وہی وجہ تقیۂ انبیا اور ائمہ کی لئی کافی ہی قولہ تا عمر خوف و ترس مین رہے
اقول آری مقتضای عقل و شرع یہی ہی کہ انسان دوستون پر اعتماد کری اور اپنی دشمنون سے
ہمیشہ خائف رہی اعادی کی کید مکر سے غافل ہونا عین حماقت ہی لیکن اس غفلت کر کوئی عاقل و صحیح نہین
کہتا ہی خدا اور رسول نے ایسی خوف و ترس کو کبھی منع نہین فرمایا قولہ اور اپنی امامت کا دعوی نکرین
اقول جھوٹی کی موافق مین کیا کس امام علیہ السلام نی دعوی امامت نہین کیا کس امام نی حجج اور دلائل قاہرہ
اور معجزات باہرہ اعلی طالبین کی اپنے امامت پر قائم نہین کئی کس امام نی امام حجت مخلوق
پر نہین کیا عقل کسی عاقل کی باور نہین کرتی کہ دنیا کی لاکھون عقلا کی نزدیک امامت یا نبوت کسی
کی بلا دعوی کی اور بلا حجت اور دلیل لائق ثابت ہو جای بلکہ وہ کل دنیا والون سی کہی مگر ہم
نہین ہون گے کہ زبردستی اونکو امام اور پیغمبر بنا دی گئین اگر نبوت اور امامت ایسی ہی ہوتی

تو تعجب ہی کہ حضرت مخاطب اور اونکی اوستاد جی کیون نہین اتنکنا نام اور پتہ بتاتے بلکہ حق تو یہ
ہی کہ باوجود سعی و کوشش بسیار کی اتنک امامت کرسانونکی سب سے عمدہ حاصل ہوئی امامت مسلمانون
کی کون پوچھی آپکے نزدیک امامت خلافت مصنوعی ابوبکر سی بھی نہایت آسان تر ٹھہرے
اسلئے کہ اوسمین بھی بڑی بڑی اہتمامات بلیغہ سقیفہ بندی اور اخذ بیعت مین بطمع دسہے
حکومت شام و ریاست مصر لورا یالت یمن اور افسری فوج اور وعدہ اعطای مال سفت کہ
عبارت خمس و زکوۃ سے ہی کرنا پڑی تھی اور نہایت حسن تدبیر اور حسن انتظام کی ضرورت ہوئی
تھی چنانچہ بڑی داد اسپر آپکی ازالۃ الخفا مین فرماتے ہین کہ وقت بیعت ابوبکری چند مشکلین پیش
آئین از انجملہ یہ کہ سادات اہلبیتؑ نی بیعت سی تقاعد کیا لیکن خلیفہ جی نی آب حسن تدبیر اوسکی
فتنہ کو دبایا یعنی خانۂ اہلبیتؑ جلایا ظاہرا اسی سبب سے خلیفہ ثانی فرماتی تھی کہ بیعت ابی بکر کانت
فلتۃ وقی اللہ شرہا کما فی صحیح البخاری فی کتاب الحدود یعنی بیعت ابوبکر ایک لغزش ناگہانی تھا
کہ خدا نی اوسکی شر سی بچایا الغرض بنا جای تعجب ہی کہ خلافت مصنوعی مین تو یہ اہتمام ہوئے
اور امامت حقہ بقول آپکی بی کچھ کہے سنی امامونکو حاصل ہو گئی یہ بات تو ہمارے سمجھ مین ہرگز نہین آتی
حضرت مخاطب اپنی برادران حاکمین سے جیسا چاہین ارشاد فرماوین وہ البتہ مان لین گے چونکہ
عقل الحاکم فی الدیر مشہور ہی قولہ کسی سی سچ بات نکلین اقول تم جھوٹی ہو اونہون نی سبھی سے
سچ بات کہی دشمنون سی جو حکم تقیۃً بیان فرمایا حالت تقیہ کے لئے وہی حکم سچا تھا اور دوستون سی جو حکم
غیر تقیہ مین بیان فرمایا غیر حالت تقیہ مین وہی حکم سچا تھا ہر سخن جای و ہر نکتہ مقامی دارد تو اگر فرق مراتب
نکنی زندیقی قولہ اپنی اصحت خواص سی کوئی آزار اقوال سخن ساز البتہ عقلا کو چاہیئے کہ خاص خاص ہی سی کہین
اور اعادی کی منہ پر دروازہ بند کرین قولہ ڈرتی ڈرتی اپنی شاگردونکو علوم دینی تعلیم کرین اقول سبحان اللہ تو اسی
فرمایا کہ اونہون نے کبھی امامت کا دعوی ہی نہین کیا پھر اونکی شاگرد کہانسے جمع ہو گئی جنکو علوم دینی تعلیم کرنیکی

حضور مثل امام جعفر صادق علیہ السلام کی کہ چار ہزار حدیثیں آوے ہین اگر یہ لوگ دین کیواسطے اونکی پاس
نہین جمع ہوتی تہی تو کیا عمر اور ابوبکر کیطرح اونکی پاس بہی لوگ بطمع دنیا مال مفت لینی کو جمع ہوتے
تہی الغرض عقیدہ حقہ اہل حق اس بارہ مین یہی ہے کہ ائمہ علیہم السلام مین جن لوگون نی تقیہ کیا
بحکم خدا اور رسول کے کیا اور جنہون نے کیا بحکم خدا اور رسول کے کیا اور بعد اتمام حجت خدا اپنی دشمنون
سے تقیہ کیا نہ دیندارون سی اور اہل دین اونکی فیوض سی مہا الکمن بقدر ذرہ بہی محروم نہی
اور کفار اور منافقین جس طرح فیض انبیا سی محروم رہے اوسی طرح فیض ائمہ سی حرمان نصیب رہے قولہ ایک بات
سامنے آجائی اقول آری اگر وہ ناصبی مثل ثانی اثنین یا ثالث ثلثہ صاحب فتنہ و فساد دور دراز
ہی تو اوسکی سامنے اظہار سخن راز سی انکار ضرور ہی قولہ اپنے مخلص احباب پر لعنت اور تبرا
کرنی لگین اقول حقیقت مین کل لعنت اور تبری کا مرجع طرف موسسین اساس تظلم کی ہوتا
ہی مگر خدائی مخالفین کی کانون اور آنکھون پر پردی ڈالی ہین اور دلون کو اندہا کیا ہی کہ وہ نہین
سمجھتے ہین چنانچہ مشہور ہی کہ معاویہ جعلہ اللہ من معاویۃ الہاویۃ نی بعض مومنین کو تکلیف دے
کہ جناب امیر علیہ السلام سی سر منبر تبرا کرین اونہون نی منبر پر جا کر کہا ان علی ابن ابی طالب امیر المومنین
والمعاویۃ یامرنی ان العنہ فلعنہ اللہ علیہ حاضرین کو دل سے سمجھے کہ جناب امیر سی تبری کیا حالانکہ
اونہون نے معاویہ پر لعنت کی قولہ ائمہ کرام کی خوف مین اور ابوبکر کی خوف مین بہ الامتیاز کیا قرار
دیا ہی اقول اتنی ہی سمجہ ہوتی تو راہ ہدایت سی راہ ضلالت پر کیون جاتے الحمد للہ کہ یہ امتیاز
ممیزین کو حاصل ہی بچند وجہ اول خوف ائمہ مورد نہی نہین ہے اما خوف ابوبکر مورد نہی ہی دوم خوف ائمہ
معصومین مقارن عصمت ہی اور خوف ابوبکر خاطی مقارن بخطا سوم خوف ائمہ مفرمودہ خدا و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور خوف ابوبکر خلاف فرمودہ خدا و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چہارم خوف ائمہ مبنی اوپر عین ایمان اور ایقان کے
ہی اور خوف ابوبکر اوپر عدم تصدیق اور توثیق بوعدہ خدا و رسول اور عدم ایمان آیات خدا کے

مع بغض اہل بیت
اہل سنت مین
اور یہاں تک تبرا
تبرا کرنے
تبرا کرنے
تبرا کرنے

پنجم خوف ائمہ مستتبع کسے اقتدیٰ کا نہین ہی اور خوف ابوبکر مستتبع ہی ایک امر شنیع کا کہ خدا اور
رسولؐ کو منظور ایک امر کا استتار اور ابوبکر کو بطینتی منظور اوسکا اعلان و اظہار ہوا بالجملہ
اگر آپ ائمہ اور ابوبکر مین کچھ فرق سمجھتے تو دونو کی فعل مین بھی فرق سمجھتے لاحول ولا قوۃ الا
باللہ کجا ائمہ ہدیٰ اور کجا عبد العزیٰ کجا نار اور کجا نور کجا کوہ کی کیڑی کی چمک اور کجا شعلہ طور
لا تستوی الظلمات والنور ولا الظل ولا الحرور ولا تستوی اصحاب النار
اصحاب الجنۃ اصحاب الجنۃ ھم الفائزون آپکی نزدیک فرعون و موسیٰ اور ابوجہل اور جناب
رسولخدا یکسان ہین یہ تو فرمائیے کہ ابوبکر کی شان مین کونسا آیۂ تطہیر آیا اور کونسا آیۂ مباہلہ خدا نے
نازل فرمایا کونسا سورۂ ہل اتی اور تراکمان لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی ابی بکر کہا گیا
الغرض فرق درمیان ائمہ طاہرینؑ کی اور اخوان من کان من الکافرین کی ہمپر خوب روشن
اور جلی اور مثل آفتاب نصف النہار کی منجلے ہی پس اسی وجہ سی ہم فرق بین فرق الفریقین کرتے
ہین اگر آپکو بھی خدا ہدایت دی تو آپ بھی سمجھین قولہ علاوہ انبیا کی خدا کی کلام سی مومنین کا بھی
خائف ہونا ثابت ہوتا ہی اقول نہ انبیا اور اوصیا کی خوف کا ہمکو انکار ہی نہ خوف مومنین کا انکار ہی
بلکہ ہمنی مکرر بیان کیا بعضی اقسام خوف نہایت مستحسن بلکہ عین طاعت اور عبادت خدا ہین کلام اوس خوف
مین ہی جو مثل خوف ابوبکر کی قبیح اور مستہجن ہی کہ مبتنی اوپر عدم تصدیق وعدۂ خدا و رسولؐ
اور مستتبع گریہ وزاری و بیقراری و افشای راز رسولؐ خداوند باری ہی اور مستلزم فرار عن الزحف
ہی قولہ اللہ جلشانہ فرماتا ہی ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل
علیہم الملائکۃ الخ اقول جس خوف کا ذکر اس آیۂ وافی ہدایہ مین ہے
وہ خوف جان و مال نہین وہ خوف از کفار اشرار نہین وہ خوف دنیاوی نہین بلکہ خوف اخروی
ہی اور وہ خوف مصداق خشیۃ اللہ ہی جو اسوجہ سے اللہ ہی اور مومنین کی لئی دار دنیا مین عین عبادت

اور طاعت ہی اور مبنی بر کمال دین و ایمان ہی پس اس خوف کو ذکر کرنا مقابلہ مین اوس
خوف کی جو سراسر بیدینی اور معصیت خدا و رسول ہی کا رحضرت مخاطب ہی توضیح اسکی
اس طرح پر ہی کہ جناب باری بہ نسبت مومنین کاملین کی فرماتا ہی کہ جن لوگون نی ربنا اللہ
کہا یعنے ایمان بخدا لائی اس طور پر کہ اوسکی ذات او صفات اور احکام سب کا ایمان لائی
پس داخل ہو گئی تحت مین اسکی کل ضروریات ایمان ثم استقاموا بعد اسکی اوس ایمان پر اور
مقتضائی ایمان پر مرتی دم تک ثابت قدم اور مستقل بھی رہے یعنی مثل صحابہ مرتدین کی مرتد
نہین ہو گئی ایسے کامل ایمانون پر وقت مرنیکی یا قبر مین یا وقت بعث و نشور کی یا تینون وقتون
مین علی اختلاف التفسیر ملائکہ رحمت جانب پروردگار سی بہ بشارات نازل ہونگی اور
اونسے کہین گی تم لوگ نہ ڈرو ہولناکی قیامت اور عقابہای جہنم سی اور غمگین نہو واسطے
فوت ثواب کی یا بوجہ معاصی سابقہ کی کہ وہ مغفور ہین اور بشارت لو بہشت سے جسکا
وعدہ کیا تہا پس باتفاق مفسرین اس آیہ مین بیان حال دنیا
نہین ہی بلکہ بیان حال اوسوقت کا ہی جسوقت انسان دار تکلیف سی خارج ہو جاتا ہی پس یہ خوف
جسکا ذکر اس آیہ مین ہی دار دنیا مین نہایت مستحسن اور عین ایمان اور طاعت تہا اور نہی لاتخافوا
کو جو خارج از دار تکلیف اطلاق کی گئی ہے نہی تکلیفی تحریمی ٹہرانا ممکن نہین ہی اور کلام ہمارا نہی
تکلیفی مین تہا کہ بالاصالۃ للتحریم ہی نہ ہر نہی مین خواہ دار تکلیف مین ہو خواہ دار آخرت مین
پس ذکر اس سے کا نحن فیہ مین دلیل کمال عبادت یا غوایت ہی قولہ پہر ایک دوسرے جگہ
پر اللہ جلشانہ مومنین سے فرماتا ہی لاتحزنوا وانتم الاعلون اقول جناب والا آپ
ہزار لاتحزنوا نکالین مگر مثل لاتحزن ابوبکر کی نہوگا اسلئے کہ نہ تصدیق کرنا وعدہ خدا و رسول
کی اور نہ ایمان لانا ساتھ آیات خدا کی اور رونا پیٹنا چلانا کہ جس سی افشاء راز خدا و رسول ہو

سے ہمنے آپکی کتابون سے ثابت کردیا پس اگر اس لاتحزنوا مین بھی آپ یہ سب باتین ثابت
کردیجیگا تو ہمکو کیا عذر ہوسکتا ہی اسمین کہ ہم اس لاتحزنوا کو بھی مثل لاتحزن ابوبکر کی محمول
نہی تحریمی پر کرین کیونکہ یہان عصمت مانعہ عن الحمل علی التحریم نہین ہی خصوصًا نظر بسیاق و
سباق آیہ کہ جسکو آپنی اپنی مطلوب کی موافق منسجمہ کی بسنت سارق القرآن چراڑالا ہی یہ کونسی حق پرستی
و بیدینی ہی اور اس چوٹے پن سی بجز خسر الدنیا والآخرۃ وذلک ہو الخسران المبین کی کیا فائدہ
ملتا ہے حقیقت حال یہ ہی کہ خداوند تعالی بہ نسبت اون کچی مسلمانونکی جو جہاد مین جانیسے
ڈرتی تھی یون فرماتا ہے لاتھنوا ولاتحزنوا وانتم الا
علون ان کنتم مومنین حاصل مضمون ہدایت مشحون یہ ہی کہ جناب باری فرماتا
ہی کہ اے کچی مسلمانو ای سست یقینو جہاد مین جانیسے سستی مت کرو اور تم مین سے جو
مرگ شہید راہ خدا ہون اونپر اسقدر حزن وغم نکرو جو جہاد سے تمکو مانع ہو یا مثل شیوخ ثلاثہ
کی تمہاری لئی مورث فرار عن الزحف ہو اسلئے کہ غلبہ از جانب خدا تمہاری ہی لئی مقرر کیا
گیا ہی اگر تم سچا ایمان بخدا و رسول لائی ہو تو جیسا ہم کہتی ہین ویسا کرو یعنی سستی نکرو اور رنج
غم سی اور خوف والم سی مثل حضرات ثلاثہ کی بھاگ نکھڑی ہو پس انتم الاعلون گویا علت
لاتھنوا ولاتحزنوا کی ہی جیسے ان اللہ معنا علت لاتحزن کی ہی یعنے ای کمبخت کیون روتا
پیٹتا ہے خدا ہماری ساتھ ہی ہمکو بچا لیگا اوسی طرح سے یہان بھی جناب باری فرماتا ہی
ای کمبختو ای سے بے نصیبو کیون جہاد فی سبیل اللہ سے جان چراتی ہو کیون مری جاتی ہو کیون
روتی پیٹتی ہو خدا تمکو غالب کریگا یہ جبن واضطراب تمہارا عبث ہی پس لاریب کہ نہی لاتھنوا
نہی تکلیفی تحریمی ہی کیونکہ بالاتفاق جہاد فی سبیل اللہ مین وہن اور سستی کرنا حرام ہی پس
بقرینہ سیاق سے لاتحزنوا بھی اگر تحریمی ہو تو کیا قباحت ہی اور مراد حزن سے یہان بھی وہی

حزن ہوسکتا ہی جو امثال یار غار کی لئی غار مین موجب عار اور صف جنگ مین مورث فرار
اور قوتی دبرالی الکفار اعتبار ہوتا تہا اب نظر کیجیے طرف مرتبہ سباق کے کہ انکنتم مومنین
اسپر دلالت کرتا ہی کہ یہ وہن اور حزن مقتضائی ایمان نہین ہی بلکہ مقتضای بی ایمانی ہی
اور لاریب کہ جو بات مقتضای بیدینی اور بے ایمانی ہی وہ حرام ہی پس یہ نہی تحریمی ہوئی و
ہذا ہو المطلوب والحمد للہ اور قطع نظر اس سی کہ ہم دونو نہیون کا تحریمی ہونا ثابت کرین ہم ایک
مختصر بات یہ کہتی ہین کہ آپ مدعی ہین کہ دونو نہی لاتحزن اور لاتحزنوا کی ایک ہی قسم کے
ہین ہم اسکو پاس خاطر عاطر مسلم رکھتے ہیں لیکن نہی لاتحزنوا وانتم الاعلون
کی مقید ہی بہ شرط انکنتم مومنین کی جسکا مودی یہ ہی کہ حزن کرنا شان مومنین سی
نہین ہی اور جب یہ حزن خلاف ایمان ہوا تو جو حزن کہ لاتحزن ان اللہ معنا مین ہی
وہ بھی ضرور ہی کہ خلاف ایمان ہوا اسلئے کہ بقول آپکی دونو حزن اور دونو نہی ایک ہی قسم کی
ہین پس ایک بام دو ہوا نہین ہوسکتے تو ضرور ہوا کہ حزن لاتحزن بھی بی ایمانی ابوبکر کے
دلیل محکم ہوا اور ہمارا مطلب اس سی زائد نہین ہی اب آپکو اختیار ہی کہ نہی کی جو معنی چاہئے
قرار دیجئے قولہ قاضی صاحب بھی اسکا اقرار کرینگے کہ نہی زجر و توبیخ کے لئی ہی اقول
کیون قاضی صاحب کی اقرار اسکا مانع کون ہی اور اگر بالفرض یہان کوئی مانع ہو تو ابوبکر مین جنکا بیچارونا
پیٹنا ہم آپکی کتابون سے ثابت کرچکی کون مانع ہی قولہ یہی فرماوینگے کہ تسلی اور تشفی کی لئے
ہی اقول نعوذ باللہ اگر مثل تمہارے ہوتی تو ایسا ہی کہتے کہ جسمین ابوبکر کی جان بچے سو
بخیریت شیعونسی تو اسکے طمع نرکھئی قولہ پھر ہم نہین سمجھتے اقول ہندی کی چندی
کرکی تو سمجھاتی ہین پھر بھی اگر نسمجھے تو ایسی سمجھ پر پتھر پڑین قولہ ہزار جگہ واسطی تشفی اور تسلی
کے اقول نہی اگر ہزار جگہ واسطے تسلی کی ہی تو لاکھ جگہ واسطے تحریم کی بھی اور بلاقرینہ

واسطے تحریم ہی کی ہی قولہ اگر کوئی قرینہ عتاب اور خفگی کا پایا جاتا تو ہم تسلیم کرتی اقول
معنے اصلی مین قرینہ کی کیا حاجت قرینہ معنی تاویلی کی لئی چاہیے علاوہ اسکی شیعون کی
نزدیک سیکڑون قرینہ ہین اونی قرینہ یہ ہے کہ جب قبح حرکات ناشایستہ ابوبکر صدیق مثل عدم توفیق بآیات خدا
عدم تصدیق بوعدۂ خدا اور قلق اور انزعاج اور بکا اور قصد افشائی راز خدا اور رسول ہمنی تمہارے
کتابون سے ثابت کردیا تو کیونکر ہوسکتا ہی کہ خدا اور رسول ایسے افعال قبیح پر راضی ہون
ان اللہ لا یامر بالسوء و ینہی عن الفحشاء و المنکر و البغی و لا
یرضی لعبادہ الکفر قولہ تمہاری واسطے بہشت موجود ہی اقول سابق مین گزرا کہ یہ
حکم احیای دار تکلیف نہین ہی بلکہ حکم اموات ہی فاقیاس ادہن من قیاس اول من قاس
قولہ اسی طرح سے ابوبکر صدیق سی بھی اقول سہنے خود نہی لا تہنوا ولا تحزنوا اور نہی
کو مماثل ہونا جائز کہا ہی فتذکر قولہ پس بظاہر دونون مین کچھ فرق نہین پایا جاتا ہی اقول البتہ
بظاہر فرق نہین ہی ورنہ ظاہر بینون کو نظر آتا لیکن بباطن کچھ فرق ہی کہ باطن بینونکو نظر آتا
ہی فارجع الی ما فصلنا قولہ لا تحزنوا واسطی تسلے اور تشفی کی ہی اقول کہو کہانتک
کہوگی ہم بے کہتی ہین کہ لا نسلم کہ ہر جگہہ واسطے تسلی و تشفی کی ہی وقد بین اسند قولہ
باوجود اتحاد الفاظ و تطابق قرائن اقول لا نسلم تطابق القرائن اسلئے کہ جن خرونکا تمنے
ذکر کیا ہے مین سوابق اور لواحق ابوبکری کا اثبات نہین کیا قولہ صد ہزار تعجب ہی اقول
اکثر یہ منشا تعجب حقیقی جہالت ہی ہی قولہ لیکن ہم حضرات شیعہ کو معذور سمجھتی ہین اقول
لیکن شیعہ تو حضرات اہلسنت کو نہین معذور سمجھتے ہین بلکہ معاقب و معذب جانتی ہین قولہ الفاظ قرآنی سی
حقیقی معنے مراد لین اقول شیعہ ہمیشہ حقیقی ہی معنی مراد لیتی ہین چنانچہ اس مقام پر بھی
نبی کو معنے حقیقی حرمت پر محمول کیا ہی تمنے البتہ معنی مجازی تشفی و تسلی ابوبکر کو

Presented by Ziaraat.Com

کفر والحاد سی بچانی کی لئی مراد لیا ہی قولہ صدیقیت کا اقرار کر
سے حقیقی حرمت کی سے نہ سی مراد لئی اور اوسی سی کذیب
قولہ اگر اقرار کرین تو مذہب ہاتھ سی جاتا ہی اقول تم اگر
تو تمہارا مذہب ہاتھ سی جاتا ہی اور اول الخلفا قابل نفرین
کی تحریف لفظی باسقاط سیاق وسباق کرو اور تحریف معنوی
لفظون کی نئی نئی معنے گڑھو اور کچھ چارہ نہین ہی
چارہ جز قادر مدین نیست قال المخاطب القرآن
السلام اگر اسپر بھی حضرات شیعہ کی دلونمین کچھ
یہ کہنی لگی کہ ہمنے مانا کہ خوف گناہ نہین اور لا تحزن تسلی کا کلمہ
کہ ابوبکر صدیق کو کامل یقین پیغمبر صاحب کی وعدہ پر اور خدا کی حفاظت
خوف نہوتا اوسکا یہ جواب ہی کہ خود حضرات شیعہ کا اقرار ہی کہ
پر خفا ہوتی تھی اور فرماتے تھی کہ چپ رہو اپنی کو فاش نکرو اور وہ نمانتے
ملحد کہہ سکتا ہی کہ پیغمبر صاحب کو بھی اپنی خدا کی وعدہ پر اور حفاظت پر
افشائی راز کی کرتے تھی اوس سی پیغمبر صاحب نہ گھبراتی اور بار بار ابوبکر
خفا نہوتی پس جو اوس ملحد کو حضرات شیعہ جواب دین وہی ہمارا
لیکن اگر کوئی ذرا بھی غور کری تو موافق اصول اور عقائد شیعہ کی
نسبت خوف وحزن کا اطلاق ہو ہی نہین سکتا اسلئے کہ اگر وہ
مین خائف تھی تو ہم پوچھتے ہین کہ اونکو اپنی جان کا اندیشہ
یا پیغمبر صاحب کی ایذا و مصیبت کا خوف اگر اونکو اپنے جان کا

اسوہ دشمنون سی ملی ہوئے تھی اور راز فاش کرنا چاہتی تھی اسلئے کہ اگر وہ کافرون سی ملے
ہوئی تھی تو پہر اونسے اونکو کیا ڈر ہوتا اور اگر کافرونسے ملی ہوئی نہین تھی بلکہ اونکو کافرون
کی طرف سے خیال اپنے اوپر ایذا پہنچنے کا تھا تو اس سی دو باتین ثابت ہوتی ہین ایک یہ کہ
کفار بسبب ایمان اور رفاقت پیغمبر کی ابوبکر صدیق سی ایسے دشمنی رکھتی تھی کہ اونکی قتل
کی درپی تھے تو اس سی وہی بات ثابت ہوئی جسکا ہم دعوی کرتی ہین دوسری یہ کہ کبھی
ابوبکر صدیق کا ارادہ راز فاش کرنیکا نہ تھا اسلئے کہ جن لوگون سی خود اونکو خوف تھا اور جنکی
ڈر سی غار مین چھپے ہوئی تھی اونہین پر اپنا راز ظاہر کرتے اور اپنی آپکو معرض ہلاکت مین ڈالتے
اور اگر یہ کہا جاوی کہ ابوبکر صدیق کو خوف پیغمبر صاحب پر صدمہ پہنچنی کی خیال سے تھا تو یہ
خوف ہزار اطمینان سے بہتر ہی اور ایسے عیب پر ہزار ہنر قربان ہین اور ایسی خوف کو
حضرات شیعہ گناہ کیا اگر کفر بے سمجھین مگر ہم ثواب کیا ہزار ایمان سے بہتر سمجھین گی اور
سمجھتی ہین اور اسی خوف سی حضرت صدیق اکبر کی صدیقیت کا اعتقاد کرینگی اور کرتے ہین
اسلئے کہ اگرچہ ابوبکر صدیق کو پیغمبر صاحب کی جان اور سلامتی پر یقین کامل تھا مگر جب اونہون
نی دیکھا کہ شاہ ہر دو سرا بادشاہ دین و دنیا ایک غار تنگ و تاریک مین رونق فزا ہی اور جس
طرح چاند کسیوقت ابر مین چھپ جاتا ہی اسے طرح ماہ نبوت غار مین چھپا ہوا ہی اور جسکا مقام
عرش و کرسے ہی وہ ایک تنگ جگہ مین قیام فرما ہی تو یہی حالت پیغمبر کی ابوبکر کی دل کو پارہ پارہ
کرتے تھی اور اونکو بیچین کر رہی تھے چنانچہ ابوبکر صدیق کا اول غار مین جانا اور اوسکو صاف
کرنا اور سب سوراخون کو اپنے قبا چاک کر کی بند کرنا اور پیغمبر صاحب کو بلانا اور اپنے زانو
پر سلانا اسپر شاہ ہی اور پہر ایسے دردناک حالت مین جب اونہون نی کفار کو در غار پر دیکھا تو
بخیال ایذا پیغمبر کے جو کچھ صدمہ اونکی دل پر ہوا ہوگا اوسکو وہ جانتی ہین یا وہ عاشق جانے

جسکا معشوق اوسکے سامنے کسی تکلیف وایذا مین مبتلا ہوا ہو اور دشمن اوسکی اوپر حملہ آور
ہوئے ہون اوسوقت کوئی اوس عاشق مسکین کی کیفیت دیکھی کہ اوسکو اضطرار ہوتا ہی یا وہ
اطمینان سی بیٹھا رہتا ہی ہان جسکو عشق ومحبت سی خبر ہی نہو وہ عاشق صادق کی خوف واضطرار
پر طعنہ نکرے تو کیا کری ای بھائیو اول ذرا پیغمبر صاحب کی ساتھ محبت پیدا کرو تب جو پیغمبر صاحب
کی جان نثار تھے اونپر الزام لگاؤ مگر جب تمکو محبت ہی نہین ہے تو تم اوسکی حقیقت کیا جانو

تو نازنین جہانے و ناز پرورده ∴ ترا ز سوز درون و نیاز ما چه خبر
چو دل بمهر نگارے نه بسته ای ماه ∴ ترا ز حالت عشاق بینوا چه خبر

ای شیعیان پاک ذرا مہربانی کرکی اپنی شہید ثالث کی مثنوی پر غور کرو کہ ابوبکر صدیق
کی حزن وغم کی نسبت کیا کچھ زبان درازی فرمائی اور [illegible] من جزعه و
[illegible] ما یکون [illegible] کہکر اونکی شان گھٹائی مگر وہ تحریر اونکی خاک مین
مل گئی اور سب تقریر اونکی بہا و منثور ہو گئی آخر انہین باتونپر خیال کرکے اصلی خوف اور حزن
سی انکار فرمایا اور اوسکو تصنع اور بناوٹ پر محمول کیا اہل انصاف سی امید ہی کہ ذرا دل لگا کر اوسکو
بھی سنین اور جو کچھ سحر بیانی اور جادو زبانی اوس بیان مین حضرات امامیہ نی کی ہے اوسپر
احسنت وآفرین کہین اور اسکا کچھ خیال نکرین ایک دعوی کو چھوڑ کی دوسرا دعوی کیون کرتی
ہین اور ایک امر کا اقرار کرکے اوس سے منکر کیون ہو جاتے ہین اسلئے کہ یہ امر خاص اسے
بحث کی ملی مخصوص نہین ہی بلکہ ہر کلیہ اور ہر جزئیہ مین اس شان کا ظہور ہی ابھی کیا ہی جب
مباحث امامت وخلافت کی آوینگی تب دیکھنا کہ یہ حضرات کیسا رنگ بدلتی ہین اور کیسے
نئی نئی گل بوٹے تقریرونکو زینت دیتی ہین ؎ شاہد ربای می میکند از براے من
نقش ونگار رنگ وبو تازه تازه نو بنو جب حضرات امامیہ نی دیکھا کہ حزن وخوف کے

اثبات سی محبت صدیق اکبر کے ساتھ پیغمبر صاحب کی ثابت ہوتی ہی تب اس دعوے
کو چھوڑ کر یہ دعوی کیا کہ ابوبکر کو کچھ خوف نہتا بلکہ واسطے فاش کرنی راز کی جزع وفزع کرتی
تھے جیسا کہ رسالہ حسینیہ مین لکھا ہی کہ غوغایش از جزع وفزع وفریاد برائے آن بود کہ مشرکان
را اطلاع گردانند وآنہا بدانند کہ درین غار است ومولا خضر مشہدی نی لکھا ہے کہ وایضاً
مما اشتہر من لذع الحیۃ ایاہ انما کان بمد رجلہ یرید اظہار امر
کہ جب ابوبکر کا کام رونی اور پیٹنے سے بھی نہ نکلا تب پاؤن بڑہا دیا کہ اوسکو دیکھکر کفار اندر
غار کی چلے آوین تب خدائی سانپ کو حکم دیا اوسنی پاؤنمین اونکی کاٹا تب بیچاری پیغمبر صاحب
کا راز فاش ہونیسی بچا اسکے جواب مین ہماری زبان سی کوئی بات بھی نہین نکلتے اور
ایسے حکیمانہ تقریر کے تردید بھی ہو ہی نہین سکتے اگر از شرق تا غرب اور از جن تا انس
جمع ہون تب بھی کسی سے یہ عقدہ حل نہو کا فی الحقیقت جو صاحب تقلیب المکائد نے
اپنے بزرگونکی تقریر نقل نکرنے پر مولانا صاحب قدس اللہ سرہ پر غصہ کیا ہی وہ نہایت ہی بجا
تہا اگر وہ ان تقریرونکو نقل کر دیتے اور بلفظہ ان عبارتونکو لکھ دیتے تو حقیقت مین مذہب امامیہ
کی پھر کسیکو کیا کلام رہتا اور پھر ابوبکر صدیق کی فضیلت کو کوئی کس طرح ثابت کرتا ای یارو
انصاف کرو اور حضرات امامیہ کی مجتہدین کی غزارت علم پر لحاظ فرماؤ کہ جو بات ہی وہ حکیمانہ
جو قول ہے وہ محققانہ **یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام**
ہم بجز بآیات قرآنی سے ثابت کر چکی کہ بعضے از اقسام خوف گناہ ہین اور بعضے مین
طاعت اور عبادت ہین لیکن خوف ابوبکر محض گناہ تہا بلکہ سبتے بربدینی اور بے ایمانی تہا
اسلئے کہ اذعان بقول خدا ورسول نکیا اور ایقان بآیات حفظ وحراست نکیا اور خوف بیجا اور
بیحل کیا اور مظہر اس خوف کا بگریہ وزاری وقلق وبیقراری ہوا کہ جس سے قریب بافشا راز

خداوند باشد ہوا بعد ان حرکات ناشایستہ کی چاہین نہی کو تسلے پر محمول کرین یا تحریے
کہین اہل انصاف کو اختیار ہی جیسا کہ تردید قول سابق مین ہم کہچکے حضرت مخاطب اوسکی
جواب مین ہر طرف تاپتی ہین کبہے تو مطلق خوف کو تحسن کہتے ہین اور دلیل استحسان لحوق
خوف بانبیا کہتی ہین اور کبہی خود سوچتے ہین کہ بعد از وعدۂ خدا و دیدن آیات خدا خوف مستحسن نہین
ہوسکتا بلکہ محض بیجا ہے تب جواب مین فرمانی لگتے ہین کہ یہ حرکت بیجا و نامستحسن فقط ابوبکر ہی
سی نہین ہوئی بلکہ انبیاءؑ سے بہی ہوئی پس جو شیعہ بہ نسبت فعل نامستحسن انبیاءؑ کی جواب
دینگی وہی جواب ہم ابوبکر کے فعل نامستحسن کا دینگی چنانچہ بیشتر اس سے حضرت مخاطب بیجا
و بیمحل ہونی خوف حضرت موسیٰؑ کی مدعے ہوچکی اب بکمال صدق ایمان جناب رسول خدا
کا بہی خائف بخوف بیجا ہونا بیان فرماتی ہین باین دلیل کہ اگر خائف نہوتی تو ابوبکر کو کیون
بار بار رونے چلانی سی افشاء راز کرنیسے منع کرتی تہی اور یہ خوف بہی بعد وعدۂ خدا اور بعد
مشاہدۂ آیات خدا کی تہا تو مثل خوف ابوبکر قبیح و بیجا اور العیاذ باللہ مثبت بیدینی اور بی یقینی
جناب رسول خدا ہوا اب حضرات شیعہ اسکا جواب دین یہ ہی مقصود حضرت مخاطب کا
اور ہم جواب از خوف موسیٰؑ دیچکی اور قبل اسکی کہ جواب از خوف رسول خدا دین خدمت مین کہتے
مسلمانونکی گزارش کرتی ہین کہ وای برین مسلمانی کہ جسمین بخاطر ایک بت پرست چہل سالہ بدکار
کی انبیاء و کبار کا بدکردار ہونا ثابت کیا جاوی اور تخطیۂ الانبیاء کیے جاوی اور حیرت یہ ہی کہ اپنی
پیغمبرؐ کی طرف افعال قبیحہ کی نسبت دین اور شیعون سی اوسکا جواب مانگین کیون یارو کیا
شیعہ ہی فقط مسلمان ہین اور وہ حضرت شیعون ہی کی پیغمبر ہین جو تم شیعون سی
جواب مانگتی ہو بہر کیف تم جو چاہو افترے اور بہتان اپنے پیغمبر پر باندہو لیکن ہم اونکو اپنا پیغمبر
برحق اور معصوم عن کل الصغائر والکبائر جانکر جواب دیتی ہین کہ وہ جواب ہرگز ابوبکر کی طرف سی

نہین ہوسکتا ہے توضیح اوسکی یہ ہی کہ باتفاق کل شیعہ وسنی ابوبکر کا خائف ہونا ثابت
ہی بلکہ مظہر خوف تعلق وانزعاج وبکا ہونا بھی ہمنی سنیونکی معتبر کتابونسے ثابت کردیا اونکو
مخاطب خائف ہونیکا مقر ہی غایۃ الامر مطلق خوف کو قابل مؤاخذہ نہین سمجھتا اور ہمنی امثال
خوف ابوبکر کا قابل مؤاخذہ ہونا بدلائل وبراہین قاطعہ ثابت کردیا کما مر اب آئیے خوف جناب
رسول خدا پر پس ہرگز خائف ہونا اونحضرت کا بعد از وعدۂ حفظ خدا اور بعد از دیدن آیات خدا
ثابت نہین ہی بلکہ اونکو ایسا اطمینان تہا کہ بقول آپکی ابوبکر کی تسلی اور تشفی کرتی تہی پس
اگر کوئی ملحد بیدین اور کوئی زندیق اشقی الاولین والآخرین مثل حضرات اہلسنت کی اون حضرت
کی مانع ہونیسے ابوبکر کو رونی اور چلانی سی اور زجر وتوبیخ افشار راز پر کرنیسے دلیل اونکے
خائف ہونی پر لاوی تو جواب ایسے ملحد وزندیق کا یہ ہی کہ جسطرح سے جناب باری نے اپنے رسول
مقبول سے وعدۂ حفاظت ونصرت فرمایا تہا اوسیطرح پر حکم استتار سے فرار اور خروج بشب تار
کا بہی فرمایا تہا اور ابوبکر اپنے غلبۂ بکا اور اظہار قلق واضطراب بیجا سی چاہتے تہی کہ بجا آوری
مین اس حکم خدا کی خلل پڑے اور استتار منجر باعلان واظہار ہوجاوی جناب رسول خدا اس حرکت
بیجا سی کہ سراسر خلاف رضائی خدا سے متاذی ہوکر بار بار اوسکو منع اور زجر فرماتی تہی پس اس
منع کو اوپر خوف بی یقینے کی محمول کرنا نہایت بی یقینے اور بیدینی حضرات اہلسنت ہی کجا ایک
فعل ہدایت اور کجا فعل ضلالت یہ نہین سمجھتے کہ عدم تصدیق بوعدۂ خدا جو ابوبکر سی سرزد ہوئی
عین ضلالت ہی اور جناب رسول خدا کا اوس ضلالت سی منع فرمانا عین ہدایت ہی فما لہؤلاء
القوم لایکادون یفقہون وقالہم اللہ انی یؤفکون **قولہ** وہی ہماری طرف سے قبول فرماوین **اقول**
شیعونکا جواب تو آپنے دیکھا کہ ابوبکر پر بچلا اب ضرور ہی کہ کسے اور جواب کی فکر کیجئی والی
لک ہذا الوجہ حاشیہ پر اس مقام کی روایت کو ہمراہ شیخ عبد الرزاق لاہجی فلسفے لکھی ہی اور اوس

روایت سی اتہام جناب رسول خدا پر کیا ہی کہ باوجود اتیان دینی جبرئیل کے بہی مطمئن نہوئے
منشاء اسکا سوء فہم مخاطب ہی اگر جناب رسول خدا جبرئیل کی اطمینان دینی سی مطمئن نہوئی تو پہر
کیا ابوبکر اور عمر کے جو اتنیون مین اونکو تنہا چہوڑ کر بہاگ کہڑی ہوتی تہی اطمینان دینی سی مطمئن
ہونی سے تہے یا حکم خداوندی فاصدع بما تؤمر عمل ہی مین نہین لائی اور مثل ابوبکر کی بجز رونی چلانی
کی اوسنے کوئی کارروائی رسالت عمل ہی مین نہین آیا بالجملہ چونکہ امر فاصدع بما تؤمر مین کوئی کلمہ
طمانینت نہا بلکہ فقط حکم ادائی رسالت تہا پس آنحضرت نی شکایت مستہزئین مانعین عن الدعوہ
کی کہ وہ تعمیل حکم بوجہ کمال نہین ہونی دیتے اور چونکہ کوئی تدبیر اونکی دفع شر کی مجہسے نہین بن پڑتی
مین ڈرتا ہون کہ مبادا عدم تکمیل دعوت موجب نارضامندی خدا ہو اور بعد اسکی کہ حضرت جبرئیل
نی مژدہ جانفزای انا کفیناک المستہزئین جو دلالت اوپر سزا یابی اون ملاعین کی کرتا تہا گوش حق
نیوش مین پہونچایا وہ حضرت مطمئن ہو گئے اور کمال خوشی اور خرمی سے پہونچنی لگے
کہ ای جبرئیل اس مژدہ جانفزا کا وقوع کسوقت عمل مین آیا حالانکہ وہ ملاعین سب ابہی یعنی تہوڑے
دیر ہوئی کہ میری پاس سے تہے حضرت جبرئیل نی جواب مین فرمایا کہ ہان سب ابہی وقوع اسکا ہوا بہلا
اس حزن و خوف کو بسکا رجع طرف ذات خدا کی تہا خوف بیدینی اور بی یقینی ابوبکر سی اور اونکی
مودبی چلانیسے باوجود دیکہنے آیات خدا کی کیا واسطہ اور کون مناسبت ہی جو آپ قیاس ما وہما
علی الآخرین قولہ موافق اصول اور عقائد شیعہ کی حضرت صدیق کی نسبت خوف و حزن
کا اطلاق ہو سے نہین سکتا اقول خوف کون پہنچتا ہی موافق اصول اور عقائد شیعہ کی تو ابوبکر
پر سوائی کفر و نفاق کی کسے چیز کا اطلاق ہو ہی نہین سکتا ہے قولہ اسلئی کہ اگر وہ اقرار کرین
کہ ابوبکر صدیق حقیقت مین خائف تہی اقول جس امر کو ہمنے آپکی کتابون سے ثابت کر دیا وہ
اظہار خوف بیقراری اور سبکر نیوزاری ہی کہ غصے بافشار انفاد رسول ہی باستقدیم امر

Presented by Ziaraat.Com

نہ خوف حقیقت مین تہا یا از راہ مکر و فریب تہا یہ خدا کو معلوم ہی احتمال دونو ہو سکتی ہین اور دونون
کی انتہا بیخی پر ہے قولہ ہم پوچہتی ہین کہ اونکو اپنے جان کا اندیشہ اقول اگر خوف واقعی
تہا تو بی شبہہ اپنا ہی اندیشہ تہا خواہ اندیشہ جان ہو خواہ ابن ربیعہ کی کہنہ نعال کا ڈر ہو قولہ
یا پیغمبر صاحب کی ایذا و مصیبت کا خوف اقول ابو بکر تو بقول مسلم و بخاری اسکے مدعی تہی
کہ شیعہ ابو بکر اور مسلم اور بخاری تینون کو صادق نہین جانتی اور کہتی ہین کہ اگر ایک ذرا بہی خیال
ابو بکر کو پیغمبر کا ہوتا تو کبہی پیغمبر کو تنہا زغۂ کفار مین چہوڑ کر نہ بہاگتی قولہ تو یہ قول باطل ہوا جاتا ہی کہ وہ دشمنون
سی ملی ہوئی تہے اقول اگر خوف فقط بخدع و فریب تہا تو اس قول کی صحت مین کیا شبہ
ہی کہ پیشتر ہی سی ملی ہوئی تہی اور اگر خوف واقعی تہا تو لابد کہ جان بچنے کی طمع سی تہا اور یہ خیال بہی تہا کہ
اسیوقت ملجائے تا مال دنیا ہاتہہ لگی بالجملہ افشاء راز سو خدا کو ذریعہ کفار سی ملجانیکا قرار دیا قولہ تو پہر اونسے
اونکو کیا ڈر ہوتا اقول خوف حد سے کا ہونا تو ظاہر ہی لیکن خوف واقعی پس قبل ملجانیکی اوسکے
بہی پانی جانیمین کوئی شک نہین ہو سکتا اور افشاء راز رسول اللہ صلعم اوسی خوف کی شانے
کی تدبیر تہی قولہ دو باتین ثابت ہوتی ہین ایک یہ کہ کفار بسبب ایمان اور رفاقت اقول
آری یہ بات نہیک ہی مگر نہ ایمان حقیقی تہا نہ رفاقت لذتہی بلکہ ایمان نفاقی تہا اور رفاقت
بطمع دنیا تہے کما ثبت من قولہ تعالی تریدون عرض الدنیا قولہ جن لوگونسے انکو خوف تہا انہی قولہ
اونہین پر اپنا راز ظاہر کرتے اقول آری جن لوگونسی خوف تہا اونہین سی ملجانیکے لئی راز رسول اللہ ظاہر
کرتی تہی تا کہ جان بہی بچ جاوے کہ جسکی ڈر سے رہتی تہی اور اس حسن خدمت کے صلہ مین کہ ہمنی رسول خدا کا
پتہ بتایا تہا کچہ ہاتہہ بہی لگ جاوی آپکی نزدیک خوف ابو بکر کا ساتہہ افشاء راز رسول اللہ کی جمع ہونگی یا کہ اجتماع نقیضین
ہی یہ کیسی اولٹی سمجہہ ہے کہ علت و معلول کو نقیضین سمجہتے ہین بیان تو خوف ہی علت افشاء راز
ہے اسلی کہ اگر خوف کفار نہوتا تو کفار سے ملجانیکا ارادہ نکرتی اور اگر ملجانے کا ارادہ کرتی

تو افشاء راز بے نکرتی قولہ اپنی آپکو معرض ہلاکت مین ڈالتی اقول معرض ہلاکت سی نکلنی
ہی کی لئی تو افشاء راز رسول اللہ کیا پہر معرض ہلاکت مین پڑنا کیسا آدمی اگر کفار سے قصد
مجانی کا نکرتی تو ابوبکر اپنے بیدینی اور بی یقینی سی اپنے تئین البتہ معرض ہلاکت مین سمجھتے
تہی کو حقیقت مین نظر بحفظ اللہ و لرسولہ جائی امن و امان مین ہون بہر کیف جو حرکات ابوبکر سی
صادر ہوئی آپکے کتابون سے ثابت کردی گئی باقی رہا یہ کہ یہ افعال کسوجہ سی صادر ہوئی پس جونکہ
ہم ابوبکر کو مرد کہن سال گرگ باران دیدہ سرد و گرم چشیدہ جانتی ہین اونکی کل حرکات کو محمول حسن
تدبیر پر جہان بچانیکے اور دنیا ہاتہہ آنی کی کرتی ہین اس طرح پر کہ انہون نی اپنے طرف
سی تدبیر کامل کی خواہ بمساعدت تقدیر چلی یا نہ چلی اب آپکو کوئی چارہ نہین ہی جز اسکے کہ
یا مثل شیعونکی ان حرکات ثابتہ از کتب اہلسنت کو تدبیر حصول دنیا اور تدبیر دفع خود عن
نفسہ الشریفہ پر محمول کیجئے یا حماقت اور بیوقوفی ابوبکر کے قائل ہوجئی کہ جنسے ایسے حرکتین
بیجا اور بیکار اور لغو ہوئین کہ جس سے اپنی پاؤنمین خود کلہاڑی ماری تہی قولہ ذکر کیا جاوے
کہ ابوبکر صدیق کو خوف پیغمبر صاحب پر صدمی پہنچنے کی خیال سی تہا اقول پیغمبر صاحب پر صدمے
پہونچنے کا خیال اگر ہوتا تو کفار ہی کی ہاتہہ سے صدمہ پہونچنی کا خیال ہوتا اور بدیہیات سی
ہی یہ امر کہ پیغمبر کا خیال نہین ہوسکتا ہی مگر بعد از ایمان بخدا و رسول و بعد تصدیق بقول
خدا و رسول اور ابوبکر کا ایمان اگر درست ہوتا اور تصدیق بقول خدا و رسول
حفظ و حراست خدا مین کی ہوتی اور آیات خداوندی پر وثوق حاصل ہوا ہوتا تو ہرگز صدمہ پہنچنے
کا خیال خواب مین بہی نہوتا جیسا کہ جناب رسول خدا کو سنوا اور بقول تمہاری ان اللہ معنا کہہ کر
ابوبکر کو تسلی دیتی تہی پس یہ بی ایمانی کہ جسکا ثبوت خوف قبیح کرنیسے ہی اقل دلیل ہے
اسکی کہ پیغمبر صاحب کا ہرگز خیال نہ تہا بلکہ اپنا ہی خیال تہا قولہ تو یہ خوف ہزار اطمینان سے بہتر ہے

اقول خوف صدمہ پہنچنی کا مطلقاً بعد دیکھنے آیات حفظ و حراست کی مستلزم ہین کفر و بیدینی
و بی یقینی پر ہی پس ایسے خوف کفر و بیدینی کا ایک اطمینان سی بہی بہتر ہونا کوئی صاحب
ایمان مسلم نہین کر سکتا ہی قولہ ہزار ایمان سی بہتر ہی اقول ایک ایمان بحق سی عالم امکان مین
سکے پیغمبر کا بہتر ہونا محض باطل ہی و ماذا بعد الحق الا الضلال قولہ اسی خوف سی حضرت صدیق
اکبر کی صدیقیت کا اعتقاد کرتے ہین اقول سچ ہی جب تصدیق بقول خدا و رسول انکی اور تصدیق آیات
خدا انکی تو اسی لقب کی سزاوار ہین ؎ برعکس نہند نام زنگی کافور قولہ اگرچہ ابوبکر کو پیغمبر صاحب
کی زبان اور صلاحیت پر یقین کامل تہا اقول دروغگو را حافظہ نباشد ابہی خود فرما چکی ہین کہ پیغمبر صاحب
صدمہ پہونچنی کا خیال تہا جب ہر طرح کی سلامتی کا یقین تہا تو صدمہ پہنچنی کا خیال کیا معنے یہ
خیال خیال محال اور اجتماع النقیضین ہی اور صدر بحث صفحہ ۱۳ مین بہی آپ خود لکہہ چکی ہین کہ جب
کفار در غار پر آپہنچے اور درمیان پیغمبر کے اور انکی کچہ فاصلہ نرہا اوسوقت یار غار بہی گبرا گیا اور
خیال کرنے کہ ایسا نہو کہ کفار غار مین چہپے ہونی سی آگاہ ہو جاوین اور مبادا پیغمبر صاحب پر کچہ
صدمہ پہنچاوین وہ غم کرنیکا سا انتہے اور پہر بعد تین سطر کی فرماوینگے کہ جب اونہون نے کفار کو در غار
پر دیکہا تو خیال ایذا پیغمبر کی الخ ان عبارتون سی بدلالت مطابقی صریحی واضح ہو گیا کہ ابوبکر کو کفار
ہی سے صدمہ پہنچنی کا گمان ہوا پس صاحبان انصاف غور فرماوین کہ آیا یہ گمان باطل ساتہہ
یقین کامل سلامتی کی جمع ہو سکتا ہی پس اس مقام پر مکر و فریب اور خلط و خبط اور تہافت اور
تناقض کلام مخاطب قابل تماشای صاحبان انصاف ہی قولہ مگر جب اونہون نے دیکہا کہ شاہ
ہر دو سرا الی قولہ دلکو پارہ پارہ کرتی تہی اقول اسمین کچہ شک نہین کہ پیش خدا اونکا رتبہ مقام
عرش اور کرسی سی بہی اعلی تر تہا مگر جب مصلحت خدا نظر باستحقاق عباد مقتضی اسی کو تہی کہ
انبیاء اولی العزم کی لئی دنیا مین تخت طاؤس اور بارگاہ کیکاؤس اور مسند دارائی اور ایوان کسرائی

نہ قرار دیا جاوی بلکہ بوریا فرش خواب اور بالش توبرہ تراب نخل اور تاقم اور سنجاب ہو جیسا کہ
زہد موسیٰ اور عیسیٰ اور نوح مین منقول ہی پس ہاریب کہ نظر بہ رضائی خدا یہ لوگ انہین حالات
خوش و خرم تھی سے چین سی ایذا تھی راحت رنج سے اور جب خود جناب باری نی غار
کو محل امن و امان قرار دیا ہو اور مصلحت خدا اسوقت مین ماہ نبوت کی استتار مین ہو ورنہ قادر تھا اسپر
کہ ظلمت کفر کو مشیت الجائی دفعتہً کھو دیتا لیکن جب خدا نی ایسا نکیا اور اوسی غار تنگ و تار کو
اپنے برگزیدہ کی لئی مصلحت وقت پسند کیا اور پیغمبر نی بھی اپنے صدق یقین سی اوسیکو
پسند کر کی برضای تمام و اطمینان تام وہان قیام پذیر ہوئی پس ابوبکر کون مہربان تر خدا سے تھا
جو ان حالات کو قبیح تصور کری اور اوسپر اسقدر روئی اور چلاوی کہ جس سی افشاء راز خدا لازم آوے
طرفہ یہ ہی کہ اگر اسے حالات زہد سمات پر رونا اور پیٹنا تھا تو خیال اسکا اسی پر موقوف تھا کہ جب
کفار کو در غار پر دیکھے تب رونی لگی اور قبل اسکی اور بعد اسکی کبھی ایسی رقت طاری نہو تو اس سے
صاف ظاہر ہی کہ ابوبکر کی دلکو یا اور کسی چیز کو پارہ پارہ کرنے والا نہ تھا مگر خوف کفار
اور ہمنے بیان کیا کہ یہ خوف ساتھ یقین حفظ و حراست خدا کی جمع نہین ہو سکتا ہی اب فرمائیی
کہ بیدینی اور بی یقینی ابوبکر مین کیا شک رہا اور اول دلیل اوپر اسکی کہ ابوبکر کا رنج و ملال بخوف
ایذا کفار تھا نہ اس راہ سی کہ مقام آنحضرت کا غار تیرہ و تار تھا کلمہ ان اللہ معنا ہی کہ آپ خود فرما چکی
ہین کہ غرض اس کلمہ سے حفاظت اور نصرت خدا کی ہی اور ظاہر ہے کہ اسکو تعلق رفع ایذا
کفار سے ہی نہ رفع تنگی و تیرگی غار سی یعنے ان اللہ معنا سی غرض یہ ہی کہ خدا شر کفار سی
حافظ ہوگا اور یہ غرض نہین ہی کہ وہ غار تیرہ و تار قصر قیصر یا قصر یاقوت و گہر بن جائیگا اور وسیع
تر اندر بصر و منتہای نظر اور روشن تر از شمس و قمر ہو جائیگا اور فرش سندس و استبرق اوسمین
بچھہ جائیگا اور ماہ نبوت اوسی غار مین درخشان ہو جائیگا اور تکلیفات بالکلیہ مبدل براحت

ہو جائیگی بہرکیف جب آپکی تین تین جگہ اقرار کرنیسے خوف از کفار ثابت ہو گیا پس اسی خوف
کو بعد دیکھنی آیات خدا کی ہم متنے بیدینی اور بی ایمانی پر کرتے ہین قولہ چنانچہ ابوبکر صدیق پہلی
غار مین ای قولہ اسپر شاہد ہی اقول سابق مین تفصیل تمام بیان ہو چکا کہ یہ شاہد کاذب ہی اور
ابوبکر کی مصدقین کی بنائی بات ہے قولہ جو کچھ صدمہ اونکی دلپر ہوا ہوگا اوسکو وہی جانتی ہونگی
اقول جو صدمہ کہ اونکو از راہ بیدینی اور بی یقینی ہوا یا اوسکو وہی جانتی ہونگی یا کچھ آپ بھی جانتے
ہونگی جو بیدینون اور بی یقینیون کے ہوا خواہ ہین قولہ یا وہ عاشق جانی جسکا معشوق اقول وہ
عاشق کامل فلح خوشخصال اور معشوق اونکی سراپا غنج و دلال جانتی ہونگی ہم سابق مین لکھ چکی ہین کہ
ہر عشق جنون اور ہر عاشق دیوانہ ہی اور ہر معشوق بقول ابن جوزی ما یصح بالجماع ہی پس اطلاق عشق
کہ خلاف عرف قرآن و حدیث ہے ایسی مقامات پر بدعات فرق ضالہ صوفیہ سے ہی حضرت مخاطب کے پیر مین قولہ
ای بہائیو اول پیغمبر خدا کی ذرا محبت پیدا کرو اقول ای شیعہ کی بہائیو اول ذرا خدا سی محبت پیدا کرو اور جانو کہ مرنا
خدا راہ خدا مین ہر تکلیف و ایذا کو عین راحت سمجھتی ہین اور مثل ابوبکر اوسپر روتی پیٹتے چلاتی نہین
ہین اور پھر کچھ محبت پیغمبر سی پیدا کرو تا اونکی اور اونکی اولاد اور اجداد کی موذیون سے تبرا کرو شیعونکی
دل اون حضرت کی دشمنونکی ظلم و بیداد سے جلی بھنی ہوئی ہین اور جانتی ہین کہ ؎ بدکردن
شمر ہم ز بدکردن اوست ٭ خون شہدا تمام بر گردن اوست ٭ شیعون کی دردِ دل اور سوز و گداز
کی تمکو کیا خبر ہے اونکا محرم تمہاری عید ہی اونکا ماہ غم تمہاری خوشی کی کلید ہی ؎ تو
نازنین جہانے و ناز پرورده ٭ ترا ز رازِ نہان و نیازِ ما چہ خبر
چو دل بہر نگارے نہ بستہ ای مہ ٭ ترا ز حالتِ سوز و گدازِ ما چہ خبر
قولہ ای شیعیان پاک ذرا مہربانی کرکی اقول ای سنیان بیباک از نجاست شرکان
ناپاک ذرا مہربانی فرما کی اپنے گرو جی صاحب کی سوشگافیون پر غور کرو کہ ابوبکر کی حزن و غم اور بیقراری

کی تاویل مین کیا کچھ باتین بنائین اور مدار حزن اس جگہ اسپر ٹھہرایا کہ جسکا مقام اونکی نزدیک اس
دار فانی ہی مین عرش و کرسے تہا وہ غار تنگ و تار مین تہا اور ماہ نبوت چند ساعت ابر ستار مین تہا
کہ جس سے ابوبکر کی نگاہون مین دنیا تیرہ و تار ہو گئی تہے اسی سبب سی روتی پیٹتے چلاتی تہے
لیکن حیف ہی کہ روز سقیفہ بندی باوجود ایسے غروب ہونی ماہ نبوت کی کہ پہر تا قیامت طلوع نہوگا
کچھ نہ روی اور نہ چلائی بلکہ جو لوگ فرط غم سے منکر موت ہوئی اونکو سمجھا بجھا کر اپنے ساتھ لیا اور نعش
مطہر کو بی غسل و کفن چھوڑ کر فکر خلافت مین دوڑی اور شریک تجہیز و تکفین نہوئی کما فی الملل والنحل
الغرض مخاطب نی سبب حزن مین بیان نیاز کو سلا نکالا اور جو سبب اصلی حزن تہا یعنی خوف
کفار بصد اضطراب کبہی اوسکا اقرار کیا اور کبہی انکار تا بیدینی و بی یقینی ابوبکر پایہ ثبوت کو نہ
پہونچی مگر الحمد للہ کہ ساری تقریر کرو فریب اونکی خاک مین مل گئی اور ہمنے ہر طرح بیدینی اور
بی یقینی اونکی سنیون کی معتبر کتابون سے ثابت ہی کردی اب اہل نصفت سی امید ہی کہ ذرا متوجہ
ہو کر رنگ برنگ کی سحر بیانیون اور چرب زبانیون کو اہلسنت کی سنین اور چاہین اور تحسین اور
آفرین کرین اور چاہین ہزار ہزار نفرین چنانچہ اس مقام پر گاہی دعوای یقین کامل ابوبکر حفظ
حراست جان اور سلامتی خیر الانس والجان کا ہی کہ وہ مستلزم عدم خوف ابوبکر ہی اور گاہے
اونکا خائف ہونا صدمہ رسانی کفار سی بیان ہوتا ہی اور کبہی مقتضای بشریت کہا جاتا ہی اور
گاہی علت گریہ و زاری یہی خوف ٹھہرایا جاتا ہی اور کبہی علت اوسکی ماہ نبوت کا غار تیرہ و
تار مین پوشیدہ ہونا اور کبہی سانپ کا کاٹنا اور کوئی اسکا کچھ خیال نکری کہ ایک دعوے کو
چھوڑ کر دوسرا دعوی کیون کرتی ہین اور ایک امر کا اقرار کر کی اوسکی منکر کیون ہو جاتی ہین
اسلئے کہ یہ امر اسے خاص بحث کی ہی مخصوص نہین ہی بلکہ ہر کلیہ اور ہر جزئیہ مین اس شان
کا ظہور اور اس اختلاف بیان کا وفور ہی اسے کیا ہی جب مباحث خلافت اور امامت

کا تماشا دیکھنا کہ یہ حضرات کیا کیا رنگ بوقلمونی بدلتی ہین اور کیسی نئی نئی گل بوٹون
زینت دیتی ہین ؎ شاہد دلربائی من بیکند از برای من ۔ نقش و نگار رو
تبازہ نو بنو کبھی خلافت ابوبکر کو بحکم رسول اللہ کہتی ہین اور حضرت عمر کو اس قول
استخلف فما استخلف من ہو خیر منی یعنے رسول اللہ کا فی صحیح المسلم کا ذب جانتی
ن امامت صلوۃ خلافت کو مخصوص بابوبکر کرتی ہین اور اس امامت صلوۃ کو
صلوا خلف کل بر و فاجر کبھی بحکم رسول اللہ اور کبھی بحکم عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
حاح مین حدیث انکن کصواحبات یوسف کی بھی تصحیح کرتی ہین اور جب ان
ن نکلتا ہی تو ناچاری تمسک باجماع امت ہوتی ہین اور جب اجماع کا بھی ثبوت
م تصحیح روایات مسلم وغیرہ والی بستہ اشہر نہین ہوتا ہی تو فقط بیعت عمر اور ابوعبیدہ
وت خلافت کی کافی اور وافی جانتی ہین کما صرح بہ التفتازانی فی شرح المقاصد
ہی حضرت خلیفہ خلیفہ ساز بلا حجت و دلیل بیعت بھی کرین اور خود ہی اوسکو
ن اور اوسکی فاعل پر حکم قتل بھی جاری کرین یہ ایک نمونہ ہی بسم اللہ خلافت کا
ی بڑے کھیل اور بڑی بڑی تماشے ہین کہ خلیفہ صاحبونکی خلافت مانع شرب الخمر ہے
ن ہی شرح وقایہ مین ہی کہ خلیفہ صاحب پر حد شرب خمر جاری کیجاویگی اسلئے
ین اسلام ہی اب اسلام کو سلام کہ جسکی خلیفہ صاحب شارب الخمر ہون قولہ
امیہ فی دیکھا کہ حزن و خوف کی اثبات سی اقول استغفر اللہ کیسی محبت بلکہ
وجود یکنے آیات خدا کی محض بیدینی اور بی یقینی پر دلیل ہی کما فصلنا قولہ
چھوڑکر اقول بالکل دروغ بیفروغ ہی آجتک کوئی امامیہ منکر خوف ابوبکر نہین
ابو نے ثابت کیا کہ جزع و فزع مظہر خوف ہوئی پھر شیعونکا کلام یہ ہے

کہ اگر یہ خوف کہ جسکی مظہر ہوئی خوف و فریب تہا تو دلیل اسکی ہی کہ پیشتر ہی سی کفار سی ملی ہوئے
تہی پس یہ خوف تصنعی بہی اونکی ثبوت بیدینی کی لئی کافی ہی اور اگر خوف حقیقی تہا تب
بہی بسبب عدم تصدیق قول خدا و رسول کی اور عدم ایمان آیات خدا ثبوت بیدینی اور بی یقینی
کی لئی کافی ہے **قولہ** بلکہ واسطے فاش کرنی راز کی جزع و فزع کرتی تہی **اقول** جزع و فزع
کرنا تو ہر طرح سے واسطی فاش کرنی راز ہی کی تہا خواہ خوف حقیقی ہو خواہ تصنعی ہو تصنعی مین
پیشتر سے ملی ہوئی تہی خوف حقیقی مین اب بذریعۂ افشاء راز ملنا چاہتے تہی الغرض خود خوف
کرنا ایک جرم و بیدینی ہی اور جزع و فزع کرنا واسطی افشاء راز کی جرم دیگر پس اثبات ایک
جرم بیدینی سے انکار جرم بیدینی دیگر لازم نہین آتا ہی **قولہ** جیسا کہ رسالہ حسینیہ مین ہے
اقول صاحب رسالہ حسینیہ منکر خوف ابوبکر نہین ہین بلکہ اونکا اولاً مظہر خوف ہونا اور اس خوف
کا منصبت اور بیدینی ہونا ثابت کیا ہی اور ثانیاً غدر اور خیانت اونکی بنوغا و فریاد واسطی افشاء
راز خدا و رسول کی بیان کیا ہے کہ یہ دوسری بیدینی ہی پس اس مقام پر یک نشد دو شد
کہنا چاہئے نہ یہ کہ ایک دعوی چہوڑنا اور دوسرا اختیار کرنا ہی **قولہ** ملا خضر شہدی نی لکہا ہے
اقول ہان ہمکو ہم نہین جانتی مگر اسبات کو مانتی ہین مصدق اسکا سانپ کا کاٹنا ہو سکتا ہی
ورنہ کیا وجہ ہی کہ جسوقت مین حیوانات کیا نباتات تک تابع فرمان تہی چنانچہ روضۃ الصفا
مین درخت ببول کا در غار پر اگر سدراہ کفار ہونا اور کبوتر و مکڑی کا انڈی دینا اور مکڑی کا جالا تنا کہا ہی
پس ایسے وقت مین سانپ نی کیون نافرمانی کی اور کیون ایذا پہنچائی یہی دلیل اوپر فساد
نیت ابوبکر کی ہی پس یا افشائے راز منظور نظر خلیفہ صاحب کی تہا یا بہاگ جانا کیونکہ بہاگنی
مین تو بڑے استاد تہی یا وہ فشاق تہی جسے لڑائیونکی مجمع عام مین فرار کو قرار پر مقدم جانتے
تہی تو غار مین کب عار سمجہتی پس ملا شہدی نی تسامح کیا کہ قطعہ بریدۂ اظہار امرہ لکہا اور اوپر

الفرار من الفرار نہ لکھا قولہ اسکی جواب مین ہماری زبان سے کوئی بات نہین نکلتی اقول
کہانتک زبان سی بات نکلی گی بقدر مقدور آپنے مثل ابو بکر کی باب غار مین بہت غل مچایا
اور گویا جبل ثور کو اپنی سر پر اوٹھایا لیکن آخرکار خطاب سراپا عتاب قال اخسئوا فیہا ولا تکلمون
جانب پروردگار سے پہنچا پھر اب کیونکر منہ سی بات نکل سکی اور حکم مالک سی کیا زور چل سکی
فالحمد للہ الذی افحم الاعادی فلا یستطیعون قیلا و ما جعل اللہ
للکافرین علی المومنین سبیلا شیعیان علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی کل
باتین حکیمانہ علی النہج القویم اور ملہم من اللہ العزیز الحکیم ہین ومن یؤتی الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا
کاش پہلے ہی سی یہ بھی ہوتی کہ شیعونکی سخنان لاجواب کا جواب ہمسی ہو سکی گا تو بقدر
زق اور بق بق کیون سے اور کیون سے اپنے سر پر ایک جہان کی خاک اوڑائی اور ناحق اپنے
تلمشہ کا نفاق پوشیدہ سب پر عیان کرایا ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد ساعد سیمین خود را
رنجہ کرد قولہ اگر از شرق تا غرب اقول فی الحقیقۃ اگر سنیان شرق و غرب جمع ہون تو شیعون
نی جو عقدی خلافت ثلثہ مین ڈالی ہین وہ حل نہونگی یہ شیعون ہی کا کام ہی کہ سنیونکی گرہین
کھولکر چولین ڈھیلے کر دیتی ہین چنانچہ آپکی مولانا شاہ جی کی مکر و فریب کی قلعی ہمنی انکی نقل عبارت
اور مولانا شوستری کی نقل عبارت سی کھولدی کہ جو شخص دونو عبارتونکو ملا دیگا اوسپر صاف کھل جاویگا
کہ آپکی مولا جی پہلی نمبر کی اور خود آپ دوسری نمبر کی جعل ساز ہین اسلئے کہ اونہون نی یہ فریب
کیا کہ نقل عبارت مولانا ای شوستری نہین کی اور آپنے یہ فریب کیا کہ نقل عبارت اپنی مولا جی
کی نکی تاکہ ایسا نہو کہ کوئی دونو عبارتونکو ملا کی کذب شاہ جی کو سمجھ لی مگر الحمد للہ کہ ہمنی بخوبی سمجھا دیا پھر
اگر اسپر بھی کوئی نسمجھے تو اوسکی سمجھ پر پتھر پڑین پس اگر غزارت نام انہین دغا بازیونکا ہی تو پھر کو
غزارت علم علمائی اہلسنت کی قایل ہونہین کیا عذر ہو سکتا ہے قولہ فی الحاشیہ شیخ صدوق

Presented by Ziaraat.Com

کی بناوٹ ہی یا ملا مجلسے کی تہمت ہی اسلئے کہ کسی اہلسنت نی ابتک دعوی نہین کیا **اقول** نہ
کسیکی بناوٹ ہی نہ تہمت ہی بلکہ تہمت اوسیکی ہی جو بیدلیل مدعی تہمت ہی اور دعوی کرنا کسے
اہلسنت کا شہادت علی النفی ہی جو کسیطرح قابل قبول نہین خصوصاً غیر مدلل سی ہان اگر صدوق
اسکا دعوی کرتی کہ یہ امر مجمع علیہ اہلسنت ہی یا کتب اہلسنت مین مرقوم ہی تو آپ بظاہر کہہ سکتی
کہ کسی کتاب مین موجود نہین ہی یہان تو بیان ایک مناظرۂ خاص کا ہی بہ نسبت ایک ناصبی
خاص کی کہ جسنے بعض شیعہ سی یہ گفتگوئی باطل کی تہے اور ضرور نہین ہی کہ کل اہلسنت کی
نزدیک بہی قابل اعتبار ہو اور کل فرقہ ویسے ہی حماقت مین گرفتار ہو اور مندرج فی الکتب اور
متداول فی الخطب بہی کرین ہان اگر اوس ناصبئے مناظر کی کوئی کتاب خاص اس قسم کے
مناظرات کی آپکی ہاتہہ لگی ہوتی اور اوسمین یہ تقریر نہوتی تب بہی فی الجملہ آپکی سخن گو گنجایش ہوسکتی
ہرچند ہم کہہ سکتے تہی کہ جائز ہے کہ اس مناظرۂ خاص کو اوسنے نہ لکہا ہو اور کیونکر لکہتا حالانکہ
امام علیہ السلام کی طرف سی جواب دندان شکن پاچکا تہا پس بظاہر وہ ناصبے اس زمانہ کی لوگون
سے باحیا تر تہا کہ باوجود جوابہای دندان شکن پانیکے پہر اونہین لتہ ہای کہنہ کو دہو دہو کر اپنی
آگی رسکتے ہین **قولہ** اگر یہ کہا جاوی کہ مراد نواصب سی خارجی دشمن اہلسنت ہین **اقول** خارجی
ناصبے اہلسنت خواہ آپسمین دشمن ہین یا دوست ہم تینونکو مثل ثلاثہ کی ناصب عداوت اہلبیت
طاہرین جانتے ہین کلام اسمین سے ہے کہ جب خود آپ صدر روایت مین ناقل ہین کہ مبتلا شدم
بمباحثۂ بدترین نواصب اور یہ نہین ہی کہ بدترین خوارج تو کیا ضرورت داعی اسکی ہی کہ نواصب سے
خوارج مراد لئی جاوین اور اہلسنت مراد لئے جاوین باوجودیکہ متن حدیث مین تصریح اسکی ہی کہ وہ ناصبی اہلسنت کے
بحدیث موضوع الخلافۃ ثلثون سنۃ بعدی کا قایل تہا اور ظاہر ہی کہ خوارج اس حدیث کی کب
قایل ہین پس نواصب سی خوارج مراد لینا کمال دانشمندئی مخاطب خوش فہم ہی آپ ہم

مخاطب سی پوچھتی ہین کہ اگر اپنے تئین نواصب سی نہین جانتی ہین تو اونکا یہ کہنا کہ اہلسنت
نی اب تک یہ دعوی نہین کیا کہ پیغمبر صاحب ابوبکر کو اونکی باری جانیکے خیال سی غار مین لیگئی
اونکو کیا مفید ہی اسلئے کہ مناظرہ مذکورہ تو ساتھہ بدترین نواصب کی تہا نہ ساتھہ برترین اہلسنت
کی اور اگر مخاطب اپنی تئین نواصب سی جانتی ہین والامر فی الواقع کذلک اور اسیوجہ سی
تحاشی نواصب یعنی اہلسنت کی اس قول سی کرتے ہین تو یہ بہی مخاطب کی لئی کچہ مفید
نہین ہی اسلئے کہ کل نواصب اہل سنت کا قائل باین قول باطل ہونیکا کسی نی دعوی نہین
کیا ہی بلکہ ذکر ایک ناصبے خاص کی قایل ہونیکا ہی جو بدترین نواصب سی تہا پس آپکے
شہادت اس بات پر کہ وہ ناصبی خاص بہی اسکا قایل نہ تہا یہ شہادت علی النفی ہی جو کسی
طرح قابل قبول نہین ہوسکتی کما فصلنا سابقا **قولہ** فہا تو وہ بہی بعید از قیاس ہے **اقول** جب
ناصبی سی خارجی مراد لیا ہی تو یہ بیوجہ ہی اور خلاف صدر اور متن حدیث ہی پس آپکا بعید از قیاس
کہنا بنائی فاسد علی الفاسد ہی علاوہ اسکی جواب تنزلی یہ ہی کہ بعید از قیاس کہنا بعید از قیاس ہے قیاس خارج
کا نواصب پر بمقتضای الکفر ملۃ واحدۃ اسطرح کر سکتے ہین کہ کیون نہین جائز ہی کہ وہ خارجے
مثل ناصبیون کی حدیث الخلافۃ ثلثون سنۃ کا قائل ہو اور جسطرح نواصب حدیث متواتر
اثنا عشر خلیفۃ بعدی بعدد نقبائی بنی اسرائیل کی تاویل بتعمیم خلافت از راشدہ و غیر راشدہ کرتی ہین
اوسے طرح وہ خارجی سے حدیث ثلثون سنۃ کو تاویل کرتا ہو اور جب نواصب کو بلکہ
اونکی خلیفہ زادے عبداللہ عمر کو امثال یزید سی بیعت کرنے مین اور اوسکو خلیفہ بنانیمین
کو غیر راشد کہین کچہ باک نہو تو اوس خارجے کو خلافت جناب امیر علیہ السلام مین کیا تامل
ہوسکتا ہی گو معاذ اللہ اپنے زعم باطل مین غیر راشد ہی کے پس بنا بر اسکی تقریر جواب امام
علیہ السلام باحسن وجہ تمام ہی اور اگر کوئی ناصبے مثل مخاطب کی اوس خارجی کیطرف سی کہی

کہ غیر راشدہ کا ہمراہ لینا کچھ ضرور نہ تھا تو ہم اولاً کہین گے کہ وہ خارجی سوائی ابوبکر کی سب کو
تو غیر راشد نہین سمجھتا پس جسکو وہ مثل ابوبکر کے راشد سمجھتا ہی اوسکو کیون نہ حضرت نی ہمراہ لیا
بنا بر اسکے پہر بہی جواب امام علیہ السلام کا تمام رہا اور ثانیاً ہم کہتے ہین کہ غیر راشدین کیا عیب
ہے کہ ساتھ نہ لیا جاوے اسلئی کہ خلیفۂ رسول اللہ کو بنا بر اصول مذہب اہلسنت کے
فسق و فجور کرنا خود جائز ہے اور فسق و فجور باعث عزل خلیفہ صاحب نہین ہو سکتا ہی چنانچہ
صاحب شرح وقایہ فقہ حنفی مین تصریح فرماتے ہین کہ امام صاحب پر حد شرب خمر جاری
نکرنا چاہیے کہ موجب ہتک اسلام ہی اگر آپ کو اعتبار نہو تو شرح وقایہ کتاب کمیاب نہین
ہی بلکہ دست فرسود اطفال دبستان ہی کسی لڑکی کی ہاتھ سی لیکر دیکھ لیجیئی ہمکو بڑا تعجب ہی کہ
شراب خواری اور زناکاری امام صاحب کی تو موجب ہتک اسلام نہوا اور حد جاری کرنی
موجب ہتک ہو جاوی بہر کیف جب خلافت اور امامت کی سا ایسے مدارج عالیہ ٹہیری
کہ حد شرع اونسے ساقط کی گئی تو غیر راشد کی ساتھ لینی مین کیا نقص تہا کیون نہین جائز ہی کہ خلفاء
کی لئی مثل اصحاب بدر کے ایک حکم خاص اعملوا ما شئتم کا کیا گیا ہو یعنی زنا اور لواطہ ساتھ
نہین اور نبات کی اور شراب خواری اور قمار بازی اور دست درازی اور اخوات اور امہات کی جو
فعل قبیح اور شنیع چاہو کرو سب تمکو معاف ہی **قولہ** فیا صاحب تقلیب الکا بدکی اولاد اور احفاد سے
اقول الحمد للہ کہ صاحب تقلیب نی بقبل عبارت قاضی علیہ الرحمہ آپ کی بڑی گرو سے
کی بناوٹ ثابت کر کی اونکی موہنہ مین تہوک دیا اونکی اولاد احفاد ابقاہم اللہ نی آپکی چوسنے
گرو جی کے پیٹہ پر تہوک دیا کہ اونکی کتاب کی دہجیان اوڑا دین اب بغیر از جواب مقتضا اسکا کہ
اونکا ذکر زبان پر لاتا بعید از حیای عثمانی ہی بہر کیف بناوٹ شیخ صدوق اور مجلسے علیہما الرحمہ
کی تمسے ثابت نہوئی اور تمہارا دعوی بیدلیل اور پوچ اور لچر ہو گیا اور تمنے بناوٹ تمہارے

اور تمہاری خاتم المحدثین بالتخفیف کی بخوبی نقل عبارت ثابت کردی پس امثال مجلسی و
شوستری کذب وافتری سے بری اور تم اور تمہارا غوی دہلوی انتے کی کذاب و مفتری ٹھہرگئی
قال الخاطب تقمقام ہداہ اللہ سبل السلام نوان اعتراض نوین
فضیلت پر اوپر ہمنے بیان کیا ہی کہ جب ابوبکر صدیق محزون اور غمگین ہوئے اور اونکو
اسی قدر اضطرار ہوا تب اللہ جل شانہ نی اپنی تسلی اونپر نازل کی جسکا بیان خدانی ان لفظونسے
فرمایا ہی کہ فانزل سکینتہ علیہ اسپر حضرات امامیہ چند طرح سے اعتراض کرتی ہین اول یہ کہ
علیہ کی ضمیر راجع طرف پیغمبر خدا کی ہی نہ ابوبکر صدیق کی اسلئے اسکی یہ معنی ہین کہ نازل کی
تسلی اپنی خدانی اوپر پیغمبر کی جواب اوسکا یہ ہی کہ حزن وخوف تو ابوبکر صدیق کو تہا پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کو پس اگر علیہ کی ضمیر راجع طرف پیغمبر خدا کی ہو تو آیت کی یہ معنی ہونگی کہ
جب ابوبکر صدیق کو خوف اور اضطراب ہوا تو پیغمبر نی اونسے کہا کہ کچہ غم نکرو اللہ ہماری
ساتہہ ہی پس خدانی اپنی تسلی پیغمبر پر نازل کی اس عبارت بیجوڑ اور بی ربط کو دیکہکر کون
شخص ہی جو نہ بکیگا اور کسکو اسپر تعجب نہوگا کہ خوف اور اضطراب تو ابوبکر کو ہوا اور پیغمبر خدا
اونکی تشفی کرین اور خدا کی تسلی پیغمبر صاحب پر نازل ہو اگر حضرات امامیہ یہ فرماوین کہ
پیغمبر خدا کو بہی خوف تہا اسلئے خدانی اوپر تسلی نازل کی اوسکے جواب مین ہم کہین گی کہ
حضرات امامیہ جب ابوبکر صدیق پر خوف کی سبب سی طعنہ زنی اور نامردی کا کرتی ہین تو پہر آپ
اوسے خوف کو کس منہ سے حضرت صلعم کیطرف منسوب کرتی ہین اور اگر ہم حضرت کا خوف
ہونا تسلیم بہی کرلین اور واسطے ازالہ خوف حضرت کی تسلی کا نزول حضرت پر قبول کرین تو
عبارت آیہ کی لایق اصلاح معلوم ہوتی ہی یعنے بجائی ان لفظون کی جو خدا نے فرمائین
کہ اذ یقول لصاحبہ لاتحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ علیہ کی اسطرح پر الفاظ آیت کی ہونے

چاہیے تھی کہ فانزل اللہ سکینتہ علیہ فقال لصاحبہ لاتحزن کہ پہلی خدا نی اپنے تسلی حضرت پر
نازل کی اور جب حضرت کو اطمینان کامل ہو گیا تب حضرت نی ابوبکر سے کہا کہ کچھ غم نکرو
خدا ہماری ساتھ ہی ورنہ آیت کی لفظون سی تو یہ معنی جو حضرات شیعہ کہتی ہین نہین بنتے اسلئے
کہ پہلے الفاظ سے صاف یہ معنی ظاہر ہوتی ہین کہ پیغمبر خدا نی ابوبکر کو محزون دیکھکر فرمایا کہ لا
تحزن ان اللہ معنا کہ کیون محزون ہوتی ہو خدا ہماری ساتھ ہی پس حضرت کی اس کہنے
سی خدا نی اپنے تسلی ابوبکر پر نازل کی تاکہ اونکا حزن و غم جاتا رہے پس ای یار دوستو چو کہ
آیت کی معنے اس طرح پر بنتے ہین جو ہم کہتے ہین یا اوسطرح پر جو تم کہتے ہو دوسرا اعتراض
کہ اللہ جل شانہ کو ابوبکر صدیق پر تسلی نازل کرنا منظور ہوتا تو ضرور پیغمبر خدا کا ذکر کرکی ابوبکر کا
ذکر کرتا اسلئے کہ خدا نی بغیر شرکت رسول کی کبھی کسی پر تسلی نازل نہین کی چنانچہ قاضی نور اللہ
شوستری نی اس تقریر کو ضمن حکایات مفید شیخ مفید کی نہایت آب و تاب سی لکھا ہے
اور اس تقریر کو عسیر الجواب سمجھ کر یہ فرمایا کہ چون این سخن را گوش ناصبان شنید باعث
حیرت ایشان گردید و در حیلۂ خلاصے ازان جان ایشان بلب رسید اور صاحب تقلیب المکائد
نی اوسکو اپنے کتاب مین بلفظہ نقل کرکی اسپر بڑا ہی ناز کیا ہی چنانچہ ہم اوس عبارت کو بلفظہ
لکھتے ہین اور اہل انصاف سی التماس کرتی ہین کہ ذرا غور کرین کہ قاضی صاحب نی اپنی
صدق طبیعت سی کیسے جھوٹی ہوتی نکالکر اپنی مقلدین کی نذر کی ہین اور وہی بھی اونکو
گوہر گران بہا سمجھ کر وقت التماس جتائی ہوئی ہین کوئے آنکہ کھولکر نہین دیکھتا کہ اونکی سوتے
جھوٹی ہین یا سچے وھو ہذا انچہ کاشف صحت بیان منکور تواند بود آنست کہ مقدمان مشایخ
ما رضوان اللہ علیہم افادہ فرمودہ اند کہ خدای تعالی ہرگز دیہیچ جائے کریمی از اہل ایمان یا
حضرت پیغمبر بعد انزال سکینہ تمسودہ الا آنکہ نزول نازل شامل جمیع ایشان داشت چنانچہ

اور بعضے آیات فرمودہ کہ یوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئا وضاقت علیکم الارض
بما رحبت ثم ولیتم مدبرین ثم انزل اللہ سکینتہ علی رسولہ وعلی المومنین اور آیۂ دیگر گفتہ فانزل اللہ
سکینتہ علی رسولہ وعلی المومنین وچون با آنحضرتؐ غیر از ابوبکر در غار نبود لاجرم خدایتعالی
آنحضرتؐ را در نزول سکینہ منفرد ساخت و او را بآن مخصوص گردانید و ابوبکر را با او شرکت نداد گفت
فانزل اللہ سکینتہ علیہ وایدہ بجنود لم تروہا پس اگر ابوبکر مومن مے بود بایستی کہ خدای تعالے
درین آیہ او را جاے مجرای مومنان می نمود و در عموم سکینہ داخل می فرمود ای قولہ بنا برین
نزول سکینہ مخصوص او شدہ باشد و ابوبکر بواسطہ عدم ایمان از فضیلت سکینہ محروم ماندہ باشد و
ایضاً نص قرآنی را باد ارد از ان کہ در آیۂ غار سکینہ بر غیر رسولؐ باشد خلاصہ اس ساری تقریر کا یہ ہے
کہ خدا نے جہاں تسلے مومنین پر نازل کی ہے تو وہاں قول رسولؐ پر نازل کی اور بعدہ
مومنین پر کسی جگہ فقط مومنین پر تسلے نازل نہین کی تو کیونکر ممکن ہی کہ غار مین پیغمبر صاحبؐ
کو چھوڑ کر فقط ابوبکر پر تسلے نازل کی ہو پس اسے ایسی ابوبکر کا عدم ایمان ثابت ہوا اسلئے
کہ اگر وہ با ایمان ہوتی تو بشمول پیغمبرؐ کی ضرور اونپر بھی خدا تسلے نازل کرتا لیکن یہ دعوے
قاضے صاحب اور اونکی مشایخ کا کہ یہ امر خلاف نص قرآنی کی ہی کہ تسلے فقط مومنین پر خدا
نازل نہین کرتا محض غلط ہی کسے آیت سی صراحۃً کیسا کنایۃً بھی تو یہ بات نہین پائی جاتے
کہ تسلے سوای پیغمبرؐ کی دوسری پر تنہا نازل نہین ہوئی اور اگر دو چار جگہ مومنین پر بشمول نبیؐ
اور رسولؐ کی تسلے نازل کرنیکا ذکر آیا ہے تو اس سی انکار نزول تسلے سی بلا شمول رسولؐ
کی مومنین پر لازم نہین آتا پس اگر فرض کیا جاوی کہ کسی جگہ قرآن مجید مین ذکر نزول سکینہ کا فقط مومنین پر
نہوتا تب بھی یہ اعتراض درست تہا کہ خدا کی فضل سی نزول سکینہ کا فقط مومنین پر بلا شمول رسولؐ کی ہونا
قرآن مجید مین مذکور ہے مگر حضرات امامیہ مین سلسلہ عن خلف کوئی واقعہ قرآن تو ہوا ہی نہین اور شاید قاضے صاحب نے

اور اونکی شایع کرام نی از اول قرآن مجید کو تمام عمر مین ایک مرتبہ بھی نہ اس نوع سے شعوری انکار نکرتی اور
اس شتر مرغ کی سی حیلہ فرمائی کہ خدای تعالی ہرگز در ہیچ جای کہ یکی از اہل ایمان با حضرت بودند
از نزال سکینہ نمود چنانچہ اب ہم حضرات امامیہ کو نشان دیتی ہین کہ نزول سکینہ تنہا
مومنین پر بلا شمول پیغمبر صاحب کی سورۂ انا فتحنا مین دو مقام پر مذکور ہی اگر شک ہو تو قرآن
مجید مین سے اس سورہ کو نکالکر دیکھ لین کہ اللہ جلشانہ پہلی رکوع مین فرماتا ہی
ھو الذی انزل السکینۃ فی قلوب المومنین لیزدادوا ایمانًا مع ایمانھم
اور پھر تیسری رکوع مین ارشاد کرتا ہے اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما
فی قلوبھم فانزل السکینۃ علیھم پس ای مومنین ذرا غور سے ان آیتونکو پڑھو
اور دس بیس قرآنونکو ملاؤ کہ کسے مین یہ تو نہین لکھا ہی کہ ھو الذی انزل السکینۃ فی
قلب رسولہ وقلوب المومنین یا فانزل السکینۃ علی رسولہ وعلیھم
اگر عرب سی عجم تک ہند سی ایران تک کسی قرآن مین علی رسولہ کا لفظ ہو تو تم سچے تمہارے
سب مجلسے سچی اور اگر کسے مین یہ لفظ نہو اور ایران اور کوفہ کی قرآنونمین بھی فانزل السکینۃ علیھم
لکھا ہو تو پھر تم سے انصاف کرو کہ تم اور تمہارے قاضی اور اونکی متقدمین و مشایخ جھوٹے
ہین یا سچے ای یارو افسوس کرنیکی بات ہی کہ صدہا برس گذر گئی کہ مباحثہ ہو رہا ہی اور آجتک
کسے نی سورۃ الفتح کو نکالکر بھی نہ دیکھا اور فانزل السکینۃ علیھم خیال نکیا اور اتبک مومنین
قاضی صاحب کی جھوٹی قول پر نازی اور اونکی فضیلت اور قابلیت پر افتخار سے اور سب سے
زیادہ افسوس اس پر ہے کہ حضرات امامیہ چنین سے دوچار ہی ایسے شخص نگلین گی جنکو قرآن
کی سورتونکی نام بھی یاد ہون اور دو ایک ہی ایسے ہونگی جنکو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
کلام اللہ کی دو چار رکوع حفظ ہون ورنہ خدا کی فضل سی سب کی سب قرآن شریف سے بیخبر

Presented by Ziaraat.Com

کلام اللہ سے ناواقف اور باین ناواقفیت یہ شوخی کہ اہلسنت وجماعت کی مقابلہ مین قرآن شریف
کی سند پیش کرتی ہین جنکے زبان پر ایک ایک لفظ قرآن مجید کا اور جنکی لیمین ایک ایک
حرف کلام اللہ کا لکھا ہوا ہے پس یہ غلطی تاسف صاحب اور اونکی مشایخ کبار سی قرآن مجید
کی ناواقفیت سی ہوئی ہی اسلئے ہم اونکو معذور سمجھتی ہین اور اونکی غلطی سے درگذر کرتی
ہین تیسرا اعتراض کہ اگر ضمیر علیہ کی فانزل اللہ سکینتہ علیہ مین راجع طرف
ابی بکر کے ہو تو تخلل فی الضمائر لازم آتا ہی اسلئے کہ پہلی جتنے ضمیرین اخرجوا اور لصاحبہ وغیرہ
مین ہین وہ سب رسول کیطرف راجع ہین اور پیچھے آگی جو ضمیر وایدہ مین ہی وہ بھی راجع طرف
پیغمبر کی ہی تو کیونکر ممکن ہے کہ ضمیر علیہ کی بیچ مین راجع طرف ابوبکر کی ہو جواب اوسکا یہ ہے
اصل تو ضمیر کا عود چاہیئے کہ اقرب مذکورات کی طرف ہو سو اس مقام پر ابوبکر ہین اس لئے
کہ اونہین کیطرف لصاحبہ کا اشارہ ہی دوسری تخلل ضمیر جب ہو کہ وایدہ عطف ہو فانزل اللہ پر
حالانکہ وایدہ عطف ہی ایدہ پس تخلل ضمیر بے واقع نہین ہی تیسری تخلل فی
الضمیر قرآن مجید مین اکثر جگہ ہے جیسا کہ ان الانسان لربہ لکنود وانہ
علی ذلک لشہید الخ مین ہی پس جو اعتراض نزول سکینہ کا ابوبکر پر تھا وہ اور بضمنہ
تعالی تنازل ہونا تشفی کا ابوبکر پر ثابت ہوا اور جو کچھ تاسف صاحب اور ملا صاحب اور اونکی
مشایخ اور مقلدین نے لکھا پڑھا تھا وہ سب باطل ہوا اور اوسکی بیہودگی اور سفاہت کا حال
بھی سب پر ظاہر ہو گیا اور نہ فقط ہم اہلسنت ان اعتراضات کو بیہودہ سمجھتی ہین بلکہ بعض حضرات امامیہ
کتنے ہین شرما کر تو انکار کرتے ہین اسکی سفاہت کا جیسا کہ صاحب مجمع البیان طبرسی نے
اپنے تفسیر مین لکھا ہے وقد ذکرت الشیعۃ فی تخصیص النبی فی ہذہ الایۃ فی السکینۃ کلاما
رائنا الاضراب عن ذکرہ احری للایسبنا نسب الی شئ کہ شیعون نی اس آیت مین تسلی کا

پیغمبر صاحب کی ساتھ مخصوص ہونے پر ایسی باتین لکھی ہین کہ ہم اونکا نہ لکھنا بے مناسب
سمجھتے ہین تاکہ کوئی کہنے والا ہمکو بھی کچھ کہنے نہ لگے پس ان علامہ کی لفظون سی صاف
ظاہر ہی کہ وہ باتین جو شیعہ ذکر کرتی ہین سب بے سر پیر اور بیہودہ ہین کہ انکو بیان کرنی سے
اوسکی شرم آتے ہی غرضکہ اب اچھی طرح پر معلوم ہوگیا کہ ان آیتون سے وہ فضائل حضرت ابوبکر
صدیق کی ثابت ہوتی ہین جو اوپر ہمنے بیان کئی اور جو اعتراضات شیعونکی ہین وہ بالکل
پوچ اور بیہودہ ہین اور سیاق آیت بھی اسے پر شاہد ہی اسلئے کہ اگر ان آیتون مین ابوبکر صدیق
کی ذکر کرنے سی اونکی رفاقت اور نصرت کا بیان منظور نہوتا تو یہ کوئی موقع انکی نفاق کی اظہار
کا نہ تھا کہ یہ بات خود حضرات امامیہ جانتے ہین اور دلمین سمجھتے ہین مگر صرف اپنی مذہب
کی تعصب کی سبب سی ایسے صریح اور صاف آیت سی انکار کرتے ہین اور باوجود کلمہ انی
امرحق کی فضیلت افضل الصحابہ کا اقرار نہین فرماتی ہین اور اپنے سی آپکو ایسے آیات کی انکار
سے مستحق جہنم بناتی ہین نعوذ باللہ من شرور انفسہم ومن سیئات اعمالہم **بقول المتمسک
بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام** جو کچھ اوپر آپنے ظاہر کیا تھا
تو وہین آپکے نیچی ہم جواب بھی داخل کر چکے اب جو بیان ظاہر کرتے ہین اوسکو بھی ہم دخل
رد وقدح کئے دیتی ہین اور اگر تسکین باطن آپکی نہوگے تو پھر بے انعوذ واحمد کی سے
ہم حاضر ہین مجمل کلام مضحکت فرجام آپکا اس مقام پر یہ ہی کہ اگر ضمیر علیہ کی راجع طرف رسول خدا
کی کیجاوی تو ایسا تخلل مضمون مین پڑیگا کہ کلام خدا معاذ اللہ قابل مضحکہ وملعبہ ہوجائیگا کہ جو سنی
گا اوسکو ہنسی آئیگا بلکہ ایسا غلط فاحش اور لغو فاحش ہوجائیگا کہ اوسکے
اصلاح دینے ضرور پڑی گی جواب اجمالی اسکا یہ ہی کہ بعضے قدمائی مفسرین اہلسنت مثل
زجاج وغیرہ کی تصریح اسکے ہین کہ ضمیر علیہ کی علی التعیین راجع طرف رسول خدا ہی کی ہے

۱۹۰ اجمالی

اور اکثر مفسرین متقدمین و متاخرین معتبرین اہلسنت مثل قاضی بیضاوی و جلالین وغیرہ کی مرقومین
و مدعایان اسکی کہ ہوسکتا ہے کہ ضمیر جناب رسول خدا صلعم کیطرف پھری جیسا کہ یہی احتمال اول ہی
اور ہوسکتا ہے کہ طرف ابوبکر کی پھری جیسا کہ یہی احتمال ثانی ہی چنانچہ کل تفاسیر موجودہ اہلسنت
مین بعد لفظ سکینہ علیہ کے علی النبی موجود ہی پس جب کل متقدمین اور متاخرین کے نزدیک
ارجاع ضمیر علیہ طرف رسول خدا کی جائز بلکہ بعضونکی نزدیک واجب اور کسیکی نزدیک یہی
قابل مضحکہ نہوئی تو اس صورت مین ایسے سخنون کو قابل مضحکہ کہنا حماقت اور جہالت اور
نافہمی اور نادانی کل مفسرین اہلسنت کی ثابت کرنا ہی اسلئے کہ ایسے معانی مضحکہ کے
کلام خدا مین مجوز ہوئی اور جبکہ مخاطب اپنی کل علماء کی ایسے نالایقی کا قایل ہوجاوے تو
ہمارے نزدیک کچھ قباحت اسمین نظر نہین آتی کہ شیعہ فقط پاس خاطر عاطر مخاطب
کی کل قبایح سے قطع نظر کرکی جواز رجوع ضمیر کی طرف ابوبکر کی قائل ہوجائین اور کہین کہ
جس طرح جائز ہے کہ جناب رسول خدا ایک بیدین اور بی یقین کو کہ جسکو باوجود دیکھنی آیات
خدا کی تسکین نہوا اور رونا اوپر شروع کرے بضرورت عدم افشاء راز تسکین فرماوین اوسی طرح
خدائے رسول کو بھی جائز ہے کہ بضرورت عدم افشاء راز اوس بی یقین پر تسکین الجائے
و جبری و قہری نازل کرے کہ خل نچائی اور افشاء راز لازم نہ آئے اور جس طرح کفار کو اندھا
کردیا اوسی طرح ابوبکر کو بلجام سکون حرکت بیجا سے باز رکھی اور گونگا بہرا بنائے اور مصداق
صم بکم عمی فھم لا یرجعون عمل مین لاوی بہر کیف بغیر اثبات ایمان ثبوت فضیلت بکری
بر اصل دور ہی اب جواب تفصیلی سنئے کہ جو معنی آپ قابل مضحکہ فرماتی ہین وہ ناشی ہوئی ہین
آپکی سوء فہم اور جہالت سی کہ ترکیب نحوی سے بھی آپ بی خبر ہین تصریح جملہ مفسرین مثل قاضی
بیضاوی وغیرہ ان لا تنصروہ شرط ہی کہ جسکے جزا محذوف ہی اسلئے کہ فقد نصرہ اللہ سے فقد

۱۹۰ جواب تفصیلی

کہ صلاحیت استقبال نہین رکھتے پس اول کی قاضی صاحب نی فینصرہ اللہ محذوف کیا
ہی اور فرمایا ہی کہ فقد نصرہ اللہ بجائی دلیل کی ہی کہ مقام جزا مین رکھا گیا وقد اصاب فیما قال
اور ثانیاً فرمایا ہی کہ اوان لا تنصروہ فقد اوجب اللہ لہ النصرۃ حین نصرہ فی مثل ذلک الوقت
اور اس جگہہ سونہ کی ٹھوکر کھائی ہی اسلئے کہ فقد اوجب اللہ بھی ماضی بقد ہی اسکو بھی صلاحیت
وقوع جزا نہین ہی چنانچہ محشیون نی اسکا مواخذہ کیا ہی بعد اسکی جناب باری نی وقت فقد
نصرہ اللہ کی بیان فرمایا اذ اخرجہ الذین کفروا یعنے زمانہ ماضی مین وقت نصرت وہ تہا کہ جب
کفار نی اونکو مکہ سے بخروج کیا تہا پہر فرمایا اذ ہما فی الغار بیضاوی صاحب فرماتی ہین کہ یہ بدل اول ہی
اذ اخرجہ سے یعنی وہ وقت نصرت غار مین تہا پہر فرمایا جناب باری نی اذ یقول لصاحبہ بیضاوی صاحب
فرماتی ہین کہ یہ بدل ثانی ہی اذ اخرجہ سے یعنی وہی وقت نصرت وہ وقت تہا کہ جب پیغمبر ہمارا اپنی
ساتہی کو مخاطب بہ نہی لا تحزن فرماتا تہا پس محصل کلام خدا یہ ہوا کہ جب ہماری پیغمبر کو کفار نی نکالا
اور وہ غار مین تہا اور اپنے رفیق بی توفیق کو شور و غل مچانی سی منع کرتا تہا تب نازل کیا ہمنے
ایسے وقتون مین یعنے وقت خروج اور وقت غار اور وقت منع اپنی سکینہ کو اپنی پیغمبر پر کہ وہ
کسی وقت مین مثل ابوبکر کے مضطر نہوا اور خوف بیجا اوسکو لاحق نہوا اور نہ وہ پاتہ چلایا اور
تائید اور نصرت اوسکی بملائکہ کی کہ ہرچند ابوبکر درپئے افشاء راز ہوا مگر ملائکہ نی چشم و گوش کفار
کو رہا کر دی یہ ہین معنے صحیح اور درست مطابق تفاسیر اہلسنت پس ایسے بیان بلیغ کو اگر
کوئی سب جوڑ اور بی ربط کہی تو بجز اوسکی بیدانشی اور کج فہمی کی کس چیز پر محمول ہو اور اگر ایسی
مربوط مضمون پر ہنسے تو بجز دیوانگی اور جنون سرشار کی کیا کہا جاوی قابل ہنسنے کی یہ بات
ہے کہ منظور خدا تو یہ ہی کہ اپنے پیغمبر کی نصرت کا حال اونات اضطرار مین بیان فرماوے
کہ ایسے ایسے وقتون مین ہمنی اوسکی نصرت اس طرح پر کی کہ اوسکی دل کو ثبات و قرار دیا

Presented by Ziaraat.Com

کہ ہرگز مضطر نہوا اور خوف بیجا اوسکو لاحق نہوا اور تائید اوسکی بملائکہ کی کہ اوسکی حافظ ہی اور بنا بر
معنے ساختہ مخاطب مصل یہ ہوتا ہی کہ ہمنے اوقات اضطرار اور اوقات نصرت پیغمبر مین ابوبکر
پر تسلے نازل کی بھلا ابوبکر پر تسلے نازل ہونی اور نہونی سے اوپیغمبر کی نصرت سی کیا واسطہ
ہی کہ خدا کہی کہ ہمنی اوقات نصرت پیغمبر مین ابوبکر پر تسلے نازل کی کیا خوب محتاج نصرت
تو اور شخص اور ہفت ہفت خلعت تسلی پہنی والی دوسری صاحب ہوگئی اب ہم ابوبکر کی قسم دیکر
منصفان اہلسنت سی پوچھتی ہین کہ تقریر بے جوڑ اور بی ربط اور قابل ہنسنی کی یہ ہی یا وہ تقریر
جو ہمنی مطابق ترکیب بیان کردہ مفسرین اہلسنت بیان کی ہر چند بیان ہمارا بحمد اللہ بہت واضح ہے
مگر بلحاظ اسکی کہ شاید تسکین مخاطب بغیر نزول تسکین بر ابوبکر نہو اسلئے ہم واسطے زیادتی توضیح
کی کہتے ہین کہ ہرگز ترکیب نحوی مساعد نزول تسکین بر ابوبکر نہین ہی اسلئے کہ حاصل کلام اس
مقام پر یہ ہی کہ حضرت مخاطب نی فانزل اللہ سکینتہ کو فقط متعلق باذ یقول صاحبہ کیا ہے
اور اذ یقول کو کلام مستانف ٹھہرایا ہی غافل اس سے کہ اس مقام پر کلام خدا مین تین اذ واقع
ہوئی ہین کہ باعتبار بدلیت کی آپس مین دست و گریبان ہین اور حکم واحد مین ہین جیسا کہ ہمنے
عبارت قاضے بیضاوی سی بیان کیا پس اگر فانزل اللہ جواب ہی ایک اذ کا تو ضرور ہی کہ جواب
ہو تینون اذ کا اور چونکہ اذ اول و ثانی مین لفظ صاحبہ کا نہین ہی پس ضرور ہی کہ ضمیر علیہ طرف
رسول خدا کی پھیرے اور معنی کلام بلاغت نظام یہ ہون کہ ان تینون وقتون متقارب مین
ہمنے اپنی رسول پر سکینہ نازل کیا اور اوسکی تائید بملائکہ کی اور اگر فانزل اللہ جواب اذ نہین
ہی تو ضرور ہی کہ کہا جاوے کہ عطف ہی اوپر فقد نصرہ اللہ کی بفاء تفریعیہ یعنی خدا نی نصرت
پیغمبر اس طرح پر کی کہ اولاً انزال سکینہ اوسپر کیا اور ثانیاً اوسکو موید بملائکہ حفاظ فرمایا الغرض اذ
آخر کو حکم دونو اذ اول سے جدا کر دینا نہایت ہٹ دھرمی سے ہے اور اگر فانزل اللہ فقط جواب

اذ آخر ہی تو پہر دونو اذا اول کا جواب کیا ہے بی جو اسی کو کہتے ہین جسمین ایک بام
دو ہوا لازم آتی ہی **قولہ** کسیقدر اضطرار ہوا **اقول** ہان اسے قدر کہ رونی پیٹنے لگی اظہار
جزع اور بیقراری کرینگے اور اگر نیش مار اور خوف کفار سد راہ نہوتا تو شاید اضطرار باعث
فرار بہی ہوتا مگر بیچارے بری پہنسے تہی نہ جای ماندن نہ پائی رفتن نہ یارای قرار نہ راہ
فرار حضرت مخاطب خاطر جمع رکہین کہ شیعہ کچہ زیادہ اس سی نہین کہتی ہین بلکہ اسی قدر
واسطی اثبات بیدینی اور بی ایمانی کی کافی سمجہتے ہین اسلئے کہ اگر وعدہ خدا اور رسول پر یقین
ہوتا اور ایمان بآیات خدا کہ جسکو اپنے آنکہون سی بہیم دیکہتے تہی لائی ہوتے تو ہرگز باوجود
منع رسول خدا غلبہ بکا اور قلق اور انزعاج نہوتا جیسا کہ ہم بیضاوی اور بروایت ازالۃ الخفا
صحیح مسلم اور بخاری سے ثابت کر چکی **قولہ** جسکا بیان خدا نی ان لفظون سی فرمایا **اقول**
ہرگز خدا نے ان لفظون مین نام ابوبکر کا نہین لیا بلکہ علیہ فرمایا ہی کہ جسکو آپ برخلاف
کل مفسرین معتبرین اہلسنت کی مخصوص بابوبکر کرتی ہین **قولہ** اول یہ کہ علیہ کی ضمیر راجع طرف
پیغمبر خدا کی ہی **اقول** بلا ریب فیہ ورنہ وہ کلام جو اعلی مرتبہ فصاحت اور بلاغت مین ہی بی جوڑ
اور بے ربط اور بسبب تخلل ضمائر کی خلط وخبط ہوا جاتا ہی کہ اعرف وتعرف **قولہ** حزن و
خوف تو ابوبکر کو تہا **اقول** حزن وخوف تہا یا نہا اسکا حال علام الغیوب جانی مگر لاریب
کہ باوجود دیکہنے آیات خداوندی کی از راہ بیدینی اور بی ایمانی کی مظہر خوف وحزن
باضطراب وبیقراری وگریہ وزاری ہوئی جو مفضے بافشار راز خدا ورسول تہلیہا تک کہ جناب
رسول خدا کو نوبت منع کرنے کی آئی **قولہ** تو آیت کی یہ معنی ہونگی کہ جب ابوبکر کو خوف و
اضطرار ہوا **اقول** محض دروغ بیفروغ اور افتری علی اللہ ہے ہرگز کسے لفظ آیت کی یہ
معنے نہین ہین کہ جب ابوبکر کو خوف اور اضطراب ہوا افسوس ہی کہ آپ حضرت عثمان

محرق القرآن کی وقت مین سنتے نہین تو وہ جلاتی جاتی آپ بڑہاتی جاتی سے معنے الفاظ قرآنی
کی ہم بیان کرچکی کہ جناب باری فرماتا ہی کہ ہمنے پیغمبر کی نصرت کی جسوقت کہ اغارنی اونکو نکالا
جسوقت مین کہ وہ غار مین تہے جسوقت مین کہ اپنی ساتہی کو نہی حزن سی کرتی تہے پس
ہمنے اپنی سکینہ کو اونپر نازل کیا اور اونکی تائید بالائکہ کی پس جسکو ایک ذرہ بہی عقل ہوگی وہ
اس طرز بیان کو دیکہکر کہیگا کہ نزول سکینہ کو علاقہ انہین اوقات سی تہا نہ یہ کہ جب ابوبکر
کو خوف اور اضطراب ہوا اس مقام پر تین اذ تو خدا نی اپنی پیغمبر کی حال مین بیان فرمائی
تیچوتہا اذ کہان ہی کہ جسکا ترجمہ یہ کیا جاوی کہ جب ابوبکر کو خوف اور اضطراب ہوا اگر اسے
طرح آپ اپنی دل سی عبارتین بناتی ہین تو ہر شخص کو اختیار ہی کہ جو جی چاہے اپنی مطلب
کی موافق بنالی **قولہ** بی جوڑا اور بے ربط **اقول** ہمنے جوڑا اور ربط بخوبی ملا دیا کہ جس
سے ابوبکر کی طرف ضمیر پہیرنا محض بی جوڑا اور بے ربط ہوگیا **قولہ** کون شخص ہے
جو ہنسی کا **اقول** پہلی اس بات کو اپنی قاضی اور جلالین سی پونچہو جو ارجاع ضمیر طرف
رسول خدا مقدم کہتے ہین پہر ہمسے پونچہنا تو ہم کہدینگی کہ کوئی عاقل نہ ہنسیگا بلکہ وہ دیوانی اور
مجنون ہنسینگی جنکو سیاق اور سباق آیت سی خبر نہین اسلئے ان لا تحزن وہ سی لیکر تا لصاحبہ
جناب رسول خدا کی حال کا بیان ہوتا ہی اور سب ضمیرین اونہین حضرت کی طرف پہرتی
ہین اور لاحق مین اتیدہ بجنودہ سے جناب رسول خدا ہی کا حال ہی یہ سچ ہین ابوبکر کہا سنے
کو درپی کہ جنکا حال براسبہ بیان ہونی لگا اسکو بی جوڑا اور بی ربط کہنا چاہیے نہ یہ کہ بیان حال
رسول خدا سب جوڑا اور بی ربط کہا جاوی **قولہ** کہ خوف اور اضطراب تو ابوبکر کو ہوا **اقول**
یہی خوف اور اضطراب ابوبکر کا جو باوجود وعدہ خدا اور رسول اور دیکہنی آیات خداوندی
کی دلیل بیدسنے اور بی یقینے ہی عاقل دلیل ہی اور اسبات کی کہ ابوبکر سکینہ خداوندی سے

محض بی بہرہ ہے تھے اگر سکینہ انپر نازل ہوا ہوتا تو مثل جناب رسول خدا کی انکو بھی کبھی خوف اور
اضطراب لاحق ہے نہوتا توضیح مقال اور تفصیل اجمال یہ ہی کہ مقتضای لطف خداوندی یہ ہی
کہ محتاج الیہ ہر مقام کا قبل از لحوق اوس قباحت اور شناعت کی جسکو مقام مقتضی ہو عنایت
کیا جاوے اسلئے کہ غرض اس لطف و عنایت سی بچانا ہی فعل قبیح سی پس بعد ابتلا بفعل
قبیح لطف و عنایت مین کیا لطف ہی جس طرح جناب باری فرماتا ہی کہ لولا ان ثبتناک
لقد کدت ترکن الیہم شیئا قلیلا یعنی ای پیغمبر اگر ہم تیری دل کو ثبات نہ دیتی
اور تجکو موفق ثبات قدمی پر نکرتی تو قریب ہوتا کہ تو میلان کری طرف کفار کی تھوڑا سا پس
جناب باری نی ثبات کو اپنی پیغمبر کی قبل از رکون الی الکفار عنایت فرمایا نہ یہ کہ جب رکون الی
الکفار ہو لیا تب ثابت قدمی عنایت ہوئی پس ما نحن فیہ مین اگر سکینہ ابوبکر پر نازل ہوا ہوتا
تو چاہیے تھا کہ قبل از لحوق اضطراب اور خوف نازل ہوا ہوتا تاکہ وہ خوف اور اضطراب جو
بعد وعدہ خدا و رسول اور دیکھنے آیات خدا کی محض بیجا اور قبیح تھا لاحق نہوتی یا تا جس طرح
سے جناب رسول خدا کو نہ لاحق ہوا اور بعد اسکی کہ چند افعال قبیحہ ابوبکر سی صادر ہو چکی مثل
خوف اور اضطراب بیجا اور رونا اور پیٹنا اور موجبات افشاء راز خدا و رسول عمل مین نا
اگر سکینہ ابوبکر پر نازل ہوا تو کیا لطف اسمین ہوا یہ عینہ مثل اسکی ہی کہ بنا بر تصریح امام رازی
حشویہ حضرات اہلسنت در بارہ حضرت یوسف علی نبینا و آلہ و علیہ السلام کی تفسیر ہم بہا مین
قایل اسکی ہین کہ اوس پیغمبر برگزیدہ خدا نے العیاذ باللہ قصد زناکاری باندھا کیا بلکہ نامحرم پر
دست درازی کی اور نوبت بکشادن بند زیر جامہ پہنچی اور مقام مجامعت مین بیٹھی تب حضرت یعقوب
کو انگشت بدندان یا ایک دست قدرت کو بر دیوار نمودیان دیکھا کہ افعل فعل السفہاء
ہمک مکتوب فی الانبیاء اوسوقت اوس حرکت ناشایستہ سی باز آئی حالانکہ جناب باری

اس مقام پر ایک شرطیہ فرماتا ہی کہ ہم بھالو لا ان رای برھان ربہ یعنی
حضرت یوسفؑ قصد زلیخا کرتی اگر برہان سب نہ دیکھی ہوتی لیکن اونہون نی قصد زلیخا نہین
کیا کہ پیشتر سے برہان رب کو دیکھا تہا نہ بعد صدور چند معصیتون کی اونہون نی برہان رب
کو دیکھا پس اسی طرح اگر سکینہ ابوبکر پر نازل ہوا ہوتا تو چاہیے تہا کہ قبل اسکی نازل ہوتا کہ خوف
واضطراب بیجا لاحق ہوا اور جزع وفزع اور افشاء راز خدا بہ بیدینی وبی یقینی لازم آوے
الغرض اس بیان سے بخوبی واضح ہوگیا کہ لحوق خوف واضطراب بیجا اول دلیل ہے
اوپر عدم نزول سکینہ کی ابوبکر پر اور جب ابوبکر پر نزول سکینہ باطل ہوگیا تو ضرور ہی کہ مخصوص
بسکینہ رسول خداؐ ہون اسلئے کہ سوای ان دونو احتمالون کی کوئی احتمال ثالث کا اس
مقام پر ہونا بالاجماع باطل ہی فثبت المطلوب والحمد للہ **قولہ** پیغمبر خداؐ اونکی تشفی کرین اور
خدا کی تسلی پیغمبر صاحبؐ پر نازل ہوا **اقول** آری اگر پیغمبر خداؐ پر تسلی نہ نازل ہوئی ہوتی
تو بقول تمہاری اونکی تشفی کیونکر کرتی بلکہ مثل اونکے خود ہی العیاذ باللہ رونی لگتی **قولہ** اگر
حضرات امامیہ یہ فرماوین کہ پیغمبر خداؐ کو بہی خوف تہا **اقول** سابق مین گذرا کہ امامیہ خوف انبیاؑ
کی منکر نہین ہین لیکن اوس خوف کو بدلیل عصمت خوف مستحسن اور بجا بلکہ عین طاعت اور
عبادت خدا جانتی ہین نہ اوس خوف کو مثل خوف ابوبکر بعد وعدہ خدا ورسولؐ اور بعد دیکھنے آیات
خدا کی قبیح اور زشت اور ناشی از بیدینی اور بی یقینی سمجھتے ہین پس جو شخص کہ ایسا بیدین اور
بی ایمان ہی وہ قابلیت نزول سکینہ خدا کیونکر رکھیگا **قولہ** تو پہر اوسی خوف کو کس منہ سے
حضرتؑ کی طرف منسوب کرتی ہین **اقول** معاذ اللہ کہ ہم اوسی خوف بیدینی اور بی ایمانی
کو جو ابوبکر کو لاحق ہوتا تہا اور حضرات ثلثہ کی لئی موجب فرار عن الزحف ہوتا تہا کسے منہ
کی طرف انبیاء کرامؑ سے منسوب کرین بلکہ سابق مین گذرا کہ ہر خوف قبیح نہین ہے بلکہ بعض

Presented by Ziaraat.Com

خوف عین طاعت اور عبادت خدا ہین اور خوف انبیا بدلیل عصمت اسی قبیل سے ہی پس
نہایت غباوت اور جہالت یا تجاہل واسطے اضلال کی ہی کہ خوف مستحسن اور مستہجن مین کوئی فرق
نکری **قولہ** تو عبارت آیہ کی قابل اصلاح معلوم ہوتی ہی **اقول** حضرت عثمان بہی ان ہذان
لساحران کو قابل اصلاح جانتی تہے جیسا کہ کتب معتبرہ قوم مین مذکور ہی لیکن اونہون نے
غلطے لفظی سمجہہ کر چہوڑ دیا لیکن تعجب ہی کہ مفسرین اہلسنت کو کیا ہو گیا کہ باوجود مقدم کرنیکی رسولخدا
کو مرجع ضمیر مین پہر اس غلطی معنوی کی طرف اشارہ تک بہی نکیا پس پہلی اپنے مفسرین کے
عبارت کی اصلاح فرمائیے تب کلام خدا کی اصلاح کیطرف رجوع فرمائیے گا ؎ تو کار زمین
را نکو ساختی ٭ کہ بر آسمان نیز پرداختی ٭ اور ہمنے جواب اجمالی و تفصیلی مین معنی آیہ بخوبی واضح
کر دئی اور اوس سی ثابت ہو گیا کہ اگر ضمیر طرف ابوبکر کی پہیری جائی تو واسطے دفع تخلل ضمائر
کی اور بی جوڑ اور بی ربط ہونی کلام کی آیہ قابل اصلاح ہو جائیگا اور تخیل مخاطب خالی از تہیل
اور بناء فاسد علی الفاسد ہی **قولہ** پس حضرت کی اس کہنی سی خدا نی اپنی تسلی ابوبکر پر نازل
کی **اقول** ہرگز مفاد کلام خدا یہ نہین ہی بلکہ مفاد کلام خدا یہ ہی کہ ہمنے اپنی پیغمبر کی نصرت کی
جبکہ اونکو کافرون نے نکالا اور وہ حضرت اس اس حال مین تہے پس ہمنی سکینہ اونپر نازل
کیا اور تائید اونکی بلائکہ کی سے آئے یا رہو سوچو تو کہ معنی آیت کی یون بنتے ہین جو ہمنی کہا یا اوس طرح
پر جو تم کہتے ہو اور خلاف سیاق و سباق بی جوڑ باتین بناتی ہو **قولہ** دوسرا اعتراض **اقول** ابوبکر
کی طرف ضمیر علیہ پہیرنے پر یہ تقریر اعتراض نہین ہی بلکہ اعتراض اوسپر تخلل ضمائر وغیرہ سے ہے
اور یہ تقریر اثبات کفر و نفاق ابوبکر سے ہے بعد اثبات اس امر کی کہ ضمیر علیہ طرف رسول خدا کے
پہرتی ہی جیسا کہ مفسرین اہلسنت اسی احتمال کو مقدم کرتی ہین اور شیعہ اسی احتمال کو مثل
زجاج وغیرہ قدمای مفسرین اہلسنت کی معین کرتے ہین شوق تقریر دلپذیر باین اسلوب بی نظیر

اسی جس مقام پر جناب رسول خدا کی ساتھ مومنین تھی ہوئین نزول سکینہ مخصوص بہ رسول مقبول
نہین ہوا بلکہ مومنین بھی شریک کرلیئی گئی جیسا کہ مکرر جناب باری نی فرمایا فانزل اللہ
سکینتہ علی رسولہ وعلی المومنین نہ یہ کہ فقط علی رسولہ کہکر خاموش ہو جاتا
برخلاف اس مقام کی کہ یہان فقط رسول خدا پر نازل کرکی خاموش ہو رہا اور ابوبکر کو شریک
نکیا ورنہ فرماتا علیہ وعلی صاحبہ یا فرماتا علیہما اور جب یہ نکیا تو سمجھا گیا کہ رفیق بی توفیق مومن تھا
ورنہ ضرور سکینہ مین شریک رسول خدا کیا جاتا جیسا کہ اور مومنین جس جس مقام پر ہمراہ تھی شریک
کیئی گئی پس بی ایمانی ابوبکر کا ثبوت کامل ہو گیا والحمد للہ یہی محصل تقریر شیعہ آب اہل
انصاف مخاطب اور اوسکی پیر غوری دہلوی علیہ ما علیہ کی تقریر کو دیکھین اور اس سی مطابق
کرین کہ کیسے کیسے تقریرین توجیہ القول بالا یرضی بہ قائلہ مین بناتے ہین اور کیا کیا تال
سر کی گاتی ہین قولہ اسلئی کہ خدا نی بغیر شرکت رسول کی کسے پر تسلی نازل نہین کی اقول
جھوٹے کی مونہہ مین گر کبھی کسی شیعہ نی یہ نہین کہا کہ بغیر شرکت رسول کسی پر تسلی نہین
نازل کی بلکہ شیعون نی یون کہا کہ جب ساتھ رسول خدا کی مومنین ہوئی تو بغیر شرکت
مومنین کی فقط رسول پر تسلی نہین نازل ہوئی جیسا کہ دلالت کرتی ہی اوپر اسکی یہ عبارت
کہ درست ہی جای کہ یکی از اہل ایمان با حضرت پیغمبر بودہ اند انزال سکینہ نہ نمودہ الا اینکہ نزول
آنرا شامل جمیع ایشان داشتہ انتہی قولہ جھوٹی موتی نکالکر اقول جھوٹی کا مونہہ دنیا
اور آخرت مین کالا انشاء اللہ تعالے جھوٹا وہ ہے جو سچون پر جھوٹ جھوٹ افترا کرتا ہے
قولہ کوئی آنکھ کھولکر نہین دیکھتا اقول جنکو خدا نی آنکھین دی ہین وہ بیشک جھوٹی سچی
موتی پہچان لیتی ہین اور جنکی آنکھون مین نزول آب عصبیت سی موتیا بند ہی وہ مثل تمہارے
ہزار آنکھون کو پہاڑ پہاڑ کی دیکھین مگر تمیز نہوگا اور ساتھ سچی موتیونکی جھوٹی موتی ملا کر دونو کو برابر

سجمین کی قولہ خلاصہ اس ساری تقریر کا یہ ہی اقول حضرت سلامت یہ عبارت عربی
نہین ہی کہ جسمین آپ کچہ کا کچہ بنا کی عوام کو فریب دین یہ صاف صاف فارسی دری ہی اس مین
کاتہون کی سامنے بہی کوئی پہلو نہین نکل سکتا ہی کہ جسمین آپ کچہ کا کچہ بنا دین قولہ کہ خدا نی
تسلی جہان مومنین پر نازل کی ہی اقول ہرگز کسی لفظ کا یہ مؤدی نہین ہی کہ جہان تسلی
مومنین پر نازل کی ہی تو وہان اول رسولؐ پر نازل کی ہی بلکہ مؤدائی عبارت منقولہ یہ ہی کہ
جہان تسلی رسولؐ پر نازل کی اور مومنین بہی وہان ساتہہ تہی تو فقط رسولؐ پر نازل نکی
بلکہ مومنین کو بہی شریک کر لیا اہل انصاف دیکہین کہ ان دونو مضمونون مین کس قدر فرق ہی
قولہ کسی جگہ فقط مومنین پر تسلی نہین نازل کی اقول لعنۃ اللہ علی الکاذبین ہرگز اس عبارت
کی کسی لفظ کو دلالت اسپر نہین ہی کہ فقط مومنین پر تسلی نہین نازل ہوئی اور نہ آج تک
کسی شیعہ نی یہ دعوی کیا بلکہ دعوی یہ ہی کہ فقط رسول خدا پر باوجود ہمراہ ہونی مومنین کے
تسلی نہین نازل ہوئی بلکہ ایسے وقت مین جب نازل ہوئی تو دونو پر نازل ہوئی اور اسکو
ہرگز دلالت اسپر نہین ہی کہ فقط مومنین پر تسلی کبہی نازل نہین ہوئی فما لھؤلاء القوم
لا یکادون یفقھون (قو) لا قولہ تو کیونکر ممکن ہی کہ غار مین پیغمبر صاحبؐ کو چہوڑکر اقول
یہ ہرگز بیان شیعہ نہین بلکہ بیان اونکا یون ہی کہ کیونکر ممکن ہے کہ غار مین باوجود موسن ہونی
ابوبکر کی ابوبکر کو چہوڑکر فقط رسولؐ پر تسلی نازل ہو گیا ابوبکر کو چہوڑکر کیا پیغمبرؐ کو چہوڑکر آن دونون
مین تمکو کچہ فرق نہین سوجتا اتنی بات ہی پن کی لئی کوئی سر ہماری پاس نہین ہی قولہ اس سے
آیہ سی ابوبکر کا عدم ایمان ثابت ہوا ای قولہ نازل کرتا اقول یہ بیشک تقریر شیعہ ہی لیکن اسکو
تمہاری تقریر سابق سی کچہ واسطہ نہین ہی بلکہ یہ متفرع ہماری تقریر کا ہی کما لا یخفی علی من لہ ادنی
مسکۃ قولہ کہ تسلی فقط مومنین پر خدا نازل نہین کرتا محض غلط اقول سچ ہی یہ محض غلط

ہی لیکن اسکو دعوائی قاضی علیہ الرحمہ اور اونکی مشایخ کا ٹھہرانا یہی محض غلط ہی پس یہ دو غلطیان تمہاری ہین کہ دعوی سب غلط کرتی ہو اور دوسرون کی طرف منسوب بھی بغلط کرتے ہو قولہ کسی آیت سی صراحۃً کیسا کنایۃً اقول اسی طرح سی کسی عبارت شیعہ سے صراحۃً کیسا کنایۃً سب یہ بات نہین پائی جاتی کہ تسلے سوای پیغمبرؐ کی دوسری پر تنہا نازل نہین ہوئی بلکہ شیعہ یہ کہتی ہین کہ باوجود مومنین کی تنہا پیغمبرؐ پر تسلی نہین نازل ہوئی اور اگر ہوئی تو بتا دو قولہ مومنین پر شمول نبیؐ اقول یہ نہین بلکہ نبیؐ پر شمول مومنین جب مومنین ہمراہ ہوئے تب یہ ہوا قولہ ذکر نزول سکینہ کا فقط مومنین پر اقول یہ تمہارا دعوی تراشیدہ ہی از پیش خود اسکو تم اپنی غلطی کو بیچاری شیعونکی طرف کیون نسبت دیتی ہو قولہ قرآن مجید مین مذکور ہی اقول بی شبہ قرآن مجید مین مذکور ہے لیکن نہ مذکور ہونا تمہین نی کہا ہی شیعون نی نہین کہا ہی تم اپنی غلطی اپنی سر پر مارو:: قولہ مگر حضرات امامیہ سی سلفاً عن خلف کوئی حافظ قرآن تو ہوا ہی نہین اقول تمہارے سلف و خلف کی ماند ہی حافظ ہونیکا ثمرہ یہی ہوا کہ شیعو پر افترے کرنا شروع کیا بڑی بی انصافی ہی بلکہ انتہا کی بیغیرتی اور بی باکی ہی کہ عبارت وہ نقل کرتی ہین کہ جسکا مطلب صاف صاف یہ ہی کہ فقط رسول خداؐ پر سکینہ نازل ہونا اور ابوبکر پر نہ نازل ہونا جیسا کہ رای قدماء اور اقوال متاخرین اہلسنت ہی دلیل بی ایمانی ابوبکر ہی اسلئے کہ جب اہل ایمان سی کوئی ساتھ ہوا تو کیسے خدا نی اہل ایمان کو چھوڑ کر فقط رسولؐ پر سکینہ نہین نازل کیا مخاطب بی انصاف زبردستی فرماتی ہین کہ اس عبارت کا یہ مطلب ہی کہ کبھی سکینہ فقط مومنین پر رسول خدا کو چھوڑ کر نہین نازل ہوا اور پھر اس دعوی کاذب پر تشدد بدروغ و کذب یہ ہی کہ خلف و سلف شیعہ سی تو کبھی کوئی حافظ قرآن ہوا ہی نہین ہم جواب مین اسکی بمقتضائی انکر ع

دروغی راجزا باشد دروغ ہے بجز اسکی کیا کہین کہ آپ سچ فرماتی ہین آپکی سلف مثل شیوخ ثلثہ
ہی حافظ قرآن تہی خصوصاً مثل حضرت عمر کی جنکی صاحبزادی علی ما نقل تفسیر درمنثور مین منقول ہی کہ
حضرت عمر نی بارہ برس مین ایک سورۂ تعبیر کیا اور اوسکی شکریہ مین بمناسبت قد و قامت مخزون
ایک اونٹ قربانی کیا اور اس بات کو کسی شاعر نی اونہین کی زبان حال یا مقال سی سلک
نظم مین کہینچا ہی کہ فرماتی تہی ؎ دو شش سال من مغز خود سوختم ، کہ یک سورۂ بقر آموختم
اور بقول تمہاری شیعونکی سلف مثل جناب امیر علیہ السلام کہ جنکی شان مین ملائی جاے
شواہد النبوۃ مین کہتے ہین کہ روایات صحیحہ سی ثابت ہوا ہی کہ جناب ولایت مآب اس عرصہ
مین کہ ایک قدم کی بعد دوسرا قدم رکاب مین رکہتے تہی ختم قرآن فرماتی تہی اور اسیطرح دیگر ائمہ
صلوات اللہ علیہم جنکی گہر مین قرآن نازل ہوا اور جنکی شان مین خود جناب رسول خدا نے فرمایا
کہ یہ لوگ ہرگز قرآن سے جدا نہونگی حتی یردا علی الحوض یہ لوگ ہرگز قرآن سی واقف ہی تہے
اس سے بچی تو مخاطب نی شاید عمر بہر مین کوئی بات نکہی ہوگی بسا تعجب ہی کہ جنکی سلف ایسی
بلید ہون کہ بارہ برس مین ایک سورۂ تعبیر کیہین وہ حافظ ہو سکین اور حافظان طریقہ مصحف
ناطق حافظ نہو سکین ایک حکایت لطیفہ ظریفہ یہ ہی کہ جس زمانہ مین شہر غازی پور مین سورۂ
غلط العام فصیح تہا یہ رہ نورد وادی نادانی و بیہودی گمنامی بہی حسب اتفاق وارد اوس شہر کا
ہوا تو زبانی بعض احباب اولی الالباب کی سنا مینے کہ ایک جلسہ پیر صاحب مین کہ مریدان خاص
اور معتقدان باختصاص سی معمور تہا اور روسا پنجم اہل تشیع سب بے تفیشا و تفریحا تماشائیان
حسن مضاکہات و غرایب مکالمات اوس جلسہ مین موجود تہے اتفاقاً ذکر حفظ قرآن درمیان مین آیا
تا اینکہ تقتضائے الکلام غیر الی الکلام نوبت بذکر مذہب شیعہ پہنچی کہ اس مذہب والون کو حفظ
طرف حفظ الفاظ قرآنی کی نہین ہی بعض حضرات اہلسنت از راہ مہربانی و بکمال فضولی بر سر توجیہ

سید علی صاحب کے بزرگ
مشہور ان شہر غازی پور
پیری و مریدی میں

توجہ آئی اور یون فرمانے لگے کہ چونکہ شیعونکی نزدیک ترتیب قرانی ترتیب تنزیل یزدانی
نہین ہے بلکہ ترتیب عثمانی ہی اسلئے وہ ازبر کرنے کی طرف چندان متوجہ نہین ہوتے
بلکہ اعتقاد اسکا رکھتی ہین کہ پھر ایک عہد مین مامور بحفظ بہ ترتیب تنزیل یزدانی ہونگی اور علاوہ اسکی
کہتے ہین کہ جب ثواب ناظرہ پڑھنی کا زیادہ تر ہی تو الفاظ ازبر کرنیسی کچھ ایسا فائدہ نہین ہی
دوسری صاحب ازراہ کمال لطف و عنایت یون گوہر فشان ہوئے کہ ہان یہ بھی ہے
اور علاوہ اسکی انکو چندان احتیاج بھی ازبر کرنے کی نہین ہی اسلئے کہ یہ لوگ نماز تراویح نہین
پڑھتے اور پڑھاتی کہ حاجت اسکی ہو ورنہ خواہی نخواہی یاد کرتے تیسری صاحب کہ نہایت
سیاہ چشم و بیباک اور بیچاری شیعون پر کلاب معاویہ سی بھی زیادہ تر غضبناک تھے
تعصب مذہبی نی اونکی سینہ پر کینہ مین جوش مارا اور یہ میٹھی باتین اونپر نہایت تلخ گذرین
لاجرم بیتاب ہوکر اپنی سیہ بختی اور سیہ کاری اور سیہ قلبی سے مثل مار سیاہ پیچ و تاب کھا کر یون زہر
اوگلنی لگی کہ یہ سب غلط ہی اور اصل یہ ہی کہ شیعونکی قلب سیاہ ہوتی ہین اونکو کلام اللہ یاد ہی
نہین ہوسکتا ہی وہ کیا یاد کرینگے یہ بات شیعونپر بہت گران گزری بلکہ خود پیر صاحب کو بھی
ناگوار گزری اسلئے کہ جو دام مکر و فریب پیری اور مریدی کا واسطے پہنسانی عوام و خواص کی بچھایا
تھا اوسکی خلاف تھا بدین لحاظ متوجہ استمالت ہوکر فرمانی لگے کہ یہ کیا گفتگو ہی بلکہ شاید یہ مضمون
سے ادا فرمایا کہ ایسا نہین ہی اسلئے کہ کل قرآن اور جزو قرآن قرآنیت مین مساوی ہی پس سو وہابی
قصار و طوال کو واسطے فرائض اور نوافل لیلیہ اور نہاریہ کی کیونکر ازبر کرسکتے لیکن ایک مرد متقدس
شہدی کہ وہ بھی حاضرین جلسہ سی تھا اوسکو تاب ضبط نہ رہی اور پیر صاحب کی طرف متوجہ ہوکر کہنی
لگا کہ ہاں صاحب آیا حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان ہم حافظ جملہ قرآن بودہ اند سو لانا صاحب
سنے بعد غور و فکر کی آہستہ سے فرمایا کہ نہین ہان کیونکر فرماتے کہ وہ شہدی خورا گلا دبا تا اور کہا

سند ہوتا تو سند کہان سی لاتی لاجرم مولانا پن مین بٹا لگتا اور وہ اون احادیث صحاح کو سند لاتا کہ جنکا
مضمون یہی کہ ان حضرات نی وقت ارادۂ جمع قرآن صحابۂ دیگر سی اعانت چاہی اور مشکوٰۃ
شریف مین موجود ہی کہ خلیفۂ اول نی بمشورہ خلیفۂ ثانی کی زید بن ثابت پر تاکید جمع کرنی
قرآن کی کی چنانچہ زید نی جابجا سے آیات کو تلاش کر کی جمع کیا اور آخر سورۂ توبہ کو سوائے
ابو خزیمۂ انصاری کی کسیکے پاس نہ پایا اور اسیطرح آیہ سورۂ احزاب کا خزیمہ بن ثابت انصاری
کی پاس ملا کما رواہ البخاری پس اگر حضرات ثلثہ حافظ کل قرآن ہوتی تو تخصیص ملنے آیات کے
پیش فلان و فلان محض لغو اور بیمعنی ہوتی الحاصل جب پیر صاحب نی اقرار بعدم حافظیت
حضرات ثلثہ کیا تب وہ مشہدی بی تقیہ کنے لگا کہ پس ثابت شد کہ قلب حضرت ابوبکر ہم
سیاہ بودہ است و قلب حضرت عمر ہم سیاہ بودہ است و قلب عثمان ہم سیاہ بودہ است کہ این
ہمہ را حفظ جملہ کلام اللہ میسر نشد یہ کلام بہت ناگوار خاطر حضرات اہلسنت ہوا اور دس بارہ لوگ
اوٹھ کھڑی ہوئی اور جلسہ درہم و برہم ہوگیا شیعہ ہنستی ہوئی اور مشہدی کو اضحک اللہ تک
کہتے ہوئی بمقتضائی رجعوا الی اہلہم مسرورین اپنے گہرون کو خوش و خرم پہری اور جس کسینے
یہ حکایت سنی حق مین اوس مقدس مشہدی کی مضمون شعر حافظ کو ادا کیا ؎ ز چشم بد
رخ خوب ترا خدا حافظ ٭ کہ کردہ جملہ نکوئی بجائی لا حافظ ٭ یہ کلام متعلق بہ سلف تہا لیکن بہ نسبت
خلف کی پس بعنایات خدا ہمیشہ کاملین ہر فن کی شیعون مین ہوتے ہین اور اب
بہی زمانہ کاملین سے بفضل اللہ خالی نہین ہے چنانچہ چند اسماء حافظین مفصلۂ ذیل جو کہ بدایون
و امروہہ مین موجود ہین محمد اسمٰعیل صاحب تشبیر حسین صاحب غلام موسیٰ رضا صاحب محمد
اسرائیل صاحب مولوی مسعود عالم صاحب غلام احمد صاحب رحیم الدین حسین صاحب سید حسین
صاحب محلہ شاہ گنج آگرہ جناب حافظ سید جعفر علی صاحب چارحہ مین اور حافظ سید انور علی صاحب

Presented by Ziaraat.Com

لکھنؤ مین اور سید الحفاظ مرزا محمد تقی صاحب فیض آباد مین اور حافظ سید مہدی حسین صاحب
حسین گنج مین اور حافظ محمد سبحان صاحب ٹانڈہ مین اور حافظ مرزا حیدر بیگ صاحب مہدیپور
مین اور حافظ ولی محمد صاحب نانوتی مین اور حافظ عابد علی صاحب میرٹھ مین اور حافظ محمد حسین
صاحب سنگلور مین اور حافظ خیرات علی صاحب مفتی گنج مین اور حافظ فیض اللہ صاحب قصبہ
سیمن مین اور حافظ محمد جعفر صاحب فیض آباد مین اور امثال انکی اور بھی بکثرت ہین کثرہم اللہ تعالی
حضرت مخاطب ان لوگون سے ملاقات کرین اور اون سے پہلی نشانی شیعہ گری سنین اور پھر کلام اللہ
کی سماعت کرین اور بعد اسکی فرمائین کہ شیعون مین کوئی حافظ ہوتا ہی نہین ہے تاکہ مثل
دروغ گویم بروئی تو صادق آجاوی آرے فرق درمیان مذہبین اس قدر ہی کہ شیعونکی
حفاظ بحمد اللہ جملہ بابصیرت ہین اور انمین مثل سنیونکے اندہی حافظ نہین ہوتی کہ تراویحون
مین سنیونکی وضو ٹھنڈہی کرتے ہین اور زبان حال اونکی گویا تکلم باین مقال ہوتی ہی ؎
از امتلائی معدہ مرا ریح میکشد ۔ افغان اگر گشت تراویح میکشد ۔ الغرض شیعہ مکی
پر دورہ کلام اللہ کو تراویحون مین بیچتے نہین بہرتی اسلئے کہ تراویح کو بشہادت خود حضرت
عمر کہ البدعۃ نعم البدعۃ فرماتی تھی بدعت سمجھتی ہین اور حدیث جناب رسولخدا کو کہ کل بدعۃ ضلالۃ
وکل ضلالۃ سبیلہا الی النار از بر کہتے ہین **قولہ** یہ نفرماتی کہ خدائی تعالی ہرگز در ہیچ جائے
کہ یکی از اہل ایمان با حضرت رسول بودہ اند انزال سکینہ نہ نمود **اقول** اس مقام مین مستثنے
منہ کا ذکر کرنا اور مستثنے کو چھوڑ دینا نہایت حق پوشی اور بی انصافی ہی حالانکہ بعد اسکی مذکور
ہی الا آنکہ نزول آن شامل جمیع ایشان داشتہ اس استثنا سے صاف یہ بات ثابت ہے
کہ سکینہ رسول ضرور ہی کہ شامل جمیع مومنین ہو جسوقت مین کہ مومنین ہمراہ ہون پس تو اسکا یہ ہونا لفظ
رسول پر تنہا سکینہ باوجود مومنین کے نازل نہین ہوتا اور اسے منی ثبوت عدم ایمان ابوبکر ہوتا ہی باین تقریر

Presented by Ziaraat.Com

کہ اگر مومن ہوتا تو ضرور تہا کہ انزل اللہ سکینۃ علیہ وعلی صاحبہ ہوتا یا انزل اللہ سکینۃ علیہما ہوتا
نہ یہ کہ سکینۂ مومنین ضرور ہی کہ شامل رسولؐ بہی ہو کہ جسکا مودی یہ ہی کہ فقط مومنین پر تنہا سکینہ
نہین نازل ہوتا اسلئے کہ فقط مومنین پر سکینہ نہ نازل ہونی سے اور عدم ایمان ابوبکر سی کیا
واسطہ ہی جو کوئی شیعہ اسکا مدعی واسطے اثبات عدم ایمان ابوبکر کی ہوتا اور کسی شیعہ
کو کیا غرض اس سی سے کہ فقط مومنین پر سکینہ نازل ہونیکا انکار کرتا لیکن مخاطب بحذف
متعلقات قاضی علیہ الرحمہ چاہتا ہی کہ شیعونکو مدعی اوس امر کا ٹہراوی کہ جسکو اثبات عدم
ایمان ابوبکر سی کچہ واسطہ نہو مگر اس فریب دہی سی بجز خیانت اور عدم دیانت حضرت مخاطب کے
کچہ حاصل نہین ہی جسکو کچہ بہی عقل ہوگی وہ سمجہے گا کہ کہان یہ بات کہ باوجود مومنین فقط رسولؐ پر
سکینہ نہین نازل ہوا اور کہان یہ بات کہ کہین فقط مومنین پر سکینہ نہین نازل ہوا اور شیعہ مدعی
سخن ناقل ہین نہ مدعی سخن ثانی لیکن نافہمی کج فہمی مرض لاعلاج ہی **قولہ** اور آجتک کسینے
بہی سورۃ الفتح کو نکالکر نہین دیکہا **اقول** شیعون نی تو ہر ہر سورۃ دیکہی اور سنیون
کو نکال نکال کر ہمیشہ دکہلایا مگر کیا کیجئے کہ آجتک اندہی حافظونکو کچہ نسوجہا فقط مومنین پر سکینہ
نازل ہونا تو ہی کہ شیعہ جسکی منکر نہین مگر فقط رسولؐ پر باوجود موجود ہونی مومنین سے کہین
نہین ہی کہ جس سے ایمان ابوبکر ثابت ہوسکی ورنہ کئی سو برس سی یہ دعوی شیعون کا
باقی نہ رہجاتا **قولہ** جنکی زبان پر ایک ایک لفظ **اقول** آری زبان پر فقط لفظین ہین لیکن شل
بنی جی بہجو کی میان مٹھو کیطرح یاد کر لیا ہے اور جب معانی نہین سمجہتے تو اوسپر عمل کیا کرینگی
پس البتہ مصداق کمثل الحمار یحمل اسفارا کی ہین فقط تراویح پڑہانی کے لئی سب حافظ لفظے بنی
ہین بحمد اللہ کوئی آبتک حافظ معنوی نظر نہ آیا سب حافظون کو اندہا صداق ام علی قلوب
اقفالہا کا پایا ولقد حق القول انہا لا تعمی الابصار ولکن

تعمی القلوب التی فی الصدور قولہ ہم اونکو معذور سمجھتے ہین اقول ہم
آپکے دل کی آنکھوں نے معذور سمجھتی ہین لیکن پیش خدا اس افترآت پر جو شیعون پر آپ کرتی
ہین ہرگز معذور نہین سمجھتے عنقریب مرتی دم آنکھین کھلین گی تو اسکا تماشا دیکھیگا قولہ تخلل
فی الضمائر لازم آتا ہے اقول آپ یہ نہین سمجھے کہ تخلل او تشتت فی الضمائر مین کیا خلل لازم
آتا ہے جناب والا یہ بڑا نقص ہے کہ جس سی کلام اللہ جو اعلای مرتبہ فصاحت و بلاغت مین
مستعجا کو پہونچا ہے غیر فصیح ہوا جاتا ہی اسلئے کہ مثل اضمار قبل الذکر خلاف قیاس لغوی ہے
اور باتفاق علمای فصاحت مخل فصاحت ہی اور مشتمل ہونا کلام اللہ کا ایک کلمہ غیر فصیح پر بھی
جائز نہین ہی لانہ مما یقود الی نسبۃ الجہل او العجز الیہ تعالی کما صرح بہ التفتازانی قولہ اول تو ضمیر کا
عود چاہیئے کہ اقرب مذکورات کی طرف ہو اقول یہ سچ ہی مگر اوسی وقت جب اقرب کی
طرف ضمیر پھیرنے سی کوئی مانع نہو اور یہان مانع قوی موجود ہی یعنی لزوم تخلل و تشتت فی
الضمائر کیونکہ کل ضمائر بالاتفاق جناب رسول خدا کی واسطے ہین پس اگر بیچ مین ایک
ضمیر طرف ابوبکر کی پھیرے گئے تو کلام خدا بالکلیہ درجۂ فصاحت سی گر جائیگا پس جب
اقرب کیواسطے ایک مانع موجود ہی تو متعین ہوگیا غیر اقرب علاوہ اسکی بنا بر اس قاعدہ
کی ضرور ہوگا کہ ضمیر آیندہ جو بعد اسکی ہی وہ بھی طرف صاحب کی راجع کیجیے حالانکہ کوئی
مفسر اس قول بیہودہ کا قایل نہین ہے اور نہ کسی مسلمان کا یہ عقیدہ ہی کہ تائید بسلائکہ
حضرت عتیق کی واسطے ہوئی مگر جب آپ اول سکینہ کو اور بعد اوسکی تائید بجنود کو جناب
سے آپ سی چھین کر حضرت عتیق کو عنایت فرمائین گی تو دیکھیے کہ نبوت کو بھی اونحضرت
کی واسطے رکھتی ہین یا اوسکو بھی چھین لیتی ہین قولہ دوسری تخلل ضمیر جب ہو کہ اید عطف
ہو فانزل اللہ پر اقول یہ اور طرہ ہی کہ کمال فہم و فراست اور نحویت پر آپکی دلالت کرتا ہے

ملت تخلل تشتت ضمائر تشتت ہونا جو ضمائر کا ہی ایک کلام متسق النظام مین بلا عطف
اور معطوف کو اس سے کیا علاقہ خدا کی ہائی ذرا تو عقل کو راہ دیجئی کچھ تو سمجھئے ہم کہان تک
مثل اخفش آپکو مسائل نحو یہ سمجھائین اور آپ سر تک نہ ہلائین کسی سے علمای نحو اور فصاحت
سی ہاتھ تک ... یہ نہین کہا کہ عطف سی تشتت ضمائر جاتا رہتا ہی اگر آپ اپنی دعوی مین سچے ہین
تو کسی عالم کی قول سی سند لائیے اور قواعد نحو یہ اپنی دا سی گڑھکر نہ بنائیے علاوہ اسکی علمای
تفسیر نی آیہ کی عطف مین اس راہ سی گفتگو کی ہے کہ جنہون نی کہا ہی کہ تائید بملائکہ غار مین
بھی ہوئے اس طرح پر کہ ملائکہ واسطے حفظ و حراست جناب رسول خدا کی نازل ہوئی کہ وہ
کفار کو جانب غار سی پھیرتی تھے اور اونکی آنکھون پر پردہ ڈالتی تھی کہ وہ لوگ جناب رسول خدا
کو نہین دیکھ سکتی تھے اور جناب رسول خدا کی حق مین دعا کرتی تھی اور اونکو تقویت دیتی
تھے جیسا کہ قول زجاج اور ابن عباس کا ہی اور آپکی تقاضے بغیانی یہی احتمال اول اور
اقدم کیا ہی پس بنا بر اسکی متعین ہوگا عطف جملہ آیہ کا اوپر فا نزل کی کہ وہ عطف ہی اوپر
اخرجہ کی پس آیہ تحت اذ داخل ہو جائے گا اور حاصل یہ ہوگا کہ جسوقت مین انزال سکینہ ہوا
تھا اوسیوقت مین تائید بملائکہ بھی ہوئی تھے و ہذا ہو اقرب ما بعد من التاویل اور جنہون نے
کہا ہی کہ تائید بملائکہ بدر مین ہوئی جیسا کہ قول مجاہد اور عکرمہ کا ہی اونکی بنا بر حاجت ارتکاب
تاویل بعطف بعید ہوئی لیکن یہ عطف بعید محض بی قرینہ ہے اور خصوصیت تائید بملائکہ بدر مین
مفہوم آیہ سی خارج ہی اور جب کسی لفظ آیہ کو اوپر اس عطف بعید کی کسی طرح کی دلالت نہین
ہے تو غرض قول مخاطب اخ تخلل و تشتت ضمائر کا چیز ہوگی اور جیسا کہ تمنی جواب
اول مین کہا کہ ضمیر کا عود چاہے کہ طرف اقرب مذکورات کی ہو اگر اسی طرح کوئی شخص کہی کہ عطف کو پھیر جائے
اوپر اقرب مذکورات کی ہو تو اسکا کیا جواب دوگی فما ہو جوابکم فہو جوابنا بالجملہ مدار تشتت ضمائر

اور تشتت مرجع کی سے اور عطف قریب بعید موجب تخالف مرجع ضمائر نہین پھر کیونکر رفع
تشتت ہوا ولاکن الغریق یتشبث بکل حشیش طرفہ تر یہ ہی کہ جیسا کہ سابق مین آپ نی
بیباکانہ حکم کیا کہ رجوع ضمیر علیہ طرف رسول خدا کی جائز نہین ہی حالانکہ بارہ سو برس ہوئے
کہ ابتک کسی مفسر نی یہ دعوی نہین کیا اقصے غایت امر بعض متعصبین کا یہ ہے کہ اونھون نے
کہا ہی کہ ابوبکر کی طرف بھی پھیرنا ضمیر کا جائز ہی غافل اس سی کہ تشتت و تخلل ضمائر لازم
آویگا لیکن کسینے یہ نہین کہا ہی کہ رسول خدا کیطرف ضمیر پھیرنی سے اصلاح آیت مین کرنا
ضرور پڑیگا بخلاف آپکی اوسی طرح بیان بھی آپ متعین کرتی ہین عطف اوپر نصرہ کی اور بلا حجت و
دلیل عطف اوپر اخرج و انزل کی جائز نہین رکھتی بزعم باطل اس بات کی کہ اسمین کچھ جواب
جہلا کی نزدیک جو معنے عطف بھی نہین سمجھتے اشکال تخلل و تشتت ضمائر سی ہو جائے
گا سو بحمد اللہ وہ سب بے کسیطرح سی رفع نہوا اور ایک نیا دعوی خلاف جملہ مفسرین کی جو واقع مین
سب بے محض باطل اور غلط ہی آپکی ذمہ لازم پڑا و نعم ما قیل ؎ ذہب الحمار بفضلہ
فرنا غاب و ماله اذنان **قولہ** میرے تخلل فی الضمائر قرآن مجید مین اکثر جگہ ہی **اقول** نسلم
یہ آپکا پندار باطل ہے کلام اللہ مین کسے جگہ کوئی امر خلاف فصاحت و بلاغت نہین ہی
ورنہ بتصریح علامہ تفتازانی نسبت جہل و عجز طرف خداوند قادر علام کی لازم آوے گی
تعالی اللہ عن ذالک علوا کبیرا **قولہ** جیسا کہ ان الانسان لربہ لکنود **اقول** دعویاے بیشمار
کی بعد یہ ایک آیت آپ نی نکالی کہ جسمین اپنی زعم باطل مین تخلل سے ضمائر سے
کاش تفسیر بیضاوی ہی دیکھلے ہوتی کہ ایسے پوچ اور لغویات موہسی نہ نکالتی جناب والا
بیان مرجع کل ضمائر کا ایک ہی ہی دو بھی نہین کہ جس سی تشتت کا احتمال ہو فضلا عن التخلل
قال البیضاوی وانہ علی ذلک ای الانسان علی کنود لشہید آپ یاد شاد فرمائی

Presented by Ziaraat.Com

کہ اگر کوئی جاہل مثل آپکے کہی کہ بیان تخلل دشتت فی الضمائر سے تو ہم اوسکا کہنا مانین
یا حضرت قاضی بیضا کا حجت ثلثہ مین کیا کیا تحریفین کلام خدا مین کرتے ہین اور کیا کیا
موشگافی کی کہاتی ہین ؎ فی بیر لاحد سری وما شعرا قولہ بیہودگی اور سفاہت کا کمال
سب پر کھل گیا اقول جب ہمنی سے آیہ بموجب تفاسیر معتبرہ اہلسنت اور اقوال مفسرین
صحابہ وغیرہ مثل قاضی بیضاوی و ابن عباس و زجاج کی لکھدیا تو اب جو نسبت سفاہت
اور بیہودگی کی آپ دینگے وہ سب رجوع انہین آپکی بزرگونکی طرف ہوگی اور حقیقت یہ
ہی کہ آپکی موجی صاحب اور بباطی صاحب کی بیہودگی اور سفاہت و ضلالت اور حماقت
کھلی ہوئی ہے اور حاجت بیان نہین کہ عیان راچہ بیان ؎ عزیزین جواب ست
این نہ جنگ ست، کلوخ انداز را پاداش سنگ ست قولہ جیسا کہ صاحب مجمع البیان طبرسی
نی اقول جناب مولانای طبرسی رحمہ اللہ نی اس مقام پر بمقتضای الکنایۃ ابلغ من التصریح
بعبارت بلیغہ کفر صریح حضرت عتیق کا ثابت کیا ہی کہ مومنین مومنین اوسکو سمجھتے ہین اور مکذبین
خائنین کے آنکھونپر خدا نی پردی ڈالے ہین تاکہ شیعیان علی ابن ابیطالب علیہ السلام
شور نفوس شریرہ سی محفوظ رہین اور جب آپ کرانہ علی ذالک الشہید کا ترجمہ لفظی بہی
نہین معلوم ہوا تو آپ ان کتابون کی باریکیان کیا سمجھیگا اگر اتنے ہی لیاقت آپ
مین ہوتی تو آپ یہ رنگہای بوقلمونے کیون بدلتی اور شیعہ سی سنی اور سنی سے نیچر
کیون بنتے اور آپکی اوستاد گردن طرود سے خرونیکا فتوای حلت کیون دیتے بالجملہ
مقدمات دلیل کو بوجہ اتم ثابت کردینا اور نتیجہ سی خاموش رہنا ایک لطف عظیم رکھتا ہی کہ
آپکو اسکی مذاق سے بہرہ نہین آپکی لئے اسیقدر سمجھنا کافی ہے کہ اسمین شک نہین کہ مولانای
طبرسی علیہ الرحمہ شیعہ تھی پھر وہ عقائد شیعہ سی کیونکر خالی ہو سکتے ہین قولہ جو اعتراض

شیعونکی ہین وہ بالکل پوچ اور بیہودہ ہین اقول آپ خود پوچ اور بیہودہ ہین جو دوسرونکو
پوچ اور بیہودہ کہکر کل اہلسنت کو زبان شیعہ سی پوچ اور بیہودہ کہلاتی ہین اس بیہودگی سی
آپکو کیا حاصل ہی اور عجب ہمنی آپکی تقریرون کا پوچ اور بیہودہ ہونا حضرات
اہلسنت کی کتابون سی بخوبی ثابت کردیا اور بنقل عبارات واضح کردیا کہ جو کچہ آپ نی کہا وہ سب
خلاف جملہ مفسرین اہلسنت ہی تو اب یقین ہی کہ اہلسنت بہی آپسے راضی نہونگے اور
الذین در ماندہ وازان درماندہ ہوجائیگا لاالی ہؤلاء ولاالی ہؤلاء قولہ اگر ان آیتون مین
ابوبکر صدیق کی ذکر کرنے سی اونکی رفاقت اور نصرت کا بیان منظور نہوتا اقول وجہ وجیہ ذکر
ابوبکر اس آیت مین ہم سابق مین بیان کرچکے کہ جس سے ثابت ہوا کہ اس آیت مین جناب باری
عزاسمہ اپنے نصرت کو بیان کرتا ہی کہ ایسی وقت مین ہمنے اپنی پیغمبر کی نصرت کی کہ پیغمبر
ہمارا دشمنان ظاہری اور باطنی مین گرفتار تہا غرض اوقات نصرت کا بیان کرنا ہی
کہ کس کس وقت مین نصرت کی اور کس کس طرح پر نصرت کی یہ تو نہین کہا کہ ابوبکر صدیق نی
کیا کیا نصرت کی اور کس کس وقت مین اور کس کس طرح پر نصرت کی قول خدا مین نصرہ
وانزل وایدہ کی نسبت جناب باری نی اپنے طرف دی ہی یا ابوبکر کی طرف اور اگر جیسا
آپ کہتی ہین کہ اس آیت مین محض فضیلت ابوبکر اور اونکی نصرت اور حمایت کا بیان ہی
تو چاہیے تہا کہ بجای نصرہ اللہ کے نصرہ ابوبکر اور ایدہ وجاہ ہوتا برای خدا ذرا انصاف فرمائیے
کہ جناب باری کو اگر فضیلت ابوبکر سے بیان کرنی منظور تہی تو نصرت اور تائید کی نسبت
اپنے طرف کیون دی صاف صاف کہدیا ہوتا کہ ان لاتنصروہ فقد نصروا ابوبکر وایدہ ابوبکر
عجیب حال ہی کہ حقوق رفاقت ونصرت وتائید ابوبکر کو خداوند جل وعلی نے ایسی الفاظ سے
بیان فرمایا کہ فضیلت ایک طرف لاکہون آدمی اوس عبارت سی بخیر رذیلون کی اور

کچھ نہین سمجھتے معلوم نہین کہ کس شرذمہ قلیلہ کا رعب العیاذ باللہ حضرت جل شانہ پر چھایا کہ صاف صاف بتنصیص عبارت اون فضیلتون کو نہ بیان کرسکا مگر یہ کہ کہا جاوے کہ شیعون سے ڈر کر بمقتضاے مذہب شیعہ کاربند تقیہ ہوا لیکن ڈرنا سواد اعظم سے مناسب تر تھا نہ شیعون سے کہ مصداق ان ھؤلاء لشرذمۃ قلیلون ہین بہرکیف یہ کلام ہمارا مطابق کلام مخاطب بافہم و فراست ہے جو سابق مین گذرا سخن اصلے اس مقام پر اسیقدر ہے کہ ہمکو نہایت تعجب اور حیرت ہے اونکی فہم و فراست اور عقل و کیاست پر کہ باوجود تحاشی از تقلید و تعصب اور ادعاے لسانی انصاف پھر اسقدر نہین سمجھتے کہ اس آیت مین خداوند تعالی تو اپنی نصرت کا حال بیان فرماتا ہے اور امثال مخاطب زبردستی غل مچاتے ہین کہ نہین ابوبکر کی نصرت کا بیان ہے نعوذ باللہ من شرور النفوس و سیئات الاعمال تسرّد دفع التحریفات عن الآیات التی سمّاھا بالبینات و یتلوہ رفع التلبیسات عن المرویات بالاحاد و قد زعمہا من المتواترات کما ستعلم نباہ بعد حین ان شاء اللہ الموفق والمعین والحمد للہ رب العالمین

صحتنامہ رمی الجمرات

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۷	مخاطب	مخاطب	۱۲	۱۶	جواب	خواب	۴۱	۱۱	توہم	تویہ
″	۱۶	الباغ	البلاغ	۱۴	۲	بسلام	السلام	۴۶	۳	استطان	شیطان کو کہان
۵	۱۴	مرہ الجنان	مرۃ الجنان	″	۱۷	اباء	اباءنا			بکہیا مداخلت	مداخلت ہے
۸	۱۸	تفنل	تصلِ	۱۷	۱۹	العیاذا	العیاذ	۴۸	۱۵	بن	بہن
۹	۹	لہ	کہ	۲۹	۱	متوہم	مشم	۴۹	۴	فراری	فرادی
″	۱۴	اعوانہ	اعوانہ	۳۱	۱۱	رؤس	رؤاس	۵۰	″	التواراۃ	توراۃ
۱۲	۱۰	ضعت	صعنت	۳۶	۱۷	ہسنت	البسنت	″	۹	نفس ہدہ	نفس محمد بیک

Presented by Ziaraat.Com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۹	۷	مہاجرین	المہاجرین	۷۹	۱۸	کذب محض اور	کذب محض	۹۷	۶	نسے	ہے
۶۰	۶	بدظنی	کچھ بدظنی			افترے	افترائے	۹۸	۱	رابعًا	سابعًا
″	۷	سیر	پیر	″	۱۹	بالفاق	باتفاق	۹۹	۸	نیشاثرون	لیتناثرون
۶۳	۸	لصو	لھو	۸۲	۲	شنگر	منکر	″	″	بذالفئے	بہذا الفئے
″	۱۱	مقیم	مقدم	″	۲	″	″	″	۱۱	اوراور	اور
۷۴	۸	یعلم	واللہ یعلم	۸۴	۶	جنکہ	جنکو	۱۰۰	۱	ل	ہل
″	۹	یکاذبون	لکاذبون	۸۶	۱۰	معبر	معتبر	۱۰۱	۱۲	فقلک	فتلک
″	۱۳	لاصلح	لن یصلح	″	۱۳	لکثر	اکثر	۱۰۸	۲	ربا	ربا
″	۱۵	غمسا	غمسار	۸۸	۱	آسباب	اسباب	″	۹	چشم ابرو	چشم وابرو
۷۵	۱۰	نعمۃ	نغمۃ	۸۹	۱۹	وقلیل	وقلیل ما	۱۱۵	۱۸	بنے	اپنے
″	۱۳	خبیرا	بصیرًا	۹۰	۱۵	حسکا	جسکا	۱۱۶	۱۶	الممسک	المتمسک
″	۱۴	بصیرًا	خبیرًا	۹۱	۶	اعتقاد	اعتقاد	۱۱۸	۴	سند	منذ
″	۱۵	X بصیرا	الانصار	″	۱۴	اور اسلام	ایمان اور اسلام	۱۲۳	۱۳	کوصہ	کوچہ
″	۱۹	عوشد	جواللہ	۹۲	۱۶	ولما یدخلے	ولما یدخل	۱۲۴	۱	انبو	آپ تو
۷۸	۱	ثم	ھو			الایمان	الایمان	۱۲۶	۱	عنقہ بعیشہ	عنقہ معہات
″	۸	علی اللہ	علی اللہ	۹۳	۲	دفع	وقع			ات سیئہ	میتہ
″	۱۰	کذما	کذبا	″	۴	باحل	باطل	۱۲۸	۹	پہروے	پیروے
″	۱۲	اواقتد	اواشدّ	۹۴	۱	الاجبان	الاحیان	۱۳۳	۱۴	القطع اللیل	القطع الکیل
″	۱۷	معاربہا	مغاربہا	″	۱۷	نبذ	منذ	۱۳۷	۴	گراب سے	مگر آپ سے
۷۹	۱۳	الباسعۃ	البالغۃ	۹۵	۱۱	خو	خواہ	۱۳۸	۱۹		فقد جاء

Presented by Ziaraat.Com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۳	۵	بحر اکفار	بحر الکفار	۱۸۹	۲	جاہونکو	جاہلونکو	۲۱۵	۱	بی نونکی	بی ایمانونکی
۰	۱۹	ہن	ہین	۱۸۷	۳	اخیر رخیرفا	اخیر رخود	۲۱۸	۱۲	کسی	کسی سے
۱۴۸	۹	اسرد لھم	اسرد تلھم			دیاہے	فرادیاہے	۲۲۰	۱۹	ین شریک	مین شریک
۱۴۹	۱۲	ثلاثیہ	ثلاثہ	۱۹۰	۲	معصومہ سے	معصومہ تھے	۲۲۱	۱۶	حاجل	عاجل
۱۵۰	۱۷	بہی بہی	بہی	″	۱۴	بالی	بابی	″	″	سلع	بطمع
۱۵۱	۲	تیرو تار	تیرہ تار	۱۹۲	″	کہنے کا	رکہنے کا	۲۲۲	۱	سقیقت	حقیقت
۱۵۲	۱۹	منھم مغفرۃ واجرا عظیما		۱۹۳	۱۷	او نیک	راہ نیک	″	۶	منیۃ	نبیۃ
				۱۹۴	۲	احدی اسیہ غیر واخرا ہویہ	احدامہ انیہ واخرامہ ہویہ	″	″	لعسلے	یعطی
۱۵۹	۱۲	مولونای	مولوی					″	۵	قارین	ناریین
۱۶۰	۱	ابتداد	استبداد	۲۰۰	۱۷	لایاتل الو الفضل	لایاتل الو الفضل	۲۲۳	۱۸	من دہم	من دمائہم
۱۶۳	۱۲	محققین	محققین								
۱۶۴	۱۸	احسامھم	اجسامھم	۲۰۱	۱۰	شال	شامل	۲۲۵	۴	وقنین	موقنین
۱۶۵	۱۹	ومن اظلم ممن افتری علی اللہ	ومن اظلم	۲۰۲	۵	من الکبیر	من الکفار	۲۲۶	۱	علی اللہ	علی اللہ
				″	۱۹	فحضب اللہ	وغضب اللہ	۲۲۷	۸	او	اور
				۲۰۶	۷	فطاب	خطاب	۲۲۸	۱۰	سی	سے
۱۶۶	۱۹	مع صحابہ	مدح صحابہ	۳۰۹	۶	توصح	توضیح	۲۲۹	۲	شاانہ	شانہ
۱۶۸	۱۳	علی الکفار	علی الکفار	″	۹	تجری تحتہا	تجری من تحتہا	″	۴	قاب	قال
۱۷۹	۶	کولوگ	کون لوگ			الانہار	الانہار	۲۳۰	۱۶	ومن اہل اللہ	ومن اہل المدینۃ
″	″	رانہ	دانہ	۲۱۳	″	ہزنا فی المہاجرت	ہونا فی المہاجرت	″	۱۷	لاتعلمہم	ولاتعلمہم
۱۸۱	۱۵	دروازہ بعض	دروازہ کو بعض	۲۱۵	۱	لایت	آیت	″	۱۹	کلتی ہی	نکلتی ہی

Presented by Ziaraat.Com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۳۲	۳	دانا بھر	داتا بھر	۲۴۸	۱۵	دحقیقت	درحقیقت	۲۶۸	۱۳	حمدوحین	ممدوحین
۲۳۵	〃	وحق ایشان	وحق ایشان	〃	۱۶	سکو	جبکو	〃	۱۷	ترے	جبترے
〃	۱۵	کسی	کہئے	〃	۱۸	بائی	جائی	۲۶۹	۲	ست نکنی	بیعت نکنی
〃	۱۸	خدیبیہ	حدیبیہ	۲۵۰	۱۲	مرور	ضرور	〃	۱۸	بلامح	بلامزج
۲۳۹	۱۱	ماتگی	جائیگی	۲۵۲	۳	بعض مارضا	بعض الرضا	〃	۱۹	ازحملہ	ازجملہ
〃	۱۲	بہی	سبہی	۲۵۴	۴	دیرار	براء	۲۷۲	۱	تورسہ	توریۃ
〃	۱۹	کہ ای	کہاہی	〃	۵	بن غازب	بن عازب	〃	۶	اوکو	اونکو
۲۴۰	۸	تتیدابرون	تتدابرون	〃	۱۲	بن غازب	بن عازب	〃	۱۲	رضون الٰہی	رضوان الٰہی
۲۴۳	۵	ہین	ہین	۲۵۶	۴	متحام	مقام	۲۷۴	۵	جواورفت	چواورفت
۲۴۴	۱۵	معارم	معلوم	〃	۹	منسوخ	منسوخ	۲۷۴	۷	روابنون	روایتون
۲۴۵	۹	عبارت	عبارت	〃	۱۰	ملایکے	جلانیکے	〃	۱۴	مگو	جگہ
۲۴۷	۱۹	ثابت قدم	ثابت قدم ہے	〃	۱۶	نہ بہ گہاٹکے	نہ گہاٹ کے	〃	۱۹	کبا	کبار
		بلکہ	بلکہ	〃	۱۸	سوطوق	جوطوق	۲۷۵	۷	ای بار	ای یارو
۲۴۸	۱۳	ندا	خدا	〃	〃	یاوسود	باوجود	〃	۱۰	شعہ	شبہ
〃	〃	اے	اچھے	۲۵۸	۱۲	کنار	کفار	〃	۱۳	بخز	بجز
〃	۲	در	اور	۲۵۹	۱۰	اہل تواریخ کے	اہل تواریخ نے	۲۷۶	۲	غوف	عوف
〃	۱۱	ار	آخر	〃	۱۷	تعلیہ	بغلتہ	〃	۱۳	بہ	یہ
〃	۱۴	حسہ	حسنہ	۲۶۰	〃	مالانفاق	بالاتفاق	۲۷۸	〃	فی العیارۃ	فی العبارۃ
〃	〃	دبدی	دیدی	۲۶۳	۲	بزملا	بزدلا			المنقولۃ	المنقولۃ
〃	۱۵	ندا	خدا	〃	۱۲	بڑے محدث	بڑی محدث	〃	۱۰	سرور	ضرور

Presented by Ziaraat.Com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۷۹	۲	کراس	کہ اس	۲۹۳	۱۶	۰ جتنی	پوچھتے	۳۰۷	۵	لصدیق	تصدیق
″	۵	لواس	اور اس	″	۱۹	مخاطب کہ تم	مخاطب پوچھے	۳۰۹	۱	لعل اس	لعل اللہ
″	۱۵	من حیث الدلالۃ	من حیث الدلالۃ				کہ تم	۳۱۰	۴	تنپہ	تنبہ
″	۱۹	قلت	نہ قطعیت	۲۹۴	۱۲	خطاب	خطاب	″	″	غبارت	عبارت
۲۸۱	۶	فرضی ہین	فرضی ہین	۲۹۵	۱۹	عذاب کے عظیم	عذاب عظیم کے	″	۶	غفرت لکم	غفرت لکم
″	۱۸	تلذذ	تلذذ	۲۹۶	۱۷	۰ لیل	دلیل	″	۷	توجہ	توجہ
۲۸۲	۴	متقدمتین	مقدمتین	۲۹۷	۲	فاستشکر	فاستشار	۳۱۱	۱	دعوی کلی	تو دعوائے کلے
″	۵	ملت	حملیات	۲۹۹	۱۳	واقط	واقط	″	۲	اسکے	اسلیئے
″	۷	لوونو	اور دونو	″	″	کرنی ہی	کرتی ہی	۳۱۶	۶	بکنام دو ہوا	ایک بام دو ہوا
۲۸۴	۱۹	ودکیونکر	وہ کیونکر	۳۰۰	۱۵	اسکے دی ہین	اسکے ہوئی ہین	۳۱۷	۳	نص فرماتے ہین	نقل فرماتے ہین
۲۸۵	۷	سرکی خدا	صبر کی خدا	۳۰۱	۴	صاب	صاحب	۳۱۸	۱	نصیبًا	بصیرًا
۲۸۶	۳	نفاق من ان	نفاق مین ہین ان	″	۱۲	موجوہ ہی	موجود ہی	″	۳	پڑ کر	بڑ کر
″	۱۹	سطے رست	بہت صحیح ورد است	۳۰۳	۱	سن	حسن	۳۲۲	۵	یکمر	کچھ
۲۸۷	۵	کرنی گو	کرنے لگو	″	۱۸	اونکی آشنا	اونکی مانکی آشنا	″	۷	او	اور
۲۸۹	۱	توسای	توسوائے			یانکی آشنا ہین	ہین	″	۱۱	الصار	انصار
″	۱۵	برمی آمدند	برمی آمدند	″	۱۹	اولین	دلین	″	۱۵	کہ آیت	کہ یہ آیت
۲۹۲	۱۴	بان یارو	ہان یارو	۳۰۴	۱۲	لکہ	بکہ	۳۲۳	۱۷	لمبا	سبا
۲۹۳	۳	اودعلاوہ	اور علاوہ	۳۰۹	۱۰	یاایہا الذین	یاایہا الذین	۳۲۴	۱۳	بادبار	باربار
″	″	تصدق	تصدیق	″	۱۱	بالموۃ	بالمودۃ	۳۲۵	۲	کچھ وعمل	کچھ عمل
″	۱۳	حکم دینا	حکم دیا	۳۰۷	۱	الظامون	الظالمون	۳۲۷	۶	اسے بزرگ	ایسے بزرگ

Presented by Ziaraat.Com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۳۰	۱۰	سہ	سایہ	۳۳۹	۱۸	اول کا خزنہ	اول کا خزانہ	۳۶۷	۱۲	تو اسکے مین	تو اسکے صلہ مین
″	۱۱	جواب ندیا	جواب ندیا	″	″	کسکیئے	کسلیئے	۳۶۸	۲	ماخیر	بالخیر
″	۱۷	سہ سے	ہند سے	″	۱۹	اور وہ سو	اور دوسرو	″	۱۱	دوسرے مانلت	دوسرے کو مانلت
۳۳۱	۸	ناعترفوا	فاعترفوا	″	″	جمع کر دکے	جمع کر دکے	۳۷۰	۱۰	خلافت	خلاف
″	۹	در	اور	۳۳۷	۲	حاحت	حاجت	۳۷۳	۱۵	کرنا درجہ فصاحت	کرنا درجہ فصاحت
″	۱۰	لا یعلمو	لا یعلمو	″	۶	غدزجیری	عذرجیری	۳۷۴	۶	کی کیطرف	کیطرف
″	۱۴	سب بہی	سب سے	″	۱۸	سکی	اسکی	۳۷۵	۵	اورا	اور
″	″	سامنا	سامنا	۳۳۹	۱	ہم سرو چشم	ہم بسر و چشم	۳۸۲	۶	حسر الدنیا	خسر الدنیا
۳۳۲	۱	دیکتے ہین	دیکھتے ہین	″	۹	فرمالی ہی	فرمانے سے	۳۸۸	۵	باوجود شمنی	باوجود دشمنی
″	۹	سب صحابہ	سب اصحاب	۳۴۱	۱	حفاطت	حفاظت	۳۸۹	۱۵	فلسد	فاسد
″	۱۶	اعدلھم	اعدلھم	″	۵	عضباک	غضبناک	۳۹۱	۱۷	مص	محض
″	۱۸	شہدان	یشہدان	″	۶	اچیا	اچھا	۳۹۳	۷	خودخانہ	خوداز خانہ
″	″	فی الکر	فی الکفر	″	۷	عضب	غضب	۳۹۷	″	سرقاقت	برفاقت
۳۳۳	۶	سوائے	سوائے	۳۴۷	۱۶	غلامضہ	غامضہ	″	۱۶	کسیطرسے	کسیطرحسے
″	۸	فبئس	فبئس	۳۵۱	۲	مالانکہ	حالانکہ	″	۱۸	خلاصۃ المنہج	خلاصۃ المنہج
″	۱۳	منبر ہاری	منبر حیاری	۳۵۸	۳	اخداوند	خداوند	۴۰۰	۱۰	کدلیل	کہ دلیل
۳۳۴	۷	فی البوۃ	فی النبوۃ	۳۶۱	۵	علیہ علیہ	علیہ	″	۱۸	سلاؤ	سلاؤ تا
″	۱۸	ذوی القربیٰ	ذوی القربیٰ	۳۶۲	۱۰	عقائشیعہ	عقائد شیعہ	۴۰۴	۱	رسولخدنے	رسولخدا نے
۳۳۵	۱۹	یہ عذرکہ جس	یہ عذرکہ جس	۳۶۳	۷	اورس	اوس	″	۱۶	او	اور
۳۳۶	۱۶	پہلے	پہلے	″	۸	ہاتہ لیا	ساتہ لیا	۴۰۷	۱	بدوابت	روایت

مرقوم از آنجناب حضرت مغفرت مآب ہمراہ ہمراہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۱۰	۳	بہادشاہ	بہادرشاہ	۴۳۳	۳	باوجو	باوجود	۴۵۵	۳	مصدیق	مصدق
〃	۶	بو	جو	〃	〃	صبیاکتب	صبیاکتب	〃	۵	نہود	نمود
۴۱۳	۱۶	ملذوبہ	مکذوبہ	〃	۱۶	ہل الدار	اہل الدار	۴۵۶	۱۵	نورآواز	نورانداز
۴۱۴	۱	روایت لی ہے	روایت کی ہے	〃	۱۸	ال دار	اہل دار	〃	۱۶	حلوح	جوارح
〃	〃	فکلمارے	فکلمارے	۴۳۵	۱۲	ساحب	صاحب	〃	۱۷	گرفتار	گرفتار
۴۱۶	۳	بزسر	بزحیر	〃	۱۵	بیان بہی ہو	بیان بہی ہو	〃	۱۸	دنیاہے ماجل	دنیاعاجل
〃	۱۳	جنسی	جنتی	〃	۱۹	ولتا	ولما	〃	۱۹	بزلی	بزلی
〃	۱۵	من	مین	۴۳۶	〃	ملاقہ	علاقہ	۴۵۸	۶	یعنے	یعنے
〃	۱۶	برھت	برحجرت	۴۳۷	۱۳	جلئی	جائے	۴۵۹	۸	ہوکہا	ہوا کہا
۴۱۸	۱۱	علی ابن ابیطالب	علی ابن ابیطالب	〃	۱۹	مالد	خالد	〃	۱۷	ے	صریح
۴۱۹	۱	سدیق	صدیق	۴۳۸	۱۳	تعمی السلوب	تعمی القلوب	۴۶۳	۵	خوف بہی بجا	خوف بجا
〃	۵	نیت کا سال	نیت کا حال	۴۴۰	۱۰	احتجاماً	احتجاجاً	〃	۱۰	بجان وال	بجان وال
〃	۱۸	متوجہ نارشد	متوجہ ارشد	۴۴۲	۳	امیرکسی	امیرسے	۴۶۶	۵	ماجود	باوجود
۴۲۱	〃	ممال	محال	〃	۶	متردف	مترادف	〃	۱۴	والاقام	والاعلام
〃	۱۹	ساحب	صاحب	〃	۱۰	ہرگاہ	ہرگاہ	〃	۱۹	باوات الاسلام	ذوات الاعلام
۴۲۲	۱۲	نابکارے	نابکارے	۴۴۴	۸	نوب	خوب	۴۶۷	۲	اگرپہ	اگرچہ
〃	۱۸	قدم وکہا	قدم رکہا	۴۴۵	〃	علیہ صحت سے	حالیہ صحت سے	〃	۹	اوپہ	اور
۴۲۳	۱۲	صبارت	عبارت	〃	۱۰	نادر	نمادر	〃	۱۰	لاور	اور
۴۲۹	۱۷	کر	کہ	۴۵۰	۱۹	آب وتاب	آب وتاب	〃	〃	اوپہ	اور
۴۳۰	۷	کوکوئے	کے لیئے	۴۵۴	۳	مخاحب	مخاطب	۴۷۱	۱۹	رومن	مراد ہین

Presented by Ziaraat.Com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۶۸	۱۹	گنا	گناہ
۴۶۹	۸	کوگ	لوگ
۴۷۱	۶	زائد	تزائد
۴۷۲	۹	شودہ	شدودہ
۴۷۳	۶	اس تقریر کہ	اس تقریر کو
۴۷۵	۱۶	حق بار	حق مین باؤ
۴۷۸	۵	زموم	مذموم
"	۱۶	وجوہ	وجود
۴۸۰	۱	کرنیلے	کرنیکے
۴۸۱	۱۹	اور ایمانی	اور بے ایمانی
۴۸۴	"	قول	اقول
۴۸۵	"	خوان	حزن
۴۸۸	"	سیب	سبب
۴۹۰	۶	سے	علیؑ
"	۱۲	انبار	انبیا
۴۹۱	۸	سوت	موت
۴۹۲	۶	بہ سبب	بسبب
۴۹۳	۵	تحزنوا	لاتحزنوا
۴۹۵	۱۳	لاتخلف	لاتخف
"	۱۲	خاف	اخاف
۴۹۸	۱۴	گر	مکرر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۹۵	۱۱	قتل قتال	قتل و قتال
۵۰۰	"	مثل	مثل
۵۰۴	۴	اہتمانات	اہتمامات
"	۱۰	فلتۃً	فلتۃً
"	۱۷	آزار	راز
"	"	اثبات	اثبات
۵۰۵	۷	ولاتسوے	ولایستوے
۵۰۶	۵		
۵۱۰	۷	لعبادۃ الفکر	لعبادۃ الکفر
"	۸	اوہن	اوہن
۵۱۱	۱۴	زار	راز
۵۱۲	۱۰	کاتہ	بکاتہ
"	۱۵	منکریون	منکرکیون
۵۱۴	۵	اظہاداتر	اظہاداسر
۵۱۷	۱۴	مودنی	رونے
"	۱۹	رلزخد	رازخدا
"	"	ربابہ	رہابہ
۵۱۸	۱۰	خدعی	خداعی
"	۱۲	رد ورد	رعافت
۵۲۰	۱۲	اونہوں کفار کو	اونہوں نے کفار کو
۵۲۴	۹	مطلوقہ	مسفوحہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۲۵	۸	ہوفیاے	ہیدیئی سے
۵۲۶	۵	مسطیعون	یستطیعون
۵۳۲	۱۷	نقط	فقط
"	۱۸	چوپلاشمول	سپاہ شمول
۵۳۳	۲	فرائی	فرماتے
"	۱۹	بجر	بیخبر
۵۳۴	۵	سکینتہ	سکینتہ
۵۳۶	۱۶	بمعنے	معنی
۵۴۰	۷	پر	ترے
۵۴۲	۳	سب	رب
۵۴۳	۱۹	شوق	سوق
۵۴۵	۱۳	جھوڑ	جھوٹ
۵۵۲	۲	آپکے	آپکو
۵۵۳	۱	منتق انظام	منتق النظام
"	۷	واسے	واسطے
"	۱۴	کلے	کلبی
"	۱۷	رافع	دافع
۵۵۴	۱	بہرکیونکر رفع	بہرکیونکر رفع
"	۱۹	لولک	ذلک

غلطنامہ ہذا مطبوعہ مطبع اثنا عشری
سید عابد علی بتاریخ نوزدہم ماہ
جمادی الاول سنہ ۱۳۰۸ ہجری